ٹِیکا کار

سودھی تیجا سنگھ

اِک اونکار ستگور پرساد

سُندر گُٹکا

(سٹیک)

جِس میں یہ بانیاں شامِل ہیں

جپ جی صاحب بمعہ شبد ہزارے۔ جاپ صاحب معو شبد ہزارے اور سویئے۔ رہِ راس، آنند صاحب۔ بارہ ماہ ماجھ۔ آسا دی وار۔ سُکھمنی صاحب۔ سلوک محلّہ ۹۔

ٹِیکا کار

سوڈھی تیجا سنگھ جی

پرکاشک: بھائی جواہر سِنگھ کرپال سِنگھ اینڈ کمپنی
باغ راما نند گلی نمبر 8۔ امرتسر

قیمت : 390/- روپے

مطبع : ہمدرد پرنٹنگ پریس جالندھر

کمپوزنگ/سیٹنگ : آر۔کے۔کمپیوٹرز۔جالندھر

فون:281227

بھائی جواھر سنگھ کرپال سنگھ اینڈ کمپنی

باغ راما نند گلی نمبر۔8امرتسر

فہرست مضامین

سنُدر گُٹکا

(سٹیک)

پیش لفظ

اُردو پڑھے ہُوئے گوربانی کے پریمونکی شردھا کونظر رکھ کر یہ گُٹکا محنت سے تیار کروایا گیا ہے۔ پیشتر ازیں جو سٹیک اُردو کے گُٹکے بازار میں مِلتے تھے وہ نامکمل اور غیر تسلی بخش ہونے کی وجہ سے گُوربانی کے پریمیونکی تسلی نہیں کر سکتے تھے۔ اس لئے ہم نے گُوربانی کے پرسدھ اور صحیح و سلیس ٹیکا کار سوڈھی تیجا سنگھ جی سیاس کا بڑی کوشش سے مکمل اور شدھ ٹیکا تیار کرواکر پربھو پریمیوں کے لابھ کیلئے پرکاشت کیا ہے۔

اب کِسی پاٹھک کو یہ شکایت نہیں ہوگی کہ شُدھ اور مکمّل گُوربانی کا ٹیکا اُردو میں نہیں ملتا۔

بھائی جواہر سنگھ کرپال سنگھ اینڈ کمپنی

اِندک:۔

گلی نمبر 8 باغ راما نند بازار امرتسر

جَپ جی صاحب

اِک اونکار سَت نام کرتا پُرکھ

نِربھو نِرویرا اکال مؤرت

اجُونی سَے بھنگ

گُور پرساد

اِک اونکار۔ پیدا کرنے والا۔ روزی دینے والا۔ اور مارنے والا ایک ہے۔

سَت نام۔اُس کا نام سچّا ہے۔کبھی کم وبیش نہیں ہوتا۔

کرتا پُرکھ۔ وہُ دُنیا کو پیدا کرنے والا اس میں موجود ہے۔

نِربھَو۔ وہ کسی بھےَ کے بغیر ہے یعنی اس کو کسی کا ڈر نہیں۔

نِرویر۔وُہ کسی دُشمنی کے بغیر ہے یعنی اس کی کسی کے ساتھ دُشمنی نہیں ہے۔

اکال مؤرت۔اُس کا سرُوپ کسی وقت کی پابندی میں نہیں ہے یعنی وُہ جنم مرن میں نہیں آتا۔

اجُونی۔ وہ کسی جوُن کے بغیر ہے یعنی اس کی کوئی جوُن نہیں ہے۔

سےَ بھنگ۔وُہ اپنے آپ سے ہی پرکاش مان ہے۔

گُور پرساد۔ وہ (ایسا ایک پرماتما) گورُو کی کرپا سے بنا ہے۔

خلاصہ۔ اس کو مول منتر کہتے ہیں۔ مول منتر اس لئے کہ پرماتما پراپتی کرنے والا ہے۔اس میں کیول پرماتما کی ہی صفتیں بیان کی گئی ہیں۔جیسا کہ پرماتما ایک ہے اور اس کے آگے تین دیوتے برہما۔وشنو اور شو پیدا ہوئے۔جن سے آگے سرشٹی کی رچنا چل پڑی۔ پرماتما کسی کا پیدا کیا ہوا نہیں۔ بلکہ آپنے آپ سے ہی پرکاش ہے۔نہ وہ آپ ڈرتا ہے اور نہ کسی کیساتھ وہ بیر کرتا ہے۔ وہ جنم مرن والا نہیں ہے۔کال کا اس کے اوپر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ پورن گورُ مہر کرے تو اسکے گیان کی سوُجھ پڑتی ہے۔

جَپ

(۱) سمرن کرو (۲) اس بانی کا نام ہے

آدسچ جُگادسچ۔ ہےَ بھی سچ نانک ہوسی بھی سچ۔

پہلے بھی سچ تھا۔جگوں کے شروع میں بھی سچ تھا۔اب بھی سچ ہےاور گورُوجی فرماتے ہیں آگے بھی سچ ہی ہوگا۔یعنی پرماتما کا سروپ تین کال اور اس سے پہلے بھی سچ تھا۔وہ کبھی غیر موجود نہیں ہوتا۔ہمیشہ یکساں رہتا ہے۔

پوڑی۔۱

سوچے سوچ نہ ہووئی جے سوچی لکھ وار۔

اُس سچ کی بیچار کرنے سے اُس کی بیچار نہیں ہوتی۔خواہ لاکھوں باراُس کی بیچار کریں یعنی وہ عقل فکر میں آنے والا نہیں ہے۔

چُپَے چُپ نہ ہووئی جے لائے رہالِو تار۔

خاموش رہنے سے خاموشی نہیں ہوتی خواہ لگاتار دھیان لگائے رکھیں۔یعنی مُنہہ بند کر کے لگاتار بیٹھ رہنے سے من کے خیالات بند نہیں ہوتے۔

بھُکھیا بھُکھ نہ اُتری جے بناپُریا بھار۔

بھُوکے رہنے سے بھُوک دور نہیں ہوتی۔خواہ تمام دُنیا کے بوجھ باندھ لیں یعنی پیٹ سے بھُوکے رہنے سے لالچی آدمی کا من کبھی نہیں بھرتا۔خواہ اُس کو تمام دُنیا کا مالک بنادیں۔

سہس سیانپالکھ ہوہِ تہ اِک نہ چلے نال۔

آدمی کے پاس اگر ہزاروں اور لاکھوں تدبیریں اور عقلیں ہوویں تو بھی اُس کے ساتھ ایک نہیں چلتی۔یعنی پرماتما کے آگے اس انسان کی ایک بات بھی چلتی۔خواہ کتنا بڑا بھی عقلمند اور چالاک کیوں نہ ہو۔

کِو سچیارہ ہوئی اَے۔ کِو کُوڑے تٹّے پال۔

سوال:۔ کِس طرح سچے ہوویں اور جھوٹھ کی دیوار کیسے ٹُوٹے۔ یعنی پرماتما کے دربار میں سچے کس طرح ہوسکیں گے اور اس سے پہلے ہمارے من میں جھوٹ (دُنیا کی بُرائیاں) کس طرح دور ہوسکیں گی؟

حُکم رضائی چلنا۔ نانک لِکھیا نال۔ا

جواب:۔ پرماتما کے حُکم میں چلنا کریں۔ جو اس نے ہماری پیدائش سے ہی ہمارے ساتھ لِکھ دیا ہوا ہے۔

پوڑی کا خلاصہ

پرماتما کے ساتھ سوچنے بیچارنے سے خاموشی دھارن کر کے بیٹھے رہنے سے کھانا پینا چھوڑ کر بھوکے رہنے سے اور وید شاستر پڑھ کر عقلمند بننے سے اس پُرش کی کوئی بات نہیں چلتی۔ پرماتما کی درگاہ میں مقبولیت پانے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ پُرش کو پرماتما کے حُکم میں خوش رہنا چاہئے۔ "جو کچھ کرے سو بھلا کر مانیئے۔ حِکمت حُکم چُکائیے"۔ سوال ہے کہ حُکم میں کیوں خوش رہنے کی ضرورت ہے؟ جواب:۔

پوڑی۔۲

حُکمی ہوون آ کار حُکم نہ کہیا جائی۔ حُکمی ہوون جیہ حُکم مِلے وڈیائی۔

حُکم میں وجود ہوتے ہیں۔ حُکم کا بیان نہیں ہوسکتا۔ حُکم میں جو جیو پیدا ہوتے ہیں۔ حُکم میں ہی اُنہیں عزت ملتی ہے۔

حُکمی اُتم نیچ حُکم لِکھ دُکھ سُکھ پاییہہ۔

حُکم میں اچھے اور بُرے ہوتے ہیں۔ حُکم میں لکھے ہوئے ہی دُکھ اور سُکھ پائے جاتے ہیں۔

اِکنا حُکمی بخسیس اِک حُکمی سدا بھوایہہ۔

کئی ایک کو حکم میں بخشش ہوتی ہے اور کئی ایک حکم میں ہمیشہ گھومتے ہی رہتے ہیں۔

حُکمے اندر سب کو باہر حُکم نہ کوئے۔
نانک حُکمے جے بجھُے تہ ہومَے کہے نہ کوئے۔۲

سب کوئی حُکم کے اندر ہے۔ حُکم سے باہر کوئی بھی نہیں ہے یعنی جو کُچھ بھی ہوتا ہے وہ تمام حُکم میں ہی ہوتا ہے۔ بغیر حُکم کے کچھ نہیں ہوتا۔ گورو جی فرماتے ہیں کہ اگر کوئی۔ اس حُکم کو سمجھ لیوے تو پھر کوئی اہنکار کی بات نہیں کرتا:۔

پوڑی کا خلاصہ

اس سے پہلے پوڑی کی آخری تک میں پرماتما کے حُکم ماننے کو ہدایت کی تھی۔ اب اس پوڑی میں فرماتے ہیں کہ اُس کے حکم کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا۔ سب کچھ وہی ہوتا ہے جو کچھ وہ حکم کرتا ہے۔ جنم مرن۔ اچھا بُرا۔ سُکھ دُکھ۔ سب حکم میں ہی ہوتے ہیں۔ جو پُرش اس بات کو سمجھ لیتا ہے پھر وہ کسی کام میں اپنا آپ نہیں جتلاتا کہ یہ کام میں نے کیا ہے یا یہ میں کرتا ہوں یا کروں گا وغیرہ۔

پوڑی۔۳

گاوے کو تان ہووے کِسے تان۔ گاوے کو دات جانے نِیسان۔

گاتا ہے کوئی اُس کے زور کو۔ اگر کسی کے پاس بیان کرنے کا زور ہووے۔ گاتا ہے کوئی اُس کی داتوں۔ (بخششوں کو) جو اُن کے نشان جانتا ہے۔

گاوے کو گُن وڈیائیاں چار۔ گاوے کو وِدیا وِکھم وِیچار۔

گاتا ہے کوئی اُس کے اعلےٰ گنوں کی صفتوں کو۔ گاتا ہے کوئی اس کی کٹھن ودیا و تعلیم کی بیچار کو۔ یعنی اس کے اعلےٰ گنوں کا بیان کرتا ہے اور کوئی اس کی آتم ودیا جو بہت مشکل ہے بیچارتا ہے۔

گاوے کوساج کرے تن کھیہہ ۔ گاوے کوجیئہ لے پھر دیہہ۔

گاتا ہے کوئی کہ جسم کو بنا کر پھر مٹی کر دیتا ہے۔کوئی گاتا ہے کہ جند (زندگی) دیتا لے کر پھر دے دیتا ہے۔یعنی پہلے پیدا کر کے پھر مار دیتا ہے اور اِدھر سے جند نکال لیتا ہے اور اُدھر ڈال دیتا ہے۔

گاوے کوجاپے دِسے دُور۔ گاوے کو ویکھے حادراحدُ ور۔

کوئی گاتا ہے کہ وہ اُس کو دُور دکھائی دیتا معلوم پڑتا ہے۔کوئی گاتا ہے کہ وہ حاضر ناظر دِکھتا ہے۔یعنی اُس کو اپنے سے دُور سمجھ کر یاد کرتا ہے اور کوئی اس کو اپنے بیچ ہی ظاہر دیکھ کر یاد کرتا ہے۔

کتھنا کتھی نہ آوے توٹ۔ کتھ کتھ کتھی کوٹی کوٹ کوٹ۔

اُس کا بیان کرنے سے اُس کے بیان کا انت نہیں ہوتا۔ بیان کر کے کروڑہا کروڑوں نے آگے اُس کا بیان کیا ہے۔یعنی خواہ کتنا بھی اور کسی طرح بھی اُس کے گنوں کا کوئی بیان کر لے اس کا انت نہیں پاسکتا کیونکہ اُس سے پہلے بھی کروڑوں نے اُس کے گنوں کا بیان کرنے کی کوشش کی ہے لیکن کوئی بھی کامیاب نہیں ہوا۔

دیندا دے لیدے تھک پاہِ۔ جُگا جُگنتر کھاہی کھاہِ۔

دینے والا پرماتما دیتا رہتا ہے اور لینے والے جیو ختم ہو جاتے ہیں جو ہمیشہ تمام یگوں میں کھاتے ہی کھاتے رہتے ہیں۔

حُکمی حُکم چلائے راہ۔ نانک وِگسے وے پرواہ۔٣

پرماتما اپنے حکم میں کام چلا رہا ہے گورو جی فرماتے ہیں۔وہ بے پرواہ (اس کو دیکھ کر) خوش ہوتا ہے۔

پوڑی کا خلاصہ

اپنے اپنے عقیدہ اور ڈھنگ سے پرماتما کو سب کوئی یاد کرتا ہے لیکن اس طرح یاد کرنے سے کوئی بھی اس کا انت نہیں پاسکا۔خواہ اب کے کہنے والوں سے پہلے بھی بیشمار رکھی مُنی اور

لوگوں نے اس کو بیان کیا ہے لیکن کوئی بھی اس کا بیان کرنے میں کامیاب نہیں ہوا۔ وہ بے پرواہ پرماتما اپنے حکم میں اس دُنیا کی جنم مرن کی کارروائی چلا رہا ہے اور اس کو چلتی دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔

پوڑی۔۴

ساچا صاحب ساچ نائے بھاکھیا بھاؤ اپار۔

وہ سچّے نام والا سچا مالک ہے۔ اُس کی بولی (بانی) بہت پریم والی ہے۔

آکھہہ منگیہہ دیہہ دیہہ دات کرے داتار۔

پرماتما کو کہتے ہیں ہمیں یہ دیجیئے وہ دیجیئے کہہ کر مانگتے ہیں وہ داتا بخشش کرتا ہے۔

پھیر کہ اگے رکھیئے جِت دِسّے دربار۔

موہو کہ بولن بولیئے جِت سُن دھرے پیار۔

سوال ہے کہ پھر ہم اُس کے آگے کیا بھینٹ رکھیں جس کر کے اُس کا دربار دکھائی دے اور منہ سے بولنا کیا بولیں۔ جس کو سُن کر وہ ہم سے پیار کرنے لگ پڑے؟

امرت ویلا سچ ناؤ وڈیائی وِیچار۔

جواب:۔ صبح سویرے پرماتما کے سچے نام کی صفتوں کا بیچار کریں۔ (یہی اُس کے آگے بھینٹ ہے اور یہی اُس کے آگے ہمارا اچھا بولنا ہے)

کرمی آوے کپڑ اندری موکھ دُوار۔

نانک ایوے جانیئے سب آپے سچیار۔۴

اچھے کام کرنے سے انسانی جامہ ملتا ہے اور کرپا درشٹی سے مکتی (دُکھوں تکلیفوں سے چھٹکارا) ملتی ہے۔

گورو جی فرماتے ہیں کہ اس طرح سمجھنا چاہئے کہ سچا پرماتما سب کچھ آپ ہی ہے۔ یعنی

آپ ہی انسانی جامہ دینے والا ہے اور آپ ہی دُکھوں تکلیفوں سے چھٹکارا دینے والا ہے۔

پوڑی کا خلاصہ

اس پوڑی میں گورُو صاحب جی نے کچھ اُن لوگوں کا بیان کیا ہے جو کہ پرماتما کو اپنے علیحدہ علیحدہ عقیدے کے مطابق یاد کرتے ہیں لیکن گورُو جی فرماتے ہیں کہ پرماتما کا اس طرح کئی ڈھنگوں سے بھی بیان نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ پرماتما کی صفتیں اور گُن بے شمار' بے انت ہیں۔ اُن کی کچھ بیچار نہیں ہو سکتی سب سے بڑا گُن اس کا یہ ہے کہ وہ ہمیشہ پیدا کئے ہوئے جیوؤں کو بغیر کسی امتیاز کے روزی دیتا ہی رہتا ہے اور یہ تمام کارروائی جیوؤں کو پیدا کرنے۔ مارنے اور پالنے کی اُس کے حکم میں ہو رہی ہے اور اصل بات تو یہ ہے کہ اپنے کئے ہوئے کو وہ آپ ہی جانتا ہے۔ کوئی انسان اُس کی کسی بات کا بھید نہیں پا سکتا۔

پوڑی۔۵

تھاپیانہ جائے کِیتا نہ ہوئے۔ آپے آپ نرنجن سوئے۔

(وہ پرماتما جس کا پچھلی پوڑی میں ذکر کیا ہے) کسی سے بنایا نہیں جاتا اور کسی کا کیا ہوا نہیں ہوتا۔ وہ اپنے آپ سے ہی ہے۔ یعنی پرماتما سوئم پرکاش ہے۔

جِن سیویا تِن پائیا مان۔ نانک گاویئے گنی نِدھان۔

ایسے پرماتما کو جس نے یاد کیا ہے۔ اُس نے ہی عزّت پائی ہے۔ گورُو جی فرماتے ہیں کہ ایسے گنوں کے خزانے کو ہمیشہ یاد رکھیئے۔

گاویئے سُنیئے من رکھیئے بھاؤ۔ دُکھ پرہر سُکھ گھر لے جائے۔

اُس کا نام مُنہ سے سِمرن کریئے۔ کانوں سے سُنا کریئے اور من میں اُس کا پریم دھارن کریئے۔ اس طرح کرنے سے پرماتما دُکھ دور کر کے سکھوں کو ہردے میں بسا دیتا ہے۔

گورُمکھ نادنگ گورُ مکھ ویدنگ۔ گورمکھ رہیا سمائی۔

گورُو کا اُپدیش شبد ہے۔ گورُو کا اپدیش گیان ہے۔ گورُو کا اُپدیش ہی ہمارے ہردے

میں سما رہا ہے۔

گُر رِ ایسر گُر گورکھ برما گُر پاربتی مائی۔

جے ہوَ جانا آکھانا ہی کہنا کتھن نہ جائی۔

ہمارا گورُو ہی شو ہے۔ گورُو ہی وشنوں برہما ہے اور گورُو ہی پاربتی ہے اگر میں پرماتما وشنوں کی مہما کو جان بھی لوں تو بھی میں اُس کا بیان نہیں کرسکتا کیونکہ وہ بیان نہیں کیا جاسکتا۔

گُرا اِک دیہہ بُجھائی۔

سبھنا جِیا کا اِک داتا سو میں وِسر نہ جائی۔ ۵

اے گورُو جی! مجھے ایک بات سمجھا دیویں کہ وہ سب کو روزی دینے والا ایک پرماتما ہے وہ مجھے بھول نہ جائے۔

پوڑی کا خلاصہ

ایسا جو سچ سروپ پرماتما ہے وہ کسی کا کیا ہوا یا بنایا ہوا نہیں ہے۔ وہ اپنے آپ سے ہی پرکاشمان ہے۔ اُس کا پریم اور شردھا سے سمرن کرنے والے کو دُنیاوی سُکھ حاصل ہوتے ہیں۔ یہ سب کچھ گورُو کی معرفت ہی گیان ہوتا ہے۔ گورُو کی معرفت ہی نام گیان اور پرماتما کی سرب ویاپکتا کا پتہ ہوتا ہے۔ گورُو ہی برہما۔ وشنو۔ شو اور مائی پاربتی تین شکتیاں ہیں۔ گورُو کے آگے عرض کرنی چاہئے کہ وہ بڑا داتا پرماتما جو سب کو روزی دیتا ہے وہ ہمیشہ ہمارے ہردے میں بستا ہے۔

پوڑی۔ ٦

تیرتھ ناوا جے تِس بھاوا وِن بھانے کہ نائے کری۔

تیرتھ اشنان تب کروں اگر اس کو منظور ہو جاؤں۔ منظور ہوئے بغیر اشنان کر کے کیا کروں۔ یعنی پرماتما کو پروان ہوئے بغیر تیرتھ اشنان کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

جیتی سِرٹھ اُپائی ویکھا وِن کرما کہ مِلے لئی۔

جتنی سرشٹی اس کی پیدا کی ہوئی دیکھتا ہوں اس کو بغیر بھاگوں کے کیا ملتا ہے۔

مت وِچ رتن جواہر مانک جے اِک گُور کی سِکھ سُنی ۔

اِنسان کی بُدھی میں ہی جواہرات اور ہیرے موجود ہیں ۔ اگر گورُو کا ایک اُپدیش سُن لیوے یعنی گورُو کا اُپدیش سُننے سے ہی پُرش کی بُدھی اونچی سے اُونچی گیان ویراگ والی ہو جاتی ہے۔

گُرا اِک دیہہ بجھائی۔

سبھنا جِیاں کا اِک داتا سو میں وِسر نہ جائی ۔٦

اس کے ارتھ پیچھے ہو چکے ہیں۔

پوڑی کا خلاصہ

گورُو جی فرماتے ہیں کہ جو لوگ تیرتھ اشنان کرنے کیلئے اتنی تکلیفیں اُٹھاتے ہیں اُن کو سمجھ لینا چاہیئے کہ تیرتھ اشنان کرنے کا تب ہی کچھ فائدہ ہے جب وہ ہمارا کیا ہوا اشنان پرماتما کو منظور ہو جاوے ۔ ورنہ وقت اور روپیہ ضائع کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ تیرتھ اشنان کر کے ہم اُس کا پھل سُکھ سمپت اور استری پُتر وغیرہ دُنیاوی پدارتھ مانگتے ہیں۔ لیکن یہ چیزیں بغیر اُس کی کرپا اور بھاگوں کے نہیں ملتیں ۔ اگر پرش پورے گورُو کا اُپدیش ہردے میں دھارن کر لیوے تو اس کی بدھی میں گیان ویراگ وغیرہ سب اچھے گُن (اوصاف) پیدا ہو جاتے ہیں اس لئے گورُو کے آگے ارداس کریں کہ وہ ہمیں عقل دیوے کہ سب کو دینے والے پرماتما کی یاد ہمارے ہردے میں ہمیشہ ٹکی رہے۔

پوڑی ۔ ۷

جے جُگ چارے آرجا ہور دسُونی ہوئے۔

نواں کھنڈاں وِچ جانیئے نال چلے سب کوئے۔

اگر کسی کی چار یگوں کے برابر لمبی عمر ہو اور پھر اس سے بھی دس گُنا بڑھ جاوے ۔ تمام دُنیا

میں اس کا نام روشن ہووے اور سب کوئی اس کی عزت کیلئے اس کے ساتھ چلتا ہو۔

چنگا ناؤ رکھائے کے۔ جس کیرت جگ لے۔

جے تِس ندر نہ آوئی تہ وات نہ پچھے کے۔

لوگوں سے اپنا نام اچھا کہلا کر نا موری لیتا ہے۔ لیکن اگر اُس پر ماتما کی مہر کی نظر میں نہیں آتا تو پھر اُس کی بات بھی کوئی نہیں پوچھتا۔

کیٹا اندر کیٹ کر دوسی دوس دھرے۔

نانک نرگن گن کرے گن ونیتا گن دے۔

اور پر ماتما اس کو کیڑوں میں کیڑا پیدا کر کے گنہگاروں میں گنہگار ٹھہراتا ہے یعنی ایسے انسان کو پر ماتما بڑا گنہگار کر کے کیڑوں کی ایک چھوٹی جاتی پیدا کرتا ہے گورو جی فرماتے ہیں کہ نرگنہارے پرشوں کو پر ماتما گن وان کر دیتا ہے اور جو آگے ہی گن وان ہیں اُن کو اور گن دے دیتا ہے۔ یعنی پر ماتما بروں کو نیک کر دیتا ہے۔ اور جو پہلے ہی نیک ہیں ان کو اور نیک راستہ پر ڈال دیتا ہے۔

تیہا کوئے نہ سجھئی جہ تس گن کوئے کرے۔

لیکن ایسا کوئی سمجھ میں نہیں آتا جو اس پر ماتما پر بھی کوئی گن (احسان) کر سکے۔ یعنی پر ماتما سب اچھے بروں پر دیا کرتا ہے لیکن پر ماتما پر کوئی پرش احسان نہیں کرتا۔

پوڑی کا خلاصہ

اس پوڑی میں گورو جی نے لمبی عمر اور ڈینا میں بڑا کہلانے والوں کا ذکر کیا ہے اور بتلایا ہے کہ اگر اتنا بڑا آدمی ہونے پر بھی اُس پر پر ماتما کی کرپا درشٹی نہ ہو تو وہ سب کی نظروں میں گر جاتا ہے اور پھر بجائے اُس کی عزت کرنے اور اس کے ساتھ چلنے کے اس کی بات بھی کوئی نہیں سنتا۔ کسی کو اچھے اور بُرے کرنا پر ماتما کی اپنی مرضی میں ہے اور کوئی اس کی برابری کرنے والا نہیں ہے۔

پوڑی ۔ ۸

سُنیئے سِدّھ پیر سُر ناتھ ۔ سُنیئے دھرت دھول آکاس ۔

گورو اُپدیش یا پرماتما کا نام سُننے سے سِدّھ پیر اور دیوتوں کے مالک اِندر کا درجہ ملتا ہے ۔ سننے سے دھرتی ۔ دھولا بیل اور آکاش کھڑے ہیں ۔

سُنیئے دیپ لوء پاتال ۔ سُنیئے پوہِ نہ سکے کال ۔

سُننے سے زمین کے ٹکڑے لوک اور پاتال کھڑے ہیں ۔ سُننے سے موت کا بھے نہیں لگ سکتا ۔

نانک بھگتا سدا وِگاس ۔ سُنیئے دُوکھ پاپ کا ناس ۔ ۸

گورو جی فرماتے ہیں بھگتوں کو ہمیشہ خوشی رہتی ہے ۔ سُننے سے دُوکھ اور پاپوں کا ناش ہو جاتا ہے ۔

پوڑی کا خلاصہ

اِس پوڑی میں پرماتما کے نام کی بڑائی بیان کی گئی ہے ۔ نام کے سہارے ہی آکاش پاتال، دھرتی اور دھولا بیل کھڑے ہیں اور نام سُن کر ہی اندر وغیرہ نے اتنا اُونچا درجہ حاصل کیا ہے ۔ بھگت لوگ جو ہمیشہ نام سُنتے رہتے ہیں ان کو کوئی دُکھ یا پاپ نہیں لگتا ۔ اِس کے لئے وہ ہمیشہ خوش رہتے ہیں ۔

پوڑی ۔ ۹

سُنیئے ایسر برما اِند ۔ سُنیئے مُکھ صالاحن مند ۔

نام سُننے سے شِو، برما اور اندر کا درجہ حاصل ہوا ہے ۔ سُننے سے مُنہ قابلِ تعریف ہو جاتا ہے ۔

سُنیئے جوگ جُگت تن بھید ۔ سُنیئے ساست سمرت وید ۔

سُننے سے جسم کی جوگ کی جُگتی (سواسوں کا اُوپر چڑھانا ۔ اور اُتارنا) کا گیان ہو جاتا ہے ۔ سُننے سے شاستر، سمرتیاں اور ویدوں کی سمجھ پڑ جاتی ہے ۔

نانک بھگتا سدا وِگاس۔ سُنیئے دُوکھ پاپ کا ناس۔ ۹

ارتھ پیچھے ہو چکے ہیں۔

پوڑی کا خُلاصہ

پرماتما کا نام سُننے سے ویدوں۔ شاستروں اور اپنے جسم کے اندر کا گیان ہوجاتا ہے۔ بڑے بڑے دیوتے بھی نام سُنکر ہی اس درجہ کو پہنچتے ہیں پرماتما کے بھگت جو ہمیشہ نام سُنتے ہیں ہمیشہ خوش رہتے ہیں۔ ان کے نزدیک دُوکھ پاپ نہیں آتے۔

پوڑی۔ ۱۰

سُنیئے ست سنتو کھ گیان۔ سُنیئے اٹھ سٹھ کا اِسنان۔

سُنے سے ستیہ۔ سنتو کھ اور گیان حاصل ہوتے ہیں۔ سُننے سے ہی اٹھاسٹھ یترتھوں کے اشنان کا پھل مِلتا ہے۔

سُنیئے پڑھ پڑھ پاوے مان۔ سُنیئے لاگے سہج دھیان۔

سُن کر کے بار بار پڑھ کر عزت پاتے ہیں۔ سُننے سے پرماتما میں آسانی سے دھیان (برتی) لگ جاتا ہے۔

نانک بھگتا سدا وِگاس۔ سُنیئے دُوکھ پاپ کا ناس۔ ۱۰

ارتھ پیچھے ہو چُکے ہیں

پوڑی کا خلاصہ

پرماتما کا نام سُننے سے اچھے گُن ستیہ سنتو کھ وغیرہ پُرش کے سبھاؤ میں بس جاتے ہیں۔ نام سُننے ہی سے سب تیرتھوں کے اشنان کا پھل بھی مل جاتا ہے۔ نام سُننے سے من پرماتما کے دھیان میں ٹک جاتا ہے اور تمام دُوکھ اور پاپ ناش ہوجاتے ہیں جس سے من میں ہمیشہ خوشی کا ماحول بنا رہتا ہے۔

پوڑی۔۱۱

سُنیئے سراگنا کے گاہ۔ سُنیئے سیخ پیر پاتساہ۔

سُننے سے سمندر کے مانند بے انت گنوں کا گیان ہوجاتا ہے۔ سُننے سے شیخ پیر اور پاتشاہوں کا درجہ ہوجاتا ہے۔

سُنیئے اندھے پاوہِ راہ۔ سُنیئے ہاتھ ہووے اسگاہ۔

نام سنکر اندھے بھی راستہ پالیتے ہیں۔ نام سنکر اتھاہ کی ہاتھ ہوجاتی ہے۔ یعنی بے وقوف بھی عقلمند ہوجاتے ہیں۔ اور مشکل کام آسان ہوجاتے ہیں۔

نانک بھگتا سدا وِگاس ۔ سُنیئے دُوکھ پاپ کا ناس۔۱۱

ارتھ پیچھے ہوچکے ہیں۔

پوڑی کا خلاصہ

پرماتما کا نام اور گورُو کا اُپدیش سننے سے بہت سی معلومات حاصل ہوجاتی ہیں اور بڑے آدمیوں میں شمار ہونے لگ جاتا ہے۔ گوُرو اُپدیش سُنکر کم عقل آدمی بھی اچھی عقل والے ہوجاتے ہیں اور ان کے مشکل کام آسان ہوجاتے ہیں۔ تمام دکھ تکلیفیں دور ہوجاتی ہیں اور من میں ہمیشہ خوشی بسی رہتی ہے۔

پوڑی۔۱۲

منّے کی گت کہی نہ جائے۔ جے کو کہے پچھے پچھتائے۔

نام اور گورُو اُپدیش کو جس نے سنکر مان لیا ہے اس کی حالت کا بیان نہیں ہوسکتا۔ (کیونکہ وہ آتمک طور پر اُونچی اوستھا والے ہوجاتے ہیں)۔ اگر کوئی ان کا بیان کرے تو وہ بعد میں پشچاتاپ کرتا ہے۔

کاگد قلم نہ لِکھنہار۔ منّے کا بہہ کرن وِیچار۔

کوئی کاغذ قلم اور لکھنے والا نہیں ہے۔ لیکن نام کے ماننے والے کی اچھی اوستھا کا بیٹھ کر بیچار کرتے ہیں۔ یعنی کاغذ اوپر قلم کے ساتھ لکھ کر کوئی لکھاری بھی نام کے ماننے والے کی بات کچھ نہیں بیان کرسکتا۔ اس کی آتمک اوستھا کی حالت دانا پرشوں کی زبان پر ہی ہوتی ہے۔

ایسا نام نرنجن ہوئے۔ جے کو من جانے من کوئے۔۱۲

پرماتما کا نام ایسا اُونچا ہے اگر کوئی اس کو من میں مان (بسا) لیوے۔

پوڑی کا خلاصہ

جنہوں نے پرماتما کا نام، گور واپدیش سنکر اپنے من میں مان لیا ہے ان کی آتما کی اونچی اوستھا کا کوئی بیان نہیں کرسکتا کہ وہ کس رنگ اور کس موج میں ہے۔ اگر کوئی کہتا ہے تو اس کو بعد میں پچھتانا پڑتا ہے۔ سوائے اس کے کہ اس کا ست سنگ میں اچھا بچار کیا جاسکے اور کوئی لکھ کر بیان نہیں کرسکتا۔ پرماتما کا نام ماننے والے بہت اُونچے ہوجاتے ہیں۔ اگر کوئی اس کو دل وجان سے من میں بسالیوے۔

پوڑی۔۱۳

منّےَ سُرت ہووے من بُدھ۔ منّےَ سگل بھون کی سُدھ۔

نام کے ماننے والے کے من اور بُدھی میں گیان ہوجاتا ہے۔ ماننے سے تمام ملکوں کی خبر ہوجاتی ہے۔

منّےَ موہِ چوٹانا کھائے۔ منّےَ جم کے ساتھ نہ جائے۔

گو، اُپدیش کو ماننے والا مُنہ پر چوٹیں نہیں کھاتا۔ ماننے والا جموں کے ساتھ نرکوں میں نہیں جاتا۔

ایسا نام نرنجن ہوئے ۔ جے کو من جانے من کوئے۔۱۳

ارتھ پیچھے ہوچکے ہیں

پوڑی کا خلاصہ

گورو کا اُپدیش اور نام من میں بسانے والے کی عقل تیز ہو جاتی ہے۔ اس کو تمام دنیا کے حالات کا پتہ لگ جاتا ہے کہ دُنیا میں کیا کچھ ہو رہا ہے۔ وہ برے کام کر کے منہ پر مار نہیں کھاتا۔ اور نرکوں میں نہیں پڑتا۔ پرماتما کا نام بہت اُونچا ہے اگر کوئی یقین کر کے من میں بسا لیوے تو اس کو یہ باتیں جو اوپر بیان کی ہیں حاصل ہوتی ہیں۔

پوڑی۔۱۴

منّےَ مارگ ٹھاک نہ پائے۔ منّےَ پت سیوں پرگٹ جائے۔

ماننے سے راستہ میں روکاوٹ نہیں پڑتی۔ یعنی اپنے راستہ پر سیدھا چلا جاتا ہے۔ ماننے والا عزت کیساتھ ظاہر ہو کر جاتا ہے۔ یعنی مر کر بھی اس کی شالاگا (اُستتی) ہوتی ہے۔

منّےَ مگ نہ چلے پنتھ۔ منّےَ دھرم سیتی سنبند ھ۔

ماننے والا دوسرے دھرموں کے راستہ پر نہیں چلتا۔ اس کا اپنے دھرم سے پختہ تعلق ہوتا ہے۔

ایسا نام نرنجن ہوئے۔ جے کو من جانے من کوئے۔۱۴

ارتھ پیچھے ہو چکے ہیں۔

پوڑی کا خلاصہ

پرماتما کا نام من میں دھارن کرنیوالے کو اپنے ٹھیک راستہ پر چلتے ہوئے کوئی روکاوٹ پیش نہیں آتی۔ اس کی سب عزت کرتے ہیں۔ وہ اپنے پیدائشی دھرم پر پکا ہوتا ہے۔ اس لئے دوسرے بھیکھوں کے پیچھے نہیں دوڑتا پھرتا۔ پرماتما کا نام بہت اُونچا ہوتا ہے۔ اگر کوئی اس کو من میں بسا لیوے تو۔

پوڑی۔۱۵

منّےَ پاوہِ موکھ دوآر۔ منّےَ پروارَے سادھار۔

ماننے والا مُکتی کا راستہ پالیتا ہے۔ ماننے والا اپنے پریوار کو بھی سدھار لیتا ہے۔

منّےُ ترے تارے گوُر سِکھ ۔ منّےُ نانک بھوہِ نہ بِھکھ ۔

ماننے والا گورُو کی سکھشا (اُپدیش) سے آپ ترتا ہے اور دوسروں کو تار دیتا ہے۔ ماننے والا، گورُو جی فرماتے ہیں بھیک کیلئے بھٹکتا نہیں پھرتا۔

ایسا نام نرنجن ہوئے ۔ جے کو من جانے من کوئے ۔ ۱۵

ارتھ پیچھے ہوچکے ہیں

پوڑی کا خلاصہ

پرماتما کا نام من میں دھارن کرنے والا آپ مُکت ہوجاتا ہے اور اپنے پریوار کو بھی مکت کر دیتا ہے۔ یعنی آپ بھی دنیا کے بندھنوں سے چھوٹ جاتا ہے اور دوسروں کو بھی اچھے راستہ پر ڈال دیتا ہے۔ وہ دربدر بھٹکتا نہیں پھرتا۔ اس کو سب کچھ پراپت ہوتا ہے پرماتما کا نام من میں بسانے والا ایسا اُونچا ہوجاتا ہے۔

پوڑی ۔ ۱۶

پنچ پروان پنچ پردہان ۔ پنچے پاوہِ درگہہ مان ۔

پرماتما کی درگاہ میں سنت منظور ہوتے ہیں اور سنت ہی سکھی ہوتے ہیں سنت ہی درگاہ میں عزت پاتے ہیں۔

پنچے سوہیہ درِ راجان ۔ پنچا کا گُر ایک دھیان ۔

سنت جی ہی پربھو کے دربار میں سُبھائے مان ہوتے ہیں۔ سنتوں کا ایک گورُو کی طرف ہی دھیان ہوتا ہے۔

نوٹ:۔ پرماتما کے نام کو سُن کر اُس کو ہردے میں بسانے والے کو پنچ کہا گیا ہے۔ ایسا پُرش کام ۔ کرودھ ۔ لوبھ ۔ موہ ۔ اہنکار ۔ پانچ برائیوں کو چھوڑ کر ست ۔ سنتوکھ ۔ دیا ۔ دھرم ۔ دھیرج ۔ پانچ اچھے اصولوں کو دھارن کرنے والا ہوتا ہے۔ ایسے اُونچے جیون والے پُرش کو

سنت کہا جاتا ہے۔ اس لئے یہاں پنچ لفظ کے معنی سنت لگائے جاتے ہیں۔

جے کو کہے کرے وِیچار۔ کرتے کے کرنے نا ہی سُمار۔

اگر کوئی بیچار کر کے بیان کرے تو اُس کو پتہ لگ جائے گا کہ پر ماتما کے کئے ہوئے کاموں کا شمار نہیں ہے۔

دھول دھرم دئیا کا پُوت۔ سنتو کھ تھاپ رکھیا جن سُوت۔

دھولا بیل دئیا کا بیٹا ہے۔ جس نے پرتھوی کو صبر کے ساتھ قائم رکھا ہوا ہے۔

جے کو بُجھے ہووے سچیار۔ دھولے اُپر کیتا بھار۔

اگر کوئی اس راز کو سمجھ لیوے تو وہ سچا ہوتا ہے۔ وہ بتائے کہ دھولے بیل کے اوپر کس قدر بوجھ ہے (جو وہ خود اٹھا سکتا ہے)؟

دھرتی ہور پرے ہور ہور۔ تِس تے بھار تلے کون جور۔

کیونکہ دھرتی تو پرے سے پرے آگے سے آگے اور ہے۔ اُس کے بوجھ کے نیچے کس کا زور یعنی سہارا ہے۔ یعنی دھولا بیل جو سب سے نیچے کی دھرتی کے نیچے اس کو اٹھائے کھڑا ہے اس دھولے کے نیچے کس کا آسرا ہے۔ وہ کس کے سہارے کھڑا ہے؟ یہ سوال ہے جو گورُو صاحب جی نے اُن سے پوچھا ہے۔ جو کہتے ہیں کہ دھرتی کو ایک دھولے بیل نے اپنے سینگوں پر اٹھایا ہوا ہے۔ اِس سوال کا جواب آپ جی نے پہلے دیدیا ہے کہ ''دھول دھرم دئیا کا پوت'' ہے یعنی اے بھولے ہوئے لوگو! دھولا بیل جو تم کہتے ہو وہ کسی گائے کا پیدا کیا ہوا نہیں ہے بلکہ وہ ''دھرم'' ہے جو دئیا سے پیدا ہوتا ہے اور جس کے سہارے یہ پرتھوی کھڑی ہے۔

گورُو جی کا یہ فرمان اس بات سے بھی درست ثابت ہوا ہے کہ جب کہیں بھونچال وغیرہ آتا ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ کہیں دنیا میں اُپدر (مہا پاپ) ہوا ہے۔ جس کے کارن پرتھوی پاپوں سے بھاری ہو کر کانپ رہی ہے اور پھر لوگ پر ماتما کا نام لینے لگ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس سے پرتھوی کو سہارا ملتا ہے اور اُس کے پاپ ہلکے ہو جاتے ہیں۔ اس طرح پرتھوی کا دھرم کے آسرے کھڑی ہونا' صاف سدھ ہو جاتا ہے۔

جیئہ جات رنگا کے ناو۔ سبھنا لِکھیا وُڑی کلام۔

کئی رنگوں اور ناموں کے جیو ہیں۔ اُن کا حساب پرماتما نے اپنے حکم کی چلتی قلم سے لکھا ہے۔

اِہہ لیکھا لِکھ جانے کوئے۔ لیکھا لِکھیا کیتا ہوئے۔

یہ حساب لکھنا دوسرا کون جانتا ہے؟ یعنی اتنا بڑا حساب دوسرا اور کوئی نہیں لکھ سکتا اور پھر یہ لکھا ہوا حساب کتنا بڑا ہوگا؟ یعنی یہ بہت بڑا حساب جس کا یہ بھی پتہ نہیں لگ سکتا کہ یہ کتنا اور کس قدر ہوگا۔ کسی دوسرے کی شکتی اس کو لکھنے کی نہیں ہے۔

کیتا تان سوالیو رُوپ۔ کیتی دات جانے کوَن قوُت۔

پرماتما کا کتنا زور اور کس قدر سندر روپ ہے اور اس کی دات (بخشش) کتنی ہے۔ یہ جاننے کی کس کی طاقت ہے۔ یعنی اُس کا زور سندر سروپ اور جیئوں کو کرنے والی بخشش کوئی نہیں بتا سکتا کہ یہ کس قدر ہے۔

کِیتا پساوَا ایکو کواو۔ تِس تے ہوئے لکھ دریاو۔

ایک آواز سے پرماتما نے یہ جگت کا پھیلاؤ کر دیا کہ اس آواز سے لاکھوں جیئوں کے دہن چل پڑے۔ یعنی پرماتما کی ایک آواز سے یہ سرشٹی کی رچنا ہوئی اور علیحدہ علیحدہ جُونوں کی پشتیں چل پڑیں۔

سرشٹی کو اس لئے دریا کہا ہے کیونکہ یہ دریا کی طرح ہمیشہ چلتی ہی رہتی ہے کبھی ختم نہیں ہوتی بلکہ پیدا ہوتی اور مرتی چلی جاتی ہے۔

قُدرت کون کہاوِیچار۔ واریا نہ جاواں ایک وار۔

میری کیا شکتی ہے کہ اُس کا کچھ بیان کر سکوں۔ میں تو اُس سے ایک بار بھی بلہار نہیں جا سکتا۔

جو تُدھ بھاوے سائی بھلی کار۔ تُو سدا اسلامت نِرنکار۔۱۶

اے پرماتما جو بات آپ کو منظور ہو وہی اچھی ہے تو ہمیشہ رہنے والا سروپ ہیں۔

پوڑی کا خلاصہ

اس پوڑی میں گورو جی نے متفرق خیالات بیان کئیے ہیں۔ جیسا کہ۔

(۱) سنتوں کی بڑائی اور مہما۔ (۲) پرماتما کی بے شمار رچنا۔ (۳) دھولا بیل دھرم ہے جس نے پرتھوی کو اپنی جگہ پر قائم رکھا ہوا ہے۔ (۴) جیوں کے کرموں کے مطابق اُن کے بھاگیہ پرماتما کے حکم سے لکھے جاتے ہیں (۵) پرماتما کی ایک آواز سے رنگارنگ کی سرشٹی رچی گئی۔ (۶) پرماتما کی قدرت کا بیچار کرنے کی کسی میں طاقت نہیں ہے۔

پوڑی ۱۷

اسنکھ جپ اسنکھ بھاؤ۔ اسنکھ پُوجا اسنکھ تپ تاؤ۔

سرشٹی میں بے شمار جپ کرنے والے ہیں اور بے شمار پریم بھاونا کرنے والے ہیں۔ بے شمار پوجا کرنے والے اور بے شمار تپ تاپنے والے ہیں۔

اسنکھ گرنتھ مُکھ وید پاٹھ۔ اسنکھ جوگ من رہیہ اُداس۔

بے شمار وید اور گرنتھوں کا منہ سے پاٹھ کرنے والے ہیں بے شمار جوگا ددھاری جوگی ہیں جو من کر کے دُنیا سے اُداس رہتے ہیں۔

اسنکھ بھگت گُن گیان وِیچار۔ اسنکھ ستی اسنکھ داتار۔

بے شمار بھگت پرماتما کے گُن اور گیان کی بیچار کرنے والے ہیں۔ بے شمار سچ بولنے والے اور بے شمار داتے ہیں۔

اسنکھ سُور موہ بھکھ سار۔ اسنکھ مون لِو لائے تار۔

بے شمار سُورمے ہیں جو مُنہ پر لوہے کے ہتھیاروں کے وار کھاتے ہیں۔ بے شمار مونی (مُنہ سے خاموش رہنے والے) ہیں جو ایک سار لگاتار سمادھی لگانے والے ہیں۔

قُدرت کون کہا وِیچار۔ واریا نہ جاواں ایک وار۔

جو تُدھ بھاوے سائی بھلی کار۔ تُو سدا اسلامت نر نکار۔ ۱۷

ارتھ پیچھے ہو چکے ہیں۔

پوڑی کا خلاصہ

پرماتما کی رچنا میں بے شمار جپ تپ پوجا پاٹھ کرنے والے ہیں۔ بے شمار ہمیشہ سچ بولنے والے اور بے شمار داتے دان کرنے والے ہیں۔ بے شمار ہی بھگتی کرنے والے بھگت اور بے شمار بہادر جودھے ہیں۔ اُس کی قُدرت بے انت ہے۔ اُس کا بیان نہیں کیا جا سکتا۔

پوڑی۔ ۱۸

اسنکھ مُورکھ اندھ گھور۔ اسنکھ چور حرام خور۔

اسنکھ امر کر جاہِ جور۔

بے شمار بہت بڑے بیوقوف ہیں۔ بے شمار دوسروں کا حق کھانے والے حرام خور چور ہیں اور بے شمار ہی زور قلم سے حکومت کر جانے والے ہیں۔

اسنکھ گل وڈھ ہتیا کماہِ۔ اسنکھ پاپی پاپ کر جاہِ۔

بے شمار غریبوں کا گلا کاٹ کر پاپ کماتے ہیں۔ بے شمار ہی پاپ کر کے جانے والے پاپی ہیں۔

اسنکھ کوُڑیار کوُڑے پھراہِ۔ اسنکھ ملیچھ مل بھکھ کھاہِ۔

اسنکھ نندک سِر کرہِ بھار۔

بے شمار جھوٹے کاموں میں ہی گھومتے پھرتے ہیں۔ بے شمار نیچ گندا کھانا کھانے والے یعنی وہ کھانا کھاتے ہیں جو کسی اچھے انسان کے کھانے کے قابل نہ ہو۔ وہ کھانا جو کسی کی نندا چغلی کر کے کھایا جائے۔ وہ جو کسی سے ٹھگی مار کر کھایا جائے۔ وہ کھانا جو دوسروں کا جوٹھا مانگ کر کھایا جائے۔ بے شمار نندا کرنے والے ہیں جو نندا کر کے اپنے سر اُوپر پاپوں کا بوجھ لاد

لیتے ہیں۔

نانک نیچ کہے وِیچار۔ واریا نہ جاواں ایک وار۔

گورو جی نے یہ بُرے آدمیوں کا بیچار بیان کیا ہے اور فرماتے ہیں کہ میں پرماتما کی قُدرت سے ایک بار بھی بلہار نہیں جاسکتا ہے۔

جو تُدھ بھاوے سائی بھلی کار۔ تُو سدا سلامت نرنکار۔ ۱۸

اس کے ارتھ پیچھے ہو چکے ہیں

پوڑی کا خلاصہ

اس میں گورو صاحب جی نے کئی قسم کے گناہ کرنے والے گنہگار لوگوں کا ذکر کیا ہے۔ جہاں آپ نے اس سے پہلی پوڑی میں جپ تپ کرنے والے بھگتی بھاونا کرنیوالے لوگوں کا ذکر کیا تھا۔ وہاں اِس میں آپ نے تصویر کا دوسرا رُخ بھی دکھایا ہے کہ اُس کی قُدرت میں اچھے بھی حد درجہ کے بے شمار ہیں اور بُرے بھی حد درجہ کے بیشمار ہیں۔ اس لئے اُس کی قدرت بے انت ہے۔ کسی کی طاقت نہیں ہے کہ اُس کا کچھ بیان کرسکے۔

پوڑی۔ ۱۹

اسنکھ ناو اسنکھ تھاو۔

بے شمار اُس کے نام ہیں اور بے شمار اُس کے استھان ہیں۔

اگم اگم اسنکھ لو۔ اسنکھ کہے سر بھار ہوئے۔

اُس کی قدرت میں بے شمار لوگ سوچ سمجھ کے دائرہ سے باہر ہیں۔ اس بات کو بے شمار کہنے سے بھی سر پر پاپ چڑھتا ہے کیونکہ اُس کی بے شمار کی گنتی سے بھی اوپر ہے۔

اکھری نام اکھری صالاح۔ اکھری گیان گیت گن گاہ۔

اکھروں سے پرماتما کا نام لیا جاتا ہے اور اکھروں سے صفت کی جاتی ہے۔ اکھروں سے ہی اُس کے گُن اور گیان کے گیت گائے جاتے ہیں۔

اکھری لِکھن بولن بان۔ اکھرا سِر سنجوگ وکھان۔

کیونکہ اکھروں سے بانی کا لکھنا اور بولنا ہوتا ہے۔ اکھروں کے ذریعہ ہی سر کے بھاگ لکھے ہوئے بیان کئے جاتے ہیں۔

جِن اِہ لِکھے تِس سِر ناہِ۔ جِو فرمائے تِو تِو پاہِ۔

جس پر ماتما نے یہ اکھر جیئوں کے سروں پر لکھے ہیں اُس کے سر پر یہ نہیں ہیں لیکن جس طرح وہ حکم کرتا ہے یہ اکھر اُسی طرح جیو نکے سروں پر پڑتے ہیں۔

جیتا کیِتا تیتا ناؤ۔ وِن ناوے ناہی کو تھاؤ۔

جتنا بھی پر ماتما نے جگت کیا ہے یہ سب اُس کا نام (سروپ) ہے۔ اُس کے نام کے بغیر کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔ یعنی یہ جگت سب پر ماتما کا ہی سروپ ہے اور ایسی کوئی جگہ نہیں جہاں وہ موجود نہیں ہے۔

قُدرت کون کہاوِ بیچار۔ واریا نہ جاواں ایک وار۔
جو تُدھ بھاوے سائی بھلی کار۔ تُو سدا سلامت نِرنکار۔ ۱۹

ارتھ پیچھے ہو چکے ہیں۔

پوڑی کا خلاصہ

اس پوڑی میں گورُو جی فرماتے ہیں کہ پر ماتما کی قدرت میں اُس کے ناموں اور استھانوں کا شمار نہیں کیا جا سکتا۔ اُن کا ذکر کیول اکھروں میں ہی کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ اکھروں کے بغیر کوئی بات نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ لِکھنا۔ بولنا۔ گیت گانے اور گیان کی بیچار کرنی وغیرہ وغیرہ سب کچھ اکھروں کے ذریعہ ہی بیان کیا جا سکتا ہے۔ جیئوں کے سر کے بھاگ بھی اکھروں سے ہی لکھے ہوئے بتائے جاتے ہیں۔ پر ماتما کے حکم سے یہ اکھر جیئوں کے سر پر پڑتے ہیں اور جو کچھ اُس کو منظور ہوتا ہے وہی کرتا ہے۔ اُس کی قدرت کا بیان نہیں ہو سکتا۔

پوڑی ۔ ۲۰

بھریئے ہتھ پیر تن دیہہ۔ پانی دھوتے اُترس کھیہہ۔

ہاتھ پاؤں اور جسم کے انگ اگر میلے ہو جاویں تو پانی کے دھونے سے وہ میل دور ہو جاتی ہے۔

مُوت پلیتی کپڑ ہوئے۔ دے صابُون لیئے اُوہ دھوئے۔

اگر کپڑا پیشاب سے خراب ہو جائے تو اُس کو صابن لگا کر دھولیا جاتا ہے۔

بھریئے مت پاپا کے سنگ۔ اوہ دھوپے ناوے کے رنگ۔

اگر بدھی پاپوں کیساتھ میلی ہو جائے تو وہ پرماتما کے نام کے رنگ سے دُھلتی ہے یعنی نام کا سمرن کرنے سے بدھی برائیوں سے پاک ہو جاتی ہے۔

پُنّی پاپی آکھن ناہِ۔ کر کر کرنا لِکھ لے جاہُ۔

پن اور پاپ کہنے کو نہیں ہیں بلکہ جیسا کام کرو گے ویسا ہی اپنے ساتھ کرموں کے حساب میں لکھ کر جاؤ گے۔

آپے بیج آپے ہی کھاہُ۔ نانک حُکمی آوُہ جاہُ۔ ۲۰

اپنا بویا ہوا آپ ہی کھاؤ گے یعنی نیکی اور بدی کا پھل تم کو ہی بھگتنا پڑیگا جو کہ سُکھ اور دُکھ کے روپ میں ملتا ہے۔ گورُو جی فرماتے ہیں کہ یہ کرم پھل کے دُکھ سُکھ بھوگنے کے لئے پرماتما کے حکم میں جیو آتے (جنم لیتے) اور جاتے (مرتے) ہیں۔

پوڑی کا خلاصہ

گورُو جی نے اس پوڑی میں فرمایا ہے کہ جیسے باہر جسم اور کپڑا وغیرہ کی میل پانی اور صابن سے دور ہو جاتی ہے اسی طرح ہمارے اندر کی بُرائیوں کی میل پرماتما کا نام جپنے سے دور ہو جاتی ہے۔ پُن اور پاپ اچھے اور بُرے کاموں کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ جو جیو کو دُکھ اور سُکھ کی شکل میں ملتا ہے۔ اس دُکھ سُکھ کے پھل کو بھوگنے کیلیئے جیو کو حکماً جنم لینا پڑتا ہے۔

پوڑی۔۲۱

تیر تھ تپ دئیا دت دان۔ جے کو پاوَے تِل کا مان۔

تیر تھ اشنان تپ تاپنے۔ دیا کرنی اور دان دینا (ان تمام اچھے کاموں کا) اگر کوئی ان کا پھل ملتا ہے تو وہ تِل بھر کے برابر بہت تھوڑا ہوتا ہے۔

سُنیا منیا من کیتا بھاوَ۔ انتر گت تیر تھ مل ناوَ۔

جس نے پر ماتما کے نام کو سُنا ہے اور اُس کو مان کر من میں اُس کا پریم کیا ہے۔ وہ اپنے اندر آتم تیر تھ میں مل کر نہاتا ہے۔

سبھ گن تیرے مَیں ناہی کوئے۔ وِن گن کیتے بھگت نہ ہوئے۔

اے پر ماتما! تیرے میں سب گن (صفتیں) ہیں اور میرے میں کوئی گُن نہیں ہے لیکن گُن پیدا کئے بغیر بھگتی نہیں ہو سکتی یعنی پر ماتما گنوں کا مالک ہے لیکن جیو میں اپنے آپ سے کوئی گُن نہیں ہے۔ اس لئے جب تک اچھے گُن نہ ہوں تب تک جیو پر ماتما کی بندگی کرنے کے قابل نہیں ہوتا۔ اس لئے بھگتی کیلئے پہلے اچھے گُن پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔

سواست آتھ بانی بر ماوَ۔ ست سُہان سدا من چاوَ۔

(سواست) کلیان کرنے والے پر ماتما سے (آتھ) مایا ہوئی اور پھر (بانی بر ماوَ) بانی اور بر ہما ہوئے جن سے سرشٹی کی رچنا آرمبھ ہو گئی۔ پر ماتما ہمیشہ ستیہ ہے۔ سندر ہے اور (من چاوَ) پر کاشمان ہے۔

کوّن سو ویلا وخت کوّن۔ کوّن تھت کوّن وار۔

(یہ سوال ہے کہ جس سرشٹی کی رچنا آپ نے بیان کی ہے اُس کا پیدا کرنے کا) کون سا وقت (صبح دوپہر یا شام) تھا۔ کون سا وقت (دن یا رات کے کتنے بجے تھے) کون سی تھت (ایکم دوج تیج وغیرہ) تھی اور کون سا دن (سوم، منگل، بدھ وغیرہ) تھا؟

کوّن سے رُتی ماہ کوّن جِت ہوا آکار؟

اور کونسی رُت (موسم سردی گرمی) تھی اور کون سا مہینہ (چیت، پھاگن وغیرہ) تھا جس میں یہ سرشٹی کا پسارا ہوا؟

اب اس سوال کا جواب دیتے ہیں۔

ویل نہ پائیا پنڈتی جہِ ہووے لیکھ پُران۔
وخت نہ پائیو قادیاں جہِ لکھن لیکھ قُرآن۔

وہ وقت پنڈتوں کو بھی نہیں ملا۔ اگر ملا ہوتا تو کسی پوران میں لکھا ہوتا (کہ سرشٹی کی رچنا فلاں وقت پر ہوئی تھی) اسی طرح قاضیوں کو بھی وہ وقت نہیں ملا (جس میں سرشٹی کی رچنا ہوئی تھی) اگر معلوم ہوتا تو وہ قُرآن میں کوئی آیت لکھ دیتے۔

تھِت وار نہ جوگی جانے رُت ماہ نا کوئی۔
جا کرتا سِرٹھی کو ساجے آپے جانے سوئی۔

جوگی بھی وہ تِھتی اور دن نہیں جانتا اور نہ ہی کوئی موسم و مہینہ جانتا ہے اس سرشٹی کو جس پرماتما نے بنایا ہے وہی سچا اس بات کو جانتا ہے کہ اس نے اس کی کس وقت موسم دن مہینہ وغیرہ میں رچنا کی تھی۔

کِو کر آکھا کِو صالاحی کیو ورنی کِو جانا۔
نانک آکھن سب کو آکھے اِکدُو اِک سیانا۔

ایسے پرماتما کا کس طرح بیان کروں۔ کیونکر تعریف کروں اور کس طرح جانا کروں کیونکہ کہنے کو تو سب کوئی ایک دوسرے سے عقلمند ہو کر کہتا ہے لیکن گورُو جی فرماتے ہیں وہ بیان کسی سے نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ:۔

وڈا صاحب وڈی نائی کِیتا جا کا ہووے۔
نانک جے کو آپو جانے اگے گیا نہ سوہے۔۲۱

وہ مالک سب سے بڑا ہے اور اس کی بڑائی بڑی ہے جس کا کیا ہوا سب کچھ ہوتا ہے۔ گورُو

جی فرماتے ہیں کہ ایسے مالک کی بابت جو یہ کہے کہ میں جانتا ہوں وہ آگے درگاہ میں جا کر عزت نہیں پاتا۔

پوڑی کا خلاصہ

تیرتھ اشنان جپ تپ وغیرہ تمام اچھے کاموں سے نام سمرن کا پھل سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ نام کا سمرن اچھے گُن دھارن کئے بغیر نہیں ہوسکتا۔ اس لئے پرماتما کے آگے عرض کرنی چاہئے کہ وہ ہمیں اچھے گُن عطا کرے۔

پرماتما ہمیشہ موجود اور پرکاشمان ہے۔ اُس نے اپنی مایا (مرضی) سے ہی یہ کئی رنگوں، قسموں وغیرہ کی کئی طرح کی سرشٹی پیدا کی ہے لیکن یہ سرشٹی کی رچنا کب ہوئی یہ کسی بھی عالم فاضل کو معلوم نہیں ہے۔ ایسے بڑے شکتی مان مالک کے کئے ہوئے کاموں کو بیان نہیں کیا جا سکتا لیکن جو یہ کہتا ہے کہ وہ اس کی قدرت کا بیان کرسکتا ہے وہ عزت نہیں پاتا۔

پوڑی۔۲۲

پاتالا پاتال لکھ آگاسا آگاس۔

اوڑک اوڑک بھال تھکے وید کہن اِک وات۔

لاکھوں پاتال در پاتال ہیں اور لاکھوں آکاس اوپر آکاس ہیں۔ آخر تک ڈھونڈ ڈھونڈ کر وید تھک کر ایک بات ہی کہتے ہیں کہ (وہ بے انت ہے)

سہس اٹھارہ کہن کتیبا اصلوُ اِک دھات۔

چار مذہبی کتابیں۔ قرآن، انجیل، توریت اور زبور دُنیا کے اٹھارہ ہزار (عالم) جہان بتاتی ہیں لیکن اصل میں ایک ہی چیز (پرماتما) ہے۔

لیکھا ہوئے تہ لِکھیئے لیکھے ہوئے وِناس۔

اگر سرشٹی کی رچنا کا حساب ہوسکتا ہوتو کچھ لکھیں بھی لیکن یہ اتنا بڑا ہے کہ اس کا ناس (خاتمہ) ہی ہوجاتا ہے کیونکہ ہماری حساب کی گنتی پدم در پدم سے آگے نہیں چلتی لیکن پرماتما

کی سرشٹی کا حساب تو اس سے بھی بہت زیادہ ہے۔ اس کو کس طرح حساب میں لائیں؟ حساب ختم ہو جاتا ہے لیکن وہ ختم نہیں ہوتا ہے۔

نانک وڈا آکھیئے آپے جانے آپ۔۲۲

گورو جی فرماتے ہیں جس مالک کو ہم بڑا کہتے ہیں وہ خود ہی اپنے حساب کتاب کو جانتا ہے۔ (کہ وہ کس قدر کتنا بڑا ہے)

پوڑی کا خلاصہ

پرماتما کی رچنا میں آکاشوں اور پاتالونکی گنتی کا کوئی حساب نہیں ہے۔ ویدوں اور چار کتابوں کے مُصنفوں نے بھی اُسے بے انت ہی کہا ہے پرماتما کی رچنا ہماری حساب کی گنتی سے بھی اوپر ہے۔ وہ گنتی میں نہیں آسکتی۔ وہ خود ہی اپنی بڑائی کو جانتا ہے اور کوئی دوسرا نہیں بتا سکتا۔

پوڑی۔۲۳

صالاحی صالاح ایتی سُرت نہ پائیا۔ ندیا اتے واہ پوہِ سمُند نہ جانیہہ۔

پرماتما کو صلاحنے والوں نے بھی اُس کی اتنی خبر نہیں پائی جیسے کہ ندیاں اور نالے سمندر میں پڑ کر اُس کی کوئی خبر نہیں پا سکتے یعنی جس طرح ندیاں اور نالے سمندر میں پڑ کر اُس کی کوئی خبر نہیں پا سکتے کہ کتنا لمبا چوڑا یا گہرا ہے۔ اسی طرح پرماتما کا نام لینے والے بھی اُس کی ذرا بھی خبر نہیں پا سکتے کہ وہ کتنا بڑا ہے۔

سمُند ساہ سُلطان گرہا سیتی مال دھن۔
کیڑی تُل نہ ہووَنی جے تِس منو نہ وِیسرہ۔۲۳

سمندروں کی مانند بڑے سے بڑے بادشاہ جن کے پاس پہاڑوں کے برابر دھن دولت کے بھاری خزانے ہیں وہ اتنے بڑے بادشاہ اُس ایک کیڑی (چیونٹی) کے برابر بھی نہیں ہو سکتے جس کو پرماتما کی یاد من سے نہیں بھولتی۔

پوڑی کا خلاصہ

پرماتما کی بھگتی کرنے والے اُس کا روپ ہی ہو جاتے ہیں لیکن اُس کا بھید نہیں پا سکتے کہ وہ کتنا بڑا ہے۔ نام سمرن والا ایک ادنیٰ پُرش بھی اُس بڑے سے بڑا اور اچھا ہوتا ہے جو پرماتما کا نام نہیں یاد کرتا جیسا کہ روداس چُمار۔ بالمیک چوہڑہ۔ کبیر جولاہا وغیرہ کئی ایسے بھگت ہوئے ہیں جن کے پاؤں پر ملک کے بڑے بڑے بادشاہ اور پنڈت بھی جھکتے تھے۔

پوڑی۔۲۴

انت نہ صِفتی کہن نہ انت۔ انت نہ کرنے دین نہ انت۔

پرماتما کی صفتوں کا شمار نہیں۔ اُن کے کہنے کا بھی انت نہیں۔ اُس کے کاموں کا انت نہیں ہے اور اُس کے دان دینے کا شمار نہیں ہے۔

انت نہ ویکھن سُنن نہ انت۔ انت نہ جاپے کیا من منت۔

دیکھنے سے اُس کا انت نہیں آتا۔ سُننے سے اُس کا انت نہیں آتا۔ نہ اُس کی اس بات کا شمار آتا ہے کہ اُس کے دل میں کیا بات ہے۔

انت نہ جاپے کِیتا آکار۔ انت نہ جاپے پاراوار۔

اُس کے کئے ہوئے پسارے جگت کا شمار نہیں جانا جاتا۔ اُس کے پاراوار کا انت نہیں جانا جاتا۔

انت کارن کیتے بِل لاہِ۔ تا کے انت نہ پائے جاہِ۔

اس کا انت لینے کیلئے کئی لوگ بلک رہے ہیں لیکن اُس کے انت پائے نہیں جاتے۔ وہ بے شمار ہیں۔

ایُہہ انت نہ جانے کوئے۔ بُہتا کہیئے بُہتا ہوئے۔

اُس کا یہ بے شمار انت کوئی نہیں جانتا۔ جس قدر زیادہ بیان کریں اُسی قدر وہ اور زیادہ ہوتا ہے۔

وڈا صاحب اُوچا تھاؤ۔ اُوچے اُوپر اُوچا ناؤ۔

وہ بڑا مالک ہے۔ اُس کا اُونچا ستھان ہے۔ اُس اُونچے سے بھی اُونچا اُس کا نام ہے۔ یعنی مالک خود سب سے بڑا ہے۔ اُس کا رہنے کا مقام بھی اُونچا ہے لیکن اِن سب سے اُس کا نام اُونچا ہے۔

ایوڈ اُوچا ہووے کوئے۔ تِس اُوچے کوَ جانےَ سوئے۔

اگر کوئی دوسرا اتنا بڑا اُونچا ہووے تو وہ اُس اُونچے کو جان سکتا ہے۔

جے وڈ آپ جانے آپ آپ۔ نانک ندری کرمی دات۔۲۴

جتنا بڑا وہ آپ ہے اس کو وہ آپ ہی آپ جانتا ہے۔ گورُو جی فرماتے ہیں کہ اس کی کرپا درشٹی سے اُس کی بخشش ہوتی ہے۔

پوڑی کا خلاصہ

پرماتما کا کہنے سُننے اور دیکھنے سے اُس کا انت نہیں پایا جاتا۔ اُس کو جاننے کیلئے بہت سے لوگ زور لگاتے ہیں لیکن اس کو جتنا زیادہ جاننے کی کوشش کی جائے اتنا ہی وہ اور بہت ہوتا ہے۔ وہ سب سے اُونچا ہے لیکن اُس کا نام اُس سے بھی اُونچا ہے۔ وہ آپ کتنا بڑا ہے اس بات کو وہ خود ہی جانتا ہے۔ اُس کی کرپا درشٹی سے اُس کے گیان کی بخشش ہوتی ہے۔

پوڑی۔۲۵

بہُتا کرم لِکھیا نا جائے۔ وڈا داتا تِل نہ تمائے۔

اُس کی بخشش بہت بڑی ہے۔ لکھی نہیں جا سکتی۔ وہ بخشش کرنے والا بڑا داتا ہے جس کو ایک تِل بھر بھی طمع (اپنی بخشش کے عوض کچھ لینے کا لالچ) نہیں ہے۔

کیتے منگیہہ جودھ اپار۔ کیتیا گنت نہیں وِیچار۔ کیتے کھپ تتُھہ ویکار۔

کئی بڑے بہادر سورمے اُس داتا سے مانگتے ہیں۔ ان کے علاوہ کئی اور بھی ہیں جن کی گنتی

کی بیچار نہیں ہو سکتی اور کئی ایسے بھی ہیں جو بُرے کاموں میں پڑ کر ناش ہو جاتے ہیں۔یعنی پرماتما کی دی ہوئی دات کو اچھے کاموں میں نہیں لگاتے بلکہ بُرے کاموں میں پڑ کر خراب کر دیتے ہیں۔

کیتے لے لے مُکر پاہِ۔ کیتے مُورکھ کھاہی کھاہِ۔

کئی داتیں لے لے کر مُکر پڑتے ہیں یعنی کہتے ہیں کہ پرماتما نے ہمیں کیا دیا ہے اور کئی ایسے بیوقوف ہیں جو پرماتما کی دی ہوئی دات کو کھاتے ہی کھاتے ہیں لیکن اُس کا کبھی شکریہ نہیں کرتے کہ جس نے ہمیں دھن دولت پُتر استری وغیرہ دیئے ہیں۔

اُس کا دھنیاباد کریں لیکن وہ احسان فراموش ہو کر کھاتے پیتے اور موج اُڑاتے ہیں لیکن شکریہ کا لفظ کبھی منہ پر نہیں لاتے۔

کیتیا دُوکھ بھُوکھ سد مار۔ اِہ بھ دات تیری داتار۔

کئی ایسے ہیں جن کو ہمیشہ دُکھ اور بھُوک کی مار پڑتی رہتی ہے۔یعنی کبھی وہ بیماری سے دکھی ہوتے ہیں اور کبھی رزق سے تنگ۔اے پرماتما یہ بھی تیری دُکھ بھُوک کی ایک دات ہے (کیونکہ یہ بھی ہمارے کرموں کا ہی پھل ہے اِس لئے ہمیں اس کو سہن کر کے پرماتما کا شکریہ بجالانا چاہیئے)

بند خلاصی بھانے ہوئے۔ ہور آکھ نہ سکے کوئے۔

بندھنوں سے چھٹکارا اس کے حکم میں ہوتا ہے۔اس کے علاوہ کوئی اور کچھ نہیں کہہ سکتا (کہ چھٹکارہ کس طرح ہو سکتا ہے)۔

جے کو کھائیک آکھن پائے۔ اوہ جانے جیتیا موہ کھائے۔

اگر کوئی بیوقوف یہ کہنے کی جُرات کرے کہ بندی سے چھٹکارہ اُس کے حکم میں نہیں ہوتا تو پھر وہ بیوقوف ہی جانتا ہے کہ کتنی چوٹیں وہ منہ پر کھاتا۔یعنی جو کوئی پرماتما کی رضا کو نہیں مانتا اس کو جو سخت سزا ملتی ہے۔اُس سزا کو وہی جانتا ہے۔

آپے جانے آپے دے۔ آکھیہہ سے بھ کیئی کے۔

پر ماتما ہماری ضروریات کو آپ ہی جانتا ہے اور آپ ہی ہمیں دیتا ہے جو لوگ یہ بات کہتے ہیں وہ بھی کوئی ایک آدھ ہی ہیں یعنی یہ بات کوئی ہی مانتا ہے کہ پر ماتما ہماری ضروریات پوری کرتا ہے۔ ورنہ بہت سے لوگ یہی کہتے ہیں کہ ہم نے کمایا ہے اور ہم نے اپنی محنت سے حاصل کیا ہے۔

جِس نوبخسے صِفت صالاح۔
نانک پاتساہی پاتساہ۔ ۲۵

پر ماتما جس پُرش کو اپنی صفت صلاح کرنے کی توفیق دیتا ہے۔ گورو جی فرماتے ہیں کہ وہی پاتشاہوں کا پاتشاہ ہے۔ یعنی پر ماتما کی بھگتی کرنیوالا بادشاہوں کا بھی بادشاہ ہوتا ہے۔

پوڑی کا خلاصہ

گورو جی نے فرمایا ہے کہ پر ماتما ہی سب سے بڑا داتا ہے جو سب کچھ دیتا ہوا بھی کسی سے اُس کے عوض میں لینے کی خواہش نہیں رکھتا لیکن داتیں لینے والے علیحٰدہ علیحٰدہ خیالات کے ہیں جیسا کہ۔

(۱) کوئی اُس سے داتیں مانگ رہا ہے۔ (۲) کوئی پر ماتما کی دی ہوئی داتوں کو بُرے کاموں میں استعمال کر رہا ہے (۳) کوئی داتوں کو لے کر احسان فراموش ہو رہا ہے۔ (۴) کوئی حیوانوں کی طرح بغیر شکریہ ادا کئے کھاتا ہی جا رہا ہے۔ جس کے کارن وہ تکلیفوں میں پھنسا رہتا ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ انسان کو چاہئے کہ پر ماتما کی رضا میں ہر حالت میں راضی رہے اور اس کو ہمیشہ دل میں یاد رکھے کیونکہ وہی بڑا ہوتا ہے جو سمرن کرتا ہے۔

پوڑی۔ ۲۶

اُمل گُن اُمل واپار۔ اُمل واپاریئے اُمل بھنڈار۔

پر ماتما کے گُن امولک ہیں۔ امولک ہی اُن کا بیوپار ہے۔ خریدار بھی امولک ہیں اور خزانے بھی امولک۔ یعنی پر ماتما کے گُن۔ اُن کا بیوپار۔ اُن کے خریدار اور گُنوں کے خزانے امولک ہیں۔ جن کا مول (قیمت) نہیں پایا جا سکتا۔

اُمُل آوہ اُمُل لے جاہِ ۔ اُمُل بھائے اُملا سماہِ ۔

اَمولک ہی (اُن کو خرید نے کیلئے) آ تے ہیں اور اَمولک ہی خرید کر لے جاتے ہیں ۔ اَمولک ہی (ان گنوں کے) پریمی ہیں اور اَمولک ہی ان میں سمائے ہوئے ہیں ۔

اُمُل دھرم اُمُل دِیبان ۔ اُمُل تُل اُمُل پروان ۔

اَمولک ہی پرماتما کا دھرم (انصاف) ہے اور اَمولک ہی اُس کا دربار ہے ۔ اَمولک تکڑی ہے اور اَمولک (پروان) بٹے ہیں ۔

اُمُل بخسیس اُمُل نیسان ۔ اُمُل کرم اُمُل فرُمان ۔

اَمولک اُس کی بخشش ہے اور اَمولک اُس کا نشان ہے ۔ اَمولک اُس کی مہر ہے اور اَمولک ہی حکم ہے ۔

اُملو اُمُل آکھیانہ جائے ۔ آکھ آکھ رہے لِو لائے ۔

وہ اَمولک سے بھی اَمولک ہے کچھ کہا بھی نہیں جا سکتا ہے ۔ اُس کو بیان کرنے والے اس میں ایک سارگار تار دھیان لگائے رہے ہیں ۔

اب فرماتے ہیں کہ پرماتما کو کون کون بیان کرتا ہے ۔

آکھیہہ وید پاٹھ پوران ۔ آکھیہہ پڑھے کرہِ وکھیان ۔

اُس پرماتما کو وید اور پورانوں کے پاٹھ کہتے (گاتے) ہیں ۔ وہ لوگ بھی گاتے ہیں جو وید پُرانوں کو پڑھ کر اُن کا وکھیان (تشریح) کرتے ہیں ۔

آکھیہ برمے آکھیہ اِند ۔ آکھیہ گوپی تےَ گووِند ۔

اُس کو برہما کہتے ہیں ۔ اندر بھی کہتے ہیں ۔ گوپیاں اور کرشن بھی کہتے (گاتے) ہیں ۔

آکھیہ اِیسر آکھیہ رسدھ ۔ آکھیہ کیتے کِیتے بُدھ ۔

(ایسر) شو کہتے ہیں اور سدھ لوگ کہتے ہیں ۔ اُس کے پیدا کئے ہوئے کئی بدھ بھی اُس کو کہتے (گاتے) ہیں ۔

آکھیہ دانو آکھیہ دیو۔ آکھیہ سُر نرمُن جن سیو۔

دنیت کہتے ہیں دیو کہتے ہیں۔ اُس کو دیو تے پُرش، منی جن اور سیوک (بھگت) لوگ بھی کہتے ہیں۔

کیتے آکھیہ آکھن پاہِ۔ کیتے کہہ کہہ اُٹھ اُٹھ جاہِ۔

کئی کہہ رہے ہیں اور کئی کہنے کی کوشش کر رہے ہیں اور کئی کہتے کہتے ہی اس دُنیا سے مرمر کر چلے جا رہے ہیں۔

ایتے کِیتے ہور کریہہ۔ تا آکھ نہ سکیہہ کیئی کے۔

اتنے جتنے آگے پیدا کئے ہوئے ہیں اگر اور پیدا کر دیوے تو بھی اُس کو کوئی بیان نہیں کر سکے گا۔

جے وڈ بھاوے تے وڈ ہوئے۔ نانک جانے ساچا سوئے۔

جتنا بڑا چاہے اُتنا بڑا ہو جاتا ہے۔ گورو جی فرماتے ہیں کہ وہ سچا پرماتما ہی جانتا ہے (کہ وہ کتنا بڑا ہے)

جے کو آکھے بول وِگاڑ۔ تا لِکھیئے سِر گاوارا گاوار۔ ۲۶

اگر کوئی بڑ بولا کہے (کہ میں اُس کی بڑائی کو جانتا ہوں) تو اُس کو بے وقوفوں کا بے وقوف لکھا جاتا ہے۔

پوڑی کا خلاصہ

اس پوڑی میں گورو جی نے بتایا ہے کہ پرماتما کے گنوں کی۔ اُن کے بیوپار کی۔ اُن کے خریداروں کی اور گُنوں کے خزانوں کی کوئی قیمت نہیں پا سکتا۔ ان گنوں کے لین دین کرنے والوں کی اور اُن سے پریم کرنے والوں کی قیمت بھی نہیں پائی جا سکتی۔ پرماتما کا انصاف اور بخشش یہاں تک کہ اُس کی ہر ایک چیز ایسی ہے جس کی قیمت نہیں پائی جا سکتی۔ اُس کی اس بڑائی کو بے شمار لوگ بیان کرتے ہیں جیسا کہ وید پورانوں کی بانی۔ اُن کے پاٹھ اور کتھا

کرنے والے پنڈت ۔ برہما ۔ اِندر ۔ کرشن اور گو پیاں ۔ شواور سدھ منی دیوتے اور دنیت سب اُس کے لیش کو کہتے ہیں لیکن اُس کا بیان کوئی نہیں پا سکتا ۔ اگر اتنے اور بھی بیان کرنے والے پیدا ہو جاویں تو بھی اُس کا بیان نہیں ہو سکتا ۔ کیونکہ اُس کی برابری کا اور کوئی دوسرا نہیں ہے ۔ اس لئے اپنی بڑائی کو وہ آپ ہی جانتا ہے ۔

پوڑی ۔ ۲۷

سو در کیہا سو گھر کیہا جت بہہ سرب سمالے ۔

پرماتما کا وہ دروازہ کیسا ہے ۔ وہ گھر کیسا ہے جس میں بیٹھ کر وہ سب کی پالنا کرتا ہے؟

واجے نا د انیک اسنکھا کیتے وا ون ہارے ۔

وہاں بے شمار بے انت ناد (نرسنگھے) بجتے ہیں اور کئی ان کو بجانے والے ہیں ۔

کیتے راگ پری سیئو کہین کیتے گاون ہارے ۔

(اُس کے دربار میں) کئی راگ بمعہ راگنیوں کے کہے جاتے ہیں اور کئی اُن کے گانے والے ہیں ۔

گاوہِ تہنوں پون پانی بیسنتر گاوے راجہ دھرم دآرے ۔

تجھ کو ہوا پانی اور آگ گاتے ہیں اور دھرم راجہ بھی تیرے در پہ گاتا ہے ۔

گاوہِ چت گُپت لِکھ جانہہ لِکھ لِکھ دھرم ویچارے ۔

گاتے ہیں چتر گُپت جو جیوں کے کرم لکھے جاتے ہیں اور لکھی ہوئی لکھت (تحریر) کو دھرم راج بیچارتا ہے ۔

گاوہِ ایسر برما دیوی سوہن سدا سوارے ۔

تجھے گاتے ہیں شو ۔ برہما ۔ دیویاں (اُن کی شکتیاں) جو تیرے سنوارے ہوئے ہمیشہ عزت پاتے ہیں ۔ یعنی جو تیرے پیدا کئے ہوئے تجھ سے عزت پاتے ہیں وہ بھی تُجھے گاتے ہیں ۔

گاوہِ اِند اِداسن بَیٹھے دیوتیاں در نالے۔

گاتا ہے اِندرا اپنے سنگھاسن پر بیٹھا بمعہ اپنے دیوتاؤں کے۔

گاوہِ سّدِ ھ سمادھی اندر گاون سادھ وِچارے۔

سدھ لوگ سمادی لگا کر گاتے ہیں اور سادھو لوگ تیرا بچار کر کے گاتے ہیں۔

گاون جتی ستی سنتو کھی گاوہِ وِیر کرارے۔

گاتے ہیں برہمچاری، ست وادی اور صابر لوگ۔ گاتے ہیں جوان جودھے۔

گاون پنڈت پڑھن رکھیسر جُگ جُگ ویدانالے۔

گاتے ہیں پنڈت لوگ اور مہارشی جُگ جُگ ویدوں کے ساتھ یعنی پرماتما کے یش کو پنڈت اور مہارشی ہمیشہ ہر ایک جگہ میں ویدوں کے ساتھ پڑھتے گاتے ہیں اور

گاوہِ موہنیا من موہن سُرگامچھ پیالے۔

گاتی ہیں سندر استریاں من کو موہ لینے والی سُرگ لوک۔ مات لوک اور پاتال لوک کی۔

گاون رتن اُپائے تیرے اُٹھ سٹھِ تیرتھ نالے۔

گاتے ہیں تیرے پیدا کئے ہوئے 14 رتن بمعہ اٹھاسٹھ تیرتھوں کے۔

گاوہِ جودھ مہابل سُورا گاوہِ کھانی چارے۔

گاتے ہیں بہت زور والے بڑے سُورمے اور گاتی ہیں چاروں کھانیاں۔ (تمام سرشٹی کی پیدائش چار ذریعہ سے ہی ہوتی ہے)۔ جیسا کہ (1) انسان اور حیوان جو جھلی میں پیدا ہوتے ہیں (2) جو زمین سے پیدا ہوتے ہیں جیسے درخت گھاس وغیرہ (3) جو زمین کی گرمی کے جوش سے اور انسان کے پسینہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً چیچ بہوٹی اور جوئیں وغیرہ (4) جو انڈوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ مُرغ وغیرہ تمام پرندے۔

گاوہِ کھنڈ منڈل وربھنڈا کرکرر کھے دھارے۔

گاتے ہیں زمین کے مختلف حصے اور تمام برہمنڈ جو پرماتما نے تیار کر رکھے ہوئے ہیں۔

سیئی تُدھ نو گاوہِ جوُتدھ بھاون رتے تیرے بھگت رسالے۔

وہی تجھ کو گاتے ہیں جو تُجھے منظور ہوتے ہیں۔ تیرے پریم میں رنگے ہوئے بھگت لوگ یعنی پرماتما کے پریم میں رنگے ہوئے بھگت جو اس کو منظور ہوتے ہیں وہی اس کو گاتے ہیں۔

ہور کیتے گاون سے میں چِت نہ آون نانک کیا وِیچارے۔

اس کے علاوہ (جو اوپر بیان کئے ہیں) کئی اور بھی پرماتما کو گاتے ہیں جو مجھے یاد نہیں۔ میں نانک ان کی بیچار کیا کروں۔

سوئی سوئی سدا سچ صاحب ساچا ساچی نائی۔

ہے بھی ہوسی جائے نہ جاسی رچنا جِن رچائی۔

وہ ہمیشہ ہی سچا مالک سچ ہے اور اس کی بڑائی (مہما) بھی سچی ہے۔ وہ اب بھی ہے۔ آگے بھی ہوگا۔ نہ وہ جائے گا نہ وہ جاتا ہے۔ جس نے یہ سرشٹی کی لیلا بنائی ہے۔

رنگی رنگی بھاتی کرکر جنسی مائیا جِن اُپائی۔

کرکر ویکھے کیتا آپنا جو تِس دی وڈیائی۔

جس نے طرح طرح کی قسموں اور رنگوں کی اپنی مایا پیدا کی ہوئی ہے۔ وہ اپنے کئے ہوئے کام کو جس طرح اُس کی مرضی ہوتی ہے کر کے دیکھتا ہے۔ یعنی کھان پان دیتا ہے۔

جو تِس بھاوے سوئی کرسی حُکم نہ کرنا جائی۔

سو پاتساہ ساہا پاتصاحب نانک رہن رجائی۔ ۲۷

جو کچھ پرماتما کو بھاتا ہے وہی کرے گا۔ اُس اُوپر حُکم نہیں کیا جا سکتا۔ وہ پرماتما بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔ گورو جی فرماتے ہیں۔ اس کی رضا (حکم) میں رہنا چاہئے۔

پوڑی کا خلاصہ

اس پوڑی میں گورو صاحب جی نے پہلے پرماتما کے اپنے رہنے کے ستھان کا نقشہ بیان کیا ہے کہ وہ بہت سندر ہے۔ وہاں بیٹھ کر وہ سب جیوؤں کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ اس کے محل

کے آگے بہت لوگ اس کی صفت صلاح کرتے ہیں۔ جیسا کہ برہما، اندر، رِکھی منی، دیوی دیوتے، پرتھوی، آکاش، پاتال، جِیی، تپی چودہ رتن اور اٹھاسٹھ تیرتھ سب اس کے یش کو گاتے ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی اتنے بے شمار اس کے یش کو گانے والے ہیں کہ وہ ہماری یاد میں ہی نہیں آسکتے۔ اس پرماتما نے اپنی مایا سے بے انت بے شمار رنگوں اور قسموں کی سرشٹی پیدا کی ہوئی ہے۔ وہ ہمیشہ سچ سروپ ہے اور سب کچھ اس کے حکم میں چلتا ہے۔ وہی اس کو بھاتا ہے۔

پوڑی ۔ ۲۸

یہ ذیل کی چار پوڑیاں گُورو صاحب جی نے سِدّھوں کے ساتھ تبادلہ خیالات کرتے ہوئے اُچارن کی تھیں۔

مُند اسنتو کھ سرم پت جھولی دھیان کی کر یہہ بھُوت۔

اے سِدّھو! ہم صبر، سنتوکھ کی مُندریں کانوں میں پہنتے ہیں اور حیا کی جھولی اور کاسہ دونوں ہاتھوں میں رکھتے ہیں اور ہم پرماتما میں دھیان (برِتی) لگانے کی جسم پر راکھ ملتے ہیں۔

کِھنتھا کال کوآری کائیا جُگت ڈنڈا پرتیت۔

ہماری گودڑی، ہمارا جسم ہے جو کال سے بے خوف ہے۔ شردھا اور یقین سے پرماتما میں جُڑنا (برتی لگانا) ہمارا ہاتھ میں ڈنڈا ہے۔

آئی پنتھی سگل جماتی من جیتے جگ جیت۔

سب جیوں کو اپنے برابر اپنے جیسا ہی سمجھنا یہ ہمارا آئی پنتھ ہے۔ اپنے من کو قابو کرنا ہی ہمارا جگت کا جیتنا ہے۔ یعنی اپنے من کو قابو کرو اور سب کو اپنے جیسا ہی سمجھو۔ یہی جگت کا جیتنا اور آئی پنتھ ہے۔

نوٹ: جوگیوں کے بارہ پنتھوں میں سے ایک آئی پنتھ ہے جو اپنا گورو پاربتی مائی کو مانتے ہیں۔

آ دیس تِسے آ دیس۔

آ دائیل انا دانا ہت جُگ جُگ ایکو ویس۔ ۲۸

اس کو (پرماتما) نمسکار ہے۔ نمسکار ہے جو سب کا مُڈھ ہے۔ روپ رنگ سے رہت ہے۔ بغیر آد کے ہے۔ ناش رہت ہے اور جس کا سب جُگوں میں ہمیشہ ایک ہی سروپ رہتا ہے۔

پوڑی کا خلاصہ

سِدھوں نے گورو جی کو کہا تھا کہ آپ ہمارے آئی پنتھ میں آ جائیں اور ہمارے بھیکھ کی نشانیاں دھارن کر لیویں۔ جیسے کہ کانوں میں کچ کی مندریں، ہاتھ میں بھیکھ مانگنے کے لئے جھولی اور کاسہ۔ اوپر لینے کے لئے ٹاکیوں کی گودڑی اور ہاتھ میں ڈنڈا۔ گورو جی نے تمام نشانیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم نے تو یہ بھیکھ پہلے ہی دھارن کیا ہوا ہے۔ جوگیوں نے پوچھا کہ کیسے؟ تو آپ نے فرمایا کہ ہمارا آئی پنتھ یہ ہے کہ ہم سب کو اپنے برابر جانتے ہیں۔ اس کے چِنن مُندریں ہماری صبر کی ہیں۔ یعنی جو ملے اس پر ہی قناعت رکھنی۔

جھولی اور کاسہ ہمارے حیا کی ہیں۔ یعنی جوگی کو دُنیا داری سے حیّا رکھنا چاہئے۔ ہر دم پرماتما کے دھیان میں رہنا ہماری جسم پر راکھ ہے۔ گودڑی ہماری ہمارا جسم ہے۔ جس کو کال کا بھے نہیں ہے۔ ہمارا ڈنڈا شردھا اور یقین کا ہے۔

ہمارا ناتھ پرماتما ہے جس کو ہمیشہ ہی نمسکار کرتے ہیں۔

پوڑی۔ ۲۹

بھُگت گیان دئیا بھنڈارن گھٹ گھٹ واجہہ ناد۔

ہمارا بھوجن گیان ہے اور ہماری برتاوی دئیا ہے اور ہمارے نرسنگھے ہر ایک جسم میں بجتے ہیں۔

آپ ناتھ ناتھی سب جا کی رِدھ سِدھ اوراساد۔

وہ پرماتما آپ ہی ہمارا ناتھ ہے جس کی سب سرشٹی قابو کی ہوئی ہے۔ ردھئیوں اور

سِدّھیوں کا دوسرا (دُنیاوی) ذائقہ ہوتا ہے۔یعنی ان کا وہ رس نہیں ہوتا جو پرماتما کا نام سمرن کا ہوتا ہے۔

سنجوگ وجوگ دوئے کار چلاوہ لیکھے آوِہ بھاگ۔

ملاپ اور بچھوڑا دونوں ہی ہماری ڈیرے کی کارروائی چلاتے ہیں۔حساب (کرموں) کے مطابق ہمارا حصہ آجاتا ہے۔

آدیس تِسَے آدیس۔

آدا نِیل انادانا ہت جُگ جُگ ایکو ویس۔۲۹

ارتھ پیچھے ہو چکے ہیں۔

پوڑی کا خلاصہ

پھر سدّھوں نے کہا کہ ہمارے بھنڈارے ہوتے ہیں جس سے ہمیں ہمارا بھنڈاری ہم سب کو ہمارا حصہ بانٹتا ہے۔ہم اپنے ناتھ گورکھ کو نمسکار کرتے ہیں۔وہ ہمیں رِدّھی سِدّھی کی کراماتیں دیتا ہے۔ہمارے ڈیرے میں ایک کٹھاری (جمع رکھنے والا) اور ایک بھنڈاری (بانٹنے والا) دو چیلے ہوتے ہیں۔یہ باتیں آپ کے پاس کہاں ہیں؟

گوروجی نے فرمایا کہ اے سِدّھو! پرماتما کا گیان بھوجن کھانا کریئے اور اس کی رحمت سے یہ بھوجن دوسروں کو بانٹیئے اور انترآتمے کی آواز کو نادشبد کا سننا کریئے۔پرماتما کو اپنا مالک ناتھ سمجھئے۔جس کے حکم میں سب سرشٹی بندھی ہوئی ہے۔آپ لوگ جو رِدّھی سِدّھی کی کراماتیں کر کے لوگوں کو دکھاتے ہیں اور ان سے اپنی پوجا کراتے ہیں یہ پرماتما کے ملن کی باتین نہیں ہیں۔ان سے لوگوں کو کچھ نہیں مل سکتا۔کیونکہ جیوؤں کو جو کچھ ملنا ہے وہ ان کے کرموں کے مطابق سنجوگ کرم سے مِل جاتا ہے اور وجوگ کرم سے ان سے چلا جاتا ہے۔پرماتما ہی سب کا مالک ہے۔وہ ہمیشہ سچ سروپ ایک جیسا ہی رہتا ہے۔اس کو نمسکار کریئے۔

پوڑی۔۳۰

ایکا مائی جُگت ویائی تِن چیلے پروان۔

ایک پرماتما کی (مائی مایا) شکتی اپنی جگتی سے پرسُوتا ہوئی اور اس سے تین چیلے پرگٹ ہوئے۔

اِک سنساری اِک بھنڈاری اِک لائے دِیبان۔

ایک چیلہ دُنیا کو پیدا کرنے والا۔ ایک چیلہ دُنیا کو رزق دینے والا۔ ایک چیلہ دُنیا کو فناہ کرنے والا۔

جو تِس بھاوے تِوے چلاوے جِو ہووے فُرمان۔

جس طرح اس پرماتما کو بھاتا ہے اور جس طرح اس کا حکم ہوتا ہے وہ تینوں اسی طرح اپنے کام کو چلاتے ہیں۔

اوہ ویکھے اوناں ندر نہ آوے بُہتا اِہ وِڈان۔

وہ پرماتما اُن تینوں کو دیکھتا ہے۔ لیکن ان کو آپ نظر نہیں آتا۔ یہ بڑی حیرانی کی بات ہے۔

آدیس تِسے آدیس۔

آدانِیل انادانا ہت جُگ جُگ ایکو ویس۔۳۰

ارتھ پیچھے ہو چکے ہیں۔

پوڑی کا خلاصہ

اس پوڑی میں گوروجی نے سدھوں کو بتایا ہے کہ اس دُنیا کی کارروائی کس طرح چل رہی ہے اور کون چلا رہا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ایک ایشور کی مایا سے برہما، وشنو اور شِو تین شکتیاں پیدا ہوئیں۔ ایک شکتی پیدا کرتی ہے۔ اس کا نام برہما ہے۔ دوسری پالنا کرتی ہے۔ اس کا نام وشنو ہے۔ تیسری ناش کرتی ہے۔ اس کا نام شِو ہے۔ یہ تینوں پرماتما کے حکم سے

اپنے سپرد کی ہوئی دُنیا کی کارروائی یعنی پیدا کرنا، پالنا اور ناش کرنا کرتی ہے۔اپنی کسی شکتی کو پرماتما آپ نظر نہیں آتا۔وہ ہمیشہ ایک جیسا ہی رہتا ہے۔اس کو ہماری نمسکار ہے۔

پوڑی۔۳۱

آسن لوءِ لوءِ بھنڈار۔جو کچھ پائیا سو ایکا وار۔

پرماتما کے آسن (نواس ستھان) اور بھنڈارے ہر ایک بھون میں ہیں۔ان بھنڈاروں میں جو کچھ ڈالنا تھا اس نے ایک بار ہی ڈال دیا ہوا ہے۔یعنی پرماتما کا نواس اور بھنڈارے ہر ایک جیو ماتر میں موجود ہیں۔اس کا نواس اس کی شکتی جیوتی ہے اور اس کے بھنڈار جیوں کے بھاگ ہیں جو ان کے کرموں کے مطابق ان کے جنم کے وقت ہی لکھ دیئے جاتے ہیں۔

کر کر ویکھے سِر جنہار۔نانک سچے کی ساچی کار۔

پرماتما سرشٹی کو پیدا کرنے والا، اس کو پیدا کر کے دیکھتا ہے۔یعنی روزی دیتا ہے۔گورو جی فرماتے ہیں کہ یہ سرشٹی سچے پرماتما کی سچی کار ہے۔یعنی جیوؤں کو روزی دینا بھی اس کی ایک سچی بات ہے۔آپ تو وہ سچا ہی ہے۔

آدیس تِسے آدیس۔

آدانیل انادانا ہت جُگ جُگ ایکو ویس۔۳۱

ارتھ پیچھے ہو چکے ہیں۔

پوڑی کا خلاصہ

اس پوڑی میں گورو جی نے سدھوں کو فرمایا کہ وہ پرماتما ہر جگہ موجود ہے اور جیوں کے کرموں کے مطابق ان کی روزی بھی ان کے ساتھ ایک بار ہی لکھ کر دی ہوئی ہے۔پھر اس کی لکھی ہوئی روزی (بھاگ) کے مطابق ہی ان کی دیکھ بھال کرتا ہے۔یہی اس کی سچی کار ہے۔اپنے پرماتما کو بار نگ بار نمسکار ہے۔

پوڑی۔۳۲

اِکدُو جیبھو لکھ ہوہِ لکھ ہووہِ لکھ وِیس۔

ایک زبان سے ایک لاکھ ہو جائیں اور پھر ایک لاکھ سے بیس لاکھ ہو جائیں۔

لکھ لکھ گیڑا آکھیئے ایک نام جگدِیس۔

اس بیس لاکھ زبان سے لاکھ لاکھ بار پرماتما کے نام کو دوہرائیں۔

ایت راہ پت پوڑیاں چڑھیئے ہوئے اکِیس۔

اِس راستے مالک کے محل کی پوڑیاں چڑھنے سے ایک اس کا روپ ہی ہو جاتا ہے۔یعنی سواس سواس نام سمرن کرنے سے پرماتما کے سروپ میں ابھید تا ہو جاتی ہے۔

سُن گلاں آکاس کی کیٹاں آئی رِیس۔

آکاش کی باتیں سُن کر کیڑوں کو بھی اس کی برابری کرنے کی خواہش ہوگئی۔یعنی اونچے جیون والے مہا پرشوں کی برہم گیان کی باتیں سُن کر بدکار لوگ بھی اسی طرح کی باتیں کرنے لگ جاتے ہیں۔

نانک ندری پایئے کوُڑی کوُڑے ٹھِیس۔۳۲

گورو جی فرماتے ہیں کہ جب ایسے بدکار لوگ نظر میں پائے جاتے یعنی پرکھے جاتے ہیں تو ان جھوٹوں کی باتیں جھوٹی ہی ثابت ہوتی ہیں۔

پوڑی کا خلاصہ

اس میں گورو جی نے فرمایا ہے کہ پرماتما کو ملنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ اس کا نام سمرن سواس سواس کیا جاوے۔ لیکن جو لوگ بغیر بھجن سمرن کرنے کے ہی کہتے ہیں کہ ہم نے پرماتما کو پالیا ہے وہ جھوٹے جھوٹی باتیں کرنے والے درگاہ میں جا کر جھوٹے ثابت ہوں گے۔

پوڑی ۔ ۳۳

آکھن جور چُپے نہہ جور ۔ جور نہ منگن دین نہ جور ۔

انسان کا نہ کچھ کہنے میں زور ہے نہ خاموش رہنے میں کچھ زور ہے ۔ نہ کچھ مانگنے میں زور ہے نہ کچھ دینے میں زور ہے ۔

جور نہ جیون مرن نہہ جور ۔ جور نہ راج مال من سور ۔

انسان کا نہ جینے میں زور ہے اور نہ مرنے میں زور ہے ۔ نہ کچھ زور من کے شور کر کے راج دھن حاصل کرنے میں ہے ۔

جور نہ سُرتی گیان وِیچار ۔ جور نہ جُگتی چُھٹے سنسار ۔

نہ کچھ زور گیان ویچار کی بُدھی حاصل کرنے میں ہے نہ کچھ زور دُنیا سے نجات حاصل کرنے کے طریقہ اختیار میں ہے ۔

جِس ہتھ جور کر ویکھے سوئے ۔ نانک اُتم نِیچ نہ کوئے ۔ ۳۳

جس پرماتما کے ہاتھ میں زور ہے وہی اپنے زور کو استعمال کر کے دیکھتا ہے ۔ اپنے زور سے گورو جی فرماتے ہیں ۔ کوئی بھی اچھا یا بُرا نہیں ہے ۔

پوڑی کا خلاصہ

اس پوڑی میں فرمایا ہے کہ انسان کے اپنے اختیار میں کچھ بھی نہیں ہے ۔ وہ اپنے آپ کچھ نہیں کر سکتا ۔ نہ وہ من مرضی سے زندہ رہ سکتا ہے نہ مر سکتا ہے ۔ نہ مُکتی حاصل کر سکتا ہے نہ گیان حاصل کر سکتا ہے ۔ نہ اپنی مرضی سے بُرا بن سکتا ہے ۔ سب کچھ پرماتما کے ہاتھ میں ہے ۔ وہ جو چاہے کرتا ہے اور کر سکتا ہے ۔

پوڑی ۔ ۳۴

راتی رُتی تھِتی وار ۔ پون پانی اگنی پاتال ۔

تِس وِچ دھرتی تھاپ رکھی دھرمسال ۔

راتیں۔ چھ رُتیں (موسم) پندرہ تھیں۔ دن، ہوا، پانی، آگ اور پاتال اِن سب میں پرتھوی کو پرماتما نے دھرم کمانے کی جگہ قائم کر رکھا ہے۔

تِس وِچ جیئہ جُگت کے رنگ۔ تِن کے نام انیک اننت۔

اس دھرتی میں کئی طرح کے رنگوں ڈھنگوں کے جیو ہیں۔ان جیووں کے بے انت بے شمار نام ہیں۔

کرمی کرمی ہوئے ویچار۔ سچا آپ سچا دربار۔

اُن جیئوں کی ان کے کرموں کے مطابق بیچار ہوتی ہے۔ بیچار کرنے والا پرماتما آپ بھی سچا ہے اور اس کا دربار بھی سچا ہے۔

تِتھے سوہن پنچ پروان۔ ندری کرم پوے نِیسان۔

وہاں پر ماتما کے دربار میں منظور ہوئے سنت جن سوبھا پاتے ہیں اور اس کرپا درشٹی کا نشان ان سنتوں پر پڑتا ہے۔

کچ پکائی اوتھے پائے۔ نانک گئیا جاپے جائے۔۳۴

اس سچے دربار میں جیئوں کی کچائی اور پکاپن (جھوٹ اور سچ) پائے جاتے ہیں۔ یعنی کون سچا ہے کون جھوٹا ہے اس بات کا وہاں ہی پتہ لگتا ہے۔ گورو جی فرماتے ہیں کہ یہ بات آگے دربار میں جا کر ہی جانی جاتی ہیں۔

پوڑی کا خلاصہ

اس پوڑی میں فرمان ہے کہ پرماتما نے دن رات ماہ اور علٰیحدہ علٰیحدہ موسم کے ساتھ ہوا پانی آگ اور پاتال بنائے اور پھر ان میں پرتھوی کو قائم کر کے جیئوں کے لئے دھرم کمانے کا سادھن بنا دیا۔ یہاں جیسا کام اچھا یا برا کوئی کرتا ہے اس کے مطابق ہی پرماتما کے دربار میں اس کو نیکی یا بدی کے عوض میں سکھ یا دکھ ملتا ہے۔

پوڑی۔۳۵

دھرم کھنڈ کا ایہو دھرم۔ گیان کھنڈ کا آکھہو کرم۔

دھرم کانڈ (اوستھا) کا یہی فرض ہے (جو پچھلی پوڑی میں بیان کیا گیا ہے) اب گیان کانڈ (اوستھا) کا کام بتاؤ (کہ وہاں کیا ہوتا ہے) وہاں کا بیان کرتے ہیں کہ وہاں:-

کیتے پون پانی وَیسنتر کیتے کانھ مہیس۔

کئی ہوائیں پانی اور آگ ہیں۔ کئی کرشن اور شو ہیں۔ یعنی گیان کی اوستھا میں گیانی کو پرماتما کی ہر ایک چیز بے انت ہی بے انت نظر پڑتی ہے۔

کیتے برمے گھاڑت گھڑیہہ روپ رنگ کے ویس۔

کئی برہمے سرشٹی کے وجود تیار کر رہے ہیں۔ کئی روپوں اور بھیسوں کے یعنی کئی طرح کی قسموں اور جنسوں کے وجود کئی برہما پیدا کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

کیتیا کرم بھومی میر کیتے کیتے دُھو اُپدیس۔

کئی بے شمار کرم کمانے کے لئے پرتھویاں ہیں۔ سومیر پربت اور کئی دھرو بھگت کے اپدیش ہیں۔

کیتے اِند چند سُور کیتے کیتے منڈل دیس۔

کئی اندر چاند اور کئی سورج ہیں اور کئی ملکوں کے ٹکڑے ہیں۔

کیتے سِدھ بُدھ ناتھ کیتے کیتے دیوی دیس۔

کتنے ہی سِدھ مہاتما اور کتنے ہی گورکھ ناتھ ہیں۔ کتنے ہی دیویوں کے بھیس (قسمیں) ہیں۔

کیتے دیو دانو مُن کیتے کیتے رتن سمُند۔

کتنے ہی دیوتے دینت اور کتنے ہی مُنی ہیں، کتنے ہی رتنوں کے سمندر ہیں۔

کیتیا کھانی کیتیا بانی کیتے پات نرند۔

کتنی ہی چار کھانیاں (انڈج جیرج اُت بھُج، سؤے تج) ہیں اور کتنی ہی چار بانیاں (پراپسنتی،

مدھما، بے کھری) ہیں اور کتنے ہی پاتشاہ اور راجے ہیں۔

نوٹ:- چار کھانیاں یہ ہیں۔

(1) انڈج کھانی سے انڈوں سے پیدا ہونے والے پرندے وغیرہ ہوتے ہیں۔

(2) جیرج کھانی سے جھلی میں پیدا ہونے والے انسان اور حیوان وغیرہ ہوتے ہیں۔

(3) اُت بھج کھانی میں زمین سے پیدا ہونے درخت، گھاس، اناج وغیرہ ہوتے ہیں۔

(4) سوے تج کھانی میں زمین کی گرمی اور پسینہ سے پیدا ہونے والے جیو مثلاً چیچ بہوٹی اور جوئیں وغیرہ ہوتے ہیں۔

چار بانیاں یہ ہیں۔

(1) پرابانی - نابھی میں ٹھہرتی ہے۔

(2) پسنتی بانی - ہردے میں ہوتی ہے۔

(3) مدھمابانی - گلے (کنٹھ) میں ہوتی ہے۔

(4) بے کھری بانی - جو مُنہ سے بولی جاتی ہے۔

کیتیا سُرتی سیوک کیتے نانک انت نہ انت۔ ۳۵

کتنی ہی سرتی سمرتی ہیں۔ کتنے ہی سیوا کرنے والے سیوک ہیں۔ گورو جی فرماتے ہیں کہ وہاں کسی کا کوئی انت نہیں ہے۔ سب بے انت، بے شمار ہی ہیں۔

پوڑی کا خلاصہ

کھنڈ کہتے ہیں ٹکڑے کو، حصے کو یا پستک کے دھیائے کانڈ کو۔ لیکن یہاں اس حالت (اوستھا) کو کہا گیا ہے جو پرماتما کے ملاپ کے ایک اِچھّاوان جگیاسو کو قدم بہ قدم اپنی دُنیاوی حالت سے جپ تپ اور بھگتی بھاونا اور نام سمرن کے ذریعہ اتم سروپ کی پراپتی کے درجہ تک پہنچا دیتی ہے۔

اس پوڑی میں گورو جی نے اس پرش کی اوستھا کا حال بیان کیا ہے جو دھرم کی اوستھا سے اٹھ کر گیان کی اوستھا میں پہنچ گیا ہو۔ اس اوستھا والے کو پرماتما کی ہر ایک چیز بے انت ہی بے

انت دکھائی دیتی ہے۔ کیونکہ اس کی دِب درشٹی ہو جاتی ہے اور اس کو پرماتما کی قدرت کی بہلتا نظر آجاتی ہے۔ اس لئے وہ ہر ایک شے کو بے انت، بے انت کہتا اور بیان کرتا ہے۔

پوڑی۔ ۳۶

گیان کھنڈ مہہ گیان پرچنڈ۔ تِتھے ناد بنود کوڈ انند۔

گیان کی اوستھا میں (جو اوپر بیان کی گئی ہے) گیان کا ہی تیج ہوتا ہے۔ وہاں راگ تماشے اور کروڑوں طرح کی خوشیاں ہوتی ہیں۔

سرم کھنڈ کی بانی رُوپ۔ تِتھے گھاڑت گھڑیئے بہت انُوپ۔

محنت مشقت (جب تپ اور سیوا بھگتی) کی کمائی کے کانڈ میں کمائی کرنے والے کی بناوٹ سندر ہوتی ہے۔ یعنی ایسے لوگوں کی من کی اوستھا بہت اُونچی ہوتی ہے۔

تا کیاں گلا کتھیا نہ جاہِ۔ جے کو کہے پِچھے پچھتائے۔

ایسے بھگتوں کی باتیں بیان نہیں کی جاسکتیں۔ اگر کوئی بیان کرے تو اس کے بعد میں پچھتانا پڑتا ہے۔

تِتھے گھڑیئے سُرت مت من بُدھ۔
تِتھے گھڑیئے سُر اسِدھا کی سُدھ۔ ۳۶

وہاں سرم کھنڈ کی اوستھا میں سُوجھ بُوجھ من اور بدھی سنوارے جاتے ہیں۔

وہاں دیوتے اور سِدّھوں کی جیسی سوجھ بنائی جاتی ہے۔ یعنی اس اوستھا میں اچھی بدھی اور اچھا سبھاؤ بن جاتا ہے۔

پوڑی کا خلاصہ

گورو جی فرماتے ہیں کہ گیان اوستھا میں تو گیان کی تیزی ہوتی ہے۔ لیکن اس اوستھا میں جو جب تپ اور سیوا بھگتی سے پیدا ہوتی ہے پُرش کے من بُدھی کی سُوجھ بُوجھ اور سبھاؤ دیوتوں جیسے سندر بن جاتے ہیں۔ ایسے سندر کہ اس کا بیان نہیں ہوسکتا۔

پوڑی ۔ ۳۷

کرم کھنڈ کی بانی جور۔ تِتھے ہور نہ کوئی ہور۔

(کرم) بخشش کانڈ کی (بانی) بناوٹ زور ہے۔ وہاں اور کوئی دوسرا کچھ نہیں ہوتا۔ یعنی وہاں ہر ایک چیز میں زور ہی زور ہوتا ہے۔ جیسے کہ:-

تِتھے جودھ مہابل سوُر۔ تِن مہہ رام رہیا بھرپوُر۔

وہاں بہت طاقتور زور والے جودھے ہوتے ہیں۔ ان میں پری پوُرن رام بس رہا ہوتا ہے۔ یعنی ان جودھوں کے من میں پرماتما کے بھجن سمرن کا زور ہوتا ہے۔

تِتھے سیتو سیتا مہما ماہِ۔ تا کے رُوپ نہ کتھنے جاہِ۔

وہاں انہوں (زور والے بھگتوں) نے اس پرماتما رام کی بھگتی اور صِفت صلاح میں اپنا من سیا ہوا ہوتا ہے۔ اُن ایسے بھگتوں کے سُندر روپ بیان نہیں کئے جا سکتے۔

نا اوہ مرہِ نہ ٹھاگے جاہِ۔ جِن کے رام وسے من ماہِ۔

نہ وہ مرتے ہیں اور نہ کسی سے ٹھگے جاتے ہیں جن کے من میں رام کا نام بستا ہے۔

تِتھے بھگت وسہہ کے لوئے۔ کریہہ انند سچا من سوئے۔

وہاں (ایک لوک کے نہیں) بلکہ کئی لوکوں (ملکوں) کے بھگت لوگ بستے ہیں۔ وہ خوشیاں مناتے ہیں۔ ان کے ہردے میں رام بستا ہے۔

سچ کھنڈ وسے نِرنکار۔ کر کر ویکھے ندر نہال۔

سچ کھنڈ میں پرماتما بستا ہے۔ وہ مہر کی نظر کر کے اپنے بخشش کانڈ والے بھگتوں کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے اور نہال کرتا ہے۔

تِتھے کھنڈ منڈل وربھنڈ۔ جے کو کتھے تہ انت نہ انت۔

وہاں سچ کھنڈ میں اتنے کھنڈ منڈل اور برہمانڈ ہیں کہ اگر کوئی ان کا بیان کرے تو وہ ان کی

گنتی کا شمار نہیں ہوسکتا۔

تِتھے لوءلوءآ کار۔ جِو جِو حُکم تِوے تِو کار۔

وہاں کئی لوکوں (ملکوں) کے وجود ہیں جس میں پرماتما کا حکم ہوتا ہے اسی اسی طرح وہاں کام ہوتا ہے۔

ویکھے وِگسے کر ویچار۔ نانک کتھنا کرڑا سار۔ ۳۷

پرماتما ان کو دیکھ کر ویچار کرتا ہے اور خوش ہوتا ہے۔ اس کا بیان کرنا۔ گورو جی کہتے ہیں بہت مشکل ہے۔

پوڑی کا خلاصہ

اس سے پہلے تین (۳۴۔۳۵اور۳۶) پوڑیوں میں دھرم کانڈ، گیان کانڈ اور سرم کانڈ کی اوستھا کا بیان ہو چکا ہے۔ اب اس پوڑی میں کرم کھنڈ بیان کر کے اس کے آخر میں سچ کھنڈ کا حوالہ دیا گیا ہے۔

کرم کھنڈ یعنی بخشش والوں کی اوستھا میں بخشش کی بناوٹ کا زور ہوتا ہے۔ یعنی وہاں اپنے جپ تپ کا صدقہ بھگت لوگوں میں پرماتما کے تیز پرکاش کا زور بھر جاتا ہے۔ وہ پرماتما کے ساتھ ایک یک ہوتے ہیں۔ ان کو نہ کوئی مار سکتا ہے اور نہ دھوکا دے سکتا ہے۔ وہ اپنے سروپ کے آنند میں ہمیشہ خوش رہتے ہیں۔ اس کے آگے اس پوڑی میں سچ کھنڈ کا بیان کیا ہے کہ وہاں اس اوستھا میں جہاں پرکاش ہی پرکاش ہے پرماتما آپ نواس کرتا ہے۔ اس کے اس سروپ میں ہی سب کھنڈ منڈل اور برہمانڈ ہوتے ہیں۔ یعنی سب کی پیدائش کا ٹھکانہ یہی استھان ہے۔ اس کا بیان کرنا بہت دشوار اور مشکل ہے۔

نوٹ:- گورو صاحب جی کے فرمان کے مطابق پہلے پرش کو دھرم سمبندھی کرم کرنے چاہئیں۔ (پوڑی۳۴) ان کے کرنے سے اس کو پرماتما کی قدرت کا گیان ہوتا ہے (پوڑی۔۳۵) جس کے بعد وہ جپ، تپ اور بھگتی بھاونا کی کمائی کرتا ہے (پوڑی ۳۶) جب اس کی یہ محنت سپھل ہو جاتی ہے تو پھر اس پر پرماتما کی بخشش ہوتی ہے (پوڑی ۳۷ جس سے وہ پرماتما کے پرکاش روپ سچ کھنڈ (پوڑی ۳۷) میں جہاں سے تمام سرشٹی کی پیدائش

ہوتی ہے وہاں پہنچ جاتا ہے۔

جت پاہارا دِھیرج سُنیار۔ اہرن مت وید ہتھیار۔

برہم چریہ کو سنار کی دکان اور دھیرج کو سنار بناؤ۔ بدھی کو اہرن اور گیان کا ہتھوڑا کرو۔

بھؤ کھلا اگن تپ تاؤ۔ بھانڈا بھاؤ امرت تت ڈھال۔
گھڑیئے سبد سچی ٹکسال۔

پرماتما کے بھے کی کھالیں (دھونکنی) اور تپ تاپنے کی آگ کرو۔ پریم کی کٹھالی کرو اور امرت نام کو اس میں ڈالو۔ اس طرح سچی ٹکسال کا شبد گھڑا جاتا ہے۔

جن کو ندر کرم تن کار۔ نانک ندری ندر نہال۔ ۳۸

جنہوں پر پرماتما کی کرپا درشٹی ہووے ان کی یہ کار ہوتی ہے۔ گورو جی کہتے ہیں۔ پرماتما کی کرپا درشٹی سے پُرش نہال ہوتا ہے۔

پوڑی کا خلاصہ

اس میں گورو جی نے ایک مثال پیش کر کے اپنے آپ کو سنوارنے کا طریقہ بتایا ہے۔ جیسے کہ سونے کا زیور تیار کرنے کے لئے سنار، سنار کی دکان، اس میں اہرن، ہتھوڑا، آگ، کُٹھالی اور سونے کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح پرش کو نیک بننے کے لئے برہمچریہ اور من میں پرماتما کا بھے رکھنا۔ جپ تپ کا بھگتی بھاؤ کرنا نیز پریم سے نام سمرن کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ یعنی پرش کو پہلے جت دھارن کرنا چاہئے اور اس کے ساتھ ہی شانتی بھاؤ رکھنا چاہئے۔ گیان پراپت کر کے بدھی کو اُجل کرنا چاہئے۔ ہردے میں پرمیشر کا بھے رکھنا اور جپ تپ سیوا سے جسم کو شُدھ کر کے پریم کے ساتھ پرماتما کا نام سمرن کرنے سے اُس شُدھ سُروپ پرماتما کی پراپتی کریں۔ اس طرح درگاہ میں سچے سکہ کی طرح اجل مکھ ہو کر جانا ہوتا ہے۔

سلوک

پون گورُو پانی پِتا ماتا دھرت مہت۔
دِوس رات دوئے دائی دائیا کھیلے سگل جگت۔

تمام جیئوں کا گورو ہوا ہے جس کے ذریعہ ان کو اُپدیش ملتا ہے اور پرتھوی بڑی ماں ہے جو سب کو پیدا کرتی ہے اور کھانے پینے وغیرہ کو ہر ایک چیز دیتی ہے۔ دن کھلاوہ ہے جس کے ساتھ تمام جگت اپنے اپنے کاموں میں لگ کر کھیلتا ہے۔ رات کھلاوی ہے جو تمام کو اپنے ساتھ سُلاتی ہے۔

چنگیائیاں برُیائیاں واچے دھرم حدُور۔
کرمی آپو آپنی کے نیڑَے کے دُور۔

دن رات میں کی ہوئی نیکیاں اور بدیاں دھرم راج پرماتما کی حضُوری میں پڑھتا ہے۔ ان اپنے اپنے کرموں کے مطابق کوئی پرماتما کے نزدیک اور کوئی دُور ہو جاتا ہے۔

جِنی نام دِھیایا گئے مسقت گھال۔
نانک تے مُکھ اُجلے کیتی چھُٹی نال۔ا

مہاتم

جنہوں نے پرماتما کا نام سمرا ہے وہ دُنیا میں اپنی کمائی سپھل کر گئے ہیں۔ گوروجی فرماتے ہیں کہ وہی مُنہ (جو نام جپتے ہیں) پاک صاف ہوتے ہیں اور ان کے ساتھ اور بھی کتنی ہی دُنیا (گناہوں سے اور جموں کی مار سے) چھوٹ جاتی ہے۔

سلوک کا خلاصہ

پرماتما نے جیئوں کے سانس لینے کے لئے ہوا، پینے کے لئے پانی، رہنے کے لئے زمین، کام کرنے کے لئے دن اور آرام کرنے کے لئے رات بنائے ہیں۔ اس قدرت کے چکر میں آکر جیو جو اچھے برُے کام کرتا ہے ان کا عوض اس کو سکھ یا دکھ ملتا ہے۔ لیکن اچھے کاموں کے ساتھ جو سمرن بھی کرتے ہیں اُن کو لوک پرلوک میں مان وڈیائی ملتی ہے اور ان کے ساتھ کئی دوسروں کا بھی بھلا ہو جاتا ہے۔

شبد ہزارے

(ہزاروں کی قیمت کے اُپدیش)

اِن سات شبدوں کے اکٹھ کو شبد ہزارے کہا جاتا ہے۔

یہ گورو گرنتھ صاحب کے بیچ سے چُنے ہوئے ہیں۔

پہلے شبد راگ ماجھ محلّہ ۵ کی تین پوڑیاں گوروارجن دیو جی نے لاہور سے اپنے پتا گورو رامداس صاحب جی کو تین چٹھیوں کی شکل میں بھیجی تھیں اور چوتھی پوڑی ''بھاگ ہوآ گر سنت ملایا''۔ لاہور سے واپس آ کر اپنے پتا گورو کی حاضری میں ملاپ کی خوشی میں اُچارن کی تھی۔

لاہور جانے کی وجہ یہ تھی کہ گوروراماس جی کے تائے کے پتر سہاری مل کے لڑکے کی شادی تھی جس پر گورو جی نے آپ کو وہاں بھیجا تھا اور حکم کیا تھا کہ جب تک ہم واپس نہ بلائیں تب تک وہاں ہی ٹھہریں اور سنگتوں کو اُپدیش دیویں۔ جب اس طرح آپ کو لاہور گئے ہوئے عرصہ ہو گیا تو آپ جی نے یاددہانی کے طور پر پہلی چٹھی ''میرا من لوچے گور درسن تائی'' اپنے پتا گورو جی کی خدمت میں ارسال کی۔ جب اس کا کوئی جواب نہ آیا تو دوسری چٹھی آپ نے ''تیرا مُکھ سہاوا جییو' سہج دھن بانی لکھی''۔ اسکا بھی جواب نہ آنے پر آپ جی نے تیسری چٹھی ''اِک گھڑی نہ ملتے تا کلجگ ہوتا'' ارسال کی۔ جب یہ چٹھی گورو جی کو ملی تو آپ جی نے بھائی بڈھا کو لاہور بھیجا اور شری ارجن دیو جی کو امرتسر اپنے پاس بُلا لیا امرتسر آپ کے چرنوں میں حاضر ہو کر شری ارجن دیو جی نے ''بھاگ ہوآ گورسنت ملایا'' اُچارن کیا۔ اس کے فوراً بعد ہی گوروراماس جی نے سری گوروارجن دیو جی کو گورگدی کے لائق سمجھ کر گوریائی کا تِلک دے دیا اور آپ گوندوال جا کر جوتی جوت سما گئے۔

اِک اونکار ستگور پرساد

ماجھ محلّہ ۵ چوَ پدے گھر۔ ا

میرا من لوچے گُر درسن تائی۔ بِلپ کرے چاترک کی نیائی۔

میرا من گورو جی کے درشن کیلئے ترس رہا ہے اور بینڈے کی طرح برلاپ کرر ہا ہے۔

تِرکھا نہ اُترے سانت نہ آوے بِن درسن سنت پیارے جیئو۔ ا

میری پیاس نہیں بجھتی اور شانتی نہیں آتی بغیر پیارے سنت گورو جی کے درشنوں سے۔

ہوں گھولی جیئو گھول گھُمائی گور درسن سنت پیارے جیئو۔ ا۔ رہاؤ

اے جی! میں قربان جاؤں۔ بلہار جاؤں پیارے سنت گورو جی کے درشنوں سے۔

تیرا مُکھ سُہاوا جیئو سہج دُھن بانی۔ چِر ہوآ دیکھے سارنگ پانی۔

اے جی! آپ کا مُنہ سُندر ہے۔ آپ کی میٹھی شانت مئی بانی ہے۔ آپ کے ایسے درشن دیکھے کو عرصہ ہو گیا ہے۔

دھن سو دیس جہا تو وسیا میرے سجن مِیت مُرارے جیئو۔ ۲

وہ جگہ نمسکار کے لائق ہے جہاں آپ رہتے ہیں۔ اُے میرے ساجن پرمیشر رُوپ متر جی۔

ہوَں گھولی ہوَں گھول گھُمائی گور سجن مِیت مُرارے جیئو۔ ا۔ رہاؤ

میں قربان میں بلہار جاؤں۔ اے میرے پیارے راجن متر گورو جی۔

اِک گھڑی نہ ملتے تا کلجُگ ہوتا۔ ہُن کد مِلیئے پریہ تُدھ بھگونتا۔

۔ جب آپ ایک گھڑی نہیں ملتے تھے تو کلجگ کا زمانہ معلوم پڑتا تھا۔

اے بھگوان! اب آپ کو کب ملیں گے؟۔

موہِ رین نہ وِہاوے نیند نہ آوے۔ بِن دیکھے گُر دربارے جیئو۔ ۳

مُجھے نیند نہیں آتی اور رات نہیں گذرتی۔ بغیر گورو جی کے دربار دیکھے کے۔

ہوں گھولی جیئو گھول گھُمائی تِس سچے گُر دربارے جیئو ۔ا۔ رہاؤ

اے جی! قربان بلہار جاؤں اُس سچے گورو کے دربار سے

بھاگ ہوآ گُر سنت مِلائیا۔ پربھ ابناسی گھر مہہ پائیا۔

اچھے بھاگ ہو گئے تو سنتوں نے گورو جی کے ساتھ ملاپ کر دیا جس نے کبھی نہ ناش ہونے والے پرماتما کو اپنے گھر (ہردے) میں ہی حاصل کرلیا ہے۔

سیوکری پل چسانہ وچھڑا جن نانک داس تُمارے جیئو۔۴

آپ کی صِفت کروں اور ایک پل بھر بھی جُدا نہ رہوں۔ میں داس آپ کے سیوکوں سے یعنی ہمیشہ آپ کے سیوکوں کیساتھ ہی رہوں۔

ہوں گھولی جیئو گھول گھُمائی جن نانک داس تُمارے جیئو ۔رہاؤ۔ ا۔۸

اے پیارے! میں آپ کے بلہار اور قربان جاؤں۔ میں داس آپ کا سیوادار ہوں جی۔

دھناسری محلّہ۔ا۔ گھر۔ا۔ چوپدے۔

اِک اونکار ست نام کرتا پُرکھ نِربھو نِرویرا کال مورت اجُونی سےَ بھنگ گور پرساد

جیئو ڈرت ہےَ آپنا کےَ سِیئوکری پُکار۔

دُوکھ وسارن سیویا سدا سدا داتار۔ا

میرا اپنا من ڈرتا ہے۔ میں کس کے آگے پُکار کروں۔ میں نے دُکھوں کو ناش کرنے والے کو یاد کیا ہے جو ہمیشہ ہی بخشش کرنے والا ہے۔

صاحب میرا نیت نوا سدا سدا داتار۔ا۔ رہاؤ

میرا مالک ہمیشہ ہی نیا ہے۔ یعنی وہ کبھی بوڑھا نہیں ہوتا اور وہ ہمیشہ ہی بخشش کرنے والا ہے۔

اَن دِن صاحب سیوئیے انت چھڈائے سوئے۔

رات دن مالک کو یاد کریں وہ اخیر کے وقت جموں سے چھڑا لیتا ہے۔

سُن سُن میری کامنی پار اُتارا ہوئے۔۲

اے میری پیاری سکھی! پرماتما کے نام کو سُن کر کے اِس سنسار سے پار اُتارا ہو جاتا ہے۔

دئیال تیرے نام ترا۔سد قُربانئے جاؤ۔ا۔رہاؤ

اے مہربان پربھو! تیرے نام کے آسرے اِس سنسار سے تیرنا ہوتا ہے۔میں آپ سے ہمیشہ ہی بلہار جاتا ہوں۔

سر بنگ ساچا ایک ہے دُوجا ناہی کوئے۔
تا کی سیوا سو کرے جا گو ندر کرے۔۳

سب میں وہ ایک ہی سچا ہے اور کوئی دوسرا نہیں ہے۔اُس کی سیوا (سمرن) کرنا وہی کرتا ہے جس پر وہ کرپا درشٹی کرتا ہے۔

تُدھ باجھ پیارے کیو رہا۔ساوڈیائی دیہہ۔جِت نام تیرے لاگ رہاں۔

اے پیارے! آپ کے بغیر میں کس طرح رہوں؟۔مجھے وہ بخشش کرو جس سے میں آپ کے نام سمرن میں ہی لگا رہوں۔

دُوجا ناہی کوئے جِس آگے پیارے جائے کہا۔ا۔رہاؤ

اور کوئی دوسرا نہیں ہے جس کے آگے جا کر عرض کروں یعنی میرے لئے ایک آپ ہی آپ ہیں جس کے آگے میں اپنے دُکھ سُکھ کی عرض کر سکتا ہوں۔

سیوی صاحب آپنا اور نہ جاچوں کوئے۔
نانک تا کا داس ہے بِند بِند چُکھ چُکھ ہوئے۔۴

میں اپنا ایک مالک ہی سیوتا ہوں یعنی میں اُس کو ہی یاد کرتا ہوں اور میں کسی کو نہیں چاہتا۔ میں نانک اُس کا سیوک۔اُس سے چھِن چھِن میں ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بلہار جاتا ہوں۔

صاحب تیرے نام وِٹوں بِند بِند چُکھ چُکھ ہوئے۔ا۔رہاؤ۔۴۔ا

اے مالک! تیرے نام اوپر سے چھِن چھِن میں ٹکڑے ہوتا ہوں۔

تلنگ محلہ ا۔ گھر۔۳

اِک اونکار ستگور پرساد

اِہ تن مائیا پاہیا پیارے لیتڑ الب رنگائے۔

اے پیارے! اس من کو مائیا کی لاگ لگی ہوئی ہے اور لالچ میں اس کو رنگ لیا ہے یعنی یہ میرا من پیسہ اکٹھا کرنے کی فکر میں رہتا ہے۔ اس لئے

میرے کنت نہ بھاوے چولڑا پیارے، کیو دھن سیجئے جائے۔ا

میرے مالک کو میرا یہ چولا (پوشاک) نہیں بھاتی۔ پھر وہ میری استری کی سیجا پر کس طرح (کیونکہ) جاوے۔ یعنی مایا کے رنگ میں رنگے ہوئے ہردے کی سیجا پر پرماتما پتی نہیں جاتا۔ پرماتما کا نام تب ہی ہردے میں ٹھہریگا جب مایا کی ہوس من سے دور ہو جاویگی

ہوں قُربانے جاؤ مہروانا ہوں قُربانے جاؤ۔

اے مہربان میں آپ کے قربان جاؤں۔ میں قربان جاؤں

ہوں قُربانے جاؤ تِنا کے لین جو تیرا ناؤ۔

میں اُن کے بھی قربان جاؤں جو آپ کا نام لیتے ہیں۔

لین جو تیرا ناؤ تِنا کے ہوں سد قُربانے جاؤ۔ا۔رہاؤ

جو آپ کا نام لیتے ہیں میں اُن کے ہمیشہ ہی قُربان جاتا ہوں۔

کائیا رنگن جے تھیئے پیارے پائیئے ناؤ مجیٹھ۔

اگر جسم رنگ والی مٹی ہو تو اے پیارے اس میں مجیٹھ کا پکا رنگ ڈالیئے۔ یعنی اپنے ہردے کو رنگ والی مٹی کر کے اُس میں پرماتما کا نام جو کبھی ناش نہیں ہوتا ڈالنا کرو۔

رنگن والا جے رنگے صاحب ایسا رنگ نہ ڈِیٹھ۔۲

(اس حالت میں جبکہ من مٹی ہووے اور پرماتما کا نام اُس میں رنگ ہووے) تو پھر اگر اس من کو رنگ چاڑھنے والا پرماتما مالک اس کو رنگ دیوے گا تو پھر ایسا سندر رنگ چڑھیگا کہ

وہ آگے کبھی دیکھا نہیں ہوگا۔

جِن کے چولے رتڑے پیارے کنت تِنا کے پاس۔

جنہوں کے چولے (پوشاکے) رنگے ہوئے ہوتے ہیں مالک اُنہوں کے پاس ہوتا ہے یعنی جن کے ہردے میں نام رنگ چڑھا ہوتا ہے پرماتما وہیں ہوتا ہے۔

دُھوڑ تِنا کی جے مِلَے جی کہو نانک کی ارداس۔۳

اگر ایسے لوگوں کی چرن دھوڑ مل جاوے تو گورو جی فرماتے ہیں۔ میری ان کے آگے عرض ہے (کہ وہ مجھے اپنی چرن دھوڑی دیویں)

آپے ساجے آپے رنگے آپے ندر کرے۔

نانک کامن کنتے بھاوے آپے ہی راوے۔۴۔۱۔۳

وہ مالک آپ ہی بناتا ہے۔ آپ ہی رنگتا ہے اور آپ ہی کرپا درشٹی کرتا ہے۔ اِسی طرح جب اِستری اپنے مالک کو منظور ہو جاوے تو وہ خود ہی اُس کیساتھ محبت کرتا ہے۔

تلنگ محلّہ۔۱

ایانڑ یئے مانڑا کائے کریہہ۔ آپنڑے گھر ہر رنگو کی نہ مانھیہ۔

اے انجان استری! ابھمان کس لئے کرتی ہے تو اپنے گھر میں ہری کے رنگ (پریم) کو کیوں نہیں بھوگتی؟

سہونیڑَے دھن کمیلیئے باہر کیا ڈھوڈیہہ۔

اے کملی اِستری مالک تو تیرے نزدیک ہی ہے۔ تو باہر جنگلوں میں کیا ڈھونڈتی پھرتی ہے۔

بھَے کِیا دیہہ سلائیا نینی بھاو کا کر سینگارو۔

مالک کے ڈر کی اپنی آنکھوں میں سرمہ سلائیاں ڈالو اور پریم کے زیور وغیرہ کا شدگار کرو۔ یعنی اپنے ہردے میں مالک کا ڈر اور پریم رکھو یہی آنکھوں میں سُرمہ اور جسم کا شدگار ہے۔

تا سوہاگن جانیئے لاگی جا سہہ دھرے پیارو۔۱

سوہاگنی تب اپنے مالک کے پریم میں لگی ہوئی جانی جاتی ہے۔ جب اس کا مالک اس کیساتھ پیار کرے یعنی اگر مالک اپنی استری کیساتھ پریم پیار نہیں کرتا تو پھر اُس استری کا پریم دکھاوے کا ہے۔

ایانی بالی کیا کرے جا دھن کنت نہ بھاوے۔

انجان استری کیا کرے اگر وہ استری اپنے مالک کو اچھی نہ لگتی ہو؟

کرن پلاہ کرے بہیترَ ے سا دھن محل نہ پاوے۔

خواہ کتنے ہی برلاپ اور کیرنے وہ استری کرے۔ مالک کے در کو حاصل نہیں کرسکتی۔

وِن کرما کچھ پایئے ناہی جے بہیترا دھاوے۔

کیونکہ بغیر بھاگوں کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ خواہ کتنا ہی کیوں نہ دوڑا بھاگا جاوے

لب لوبھ آہنکار کی ماتی مائیا ماہِ سمانی۔

اِنی باتیں سہو پایئے ناہی بھئی کامن اِیانی۔۲

لالچ طمع اور اہنکار کی مستی ہوئی مایا میں ڈوبی ہوئی ہے۔ اے انجان استری ان باتوں سے مالک کو حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ یعنی طمع اور لالچ اور اہنکار میں مست رہنے سے پرماتما کی یاد ہردے میں نہیں آسکتی۔ ان برائیوں سے دور رہنے سے ہی مالک کی یاد من میں آتی ہے۔

جائے پُچھو سوہاگنی واہے، کنی باتیں سہو پایئے۔

(اے انجان استری) سوہاگنی استریوں کے پاس جاؤ اور اُن سے پوچھو کہ مالک کو کن باتوں سے حاصل کیا جا سکتا ہے یعنی مالک کو خوش کرنے کی بات اُن سے پوچھو جنہوں نے مالک کی خوشی حاصل کی ہوئی ہے۔

جو کچھ کرے سو بھلا کر مانیئے حِکمت حُکم چُکایئے۔

(سوہاگنی کا جواب ہے کہ اَے سَخی!) مالک جو کچھ کرے اُس کو اچھا کر کے ماننا چاہیئے

اور اُس کے آگے اپنی چترائی اور حکم کرنا چھوڑ دیجئے۔ یعنی مالک کے آگے اپنی عقل کی چالاکی اور رعب رکھنے کی بات نہیں کرنی چاہئے۔ بلکہ اُس کی ہر ایک بات کو درست مان کر اُس کی تعمیل کرنی چاہئے۔ اس طرح اپنا سُبھاؤ رکھنے سے مالک کا پیار حاصل ہوتا ہے۔

جا کے پریم پدارتھ پائیئے تو چرنی چت لائیئے۔

جس کیساتھ پریم کرنے سے ہر ایک چیز ملتی ہے اُس کے چرنوں میں اپنا من لگانا کریئے یعنی جو مالک ہمیں سب کچھ دیتا ہے اُس کو ہمیشہ نمسکار کریئے اور دل میں یاد رکھنا چاہئے۔

سہو کہے سو کیجے تن منو دیجے ایسا پرمل لائیئے۔

جو کچھ مالک حکم کرے اُس کو اپنے تن من سے کرنا کریئے۔ اس طرح کے پریم کا چندن اپنے جسم پر لگائیں یعنی مالک کا حکم من تن کر کے پریم سے کرنا چاہئے۔

ایو کہے سوہاگنی بھینے اِنی باتیں سہو پائیئے ۔۳

سوہاگن استری اس طرح کہتی ہے کہ اے بہن! اِن باتوں سے مالک کو پایا جا سکتا ہے یعنی مالک کا حکم ماننا جو کچھ وہ کام کرے اُس کو ہی درست جاننا اور اس کے حکم سے دل وجان سے پریم کے ساتھ تعمیل کرنے سے مالک کا پانا ہوتا ہے۔

آپ گوائیئے تا سہو پائیئے اور کیسی چترائی۔

جب اپنے آپ کو گنوا دیویں تو مالک کو پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی چالاکی کی بات اُس کے آگے نہیں چلتی۔

سہو ندر کر دیکھے سو دِن لیکھے کامن نو ندھ پائی۔

جس دن مالک کرپا درشٹی کر کے دیکھنا کرے وہی دن لیکھے میں پڑتا ہے۔ یعنی اُس دن کی حاضری مالک کے پاس لگتی ہے۔ باقی تمام غیر حاضری ہی لگتی ہے اور اُس دن استری نوندھی کا خزانہ پا لیتی ہے یعنی اُس کو سب پدارتھ مل جاتے ہیں۔

اپنے کنت پیاری سا سوہاگن نانک سا سبھرائی۔

وہی (جو اوپر بیان کیا ہے) استری اپنے مالک کو پیاری ہے اور وہی سب کی رانی ہے۔

ایسے رنگ راتی سہج کی ماتی اہ نس بھائے سمانی۔

مالک کے رنگ میں رنگی ہوئی۔ سکھ کی مستی کر کے دن رات پریم میں سمائی رہتی ہے۔

سُندر سائے سُروپ بچکھن کہیئے سا سیانی ۴۔۲۔۴

(جس کا اوپر بیان کیا ہے) وہی سندر سروپ اور سندر آنکھوں والی ہے اور اُس کو ہی عقل مند کہا جاتا ہے۔

سوُہی محلّہ ا

کوَن ترا جی کون تُلا تیرا کوَن صراف بُلا واں۔

اے پرماتما کون سی تکڑ۔ کونسا بٹہ اور تیرے لئے میں کون سا صراف بُلاؤں

کون گورُو کے پہہ دِیکھیا لیواں کے پہہ مُل کراواں۔ا

کون گورُو ہے جس سے اُپدیش لُوں اور کس سے آپ کی قیمت ڈلواؤں؟

میرے لال جیو تیرا انت نہ جانا۔ تُو جل تھل مہیل بھرپور لینا

تُو آپے سرب سمانا۔ا۔رہاؤ

اے میرے پیارے جی! آپ کا انت نہیں پا سکتا۔ کیونکہ آپ پانیوں میں، جنگلوں میں اور زمین و آسمان میں پورن ہو اور پھر آپ ہی تمام میں ملے ہوئے ہو۔

من تارا جی چت تُلا تیری سیو صراف کماوا۔

اوپر جو سوال کیئے گئے ہیں یہ ان کا جواب آپ ہی دیتے ہیں۔ اے میرے پیارے! میں اپنے من کو تکڑی اور چت کو بٹہ کر کے آپ کی سیوا کرنے کو صراف کروں اور پھر۔

گھٹ ہی بھیتر سو سہو تولی اِن بِدھ چت رہاوا۔۲

اپنے ہردے اندر ہی آپ مالک کو بیچاروں اور اس طریقہ سے اپنے چِت کو تیرے

چرنوں میں ٹھہراؤں۔

آپے کنڈا تول تراجی آپے تولنہارا۔

آپے دیکھے آپے بُوجھے آپے ہےَ ونجارا۔۳

آپ نمرتا بھاو میں آ کر فرماتے ہیں کہ مالک آپ ہی کنڈا ہے آپ ہی بٹے اور تکڑی ہے۔آپ ہی تولنے والا صراف ہے۔اور آپ ہی دیکھتا ہے کہ کم وبیش نہ ہو۔آپ ہی اس کو سمجھتا ہے کہ کس وزن اور کس قیمت کا ہے اور پھر آپ ہی خریدار ہے۔یعنی ہمارے من چت اور سیوا اس مالک کے آگے کچھ بھی نہیں ہیں۔وہ آپ ہی سب کچھ ہے۔

اندھلا نِیچ جات پردیسی کِھن آوے تِل جاوے۔

تا کی سنگت نانک رہندا کیونکر مُوڑ پاوے۔۴۔۲۔۹

کیونکہ ہمارا من اندھا ہے۔نِیچ کرم کرنے والا ہے۔اور گھر سے باہر رہنے والا ہے۔جو چھن بھر میں گھر میں آتا ہے اور چھن بھر میں باہر چلا جاتا ہے اس ایسے من کی سنگت میں رہنے والا ہمارا چت، گوروجی فرماتے ہیں کس طرح مالک کو حاصل کرسکتا ہے؟ یعنی ہمارا من بھلے بُرے کی پہچان نہیں کرتا۔اِسلئے اندھا ہے اور برے خیالات میں پڑا رہتا ہے۔اس لئے نیچ ہے۔اپنے اندر نہیں ٹھہرتا۔باہر ہی بھٹکتا رہتا ہے۔اس لئے پردیسی ہے جو چھن بھر گھر میں نہیں ٹھہرتا۔اچھے برے کی پہچان نہیں کرتا اور ہمیشہ برے خیالات کے پیچھے ہی دوڑا پھرتا ہے۔ایسے من کیساتھ اس جیو کا میل ملاپ ہونے سے یہ پرماتما مالک کو حاصل نہیں کرسکتا۔

اِک اونکار سَت نام کرتا پُرکھ نربھو نرویر اکال مُورت اجُونی سےَ بھنگ گُور پرساد۔

راگ بلاول محلہ۔۱۔چوَپدے گھر۔۱

تُو سُلطان کہا ہوں میاں تیری کوّن وڈائی۔

اے مالک! آپ تو بادشاہوں کے بادشاہ ہو۔لیکن میں آپکو میاں کر کے بلاتا ہوں۔اس

میں آپ کی کون سی بڑائی ہے؟ یعنی آپ کے اونچے درجہ کے مطابق میں آپکو پکار نہیں رہا۔اس لئے میں آپکی کوئی بڑائی نہیں کر رہا۔

جوتُو دیہہ سوکہاں سوامی میں مُورکھ کہن نہ جائی۔۱

اے میرے مالک! جو کچھ آپ مجھے کہنے کو دیتے ہو میں وہی کہتا ہوں۔ورنہ اپنے آپ تو مُجھ سے کچھ کہا نہیں جاسکتا۔

تیرے گُن گاواں دیہہ بُجھائی۔جیسے سچ مہہ رہور جائی۔

۱۔رہاؤ

اے میرے مالک! میں آپ کے گُن گاتا رہوں۔مُجھے یہ سمجھ دیجئے جس کر کے میں آپ کے سچے نام میں لگا رہوں۔

جو کچھ ہوا سب کچھ تُجھ تے تیری سبھ اسنائی۔

جو کچھ بھی ہوا ہے یہ سب کچھ آپ سے ہی ہوا ہے۔آپ کی تمام کے ساتھ جان پہچان ہے۔

تیرا انت نہ جانا میرے صاحب میں اندھلے کیا چتر ائی۔۲

اے میرے مالک! میں تیرا انت نہیں جانتا۔کیونکہ میری اندھے (اگیانی) کی عقل کیا کام کرسکتی ہے؟ یعنی اپنے انجان ہونے کی وجہ سے میں اپنے مالک پرماتما کا بھید نہیں پا سکتا۔

کیا ہوَ کتھے کتھ دیکھا میں اکّتھ نہ کتھنا جائی۔

اے مالک! میں کیا آپکا بیان کروں اور کیا اس بیان کئے ہوئے کو بیان کر کے دیکھوں۔آپ میری بیان کرنے کی طاقت سے باہر ہیں۔مُجھ سے آپ کا بیان نہیں ہوسکتا۔

جو تُدھ بھاوے سوئی آکھا تِل تیری وڈیائی۔۳

ہاں جو آپ کو منظور ہوتا ہے میں وہی آپکی تِل بھر بڑائی کہتا ہوں۔

اپتے گُو کرہوَ بیگانا بھَو کا اِس تن تائی۔

(برائیوں کے) اتنے کتوں میں بیگانہ ہوکر اس جسم کی حفاظت کیلئے پکار رہا ہوں

بھگت ہین نانک جے ہوئیگا تا خصمے ناؤ نہ جائی۔۴۔۱

اگر میں نانک آپکی بھگتی کے بغیر بھی ہو جاؤں تو بھی آپ ہمارے مالک کا نام نہیں جائے گا۔یعنی اگر میں آپکی بھگتی کرنا چھوڑ بھی دوں گا تو بھی لوگوں میں آپ کا بھگت ہی کہلاؤں گا۔اس لئے اے مالک تو اپنے نام کی لاج رکھ لے۔

بِلاول محلّہ۔۱

من مندر تن ویس قلندر گھٹ ہی تیرتھ ناواں۔

من میرا مندر ہے اور جسم فقیری بھیس ہے۔میں اپنے من کے اندر جو تیرتھ ہے اس میں اشنان کروں یعنی سواس سواس ہردے میں پربھو کا نام سمرن کروں۔

ایک سبد میرے پران بست ہے باہُڑ جنم نہ آواں۔۱

میرے سواسوں میں ایک پرماتما بس رہا ہے۔میں اب دوبارہ جنم نہیں لُوں گا۔

من بیدھیا دئیال سیتی میری مائی۔

اے میرے بھائی! میرا من دئیاوان پرماتما سے بیدھا (ویںھا) گیا ہے۔

کوَن جانے پیر پرائی۔ہم ناہی چِنت پرائی۔۱۔رہاؤ

دوسرے کی پیڑا کو کون جانتا ہے۔یعنی پرماتما سے بیدھے جانے سے جو ہمیں درد ہوتی ہے اس کو کون جان سکتا ہے؟ ہمیں بھی کسی دوسرے کی فکر نہیں ہے۔یعنی سب کی دینے لینے کی اور دکھ سکھ کی فکر پرماتما ہی کرتا ہے۔انسان کچھ نہیں کرسکتا۔

اگم اگوچر الکھ اپارا چِنتا کرہو ہماری۔

جل تھل مہئیل بھرپُر لِینا گھٹ گھٹ جوت تُمہاری۔۲

اے من !اندریوں اور بدھی کی سوچ وچار سے اُوپر پربھو آپ ہماری فکر کرتے ہیں۔آپ جلوں میں تھلوں میں، پرتھوی آکاش میں پری پورن ہو اور ہر ایک جسم میں آپکی جوتی شکتی قائم ہے۔

سِکھ مت سبھ بُدھ تُمھاری مندر چھاواں تیرے۔

اے مالک جی۔اُپدیش۔بُدھی اور سُوجھ بُوجھ سب آپ کی دی ہوئی ہے۔اور یہ جسم بھی آپ کے ہی آسرے ہے۔

تجھ بِن اور نہ جانا میرے صاحبا گُن گاواں نِت تیرے۔۳

میں آپ کے بغیر اے میرے مالک جی !اور کسی دوسرے کو نہیں جانتا۔میں تو ہمیشہ آپ کے ہی گُن گاتا ہوں۔

جئیہ جنت سبھ سرن تُمھاری سرب چِنت تُدھ پاسے۔

یہ چھوٹے بڑے جیو سب آپ کی شرن میں ہیں اور ان کی فکر آپکے پاس ہی ہے۔

جو تُدھ بھاوے سوئی چنگا اِک نانک کی اردا سے۔۴۔۲

اے پربھو! جو آپ کو منظور ہو وہی مجھے اچھا لگے۔یہی میری ایک بنتی ہے گوروجی فرماتے ہیں کہ مجھے اپنے حکم و رضاء میں چلنے کی شکتی دیویں۔میری یہی ایک عرض ہے اس کو آپ منظور کریں۔

اِک اونکار ستگور پرساد

جاپ صاحب

سِری مُکھ واک پاتشاہی۔۱۰

چھپے چھند۔ تّو پرساد۔

جاپ۔ اس بانی کا نام ہے۔ جس کے معنی ہیں سمرن کرنا۔ یعنی یہ بانی سمرن کرنے والی ہے۔ اس کا سمرن کریئے۔

سِری مُکھ واک پاتشاہی دسویں۔ دسویں گورو گوبند سنگھ جی کے پوتر مُکھ سے اُچارن کی ہوئی۔

چھپے چھند۔ ایک قسم کے چھند کی چال ہے۔

تو پرساد۔ تیری کرپا سے اُچارن کیا (اے اکال پُرکھ)

اس بانی سے دسم گورو جی کا گرنتھ شروع ہوتا ہے۔ یہ امرت تیار کرتے وقت پانچ بانیوں میں سے ایک ہے۔ جو دوسرے نمبر پر پڑھی جاتی ہے۔ اس میں اکال پُرکھ کو مخاطب کر کے اُس کی کئی طرح کے ناموں سے تعریف کی گئی ہے۔

چکرّ چِہن ار برن جات ار پات نِہن جِہ۔

جس کی نہ کوئی شکل ہے نہ کوئی نشانی ہے اور نہ ورن اور ذات پات ہے۔

رُوپ رنگ ار ریکھ بھیکھ کوؤ کہہ نہ سکت کِہ۔

جس کا رنگ اور شکل ریکھا اور بھیس کوئی بیان نہیں کر سکتا۔

اچل مُورت انبھوَ پرکاس امتوج کہیے!

جس کی نہ ہلنے والی شکل ہے۔ جو اپنے آپ سے پرکاش ہے اور بہت طاقت والا کہا

جاتا ہے۔

کوٹ اِندر اِندران ساہ ساہان گنجے۔

جو کروڑوں اندروں کا اندر اور پاتشاہوں کا پاتشاہ گنا جاتا ہے۔

ترِبھون مہیپ سُر نر اسُر نیت نیت بن ترن کہت۔

جس کو تین لوکوں کے راجے۔دیوتے، پُرش، اور دینت اور جنگل کا ایک ایک تیلا بے انت کہتے ہیں۔

تو سرب نام کتھے کون کرم نام برنت سُومت۔۱

آپ (اس پرماتما) کے تمام نام کون بیان کرسکتا ہے؟ بدھی مان لوگ آپ کے کئے ہوئے کاموں کے مطابق ہی آپ کا نام بیان کرتے ہیں۔

بھُجنگ پریات چھند

نمستو نگ اکالے۔نمستنگ کرپالے۔نمستنگ ارُوپے۔نمستنگ انُوپے۔۲

تُجھے اکال کو نمسکار ہے۔تجھے کرپالو کو نمسکار ہے۔تجھے شکل رہت کو نمسکار ہے۔تجھے اُپمارہت کو نمسکار ہے۔

نمستنگ اَبھیکھے۔نمستنگ الیکھے۔نمستنگ اکائے۔نمستنگ اجائے۔۳

بھیکھ رہت کو نمسکار ہے۔لیکھے رہت کو نمسکار ہے۔جسم رہت کو نمسکار ہے۔جنم رہت کو نمسکار ہے۔یعنی نرگن سروپ ہونے کرکے جس کا کوئی بھیکھ نہیں کوئی حساب کتاب نہیں۔جنم مرن نہیں اس کو ہماری نمسکار ہے۔

نمستنگ اگنجے۔نمستنگ ابھنجے۔نمستنگ انامے۔نمستنگ اٹھامے۔۴

ناش رہت کو نمسکار ہے۔ٹوٹن پھوٹن سے رہت کو نمسکار ہے۔نام رہت کو نمسکار ہے۔جگہ رہت کو نمسکار ہے۔یعنی نرگن سروپ ہونے کرکے جو کبھی ناش نہیں ہوتا جو ٹوٹا پھوٹتا نہیں۔جس کا کوئی نام یا ستھان نہیں ہے اس کو ہماری نمسکار ہے۔

نمستنگ اکرمنگ۔ نمستنگ ادھرمنگ۔

نمستنگ انامنگ۔ نمستنگ ادھامنگ۔ ۵

کرم رہت کو نمسکار ہے۔ دھرم رہت کو نمسکار ہے۔ نام رہت کو نمسکار ہے۔ گھر رہت کو نمسکار ہے یعنی نرگن سروپ ہونے کر کے جس کا کوئی کرم نہیں۔ دھرم نہیں۔ نام نہیں اور گھر نہیں ہے۔ اس کو ہماری نمسکار ہے۔

نمستنگ اجیتے۔ نمستنگ ابھیتے۔ نمستنگ ابا ہے۔ نمستنگ اڈھا ہے۔ ٦

جیت رہت کو نمسکار ہے۔ بھے رہت کو نمسکار ہے۔ ابناسی کو نمسکار ہے۔ ڈھیہن رہت کو نمسکار ہے۔ یعنی نرگن سروپ ہونے سے جس کو کوئی جیت نہیں سکتا۔ جس کو کسی کا ڈر نہیں۔ جو ناش نہیں ہوتا۔ جو گرایا یعنی مسمار نہیں کیا جا سکتا اس کو ہماری نمسکار ہے۔

نمستنگ ائ نیلے۔ نمستنگ انادے۔

نمستنگ اچھیدے۔ نمستنگ اگادھے۔ ۷

نمسکار ہے رنگ رہت کو۔ نمسکار ہے آدر رہت کو۔ نمسکار ہے نہ کاٹے جانے والے کو۔ نمسکار ہے اتھاہ کو یعنی نرگن سروپ ہونے سے جس کا کوئی رنگ نہیں۔ آد نہیں۔ کاٹا نہیں جا سکتا۔ جس کی کوئی تھاہ نہیں آئی اس کو ہماری نمسکار ہے۔

نمستنگ اگنجے۔ نمستنگ ابھنجے۔ نمستنگ اُدارے۔ نمستنگ اپارے۔ ۸

روگ رہت کو نمسکار ہے۔ ٹوٹنے رہت کو نمسکار ہے۔ سُکھی روپ کو نمسکار ہے۔ بے انت کو نمسکار ہے۔ یعنی نرگُن سروپ ہونے سے پرماتما کو کوئی روگ نہیں لگتا۔ وہ ٹوٹ نہیں سکتا۔ سب کو دان دینے والا بے انت ہے اور اُس کو ہم نمسکار کرتے ہیں۔

نمستنگ سو ایکے۔ نمستنگ انیکے۔ نمستنگ ابھُوتے۔ نمستنگ اجُوپے۔ ۹

اُس ایک سروپ کو نمسکار ہے۔ اُس انیک روپ، کو نمسکار ہے۔ پانچ تت رہت کو نمسکار ہے۔ بندھن رہت کو نمسکار ہے۔ یعنی جو سرگُن سروپ ہونے کر کے انیک ہے اور نرگن

ہونے کی وجہ سے جس کا کوئی جسم نہیں اور جس کا کوئی بندھن نہیں اُس کو ہماری نمسکار ہے۔

نمستنگ نِرکرمے۔ نمستنگ نِربھرمے۔
نمستنگ نِردیسے۔ نمستنگ نِربھیسے۔ ۱۰

کرم رہت کو نمسکار ہے۔ بھرم رہت کو نمسکار ہے۔ دیش (ملک) رہت کو نمسکار ہے۔ بھیس رہت کو نمسکار ہے۔ یعنی نرگن سروپ ہونے سے جس کا کوئی کرم نہیں۔ جس کو کوئی بھرم نہیں۔ جس کا کوئی دیس نہیں اور کوئی بھیس نہیں۔ اُس پرماتما کو ہم نمسکار کرتے ہیں۔

نمستنگ نِرنامے۔ نمستنگ نِرکامے۔
نمستنگ نِردھاتے۔ نمستنگ نِرگھاتے۔ ۱۱

نمسکار ہے بغیر نام کو۔ نمسکار ہے بغیر اِچھّا کو۔ نمسکار ہے بغیر روگ (بیماری) کو۔ نمسکار ہے بغیر ناش کو۔ یعنی جس نِرگُن روپ پرماتما کا کوئی نام نہیں۔ کوئی اچھا نہیں کوئی بیماری نہیں اور جو ناش نہیں ہوتا اُس کو نمسکار ہے۔

نمستنگ نِردھوتے۔ نمستنگ ابھوتے۔
نمستنگ الوکے۔ نمستنگ اسوکے۔ ۱۲

نمسکار ہے جو ہلتا نہیں۔ نمسکار ہے جو پانچ تتوؤں کے بغیر ہے۔ نمسکار ہے جو دکھائی نہیں دیتا۔ نمسکار ہے اُس نرگن پرماتما کو جس کو کوئی سوگ (غمی) نہیں ہے۔

نمستنگ نِرتاپے۔ نمستنگ اتھاپے۔
نمستنگ ترِمانے۔ نمستنگ نِدھانے۔ ۱۳

نمسکار ہے جو بغیر دُکھ کے ہے۔ نمسکار ہے جو بغیر جانے کے ہے۔ نمسکار ہے جو تین کال مانا جاتا ہے۔ نمسکار ہے جو تمام دولتوں کا خزانہ ہے۔

نمستنگ اگاہے۔ نمستنگ اباہے۔ نمستنگ ترِبرگے۔ نمستنگ اسرگے۔ ۱۴

نمسکار ہے اسگاہ کو۔ نمسکار ہے جو ناش نہیں ہوتا۔ نمسکار ہے تین گنوں والے کو۔ نمسکار

ہے پیدائش کے بغیر سروپ کو۔

نمستنگ پربھوِ گے۔ نمستنگ سوجو گے۔

نمستنگ ارنگے۔ نمستنگ ابھنگے۔ ۱۵

نمسکار ہے اچھی طرح بھوگن والے کو۔ نمسکار ہے سریشٹ جوگی کو۔ نمسکار ہے بغیر رنگ کو۔ نمسکار ہے جو ناش نہیں ہوتا۔

نمستنگ اگے۔ نمستست رمے۔

نمستنگ جلاسرے۔ نمستنگ نراسرئے۔ ۱۶

نمسکار ہے جو سوچ بچار میں نہیں آتا۔ نمسکار سُندر سروپ کو۔ نمسکار ہے جو پانی کے آسرے (سمندر) کو۔ نمسکار ہے آسرے کے بغیر کو۔

نمستنگ اجاتے۔ نمستنگ اپاتے۔

نمستنگ امجبے۔ نمستنگ اجبے۔ ۱۷

نمسکار ہے بغیر ذات کو۔ نمسکار ہے گوت کے بغیر کو۔ نمسکار ہے بغیر مذہب کو۔ نمسکار ہے اسچرج روپ کو۔

ادیسنگ ادیسے۔ نمستنگ ابھیسے۔

نمستنگ نردھامے۔ نمستنگ نربامے۔ ۱۸

نمسکار ہے بغیر ملک کو۔ نمسکار ہے بغیر بھیس کو۔ نمسکار ہے بغیر گھر کو۔ نمسکار ہے بغیر استری (عورت) کو۔

نموسرب کالے۔ نموسرب دیالے۔

نموسرب رُوپے۔ نموسرب بھُوپے۔ ۱۹

نمسکار ہے سب کے کال (موت) کو۔ نمسکار ہے سب پر رحم کرنے والے کو۔ نمسکار

ہے سرب روپ کو۔ نمسکار ہے سب کے راجہ کو۔

نموسرب کھاپے۔ نموسرب تھاپے۔
نموسرب کالے۔ نموسرب پالے۔ ۲۰

نمسکار ہے سب کے ناش کرنیوالے کو۔ نمسکار ہے سب کے بنانے والے کو۔ نمسکار ہے سب کو مارنے والے کو۔ نمسکار ہے سب کو پالنے والے کو۔

نمستست دیوے۔ نمستنگ ابھیوے۔
نمستنگ اجنمے۔ نمستنگ سوبنمے۔ ۲۱

نمسکار ہے پرکاش روپ کو۔ نمسکار ہے بغیر بھید (راز) کو۔ نمسکار ہے بغیر جنم کو۔ نمسکار ہے سنتان (اولاد) روپ کو۔

نموسرب گوَنے۔ نموسرب بھوَنے۔
نموسرب رنگے۔ نموسرب بھنگے۔ ۲۲

نمسکار ہے سب میں پھرنے والے کو۔ نمسکار ہے سب جگہ گھر والے کو۔ نمسکار ہے سب رنگوں والے کو۔ نمسکار ہے سب کو ناش کرنے والے کو۔

نموکال کالے۔ نمستست دیالے۔ نمستنگ ابرنے۔ نمستنگ امرنے۔ ۲۳

نمسکار ہے کال کے کال کو۔ نمسکار ہے دیالو کو۔ نمسکار ہے بغیر ورن کو۔ نمسکار ہے نہ مرنے والے کو۔

نمستنگ جرارنگ۔ نمستنگ کرتارنگ۔
نموسرب دھندے۔ نموست ابندھے۔ ۲۴

نمسکار ہے بڑھاپے کے ویری کو۔ نمسکار ہے کرموں کے ویری کو۔ نمسکار ہے سب کرموں والے کو۔ نمسکار ہے بغیر بندھن کو۔

نمستنگ نرساکے۔ نمستنگ نرباکے۔
نمستنگ رحیمے۔نمستنگ کریمے ۔۲۵

نمسکار ہے بغیر رشتہ دار والے کو۔ نمسکار ہے بے ڈر کو۔ نمسکار ہے رحم کرنے والے کو۔ نمسکار ہے بخشش کرنے والے کو۔

نمستنگ اننتے۔نمستنگ مہنتے۔
نمستست راگے۔نمستنگ سوہاگے ۔۲۶

نمسکار ہے بے انت کو۔ نمسکار ہے سب سے بڑے کو۔ نمسکار ہے پریم مورتی کو۔ نمسکار ہے انندسروپ مالک کو۔

نموسرب سوکھنگ۔ نموسرب پوکھنگ۔
نموسرب کرتا۔نموسرب ہرتا۔۲۷

نمسکار ہے سب کو خالی کرنے والے کو۔ نمسکار ہے سب کو بھرنے والے کو۔ نمسکار ہے سب کے پیدا کرنے والے کو۔ نمسکار ہے سب کو ناش کرنے والے کو۔

نموجوگ جوگے۔ نموبھوگ بھوگے۔
نموسرب دیالے۔نموسرب پالے۔۲۸

نمسکار ہے جوگ میں جوگی کو۔ نمسکار ہے بھوگوں میں بھوگی کو۔ نمسکار ہے سب پر دیالو کو۔ نمسکار ہے سب کو پالنے والے کو۔

چاچری چھند۔تو پرساد

اروپ ہیں انوپ ہیں۔ اجو ہیں۔ ابھو ہیں۔۲۹

اے واہگورو تو بغیر شکل کے ہیں۔ بغیر اوپما کے ہیں۔ بغیر جنم کے ہیں۔ بغیر پانچ تت کے ہیں۔

الیکھ ہیں۔ابھیکھ ہیں۔انام ہیں۔اکام ہیں۔۳۰

تو بغیر حساب کے ہیں۔بغیر بھیس کے ہیں۔بغیر کسی ایک نام کے ہیں۔بغیر اچھا کے ہیں۔

ادھے ہیں۔ابھے ہیں۔اِجیت ہیں۔ابھیت ہیں۔۳۱

تو کسی آسرے کے بغیر ہیں۔بغیر بھید کے ہیں۔بغیر جیتنے کے ہیں۔بغیر ڈر کے ہیں۔

ترمان ہیں۔ندھان ہیں۔تربرگ ہیں۔اسرگ ہیں۔۳۲

تو تین لوک سے مانا جاتا ہے۔ندھیوں کا خزانہ ہے۔برہما وشنو شو تین روپ ہیں۔بغیر جنم کے ہیں۔

انیل ہیں۔اناد ہیں۔اجے ہیں۔اجاد ہیں۔۳۳

بغیر رنگ کے ہیں۔بغیر شروع کے ہیں۔بغیر جیتنے کے ہیں۔سوتنتر ہیں۔

اجنم ہیں۔ابرن ہیں۔ابھُوت ہیں۔ابھرن ہیں۔۳۴

تو بغیر جنم کے ہیں۔بغیر ورن کے ہیں۔بغیر پانچ تت کے ہیں۔بغیر بھرنے (پالنے) کے ہیں۔

اگنج ہیں۔ابھنج ہیں۔اجھُوجھ ہیں۔اجھنجھ ہیں۔۳۵

تو بغیر روگ کے ہیں۔بغیر فناہ کے ہیں۔بغیر لڑائی کے ہیں۔بغیر جھگڑوں کے ہیں۔

امیک ہیں۔رفیق ہیں۔ادھند ہیں۔ابندھ ہیں۔۳۶

تو اتھاہ ہیں۔دوست روپ ہیں۔بغیر دھندوں کے ہیں۔بغیر بندھنوں کے ہیں۔

نربُوجھ ہیں۔اسوُجھ ہیں۔اکال ہیں۔اجال ہیں۔۳۷

تو بغیر جاننے کے ہیں۔سمجھ سے اوپر ہیں۔بغیر ناش کے ہیں۔بغیر بندھنوں کے ہیں۔

الاہ ہیں۔اجاہ ہیں۔اننت ہیں۔مہنت ہیں۔۳۸

تو اچل ہیں۔بغیر کسی جگہ کے ہیں۔بے انت ہیں۔سب سے بڑا ہیں۔

اَلیک ہیں۔ نرسِریک ہیں۔ نرلنبھ ہیں۔ اسنبھ ہیں۔ ۳۹

توبغیر کلنک کے ہیں۔ بغیر شریکت کے ہیں۔ بغیر آسرے کے ہیں۔۔ اپنے آپ سے پرکاش ہیں۔

اگنم ہیں۔ اجنم ہیں۔ ابھوت ہیں۔ اچھُوت ہیں۔ ۴۰

انسانی عقل سے اوپر ہیں۔ بغیر جنم کے ہیں۔ بغیر پانچ تت کے ہیں۔ بغیر چھوہے کے ہیں۔

الوک ہیں۔ اسوک ہیں۔ اکرم ہیں۔ ابھرم ہیں۔ ۴۱

بغیر دکھائی دینے کے ہیں۔ بغیر غم کے ہیں۔ بغیر کرموں کے ہیں۔ بغیر بھرم کے ہیں۔

اِجیت ہیں۔ ابھِیت ہیں۔ اباہ ہیں۔ اگاہ ہیں۔ ۴۲

بغیر جیتنے کے ہیں۔ بغیر بھے کے ہیں۔ بغیر ہلنے کے ہیں۔ اسگاہ ہیں۔

امان ہیں۔ نِدھان ہیں۔ انیک ہیں۔ پھرایک ہیں۔ ۴۳

بغیر غرور کے ہیں۔ ندھیوں کا خزانہ ہیں۔ (سرگن ہونے کرکے) بے انت روپ ہیں۔ اور آخرکار ایک نرگن روپ ہیں۔

بھُجنگ پریات چھند

نموسرب مانے۔ سمستی نِدھانے۔

نموديودیوے۔ اُبھیکھی ابھیوے۔ ۴۴

نمسکار ہے جس کو سب پوجتے ہیں۔ جو پورن روپ خزانہ ہے۔ نمسکار ہے دیووں کے دیو کو جو بھیکھوں اور بھید کے بغیر ہیں۔

نموکال کالے۔ نموسرب پالے۔

نموسرب گونے۔ نموسرب بھونے۔ ۴۵

نمسکار ہے موت کی موت کو۔ نمسکار ہے سب کو پالنے والے کو۔ نمسکار ہے سب میں پہنچ والے کو۔ نمسکار ہے سب میں گھر والے کو۔

انگی اناتھے۔ نر سنگی پر ماتھے۔ نمو بھان بھانے۔ نمو مان مانے۔ ۴۶

تو بغیر جسمانی رنگ اور بغیر مالک کے ہیں۔ بغیر ساتھی کے ناش کرنے والا ہیں۔ نمسکار ہے سورجوں کے سورج کو نمسکار ہے بڑائی کی بڑائی والے کو۔

نمو چندر چندرے۔ نمو بھان بھانے۔
نمو گیت گیتے۔ نمو تان تانے۔ ۴۷

نمسکار ہے چاند کے چاند کو۔ نمسکار ہے سُورجوں کے سُورج کو۔ نمسکار ہے گیتوں کے گیت کو۔ نمسکار ہے تانوں (سوروں) کے تان (سور) کو۔

نمو نرت نرتے۔ نمو نادنادے۔
نمو پان پانے۔ نمو باد بادے۔ ۴۸

نمسکار ہے ناچوں کے ناچ کو۔ نمسکار ہے دُھنیوں کی دُھنی کو۔ نمسکار ہے ہاتھوں میں ہاتھ رُوپ کو۔ نمسکار ہے چرچا کے چرچا روپ کو۔

انگی انامے۔ سمستی سرُوپے۔ پربھنگی پرماتھے۔ سمستی بھُوتے۔ ۴۹

تو بغیر جسم رنگ اور نام کے ہیں۔ تمام کا سروپ ہیں۔ تو سب کو ناش کرنے والا ہیں۔ تو تمام دُنیا کی دولت ہیں۔

کلنکنگ بنا نہہ کلنکی سرُوپے۔
نمو راج راجیسورنگ پرم رُوپے۔ ۵۰

تو بغیر دوش کے پوتر سروپ ہیں۔ نمسکار ہے راجوں کے راج اور سب سے بڑے کو۔

نمو جوگ جوگیسورنگ پرم سِدھے۔

نموراج راجیسورنگ پرم بردھے۔۵۱

نمسکار ہے جوگیوں کے جوگی راج اور بڑے سدھ کو۔ نمسکار ہے راجوں کے راجے اور بڑے بزرگ کو۔

نموسستر پانے۔نمواستر مانے۔نموپرم گیاتا۔نمولوک ماتا۔۵۲

نمسکار ہے ہاتھ میں شستر دھاری کو۔ نمسکار ہے دھنش بان دھاری کو۔ نمسکار ہے بڑے گیان وان کو۔ نمسکار ہے لوک ماتا کو۔

ابھیکھی ابھرمی ابھوگی ابھُگتے۔نموجوگ جوگیسورنگ پرم جُگتے۔۵۳

پرناتما بغیر بھیس کے۔ بغیر بھوگ کے۔ بغیر بھوجن کرنے کے ہے۔ نمسکار ہو جوگیوں کے بڑے جوگی راج پورن جُگتی والے کو۔

نمونت نارائینے کرُور کرمے۔

نموپریت اپریت دیوے سودھرمے۔۵۴

نمسکار ہے ڈراؤنے کاموں والے ہمیشہ رہنے والے سروپ کو۔ نمسکار ہے بُرے اور اچھے سریشٹ دھرم والے کو۔

نموروگ ہرتا نموراگ رُوپے۔

نموساہ ساہنگ نموبھُوپ بھُوپے۔۵۵

نمسکار ہے بیماری دور کرنے والے کو۔ نمسکار ہے پریم روپ کو۔ نمسکار ہے شاہ کے شاہوں کو۔ نمسکار ہے راجوں کے راجے کو۔

نمودان دانے نمومان مانے۔

نموروگ روگے نمستنگ اِسنانگ۔۵٦

نمسکار ہے دانیوں کے دانی کو۔ نمسکار ہے عزت داروں کے عزت دار کو۔ نمسکار ہے بیماریوں کی بیماری کو (یعنی بیماریوں کو ناش کرنے والا) نمسکار ہے پوتر رُوپ کو۔

نمومنتر منتر نگ۔ نموجنتر جنتر نگ۔
نمو اِسٹ اِسٹے۔ نموتنتر تنتر نگ۔ ۵۷

نمسکار ہے منتروں کے بڑے منتر کو۔ نمسکار ہے جنتروں کے بڑے جنتر روپ کو۔ نمسکار ہے پیارے سے پیارے کو۔ نمسکار ہے تنتروں کے بڑے تنتر کو۔

نوٹ:۔ منتر وہ ہوتا ہے جو منہ سے پڑھا جائے (۲) تنتر جو دُور سے چلایا جاتا ہے۔ جیسے جھاڑ پھونک مارنا۔ جنتر وہ جو لکھ کر دیا جاتا ہے جیسے تاویز ٹونا۔

سداسچدا نندسر بنگ پرناسی۔ اَنُوپے اَرُوپے سمستل نواسی۔ ۵۸

پرماتما ہمیشہ ست چت آنند ہے اور سب کو ناش کرنے والا ہے۔ وہ اُپما رہت رُوپ (شکل) رہت، سب میں بسنے والا ہے۔

سداسِدھ دابُدھ دابردھ کرتا۔
ادھواُردھ اردھنگ اگھنگ اوگھ ہرتا۔ ۵۹

پرماتما ہمیشہ ہی دولت اور بدھی کا بڑھانے والا ہے۔ نیچے پاتال۔ اونچے آکاش اور مات لوک کے جیوؤں کے پاپ دور کرنے والا ہے۔

پرنگ پرم پرمیسورنگ پروچھ پالنگ۔
سداسر بدا سِدھ داتا دیالنگ۔ ٦٠

بڑے سے بڑا پرماتما جیوں کو دکھائی دیئے بغیر پالنا کرتا ہے ہمیشہ ہی ہر وقت بڑا اداتا دیا کا گھر ہے۔

اچھیدی ابھیدی انامنگ اکامنگ۔
سمستو پراجی سمستست دھامنگ۔ ٦١

وہ کاٹا نہیں جا سکتا۔ کسی سے اس کا بھید نہیں پایا جا سکتا۔ اس کا کوئی خاص نام نہیں ہے۔ اس کو کوئی اِچھا نہیں ہے وہ سب کو پیدا کرنے والا اور سب میں نواس کرنے والا ہے۔

تیرا جور۔ چاچری چھند۔

جلے ہیں۔ تھلے ہیں۔ ابھیت ہیں۔ ابھے ہیں۔ ۶۲

تو اے پرماتما پانی میں ہیں۔ خشکی میں ہیں۔ بغیر پردہ کے ہیں۔ بغیر ڈر کے ہیں۔

پربھو ہیں۔ اجو ہیں۔ ادیس ہیں۔ ابھیس ہیں۔ ۶۳

تو مالک ہیں۔ جنم رہت ہیں۔ ملک کے بغیر ہیں۔ بغیر بھیس کے ہیں۔

بھجنگ پریات چھند

اگادھے ابادھے۔ انندی سرُوپے۔

نموسرب مانے۔ سمستی نِدھانے۔ ۶۴

تو اتھاہ ہیں۔ ناش رہت ہیں۔ آنند سروپ والا ہیں۔ تجھے سب سے مانے جانے والے کو نمسکار ہو جو سب کا خزانہ ہے۔

نمستونگ نرناتھے۔ نمستو نگ پرماتھے۔

نمستونگ اگنجے۔ نمستونگ ابھنجے۔ ۶۵

تجھے بے مالک کو نمسکار ہے۔ تجھے سب کے ناش کرنے والے کو نمسکار ہے۔ تجھے ناش نہ ہونے والے کو نمسکار ہے۔ تجھے نہ ٹوٹنے والے کو نمسکار ہے۔

نمستونگ اکالے۔ نمستونگ اپالے۔

نموسرب دیسے۔ نموسرب بھیسے۔ ۶۶

تجھے کال رہت کو نمسکار ہے۔ تجھے پالنا رہت کو نمسکار ہے۔ تمام ملکوں والے کو نمسکار ہے۔ تمام بھیسوں والے کو نمسکار ہے۔

نموراج راجے۔ نموساج ساجے۔

نمو شاہ شا ہے۔ نمو ماہ ما ہے۔ ۶۷

راجوں کے راجے کو نمسکار ہے۔ تمام بناوٹ بنانیوالے کو نمسکار ہے۔ نمسکار ہے شاہوں کے شاہ کو۔ نمسکار ہے چاندوں کے چاند کو۔

نمو گیت گیتے نمو پریت پریتے۔
نمو روکھ روکھے۔ نمو سوکھ سوکھے۔ ۶۸

گیتوں کے گیت کو نمسکار ہے۔ محبت کی محبت کو نمسکار ہے۔ کرودھ کے کرودھ کو نمسکار ہے۔ نمسکار سوکے کے سوکے (خشکی) کو یعنی ناش کرنے والے کو۔

نمو سرب روگے۔ نمو سرب بھوگے۔
نمو سرب جیتنگ۔ نمو سرب بھیتنگ۔ ۶۹

تمام بیماریوں کے روپ کو نمسکار ہے۔ سب بھوگوں کے روپ کو نمسکار ہے! تمام کو جیتنے والے کو نمسکار ہے۔ نمسکار ہے سب کے ڈر روپ کو۔

نمو سرب گیا ننگ۔ نمو پرم تا ننگ۔
نمو سرب منترنگ۔ نمو سرب جنترنگ۔ ۷۰

تمام گیانی روپ کو نمسکار ہے بہت طاقت والے کو نمسکار ہے۔ پورن منتر روپ کو نمسکار ہے۔ پورن جنتر روپ کو نمسکار ہے۔

نمو سرب درسنگ۔ نمو سرب کرسنگ۔
نمو سرب رنگے۔ تربھنگی انگے۔ ۷۱

سب کو دیکھنے والے کو نمسکار ہے۔ سب کو اپنے میں کھینچ لینے والے کو نمسکار ہے۔ تمام رنگوں کے روپ کو نمسکار ہے۔ جو تین لوک کو ناش کرنے والا اور بغیر جسم کے انگوں کے ہے۔

نمو جیو جیو نگ نمو بیج بیجے۔ اکھجے ابھجے۔ سمستنگ پر بجے۔ ۷۲

جیوں کی جند کو نمسکار ہے۔ بیجوں کے بیج کو نمسکار ہے۔ نہ کھجن (غصہ میں آنے) والا نہ بھجن (پریم میں آنے) والا۔ تمام اوپر خوش ہونے والا۔

کرپالنگ سرُوپے کو کرمنگ پرناسی۔ سدا سر بدا رِدھ سِدھنگ نواسی۔۳۷

کرپا کا سروپ ہے۔ کھوٹے کرموں کا ناش کرنیوالا ہمیشہ ہی ہمیش رِدھیوں سدھیوں کو اپنے میں رکھنے والا ہے۔

چرپٹ چھند۔ توپرساد

انمرت کرمے انمبرت دھرمے۔ اکھل جوگے۔ اچل بھوگے۔۴۷

امرت روپ اچھے کرم کرنے والا۔ اٹل (نہ ہلنے والے پختہ) دھرم والا۔ پورن جوگ والا یعنی تمام کیساتھ ملا ہوا ہے۔ نہ چلنے والے بھوگوں والا۔

اچل راجے۔ اٹّل ساجے۔ اکھل دھرمنگ الکھ کرمنگ۔۵۷

نہچل راج والا۔ ہمیشہ رہنے والی رچنا والا۔ پورن دھرم والا۔ نہ جانے جان والے کرموں والا۔

سربنگ داتا۔ سربنگ گیاتا۔ سربنگ بھانے سربنگ مانے۔۶۷

تمام کو دینے والا۔ تمام کو جاننے والا۔ تمام کو روشنی کرنے والا۔ تمام سے عزت حاصل کرنے والا۔

سربنگ پرانگ۔ سربنگ ترانگ۔ سربنگ بھُگتا۔ سربنگ جُگتا۔۷۷

تمام کے پران روپ ہیں۔ تمام کی طاقت ہیں۔ تمام کو بھوگن والا۔ تمام کے ساتھ جڑا ہوا۔

سربنگ دیونگ۔ سربنگ بھیونگ۔ سربنگ کالے۔ سربنگ پالے۔۸۷

تمام کا پوجنے یوگ۔ تمام کے بھید کو جاننے والا۔ تمام کی موت روپ اور تمام کو پالنے والا ہیں۔

رُوآل چھند۔ تو پرساد

آ درُوپ انا دمُورت اجون پُرکھا پار۔
سرب مان ترمان دیوا بھیوآ دُادار۔

سب سے پہلے سروپ والا بغیر اپنے آد (پیشتر) وجود والا۔ بغیر جُونوں میں آنے والا۔ سب میں ملا ہوا اور بے انت ہیں۔ سب کے پوجنے یوگ۔ تین لوکوں میں عزت پانے والا۔ بھید رہت سب کا مول اور فراخ دل والا۔

سرب پالک سرب گھالک سرب کو پُن کال۔

تمام کا پالنے والا۔ تمام کو ناش کرنے والا اور پھر سب کی موت۔

جتر تتر براج ہی اودُھوت رُوپ رسال۔ ۷۹

جہاں کہاں یعنی ہر جگہ وہ موجود ہے۔ مکمل تیاگی اور تمام ذائقوں کا گھر ہے۔

نام ٹھام نہ جات جا کر رُوپ رنگ نہ ریکھ۔

جس کا کوئی خاص نام جگہ اور ذات نہیں ہے اور نہ ہی کوئی شکل رنگ اور نشان ہے۔

آ د پُرکھ اُدار مورت اجون آ دا سیکھ۔

سب کا مول (مُڈھ) ہے۔ سب میں ویاپک ہے۔ فراخ دل والی مورتی بغیر کسی جون کے شروع سے پری پورن ہے۔

دیس اور نہ بھیس جا کر رُوپ ریکھ نہ راگ۔

جس کا کوئی ملک۔ بھیکھ شکل۔ نشان اور نہ کوئی موہ ہے۔

جتر تتر دِسا وِسا ہوئے پھیلیو انراگ۔ ۸۰

جہاں کہاں ادھر ادھر پریم روپ ہو کر پھیل رہا ہے۔

نام کام بہین پیکھت دھام ہوں نہہ جاہِ۔

جونام اور کامنا کے بغیر دیکھا جاتا ہے اور جس کا کوئی خاص تھاؤں نہیں ہے۔

سرب مان سربتر مان سدیو مانت تاہِ۔

اُس کو سب مانتے ہیں۔ اس کی سب جگہ پوجا ہوتی ہے۔ ہمیشہ ہی لوگ اس کو مانتے ہیں۔

ایک مُورت انیک درسن کِین رُوپ انیک۔

جس کی ایک مورتی (ہستی) ہے۔ اور بے انت درشن ہیں۔ اس نے بے انت روپ دھارن کئے ہوئے ہیں۔

کھیل کھیل اکھیل کھیلن انت کو پھر ایک۔۸۱

دنیا کی کھیل (تماشہ) کو کھیل (رچ) کے جب اس کو اکھیل (ناش) کر دیتے ہیں تو پھر آخیر کو ایک اکیلا ہی ہوتا ہے۔

دیو بھیو نہ جاہی جِہہ بیداَور کتیب۔

جس کا دیوتے۔ چار وید اور چار کتابیں بھید نہیں جانتے

رُوپ رنگ نہ جات پات سو جانہی کہہ جیب۔

جس کا رنگ ذات فرقہ کوئی نہیں ہے وہ کسی طریقہ سے جانا جائے۔

تات مات نہ جات جا کر جنم مرن بہین۔

جس کا پتا ماتا نہیں ہے اور نہ کوئی ذات ہے اور جو جنم مرن سے رہت ہے۔

چکّر بکّر پھِرے چتر چک مانہی پُور تِین۔۸۲

جس کا ڈراؤنا موت کا چکر چاروں طرف پھر (چل) رہا ہے۔ اس کو تینوں لوک مانتے ہیں۔

لوک چودہ کے بِکھے جگ جاپ ہی جِہہ جاپ۔

چودہ لوکوں میں جگت جس کا جاپ جپ رہا ہے۔

آد دیوانا دمُورت تھاپئیو سبے جِہہ تھاپ۔

وہ سب سے پہلے کا پرکاش ہے اس کا وجود بغیر کسی شروع کے ہے جس نے یہ تمام رچنا رچی ہے۔

پرم رُوپ پُنیت مُورت پُورن پُرکھ اپار۔

بہت سندر روپ اور پوتر مورتی ہے جس کی وہ پورن پُرکھ بے انت ہے۔

سرب بِسور چیو سو ینبھو گڑھن بھنجن ہار۔۸۳

جس نے تمام جگت کو بنایا ہے وہ اپنے آپ سے پرکاش ہے۔ وہ اس کو گھڑنے اور توڑنے والا ہے۔ یعنی وہی پیدا کرنے والا اور فناہ کرنے والا ہے۔

کال ہین کلا سنجگت اکال پُرکھ ادیس۔

وہ بغیر موت کے مکمل شکتی والا ہے۔ اس اکال پُرکھ کو نمسکار ہے۔

دھرم دھام سو بھرم رہت ابھُوت الکھ ابھیس۔

جو دھرم کا گھر ہے۔ بھرم کے بغیر ہے اور پانچ تتوں کے بغیر ہے۔ وہ سمجھ سے اوپر اور کسی بھیکھ (پہراوہ) کے بغیر ہے۔

انگ راگ نہ رنگ جا کہہ جات پات نہ نام۔

جس کا نہ کوئی جسم کا انگ ہے نہ موہ اور نہ رنگ ہے اور نہ کوئی ذات فرقہ اور خاص نام ہے۔

گرب گنجن دُسٹ بھنجن مُکت دائیک کام۔۸۴

ہنکار کو ناش کرنے والا۔ دشٹوں کو مارنے والا اور مکتی کے دینے والے جس کے کام ہیں۔

آپ رُوپ اِمیک ان اُستت ایک پُرکھ اودھوت۔

وہ اپنا روپ آپ ہے۔ گھمبیر اور اُپمار ہت ہے یعنی اس کی اپما نہیں ہوسکتی۔ وہ ایک سدھ سروپ سب میں ملا ہوا برہم ہے۔

گرب گنجن سرب بھنجن آد رُوپ اسُوت۔

ہنکار کو توڑنے والا۔ تمام کو ناش کرنے والا وہ آد پرکاش روپ جنم کے بغیر ہے۔

انگ ہین ابھنگ اناتم ایک پُرکھ اپار۔

وہ جسم کے بغیر ہے۔ ابناشی (ناش رہت) ہے۔ وہ اتہ کرن کے بغیر ہے۔ وہ ایک اکیلا آپ ہی ہے۔

سرب لائق سرب گھائیک سرب کو پرتپار۔ ۸۵

وہ ہر طرح سمرتھ ہے۔ سب کو ناش کرنے والا اور سب کی پالنا کرنیوالا ہے۔

سرب گنتا سرب ہنتا سرب تے ان بھیکھ۔

تمام کی کلیان کرنے والا۔ تمام کو ناش کرنے والا سب سے علیحٰدہ ہے۔

سرب ساستر نہ جانہی جہہ رُوپ رنگ ارریکھ۔

تمام دھارمک پستک نہیں جانتے جس کے روپ رنگ اور نشان کو

پرم بید پوران جا کہہ نیت بھاکھت نت۔

جس کو وید اور پوران سب سے بڑا اور بے انت ہمیشہ سمجھتے ہیں۔

کوٹ سمرت پوُران ساستر نہ آوئی وہ چت۔ ۸٦

کروڑوں سمرتیاں۔ پوران اور شاستروں کے ذریعہ وہ سمجھ میں نہیں آسکتا۔

مدھو بھار چھند۔ تو پرساد

گُن گن اُدار۔ مہما اپار۔ آسن ابھنگ۔ اُپما اننگ۔ ۸۷

تمام گنوں کا فراخ دل داتا ہے۔ اس کی وڈیائی بہت بے انت ہے۔ اس کا آسن اڈول ہمیشہ رہنے والا ہے۔ اس کی مہما بے لاگ ہے۔ یعنی اس کی اُپما کی برابری کرنے والا کوئی دوسرا نہیں ہے۔

انبھو پرکاس۔ نسدن اناس۔ آجان باہو۔ ساہان ساہو۔ ۸۸

وہ اپنے آپ سے گیان کے پرکاش والا ہے۔ وہ رات دن (اناس) ناش رہت یعنی

موجود ہے۔ وہ لمبے بازوؤں والا ہے۔ وہ بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔

راجان راج۔ بھانان بھان۔ دیوان دیو۔ اُپما مہان۔ ۸۹

وہ راجوں کا راجہ ہے۔ سورجوں کا سورج ہے۔ دیوں کا دیوتا ہے۔ بہت بڑی اُپما والا ہے۔

اِندران اِندر۔ بالان بال۔ رنکان رنک۔ کالان کال۔ ۹۰

اِندروں کا اندر ہے۔ بڑوں کا بڑا ہے۔ غریبوں میں غریب ہے۔ موت کی موت ہے۔

انبھوُت انگ۔ آبھا ابھنگ۔ گت مِت اپار۔ گُن گن اُدار۔ ۹۱

پانچ تت کے بغیر جسم والا ہے۔ اس کی شوبھا ناش رہت ہے۔ اس کی حالت کی مریادہ بے انت ہے وہ بے انت گنوں والا ہے۔

مُن گن پرنام۔ نربھے نر کام۔ ات دُت پرچنڈ۔ مِت گت اکھنڈ۔ ۹۲

تمام منی نمسکار کرتے ہیں۔ خوف رہت اور بغیر اچھا کے ہے۔ بہت تیز پرکاش والا ہے۔ اس کی مریادہ اور حالت ایک سار ہے۔

آلِسیہ کرم۔ آدِرسیہ دھرم۔ سربابھرنا ڈھیہ۔ ان ڈنڈ باڈھیہ۔ ۹۳

جس کے کرم ادم رہت ہیں۔ جس کا دھرم آدرشک (نمونے کا) ہے۔ سب کو بھرنے (پالنے) والا ہے۔ باڈھیہ (پختہ طور پر) بغیر سزا کے ہے یعنی اس کو سزا کوئی نہیں دے سکتا۔

چاچری چھند۔ تو پرساد

گوبندے۔ مکندے۔ اُدارے۔ اپارے۔ ۹۴

سرشٹی کی پالنا کرنے والا۔ مکتی دینے والا۔ فراخ دل۔ داتار اور بے انت ہیں۔

ہری انگ۔ کری انگ۔ نرنامے۔ اکامے۔ ۹۵

ناش کرنے والا۔ پیدا کرنے والا۔ بغیر نام والا۔ بغیر اچھا والا۔

بھُو جنگ پریات چھند

چتّر چکّر کرتا۔ چتّر چکّر ہرتا۔ چتّر چکّر دا نے۔ چتّر چکّر جا نے۔ ۹۶

چاروں طرف کا کرنے والا۔ چاروں طرف کا ناش کرنے والا۔ چاروں طرف کا دان دینے والا۔ چاروں طرف کو جاننے والا۔

چتّر چکّر ورتی۔ چتّر چکّر بھرتی۔ چتّر چکّر پالے۔ چتّر چکّر کالے۔ ۹۷

چاروں طرف میں ورتن (موجود رہنے) والا۔ چاروں طرف کو بھرنے والا۔ چاروں طرف کو پالنے والا۔ چاروں طرف میں موت کرنے والا۔

چتّر چکّر پاسے۔ چتّر چکّر واسے۔ چتّر چکّر مانئے۔ چتّر چکّر دانیئے۔ ۹۸

تو چاروں طرف سے علیحدہ ہیں۔ چاروں طرف میں بسنے والا ہیں۔ چاروں طرف میں مانا جاتا ہیں۔ چاروں طرف کا داتا ہیں۔

چاچری چھند

نہ ستّرے۔ نہ مترے۔ نہ بھرمنگ۔ نہ بھترّے۔ ۹۹

نہ کوئی دشمن ہے نہ دوست ہے۔ نہ بھرم ہے نہ بھے ہے۔

نہ کرمنگ۔ نہ کائے۔ اجنمنگ۔ اجائے۔ ۱۰۰

نہ کوئی تیرا کرم ہے نہ جسم ہے۔ جنم رہت۔ استھان رہت ہیں۔

نہ چترّے نہ مترے پرے ہیں۔ پوترے۔ ۱۰۱

نہ کوئی مؤرت صؤرت ہے نہ دوست ہے۔ سب سے دُور سُدھ روپ ہے۔

پرتھیسے۔ ادیسے۔ ادرسے۔ اکرسے۔ ۱۰۲

پرتھوی کا مالک۔ سب سے شروع کا ایشور (مالک) ہیں۔ کسی کو دکھائی نہیں دیتا۔ کمزور ہونے والا نہیں۔

بھگوتی چھند تو پرساد کتھتے

کہ آچھج دیسے ۔ کہ آبھج بھیسے ۔ کہ آگنج کرمے ۔ کہ آبھنج بھرمے ۔۱۰۳

تو ناش رہت ملک والا ہیں ۔تو ناش رہت پہراوے والا ہیں ۔تو ناش رہت کاموں والا ہیں ۔تو بھرم کر کے ڈول نہیں سکتا ۔

کہ آبھج لوکے ۔ کہ آدِت سوکے ۔ کہ اوُدھوت برنے ۔ کہ بھوُت کرنے ۔۱۰۴

تیرا نہ ٹوٹنے والا ملک ہے ۔سورج کو خشک (ناش) کرنے والا ۔تو شدھ سروپ والا ہیں ۔تو دھن دولت کے کرنے والا ہیں ۔

کہ راجنگ پربھا ہیں ۔ کہ دھرمنگ دُھجا ہیں ۔
کہ آسوک برنے ۔ کہ سربا ابھرنے ۔۱۰۵

تو راجوں کی شوبھا ہیں ۔تو دھرم کا جھنڈا ہیں ۔تو غم سے رہت ہیں ۔تو سب کا بھوشن ہیں ۔

کہ جگتنگ کرِتی ہیں ۔ کہ چھترنگ چھتری ہیں ۔
کہ برہمنگ سرُوپے ۔ کہ انبھوانوُپے ۔۱۰۶

تو جگت کا رچہار ہیں ۔تو بہادروں کا بہادر ہیں ۔تو اپنا آپ سروپ ہیں ۔تو اُپمار رہت گیان والا ہیں ۔

کہ آدادیو ہیں ۔ کہ آپ ابھیو ہیں ۔
کہ چترنگ بہینے ۔ کہ ایکے اِدھینے ۔۱۰۷

تو شروع سے ہی مالک رہت ہیں ۔یعنی تیرے اوپر دوسرا کوئی مالک نہیں ہے ۔تو بھید رہت ہیں ۔تو بغیر کسی رُوپ کے ہیں ۔تو ایک اپنے ہی ماتحت ہیں ۔

کہ روزی رزاکے ۔ رحیمے رہاکے

کہ پاک بے عیب ہیں۔ کہ غیب اُلغیب ہیں۔۱۰۸

تو روزی دینے والا ہیں تو رحم کرنے والا اور رہائی (مکتی) کرنے والا ہیں۔ تو پوتر اور دوش رہت ہیں۔

کہ افوُل گنُاہ ہیں۔ کہ شاہان شاہ ہیں۔
کہ کارن کُنند ہیں۔ کہ روزی دہند ہیں۔۱۰۹

تو گناہوں کے بخشنے والا ہیں۔ تُو پاتشاہوں کا پاتشاہ ہیں۔ تو کارنوں کے کرنے والا ہیں۔ تو روزی کے دینے والا ہیں۔

کہ رازق رِحیم ہیں۔ کہ کرمنگ کرِیم ہیں۔
کہ سربنگ کلی ہیں۔ کہ سربنگ دلی ہیں۔۱۱۰

تو روزی دینے والا کرپالو ہیں۔ تو بخشش کرنے والا بخشند ہیں۔ تو تمام شکتیاں والا ہیں۔ تو سب کو ناش کرنے والا ہیں۔

کہ سربتر مانیئے۔ کہ سربتر دانیئے۔
کہ سربتر گوَنے۔ کہ سربتر بھوَنے۔۱۱۱

تو تمام کا پوجیہ ہیں۔ تو سب کا دان دینے والا ہیں۔ تو تمام جگہ پھرنے والا ہیں۔ تو سب جگہ گھر والا ہیں۔

کہ سربتر دیسے۔ کہ سربتر بھیسے۔
کہ سربتر راجے۔ کہ سربتر ساجے۔۱۱۲

تو سب ملکوں میں ہیں۔ تو سب وجودوں میں ہیں۔ تو سب کا راجہ ہیں۔ تو سب کا چاہنے والا ہیں۔

کہ سربتر دِینے۔ کہ سربتر لِینے۔

کہ سر بتر جا ہو۔ کہ سر بتر بھا ہو۔ ۱۱۳

تو سب کو دینے والا ہیں۔تو سب جگہ لین (سمایا) ہوا ہیں۔ تیرا سب جگہ تیج پرتاپ ہے۔ سب جگہ تیرا پرکاش ہے۔

کہ سر بتر دیسے۔ کہ سر بتر بھیسے۔
کہ سر بتر کالے۔ کہ سر بتر پالے۔ ۱۱۴

تو تمام ملکوں میں ہیں۔تو تمام بھیکھوں میں ہیں۔تو سب جگہ موت روپ ہیں۔تو سب جگہ پالنا کرنے والا ہیں۔

کہ سر بتر ہنتا۔ کہ سر بتر گنتا۔
کہ سر بتر بھیکھی۔ کہ سر بتر پیکھی۔ ۱۱۵

تو تمام کو ناش کرنے والا ہیں۔تو تمام کی مکتی کرنے والا ہیں۔تو تمام بھیکھوں والا ہیں اور تمام کو دیکھنے والا ہیں۔

کہ سر بتر کاجے۔ کہ سر بتر راجے۔
کہ سر بتر سوکھے۔ کہ سر بتر پوکھے۔ ۱۱۶

تو تمام کاموں کو کرنے والا ہیں۔ سب کا راجہ ہے۔ سب کو سکھانے والا ہے۔ سب کی پالنا کرنے والا ہے۔

کہ سر بتر ترانے۔ کہ سر بتر پرانے۔
کہ سر بتر دیسے۔ کہ سر بتر بھیسے۔ ۱۱۷

تو تمام بل والا ہے۔تو سب کے پران ہیں۔تو تمام ملکوں میں ہیں۔تو تمام بھیکھوں میں ہیں۔

کہ سر بتر مانیئے۔ سدیونگ پردھانیئے
کہ سر بتر جاپیئے۔ کہ سر بتر تھاپیئے۔ ۱۱۸

تو سب جگہ مانا جاتا ہے تو ہمیشہ ہی سب جگہ پردھان ہیں۔تو سب جگہ جپا جاتا ہیں۔تو سب جگہ استھت (قائم) ہیں۔

کہ سربتر بھانے۔کہ سربتر مانے۔

کہ سربتر اِندرَے۔کہ سربتر چندرے۔۱۱۹

تو سب کو بھاتا ہیں۔تجھے سب کوئی مانتا ہے۔تو سب کا راجہ ہیں۔تو سب جگہ روشنی کا چاند ہیں۔

کہ سربنگ کلیمےَ۔کہ سربنگ فہیمےَ۔

کہ عاقل علامےَ۔کہ صاحب کلامےَ۔۱۲۰

تو سب کلام کرنے والا ہیں۔یعنی سب کچھ بولنے والا تو ہی ہیں۔تو بہت بڑا بدھی وان (عقلمند) ہیں۔تو عقل اور علم والا ہیں۔تو بانی کا مالک ہیں۔یعنی تمام بانی تیرے سے ہی پیدا ہوتی ہے۔

کہ حُسن ال وجوُ ہیں۔تمام اُل رجوُ ہیں۔

ہمیسل سلامےَ۔سلیخت مُدامےَ۔ ۱۲۱

تو سندر سروپ والا ہیں۔سب کی طرف تیرا دھیان ہے۔تو ہمیشہ قائم ہیں ہمیشہ رہنے والا۔پیدائش والا ہیں۔

غنیم اُل شکستےَ۔غریب اُل پرستےَ۔

بلند اُل مقانے۔زمین اُل زمانےَ۔۱۲۲

تو دشمنوں کو ہار دینے والا ہیں۔غریبوں کی پالنا کرنے والا ہیں۔اونچے مکان والا ہیں۔پرتھوی اور آکاش میں پری پورن ہیں۔

تمیز اُل تمامےَ۔رُجو اُل نِدھانےَ۔

حریف اُل عظیمےَ۔رزائیق ریقینےَ۔۱۲۳

تو سب کی پہچان والا ہیں۔تو سب کے دھیان کا خزانہ ہیں۔تو سب سے بڑا دوست ہیں۔تو یقینی طور پر سب کو رزق دینے والا ہیں۔

انیک اُل ترنگ ہیں۔ابھید ہیں ابھنگ ہیں۔
عزیزالنواز ہیں۔غنیم اُل خراج ہیں۔۱۲۴

تو بے انت لہریں روپ ہیں۔تو بغیر بھید کے ہیں۔بغیر ناش کے ہیں۔پریموں کو وڈیائی دینے والا ہیں دشمنوں کو سزا دینے والا ہیں۔

نُروکت سرُوپ ہیں۔ترمکت بھوت ہیں۔
پربھُگت پربھا ہیں۔سوجُگت سُدھا ہیں۔۱۲۵

تو بیان نہ کئے جانے والے سروپ والا ہیں۔تیری مایا تین گنوں سے پرے ہے۔تو بڑی شوبھا والا ہیں۔تو اچھی جُگتی کا امرت ہیں۔

سدیونگ سرُوپ ہیں۔ابھیدی انُوپ ہیں۔
سمستو پراج ہیں۔سدا سرب ساج ہیں۔۱۲۶

تو ہمیشہ رہنے والا سروپ ہیں۔بغیر بھید اور اُپما کے ہیں۔تیری مہما نہیں بیان ہو سکتی اور بھید نہیں پایا جا سکتا۔تو سب کو ہار دینے (یعنی جیتنے) والا ہیں۔تو ہمیشہ سب کو بنانے والا ہیں۔

سمست اُل سلام ہیں۔سدیول کلام ہیں۔
نربادھ سرُوپ ہیں۔اگادھ ہیں انُوپ ہیں۔۱۲۷

تو سب کے نمسکار کرنے کے لائق ہیں۔تو ہمیشہ ہی بغیر اِچھّا کے ہیں۔تو نہ ناش ہونے والے سروپ والا ہیں۔تو اُپمارہت اسگاہ ہیں یعنی تیرا انت نہیں پایا جا سکتا۔

اوانگ آدرُوپے۔انادسرُوپے۔
اننگی اناما۔ترِبھنگی ترِکاما۔۱۲۸

تو آدروپ پرماتما ہیں۔ تیراروپ بغیر آد کے ہے۔ تو بغیر جسم اور نام کے ہیں۔ تین (پُتر۔ دھن اور لوک شوبھا) طرح کی کامنا۔ اِچھا کو ناش کرنیوالا ہیں۔

تِر برگنگ تِر بادھے۔ اگنجے اگادہے۔

سُبھنگ سرب بھاگے۔ سوسر بانرُ اگے۔۱۲۹

تو تین لوک کے ناش کرنے والا ہیں۔ تو ناش رہت اور اتھاہ ہیں۔ تو تمام انگوں کر کے سندر ہیں۔ تُو تمام سے پریم کرتا ہیں۔

تِربھُگت سرُوپ ہیں۔ اچھج ہیں اچھُوت ہیں۔

کہ نرکنگ پرناس ہیں۔ پرتھی اُل پرواس ہیں۔۱۳۰

تو تین لوکوں کے بھوگنے والا سروپ ہیں۔ ناش رہت اور چھونے سے رہت ہیں۔ یعنی نہ ناش ہوتا ہے اور نہ چھُوآجا سکتا ہے۔ نرک کو ناش کرنے والا ہیں۔ پرتھوی اور آکاش میں تیرا اواسا (موجودگی) ہے۔

نرُکت پربھا ہیں۔ سدیونگ سدا ہیں۔

ببھگت سرُوپ ہیں۔ پرجُگت انوُپ ہیں۔۱۳۱

تیری نہ بیان ہونے والی شوبھا ہے۔ تو ہمیشہ ہی ہمیش ہیں۔ تیرا سروپ بھوگوں کے بغیر ہے۔ اچھی جگتی کر کے تو اُپمار ہت ہیں۔ یعنی تیری دنیا کو پیدا کرنے۔ پالنے اور مارنے کی ایسی اچھی جگتی (طریقہ) ہے۔ کہ اس کی تعریف نہیں ہوسکتی ہے۔

نرُکت سدا ہیں۔ ببھگت پربھا ہیں۔

ان اُکت سرُوپ ہیں۔ پرجُگت انوُپ ہیں۔۱۳۲

تو ہمیشہ ہی بیان سے باہر ہیں۔ تیری شوبھا بھوگوں کے بغیر ہے۔ یعنی بغیر بھوگوں کے ہی تیری شوبھا ہے۔ بیان نہ ہونے والے سروپ والا ہیں۔ تو خاص جگتی (طریقہ) کر کے اُپما رہت ہیں۔ یعنی بے انت اُپماوالا ہیں۔

چاچری چھند

ابھنگ ہیں۔انگ ہیں۔ابھیکھ ہیں الیکھ ہیں۔۱۳۳

ناش رہت ہیں۔جسم رہت ہیں۔بھیکھ رہت ہیں۔لیکھے سے رہت ہیں۔یعنی اے اکال پُرکھ تو ناش نہیں ہوتا۔آپ کا کوئی جسمانی وجود نہیں۔کوئی بھیس (پہراوہ) نہیں ہے۔کوئی لیکھا نہیں ہوسکتا۔

ابھرم ہیں۔اکرم ہیں۔اناد ہیں۔جوگا د ہیں۔۱۳۴

تو بھرم رہت ہیں۔کرم رہت ہیں۔آدرہت ہیں۔جگوں کا مُڈھ ہیں۔

اجَے ہیں۔ابَے ہیں۔ابھُوت ہیں۔ادُھوت ہیں۔۱۳۵

جیتنے رہت ہیں۔ناش رہت ہیں۔پانچ تتوں کے بغیر ہیں۔اچل ہیں یعنی ہلتا ڈولتا نہیں ہیں۔

اناس ہیں۔اُداس ہیں۔ادھند ہیں۔ابندھ ہیں۔۱۳۶

ناش رہت ہیں۔موہ رہت ہیں۔دھندوں (جھگڑوں) سے رہت ہیں۔بندھن رہت ہیں۔یعنی آزاد ہیں۔

ابھگت ہیں۔بِرکت ہیں۔اناس ہیں۔پرکاس ہیں۔۱۳۷

تو بھگتی رہت ہیں۔تو ورکت (دُنیا کے پدارتھوں کا تیاگی) ہیں۔ناش رہت ہیں۔پرکاش رُوپ ہیں۔

نِچنت ہیں۔سُنِنت ہیں۔اِلکھ ہیں۔ادِکھ ہیں۔۱۳۸

چنتا رہت ہیں۔یعنی تجھے کوئی فکر نہیں ہے۔ہمیشہ رہنے والا ہیں۔تو جانا نہیں جاسکتا۔دیکھا ہیں جاسکتا۔

الیکھ ہیں۔ابھیکھ ہیں۔اڈھاہ ہیں۔اگاہ ہیں۔۱۳۹

لیکھے رہت ہیں۔بھیکھ رہت ہیں۔ڈھایا (گرایا) نہیں جاسکتا۔اتھاہ (جس کی

ہاتھ نہ آئے) ہیں۔

اسنبھ ہیں۔اگنبھ ہیں۔انِیل ہیں۔اناد ہیں۔۱۴۰

جنم رہت ہیں۔گمتا رہت (بیچار سے اوپر) ہیں۔گنتی یا رنگ رہت ہیں۔یعنی نہ کوئی رنگ ہے اور نہ کوئی گنتی ہو سکتی ہے۔آدر رہت ہیں۔یعنی تیرا کوئی مُڈھ نہیں ہے۔

انت ہیں سُنِت ہیں۔اجات ہیں۔اجاد ہیں۔۱۴۱

تو اپنے کرنے والا آپ ہیں۔ہمیشہ ہیں۔جنم رہت ہیں۔آزاد ہیں۔یعنی خود مختار ہیں۔

چرپٹ چھند۔تو پرساد

سربنگ ہنتا۔سربنگ گنتا۔سربنگ کھیاتا۔سربنگ گیاتا۔۱۴۲

سب کو مارنے والا ہیں۔سب کی گتی (مکتی) کرنے والا، سب میں ظاہر ہیں۔سب کچھ جاننے والا ہیں۔

سربنگ ہرتا۔سربنگ کرتا۔سربنگ پرانگ۔سربنگ ترانگ۔۱۴۳

سب کو ناش کرنے والا۔سب کو پیدا کرنے والا۔سب کی جِند جان۔سب کا آسرا۔

سربنگ کرمنگ۔سربنگ دھرمنگ۔سربنگ جُگتا۔سربنگ مُکتا۔۱۴۴

سب کاموں میں ویاپک (ملا ہوا) سب دھرموں میں اور سب میں ملا ہوا۔سب سے جدا ہیں۔

رساول چھند۔تو پرساد

نمو نرک ناسے۔سدیونگ پرکاسے۔

اننگنگ سرُوپے۔ابھنگنگ ببھُوتے۔۱۴۵

نمسکار ہے دوزخ (نرک) کے ناش کرنے والے کو جو ہمیشہ ہی پرکاش مان ہے۔جسم کے بغیر سروپ والا ہیں۔ناش رہت دھن دولت والا ہیں۔

پر ماتھنگ پر ماتھے۔ سدا سرب ساتھے۔
اگادھ سرُ وپے۔ نر بادھ بھُو تے۔ ۱۴۶

دوسروں کو دُکھ دینے والوں کو ناش کرنے والا۔ ہمیشہ ہی سب کے انگ سنگ ہے۔ اتھاہ (جس کا پار اوار نہیں) سروپ والا ہیں۔ بے روک ٹوک تیج پرتاپ والا ہیں۔

انگی انامے۔ تر بھنگی تر کامے۔
نر بھنگی سرُ وپے۔ سر بنگی انُو پے۔ ۱۴۷

تو انگ کے بغیر نام کے بغیر ہیں۔ تین لوک کو ناش کرنے والا۔ تین کی اِچھا پورن کرنے والا ناش رہت سروپ والا ہیں۔ سب طرح کر کے اُپما یوگ ہیں۔

نہ پوترے نہ پُترے۔ نہ سترے۔ نہ مِترے۔
نہ تاتے نہ ماتے۔ نہ جاتے نہ پاتے۔ ۱۴۸

اُس کا نہ کوئی پتر اور نہ ہی پوترا ہے۔ نہ کوئی ویری اور نہ ہی مِتر ہے۔ نہ اُس کا کوئی پتا اور نہ ہی ماتا ہے۔ اور نہ ہی اسکی کوئی ذات پات ہے۔

نر ساکنگ سِریک ہیں۔ امِتو امِیک ہیں۔
سدیونگ پر بھا ہیں۔ اجے ہیں اجا ہیں۔ ۱۴۹

بغیر رشتہ دار اور شریک کے ہیں۔ تو ماپ رہت گہرا ہیں یعنی اتنا گہرا ہیں کہ ماپ نہیں ہو سکتا۔ ہمیشہ رہنے والی شو بھا والا ہیں۔ تجھے کوئی جیت ہیں سکتا۔ جنم رہت ہیں۔

بھگوتی چھند۔ تو پرساد

کہ ظاہر ظہُور ہیں۔ کہ حاضر حضُور ہیں۔
ہمیس اُل سلام ہیں۔ سمست اُلکلام ہیں۔ ۱۵۰

تو پرگٹ پرکاش والا ہیں۔ یعنی تیرا پرکاش ظاہرا ہے۔ تو انگ سنگ ہیں۔ تو ہمیشہ قائم

ہیں۔تو سب کی بولی ہیں۔

کہ صاحب دِماغ ہیں۔کہ حُسن اُلچراغ ہیں۔
کہ کامل کریم ہیں۔کہ رازق رَحیم ہیں۔۱۵۱

تو اونچی سمجھ والا ہیں۔تو سندرتا کا دِیوا ہیں۔تو مکمل بخشش کرنے والا ہیں۔تو سب کو رزق دینے والا مہربان ہیں۔

کہ روزی دِہند ہیں۔کہ رازق رہند ہیں۔
کریم اُلکمال ہیں۔کہ حُسن اُل جمال ہیں۔۱۵۲

تو روزی دینے والا ہیں۔تو سب کو رہائی (مکتی) دینے والا ہیں۔تو مکمل بخشش کرنے والا ہیں۔

غنِیم اُلخراج ہیں۔غریب اُلنواز ہیں۔
حریف اُلشکن ہیں۔ہراس اُلفکن ہیں۔۱۵۳

دشمنوں کو دنڈ دینے والا ہیں۔غریبوں کو وڈیائی دینے والا ہیں۔دشمنوں کو ناش کرنے والا ہیں۔ڈر کو دور کرنے والا ہیں۔

کلنکنگ پرناس ہیں۔سمست اُلنواس ہیں۔
اگنجل غنِیم ہیں۔رزائیق رَحیم ہیں۔۱۵۴

سب دکھوں کا ناش کرنے والا ہیں۔سب میں نواس رکھتا ہے۔دشمنوں کو ناش کرنے والا ہیں۔سب کو روزی دینے والا کرپالو ہیں

سمست اُلزباں ہیں۔کہ صاحب کِراں ہیں۔
کہ نرکنگ پرناس ہیں۔بہشت اُلنواس ہیں۔۱۵۵

تو سب کی زبان ہیں۔تو تیج پرتاپ کا مالک ہیں۔تو نرک کو ناش کرنے والا ہیں۔سورگوں

کا واسی ہیں۔

کہ سرب اُلگون ہیں۔ ہمیس اُل رون ہیں۔
تمام اُلتمیز ہیں۔ سمست اُل عزیز ہیں۔ ۱۵۶

تو سب میں پہنچنے والا ہیں۔ تو ہمیشہ پہنچ والا ہیں۔ سب کی پہچان والا ہیں۔ سب کا پیارا ہیں۔

پرنگ پرم اِلیس ہیں۔ سمست اُل ادِیس ہیں۔
ادیس اُل الیکھ ہیں۔ ہمیس اُل ابھیکھ ہیں۔ ۱۵۷

تو بڑے سے بڑا مالک ہیں۔ سب سے نہ دیکھا جانے والا ہیں۔ بغیر دیس اور لیکھے کے ہیں۔ یعنی نہ تیرا کوئی رہنے کا مقام ہے اور نہ تیرا کوئی حساب ہو سکتا ہے۔ تو ہمیشہ ہی بغیر کسی بھیکھ کے ہیں۔

زمین اُلزماں ہیں۔ اِمیک اُل اِماں ہیں
کریم اُلکمال ہیں۔ کہ جُرأت جمال ہیں۔ ۱۵۸

تو پرتھوی اور آسمان میں ہیں۔ تو گمبھیر دھرم والا ہیں۔ تو مکمل بخشش کرنے والا ہیں۔ تو ویرتا کا سروپ ہیں۔

کہ اچلنگ پرکاس ہیں۔ کہ اِمتو سوباس ہیں۔
کہ عجب سُروپ ہیں۔ کہ اِمتو بھُوت ہیں۔ ۱۵۹

تیرا پرکاش ہمیشہ ایک سا رہنے والا ہے۔ بے انت سگندھی والا ہے۔ تیرا روپ اسچرج ہے۔ بے انت پرتاپ والا ہیں۔

کہ اِمتو پسا ہیں۔ کہ آتم پربھا ہیں۔
کہ اچلنگ انگ ہیں۔ کہ اِمتو ابھنگ ہیں۔ ۱۶۰

تو بے انت پیارے والا ہیں۔ تو اپنا ہی پرکاش آپ ہیں تو اچل ہیں۔ جسم رہت ہیں۔ تو ناش رہت بل والا ہیں۔

مدھو بھار چھند۔ تو پرساد

مُن من پرنام۔ گُن گن مُدام۔ اربر اگنج۔ ہرنر پرجنج۔ ۱۶۱

تجھے مُنی من کر کے نمسکار کرتے ہیں۔ تو ہمیشہ ہی تمام گُن وان ہیں۔ بڑے دشمنوں سے بھی تو ناش رہت ہیں۔ تو سب جیوؤں کے ناش کرنے والا ہیں۔

ان گن پرنام۔ مُن من سلام۔ ہرنر اکھنڈ۔ برنر امنڈ۔ ۱۶۲

تجھے ان گنت بے انت پرنام کرتے ہیں۔ رِشی منی من کر کے نمسکار کرتے ہیں۔ تو نرسنگھ روپ پرماتما ناش رہت ہیں۔ کسی سرِیشٹ پرش۔ برہما وغیرہ کا ستھا پن کیا ہوا نہیں ہیں۔

انبھوا ناس۔ من من پرکاس۔ گُن گن پرنام۔ جل تھل مُدام۔ ۱۶۳

گیان روپ ہیں۔ ناش رہت ہیں۔ منیوں کے من میں پرکاشمان ہیں۔ تمام گیان وان نمسکار کرتے ہیں۔ تو جلوں اور تھلوں میں قائم ہیں۔

انچھِج انگ۔ آسن ابھنگ۔ اُپما اپار۔ گت مِت اُدار۔ ۱۶۴

ناش رہت جسم والا ہیں۔ تیرا آسن ناش رہت ہے۔ تیری مہما بے انت ہے۔ تیری حالت کی مریادہ بے انت ہے۔

جل تھل امنڈ۔ دِس وِس ابھنڈ۔

جل تھل مہنت۔ دِس وِس بے انت۔ ۱۶۵

جلوں تھلوں میں شوبھا والا ہیں۔ تو چاروں طرف سدا رہت ہیں۔ جلوں تھلوں میں تو بڑا ہیں۔ تو چاروں طرف بے انت ہیں۔

انبھوا ناس۔ دھرت دھر دُھراس۔ آجان باہو۔ ایکے سدا ہو۔ ۱۶۶

گیان سروپ ناش رہت ہیں۔ دھیرج والوں کا تو اسرا ہیں۔ بلوان باہوں والا ہیں۔تو ہمیشہ ایک ہی ہیں۔

اوانکارآد۔ کتھنی اناد۔ کھل کھنڈ خیال۔ گور براکال۔ ۱۶۷

اکال پر کھ سب کا مول ہے۔ اُس کا بیان بھی آدرہت ہے۔ دشمنوں کو ایک چھن میں ناش کرنے والا ہیں۔ تو بہت سریشٹ اور کال (موت) رہت ہیں۔

گھر گھر پرنام۔ چت چرن نام۔ اَنچھج ات۔ عاجز نہ بات۔ ۱۶۸

تجھے ہر ایک گھر میں نمسکار ہوتی ہے۔ تیرا نام اور چرن دِل میں بس رہے ہیں۔ تیرا جسم ناش نہ ہونے والا ہے۔ تیری بات کسی کے آسرے نہیں ہے۔

ابجھنجھ گات۔ انرنج بات۔ ان ٹُٹ بھنڈار۔ ان ٹھٹ اپار۔ ۱۶۹

تیرا جسم اڈول ہے۔ تیری بات میں غصہ نہیں ہے۔ تیرے بھنڈارے کبھی ختم نہیں ہوتے۔ تو کسی کا قائم کیا ہوا نہیں ہے تو بے انت ہیں۔

آڈِیٹھ دھرم۔ ات ڈِھیٹھ کرم۔ ان برن اننت۔ داتا مہنت۔ ۱۷۰

تیرا دھرم (نیم) نہ دکھائی دینے والا ہے۔ تیرے کام بے خوف ہیں۔ بیان رہت اور بے انت ہیں۔ سب سے بڑا داتا ہیں۔

ہر بول منا چھند۔ تو پرساد

کرُنالیہ ہیں۔ ارگھالیہ ہیں۔ کھل کھنڈن ہیں۔ مہہ منڈن ہیں۔ ۱۷۱

تو کرپا کا گھر ہیں۔ دشمنوں کو ناش کرنے والا ہیں۔ دُشٹوں کو ناش کرنے والا ہیں۔ پرتھوی کو قائم کرنے والا ہیں۔

جگیتسور ہیں۔ پرمیسور ہیں۔ کل کارن ہیں۔ سرب اُبارن ہیں۔ ۱۷۲

جگت کا مالک ہیں۔ تو سب سے بڑا مالک ہیں۔ تو شکتی کا مول ہیں۔ سب کو تارنے

والا ہیں۔

دِھرت کے دھرن ہیں۔ جگ کے کرن ہیں۔
من مانیئے ہیں۔ جگ جانیئے ہیں۔۱۷۳

دھیرج کے قائم کرنے والا ہیں۔ یعنی دھیرج کا مالک ہیں۔ جگت کے بنانے والا ہیں۔
من میں ماننے لائق ہیں۔ جگت کر کے جانا جاتا ہیں۔

سربنگ بھر ہیں۔ سربنگ کر ہیں۔
سرب پاسیئے ہیں۔ سرب ناسیئے ہیں۔۱۷۴

سب کو پالنے والا ہیں۔ سب کو پیدا کرنے والا ہیں۔ سب کے پاس (نزدیک) ہیں۔
سب کو ناش کرنے والا ہیں۔

کرُ نا کر ہیں۔ بِسو نبھر ہیں۔ سربیسور ہیں۔ جگیتسور ہیں۔۱۷۵

تو کرپا کا سروپ ہیں۔ جگت کو پالنے والا ہیں۔ سب کا مالک ہیں۔ جگت کا مالک ہیں۔

برہمنڈس ہیں۔ کھل کھنڈس ہیں۔ پرِ تے پر ہیں۔ کرُ نا کر ہیں۔۱۷۶

تو سرشٹی کا جیون ہیں۔ دُشٹوں کو ناش کرنے والا ہیں۔ پرے سے پرے ہیں یعنی
دُور سے دُور ہیں۔ کرپا کی کان ہیں۔

اجپا جپ ہیں۔ اتھپا تھپ ہیں۔
اِ کرتا ِ کرت ہیں۔ اِمر تامرت ہیں۔۱۷۷

تو نہ سمرن کئے جانے والا سمرن ہیں۔ نہ کئے جانے والا سروپ ہیں۔ تو نہ کئے جانے والا
بنا ہوا ہیں۔ یعنی تیرا وجود ایسا ہے جو بنایا نہیں جا سکتا۔ امرت کا بھی امرت ہیں۔

اِمر تامرت ہیں۔ کرنا ِ کرت ہیں۔
اِ کرتا ِ کرت ہیں۔ دھرنی دِھرت ہیں۔۱۷۸

امرت کا بھی امرت ہیں۔کرپا کرنے والا ہیں۔نہ کئے جانے والا سروپ ہیں۔پرتھوی
کو قائم کرنے والا ہیں۔

اِمتیسور ہیں۔پرمیسور ہیں۔اکرتا کرت ہیں۔امرتا مرت ہیں۔۱۷۹

امرت کا ایشور (مالک) ہیں۔بڑا مالک ہیں۔نہ کئے ہوئے سروپ والا ہیں۔امرت کا
بھی امرت ہیں۔

عجبا کرت ہیں۔امرتا امرت ہیں۔
نرنائک ہیں۔کھل گھائک ہیں۱۸۰

اسچرج سروپ ہیں۔امرت کا امرت ہیں۔پُرشوں کا مالک ہیں۔دشٹوں کا ناش کرنے
والا ہے۔

بسونبھر ہیں۔کرُنالیے ہیں۔نرپ نائیک ہیں۔سرب پائک ہیں۔۱۸۱

جگت کو پالنے والا ہیں۔کرپا کا گھر ہیں۔راجوں کا مالک ہیں۔سب کی رکشا
کرنیوالا ہیں۔

بھوبھنجن ہیں۔اری گنجن ہیں۔رِپ تاپن ہیں۔جپ جاپن ہیں۔۱۸۲

دنیا کو ناش کرنے والا ہیں۔دشمنوں کو ناش کرنے والا ہیں۔دشمنوں کو دکھ دینے والا ہیں۔
جپ کے جپانے والا ہیں۔

اکلنگ کرت ہیں۔سربا کرت ہیں۔کرتا کر ہیں۔ہرتا ہر ہیں۔۱۸۳

کلنک رہت سروپ والا ہیں۔سبکو کرنے والا ہیں۔رچن ہاروں کا بھی رچنہار
ہیں۔ناش کرنیوالوں کو بھی ناش کرنے والا ہیں۔

پرماتم ہیں۔سرباتم ہیں۔آتم بس ہیں۔جس کے جس ہیں۔۱۸۴

بڑی آتما ہیں۔سب کا آتما ہیں۔اپنے آپ کے بس میں ہیں۔جیسا ہیں ویسا ہی ہیں۔
یعنی کوئی اس کا بیان نہیں کرسکتا کہ پرماتما کا روپ رنگ کیسا ہے۔

بھُجنگ پریات چھند

نموسُورج سُورجے نموچندر چندرے۔ نموراج راجے نموا ِندر اِندرے۔

سورجوں کے سورج کونمسکار ہے۔چاندوں کے چاند کونمسکار ہے۔راجوں کے راجے کو نمسکار ہے۔اندروں کے اندر کونمسکار ہے۔

نموا ندھ کارے نموتیج تیجے۔ نمو برند برندے نموبیج بیجے۔۱۸۵

نمسکار ہے اندھ گھور کو۔نمسکار ہے مہان پرکاش کو۔نمسکار ہے بہت سے بہت کو۔نمسکار ہے بیج کے بیج کو۔

نموراجسنگ تامسنگ سانت رُوپے۔ نمو پرم تتنگ اتتنگ سرُ وپے۔

نمسکار ہے رجوگن ۔تموگن ۔ اور ستوگن روپ کو۔یعنی پرماتما ان تینوں گنوں کے پیدا کرنے والا ہے۔اس کونمسکار ہے۔نمسکار ہے بڑے تت کو جو پانچ تتوں کے بغیر سروپ والا ہے۔

نموجوگ جوگے نموگیان گیانے۔نمومنتر منترے نمودھیان دھیانے۔۱۸۶

نمسکار ہے جو جوگ میں جوگ روپ ہے۔نمسکار ہے جو گیان میں گیان روپ ہے نمسکار ہے جومنتروں میں منتر روپ ہے۔نمسکار ہے جو دھیان میں دھیان روپ ہے۔

نموجُدھ جُدھے نموگیان گیانے۔نموبھوج بھوجے نموپان پانے۔

نمسکار ہے جو یدھ میں یدھ روپ ہے۔نمسکار ہے جو گیان میں گیان روپ ہے۔نمسکار ہے جو بھوجنوں میں بھوجن روپ ہے۔نمسکار ہے جو پانیوں میں پانی روپ ہے۔

نموکلہ،کرتا نموسانت رُوپے۔نموا ِندر اِندرے انادنگ بِھُوتے۔۱۸۷

نمسکار ہے جھگڑے پیدا کرنے والے کو۔نمسکار ہے شانت سروپ کو۔نمسکار ہے اندروں میں اندر روپ کو جس کے تیج پرتاپ کا کوئی شروع آد نہیں ہے۔

کلنکار رُوپے النکارا لنکے۔نمو آس آسے نمو بانک بنکے۔

تمام شکتیوں کا روپ ہے اور سجاوٹ کو سجاوٹ دینے والا ہے۔ نمسکار ہے مکھوں میں مکھ روپ کو۔ نمسکار ہے خوبصورتوں میں خوبصورت کو۔

ابھنگی سرُوپے اننگی انامے۔ تر بھنگی تر کالے اننگی اکامے۔ ۱۸۸

ناش رہت سروپ والا ہے۔ جسم اور نام رہت ہے تین کالوں میں تین لوکوں کو ناش کرنے والا ہے۔ جسم رہت اور اچھا رہت ہے۔

ایک اچھری چھند

اجے۔ الے۔ ابھے۔ ابے۔ ۱۸۹

اجت (نہ جیتنے والا) ہے۔ ناش رہت ہے۔ بھے رہت ہے۔ ابناشی (ہمیشہ ایک سار رہنے والا) ہے۔

ابھو۔ اجُو۔ اناس۔ اکاس۔ ۱۹۰

جنم رہت ہے۔ اچل ہے۔ ناش رہت ہے۔ سرب ویا پک ہے۔

اگنج۔ ابھنج۔ الکّھ۔ ابھکّھ۔ ۱۹۱

وہ ناش رہت ہے۔ ٹوُٹ نہیں سکتا۔ وہ جانا نہیں جا سکتا۔ بیان نہیں کیا جا سکتا۔

اکال۔ دیال۔ الیکھ۔ ابھیکھ۔ ۱۹۲

وہ موت رہت ہے۔ کرپالو ہے۔ لیکھے میں نہیں آتا۔ بھیس رہت ہے۔

انام۔ اکام۔ اگاہ۔ اڈھا۔ ۱۹۳

نام رہت ہے۔ اچھا رہت ہے۔ اڈول ہے۔ گرایا نہیں جا سکتا۔

اناتھے۔ پرماتھے۔ اجونی۔ امونی۔ ۱۹۴

مالک رہت ہے۔ سبکو ناش کرنیوالا۔ جوُنی (جنم مرن رہت) خاموشی رہت ہے۔

نہ راگے۔ نہ رنگے۔ نہ رُوپے۔ نہ ریکھے۔ ۱۹۵

نہ موہ ہے نہ پریم ہے۔ نہ روپ ہے نہ کوئی نشان ہے۔

اکرمنگ ۔ ابھرمنگ ۔ اگنجے ۔ الیکھے ۔ ۱۹۶

کرم رہت ہے۔ بھرم رہت ہے۔ ناش رہت ہے۔ لیکھے رہت ہے۔

بھُجنگ پریات چھند

نمستل پرنامے سمستل پرناسے ۔ اگنجل انامے سمستل نِواسے۔

نمسکار یوگ کو نمسکار ہے جوسکو ناش کرنے والا ہے۔ جو ناش رہت۔ نام رہت ہے اور سب میں باس رکھتا ہے۔

نِرکامنگ بِبھُوتے سمستل سرُوپے۔
کوکرمنگ پرناسی سودھرمنگ بِبھُوتے ۔ ۱۹۷

اچھار ہت دھن دولت والا اور سب کا سروپ ہے۔ کھوٹے کرموں کو ناش کرنے والا اور دھرم کے اچھے کاموں کو پھیلانے والا ہے۔

سداسچد انندسترنگ پرناسی ۔ کریم اُل کِنُندہ سمستل نِواسی۔

ہمیشہ ہی ست چت آنند ہے۔ اور دشمنوں کو ناش کرنے والا ہے۔ بخششوں کے کرنے والا اور سب میں بسنے والا۔

عجائب بِبھُوتے غجائب غنیمے ۔ ہری انگ کری انگ کریم اُل رحیمے ۔ ۱۹۸

اسچرج پرتاپ والا ۔ دشمنوں پر قہر کرنے والا ۔ سب کو ناش کرنے والا ہے۔ سکو کرنے والا ہے۔ بخشیش کرنے والا اور رحم کرنے والا۔

چتّر چکّر ورتی چتّر چکّر بھُگتے ۔ سویمبھو سبھُنگ سربدا سرب جُگتے ۔

چاروں طرف سے حکم چلا رہا ہے۔ چاروں طرف بھوگ رہا ہے اپنے آپ سے پرکاش ہے۔ سندر ہے اور سب جیوؤں میں ملا ہوا ہے۔

دوکالنگ پرناسی دیالنگ سرُوپے ۔ سدا انگ سنگے ابھنگنگ بِبھُوتے ۔ ۱۹۹

وہ جنم اور مرن کے دکھوں کو دور کرنے والا ہے۔ دنیا کا سروپ ہے۔ ہمیشہ سب کے ساتھ ہے۔ ناس رہت پرتاپ والا ہے۔

اِک اونکار ستگور پرساد

شبد ہزارے پاتشاہی دسویں

رام کلی پاتساہی۔۱۰

رے من ایسو کر سنیاسا۔

بن سے سدن سبھے کر سمجھو من ہی ماہِ اُداسا۔۱۔رہاؤ

اے میرے من! ایسا سنیاس دھارن کر کہ گھر کو ہی جنگل کی مانند سمجھ اور اپنے من میں ہی اُداسی دھارن کر یعنی جنگلوں میں جانے کی بجائے گھر میں ہی بیٹھ کر بھجن سمرن کر۔اور دنیاوی پدارتھوں کو چھوڑ کر بھاگنے کی بجائے انکا اپنے دل میں تیاگ کرو۔

جت کی جٹا جوگ کو مجن نیم کے نکھن بڈھاؤ۔

سر پر لمبی جٹائیں بڑھانے کی بجائے جت دھارن کرو اور تیرتھوں پر اشنان کرنے کی بجائے پرماتما میں اپنی برتی کو لگاؤ۔اور ناخن لمبے کرنے کی بجائے دھرم کرم کے اصولوں کو دھارن کرو۔

گیان گورُو آتم اُپدیسھو نام بھُوت لگاؤ۔۱

رستہ دکھانے والا گورُو گیان حاصل کرو۔اور اپنے آتما کو سِکھشا دیجئے اور جسم پر راکھ پرماتما کے نام کی لگاؤ۔

الپ اہار سُلپ سی نِندرا دئیا چھِما تن پریت۔

تھوڑا کھانا۔تھوڑا سونا اور جسم سے پیار کرنیکی بجائے دوسروں پر رحم اور کرپا کریئے۔

سِیل سنتوکھ سدا نرباہبو ہو یبو تِرگن اتیت۔۲

نیک چال چلن اور من میں صبر کا پالن کرو اور تین (رجو تمو ستو) گنوں سے الگ ہو جاؤ۔

کام کرودھ ہنکار لوبھ ہٹھ موہ نہ من سیوں لیاوے۔

اپنے من میں کام ۔ کرودھ ۔ لوبھ ۔ موہ اور اہنکار کا اثر نہ ہونے دیجئے ۔

تب ہی آتم تت کو درسے پرم پُرکھ کہہ پاوَے ۔ ۳ ۔ ۱

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے ۔ جب پرش ایسا ہو جائے تو پھر آتما اپنے سروپ کو دیکھتا ہے اور واہگورو کو پالیتا ہے ۔

رام کلی پاتساہی ۱۰

رے من اِہ بِدھ جوگ کماوَ ۔

سِنگی ساچ اکپٹ کنٹھلا دِھیان بھُوت چڑھاوَ ۔ ۱ ۔ رہاوَ

اے من ! جوگ کا کمانا اس طرح کریئے :

ساچ کی سِنگی (سادھوؤں کے بجانے والی تُرّی) کرو اور نِر چھلتا کی گلے میں کنٹھی ڈالو ۔ اور ایشور دھیان کی جسم پر راکھ لگاوَ ۔

تاتی گہُو آتم بس کر کی بِھچھا نام ادھارنگ ۔

اپنے من کو قابو کرنے کی ہاتھ میں کنگری پکڑو اور نام کے آسرے رہنے کی بھیک مانگو ۔

باجے پرم تار تت ہر کو اُپجے راگ رسارنگ ۔ ۱

جب ایسا ہوگا تو پرماتما کے نام کی دُھنی بجیگی اور رسیلے راگ کی دھنی پیدا ہوگی ۔

اُگھٹے تان ترنگ رنگ ات گیان گیت بندھانگ ۔

پریم کی تار کی بہت لہریں اٹھیں گی ۔ جو گیان کے گیتوں کی طرز باندھیں گی ۔

چک چک رہے دیو دانو مُن چھک چھک بیوم بوانگ ۔ ۲

حیران پریشان رہیں گے دیوتے دینت اور مُنی لوگ ۔ جو خوش و خرم ہو کر ببانوں پر سوار ہونگے ۔

آتم اُپدیس بھیس سنجم کو جاپ سو اجپا جاپے ۔

اپنے من کو اُپدیش کر کے سنجم کا بھیکھ دھارن کرے اور ایک سار ایسور کا نام سمرن کرے ۔

سدا رہے کنچن سی کائیا کال نہ کبھہو بیاپے ۔۳۔۲

اس طرح کرنے سے جسم ہمیشہ سونے کی طرح سُندر رہتا ہے اور کال کا بھے کبھی نہیں اثر کرتا۔

رام کلی پاتساہی ۔۱۰

پرانی پرم پرُکھ پگ لاگو۔

سووت کہا موہ نند را مَیں کبہو ں سچُت ہو ئے جا گو۔۱۔رہاؤ

اے انسان پرماتما کے پاؤں میں دھیان لگاؤ۔ دنیا کے پدارتھوں کے موہ کی نیند میں کیوں سو رہے ہو۔ کبھی تو ہوشیار ہو کر بیدار ہو جاؤ۔

اَورن کہاں اُپدیست ہے پس تو ہہ پر بودھ نہ لا گو۔

دوسروں کو کیا اپدیش دے رہے ہو جبکہ اے حیوان! تجھے خود کو اُپدیش نہیں لاگا۔

سِنچت کہاں پرے بکھیئن کہہ کبھہوں بِکھے رس تیاگو۔۱

برائیوں کو کیوں اکٹھا کر رہے ہو۔ کبھی تو ان برائیوں کے رسوں کو چھوڑ نا کرو۔

کیول کرم بھرم سے چینہو دھرم کرم انرا گو۔

دیگر کاموں کا کرنا محض بھرم ہی جانو۔ اور دھرم کے کرموں میں پریم کرو۔

سنگرہ کرو سدا سِمر ن کو پرم پاپ تج بھا گو۔۲

پرماتما کے سمرن کو ہمیشہ اکٹھا کرو اور پاپوں کو چھوڑ کر بھاگ جاؤ۔

جاتے دُوکھ پاپ نہہ بھیٹے کال جال تے تا گو۔

جس کرکے دکھ اور پاپ تم کو نہیں لاگیں گے اور کال کے پھندے سے بچ جاؤ گے۔

جو سُکھ چاہو سدا سبھن کو تو ہر کے رس پا گو۔۳۔۳

اگر ہر طرح کا ہمیشہ سکھ چاہتے ہو تو پرماتما کے نام رس میں اپنے آپ کو رنگ لو۔

راگ سورٹھ پاتساہی۔۱۰

پربھ جوُتو کہہ لاج ہماری۔

نِیل کنٹھ نر ہر نارائن نِیل بسن بنواری۔۱۔رہاؤ

اے پربھوجی! آپ کو ہی ہماری شرم ہے۔اے نیلے گلے والے شوجی نرسنگھ روپ پر ماتما نیلے کپڑوں اور بے جنتی مالا والے کرشن روپ پر ماتما۔

پرم پُرکھ پرمیسور سوامی پاون پوَن اہاری۔

مادھو مہاں جوت مدھ مردن مان مُکند مُراری۔۱

اے پوتر پون (ہوا) کے بھوجن والے پرم پُرکھ پر ماتما! اور مہاں جوتی مادھو مدھود ینت کے ناش کرنے والے ہنکار کو دور کرنے والے مکتی داتا۔

نِربکار نِرجُر نِندرا بِن نِربِکھ نرک نواری۔

برائی رہت۔روگ رہت۔بغیر نیند کے۔بکھے رہت۔نرک کو دور کرنیوالے

کِرپا سِندھ کال ترے درسی کُکِرت پرناسن کاری۔۲

کرپا کے سمندر تین کال کے جاننے والے اور بُرے کاموں کے ناش کرنیوالے

دھنُر پان دِھرت مان دھرادھران بِکاراس دھاری۔

ہاتھ میں دھنش والے۔دھیرج والے۔پرتھوی کو رکھنے والے۔برائی رہت تلوار کے دھارنے والے۔

ہوَمت مند چرن سرناگت کرگہہ لیہہ اُباری۔۳۔۴

میں موڑھ عقل والا آپ کے چرنوں کی شرن آیا ہوں۔میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے بچالینا کریئے۔

راگ کلیان پاتساہی ۔۱۰

بِن کرتارنہ، کرتم مانو۔

آ داجون اجےَ ابناسی تہہ پرمیسر جانو۔۱۔رہاؤ

پرمیشور کے بغیر کسی اَور کے کئے ہوئے دوسرے کومت مانو۔ وہ جو سب کا مُڈھ ہے۔ جنم رہت ہے۔ اس کو پرمیشور جانا کرو۔

کہاں بھیو جو آن جگت میں دسک اسُر ہر گھائے۔

کیا ہوا جو دنیا میں آ کر اس نے کچھ راکھشس مار دیئے۔

ادھک پرپنچ دِکھائے سبھن کہہ آپہہ برہم کہائے۔۱

سبکو بہت سے چھل فریب دکھا کر آپ ہی پرماتما کہلوایا۔

بھنجن گڑھن سمرتھ سدا پر بھ سو کم جات گِنائیو؟

جو پرماتما ہمیشہ مارنے اور جیوانے کے قابل ہے۔ وہ کس طرح انسانی جامہ میں گنا جاسکتا ہے۔

تاتے سرب کال کے اس کو گھائے بچائے نہ آئیو۔۲

اس لئے سب کی موت کرنے والے کی تلوار کے وار سے کوئی بچ نہیں آیا۔ یعنی اپنے آپ کو پرمیشور کہلوانے والا کوئی بھی کال کے چکر سے نہیں بچا۔ اگر وہ خود پرمیشور ہوتا تو وہ کال کے چکّر میں ہرگز نہ آتا۔

کیسےَ تو ہِ تارہے سُن جڑ آپ ڈُبیو بھوساگر۔

اے مورکھ سن! وہ تجھے کس طرح ترائیگا جو خود سنسار سمندر میں ڈوبا ہوا ہے۔

چھُٹہو کال پھاس تے تب ہی گہو سرن جگتا گر۔۳۔۵

اس وقت ہی کال کی پھاہی سے چھوٹو گے جب جگت کے مالک پرماتما کی شرن پکڑو گے۔

خیال پاتساہی ۔۱۰

مِتر پیارے نوں حال مُریداں دا کہنا۔

تُدھ بِن روگ رضائیاں دا اوڑھن ناگ نواساں دے رہنا۔

ہمارے دوست پرماتما کو ہمارے چیلوں کا احوال ایسے کہنا ہے کہ:

آپ کے بغیر رضائیوں کا اوڑھنا روگ (بیماری) کا کارن ہے اور گھر کا نواس سانپوں کے ساتھ رہنے کے برابر ہے۔

سُول صُراہی خنجر پیالہ بِنگ قصائیاں دا سہنا۔

شراب کی بوتل پیٹ درد کے برابر ہے اور شراب پینے کا پیگ تلوار ہے جسکا برداشت کرنا قصائیوں کے چھُرے کے برابر ہے۔

یارڑے دا سانُوں سَتّھر چنگا بھٹھ کھیڑیاں دا رہنا۔۱۔۶

ہمارے دوست پرماتما کا ہمیں زمین پر بچھا ہوا بستر ہی اچھا ہے اور اونچے محلوں کا رہنا ہمیں آگ کی بھٹھی کے برابر ہے۔

تِلنگ کافی پاتساہی ۔۱۰

کیول کال ای کرتار۔

آدانت انت مُورت گڑھن بھنجن ہار۔۱۔رہاؤ

کال ہی پرماتما ہے۔وُہی آد اور انت وجود والا پیدا کرنے اور مارنے والا ہے۔

نِند اُستت جوُن کے سم ستر مِتر نہ کوئے۔

جس کو نندا اور استتی ایک برابر ہے اور دشمن اور دوست کوئی نہیں ہے۔

کوُن باٹ پری تِسے پتھ سارتھی رتھ ہوئے۔۱

اس کو کیا پتا پڑی تھی کہ وہ ارجن کے رتھ کا رتھواہی ہوتا؟

تات مات نہ جات جا کر پُتر پوُتر مُکند۔

جس کی کوئی ذات اور ماتا پتا نہیں ہے اور پتر پوتروں کے بغیر ہے۔

کوَن کاج کہائیں گے آن دیو کی نند۔۲

وہ کس واسطے یہاں آ کر دیو کی کے بیٹے کہلائیں گے؟

دیو دینت دِساوِسا جہ کین سرب پسار۔

جس نے تمام دیوں۔ دیتوں اور چاروں طرف اور چاروں کونوں میں پھیلاؤ کیا ہوا ہے۔

کوَن اُپما توَن کو مُکھ لیت نام مُرار۔۳۔۷

اس میں اس کی کیا وڈیائی ہے اگر اس کا نام مُر دینت کو مارنے والا لے لیا جاوئے؟

راگ بِلاول پاتساہی۔۱۰ ۱

سو کِم مانس رُوپ کہائے۔

سِدھ سمادھ سادھ کر ہارے کیوں ہوں نہ دیکھن پائے۔۱۔رہاؤ

وہ انسانی وجود کس طرح کہلا سکتا ہے۔ جس کو سدھ لوگ سمادھیاں لگا کر تھک گئے۔ لیکن پھر بھی وہ اس کو دیکھنا نہ پا سکے۔

نارد بیاس پراسر دھُر وسے دھیاوت دھیان لگائے۔

نارد منی وید ویاس اور پراشر رکھی اور دھرو بھگت جیسے سمادھی لگا کر اس کو یاد کرتے ہیں۔

بید پُران ہار ہٹھ چھاڈیو تدپ دھیان نہ آئے۔۱

ویدوں اور پُرانوں کے لکھنے والوں نے تھک کر حوصلے چھوڑ دیئے لیکن وہ کسی کے دھیان میں نہیں آیا۔

دانو دیو پِساچ پریت تے نیتہہ نیت کہائے۔

دینت۔ دیوتے۔ بھوُت اور پریت وغیرہ سے وہ بے انت ہی بے انت کہلوایا۔

سُو چھم تے سُو چھم کر چینے بِردھن بِردھ بتائے۔۲

وہ چھوٹے سے چھوٹا جانا جاتا ہے اور بڑے سے بڑا کہا جاتا ہے۔

بھُوم اکاس پتال سبھے سج ایک انیک سدائے۔

پرتھوی آکاش اور پاتال سب کو بنا کر وہ ایک سے انیک کہلواتا ہے۔

سونر کال پھاس تے باچے جو ہر سرن سِدھائے۔۳۔۸

وہ پرش کال کی پھاہی سے بچ جاتا ہے جو پرماتما کی شرن میں چلا جاتا ہے۔

راگ دیو گندھاری پاتساہی۔۱۰

اِک بِن دُوسر سو نہ چنار۔

بھنجن گڑن سمرتھ سدا پربھ جانت ہے کرتار۔۱۔رہاؤ

ایک کے بغیر دُوسرے کسی کو نہ پہچانو۔ پربھو ہمیشہ مارنے جیوالنے کو سمرتھ ہے وہ کرتا پُرکھ سب کچھ جانتا ہے۔

کہاں بھیو جوات ہِت چت کر بہُہ بِدھ سِلا پُجائی۔

کیا ہوا اگر بہت پریم سے کئی طرح سے پتھر کی شلا کو پُوجن کیا۔

پان تھکیو پاہن کہہ پرست کچھ کر سِدھ نہ آئی۔۱

پتھر کی پوجا کرتے کرتے ہاتھ بھی تھک گئے۔ لیکن ہاتھ میں کچھ بھی سدھی حاصل نہ ہوئی۔

اچھت دُھوپ دِیپ ارپت ہے پاہن کچھُو نہ کھے ہے۔

پوجاری چاول۔ دُھوپ۔ دِیوے بھینٹ کرتا ہے۔ لیکن وہ پتھر کچھ گرہن نہیں کرتا۔

تا میَں کہاں سِدھ ہے رے جڑ تو ہے کچھُو بر دے ہے۔۲

اَے مُورکھ اُس پتھر کی مُورتی میں سِدھی کہاں ہے۔ جو تُجھے وُہ کوئی بخشش کر دیوے۔

جو جیئہ ہوت تو دیت کچھُو توہِ کر من بچ کرم بچار۔

اگر کوئی جیو ہوتا تو کچھ تمہارے ہاتھ میں بھی دے دیتا۔ اس بات کو اپنے من بانی اور بچنوں سے بچار دو۔

کیول ایک سرن سوامی بن یوں نہہ کتہہ اُدھار۔۳۔۹

ایک پرماتما مالک کی شرن لئے بغیر اس طرح کہیں بھی چھٹکارا نہیں ہوتا۔

راگ دیو گندھاری پاتساہی۔۱۰

بن ہر نام نہ باچن پے ہے۔

ہری کے نام کے بغیر کہیں بھی چھٹکارا نہیں ملے گا۔

چوَدہ لوک جاہِ بس کینے تا تے کہاں پلَے ہے۔۱۔رہاؤ

جس نے چودہ لوک بس کئے ہوئے ہیں۔اس سے تو کہاں بھاگ جائیگا؟

رام رحیم اُبار نہ سکہہ جا کر نام رٹَے ہے۔

شری رام چندر اور محمد صاحب تجھے بچا نہ سکیں گے جنھوں کے تو نام لے رہا ہے۔

برہما بسن رُدر سوُرج سس تے بس کال سبَے ہے۔۱

برہما۔وِشنُو۔شو۔سوُرج اور چاند یہ تمام اکال کے زیر (ادھین) ہیں۔

بید پوُران قرآن سبَے مت جا کہہ نیت کہےَ ہے۔

چار وید۔اٹھارہ پوُران اور تمام دیگر بھیکھ جسکو بے انت کہتے ہیں۔

اِندر فِندر۔مُنِندر کلپ بہو دھیاوت دھیان نہ اَوے ہے۔۲

اندر شیش ناگ اور بڑے منی راج جس کو کئی جگوں سے جپ رہے ہیں لیکن وہ اُن کے دیکھنے میں بھی نہیں آتا۔

جا کر رُوپ رنگ نہہ جنیت سو کم سیام کہےَ ہے۔

جس کا کوئی سروپ اور رنگ نہیں جانا جاتا وہ شیام کیسے کہلا سکتا ہے۔

چھٹُو کال جال تے تب ہی تا نہہ چرن لپٹےَ ہے۔۲۔۱

کال کی پھاہی سے تب ہی چھوٹو گے جب اُس پرماتما کے چرنوں میں پڑو گے۔

اِک اونکار ستگور پرساد

تو پرساد سوئیے ۔ پاتساہی ۔۱۰

سراوگ سُدھ سمُوہ سِدھان کے دیکھ پھرئیو گھر جوگ جتی کے ۔

سریوڑے اور دوسرے تمام کرم کانڈی اور سدھ لوگوں نے جوگیوں اور جتیوں کے مت وِیچار کرکے دیکھے ہیں۔

سُور سُراردن سُدھ سُدھادِک سنت سمُوہ انیک متی کے ۔

بہادر لوگ دیوتے دینت بھیکھی وغیرہ اور بیشمار بھیکھوں کے تمام سنتوں کے مت (سدھانت) بھی دیکھے ہیں۔

سارے ہی دیس کو دیکھ رہیو مت کوئو نہ دیکھیت پران پتی کے ۔

تمام ملک کو دیکھا ہے لیکن پرماتما کے مت والا کوئی بھی نہیں دیکھا۔

سِری بھگوان کی بھائے ،کر پاہوں تے ایک رتی بِن ایک رتی کے ۔۱

اکال پُرکھ کی پریما بھگتی اور شردھا کے بغیر کوئی ایک کوڑی کا بھی نہیں ہے۔

ماتے متنگ جرے جر سنگ انُوپ اُتنگ سُرنگ سوارے ۔

مست ہاتھی زری کے ساتھ جڑے (شدگارے) ہوئے بڑے سندر ،زورآور اور خوبصورت رنگوں کے سجائے ہوئے۔

کوٹ ترنگ کرُنگ سے کُودت پَون کے گوَن کو جات نِوارے ۔

کروڑوں گھوڑے ہرنوں کی طرح کودنے والے ہوا کی رفتار کو بھی پیچھے چھوڑ جاتے ہیں۔

بھاری بھُجان کے بھُوپ بھلی بِدھ نیاوت سِیس نہ جات بچارے ۔

بہت بلوان بازوؤں والے راجے جن کے آگے سر جھکاتے گنے نہیں جاسکتے۔

ایتے بھئے تو کہاں بھئے بھُوپت انت کو ناگے ہی پائے پدھارے ۔۲

اتنے بلوان راجے ہو گئے تو کیا ہوا۔ آخر کار وہ ننگے پاؤں ہی دنیا سے چلتے بنے۔

جِیت پھِرے سبھ دیس دِسان کو باجت ڈھول مردنگ نگارے۔

تمام ملکوں کو زیر کرتا رہا۔ اس خوشی میں ڈھول مردنگ نقارے وغیرہ بجتے رہے۔

گنجت گوُڑھ گجان کے سُندر ہنست ہیں ہے راج ہزارے۔

سُندر ہاتھیوں کے ٹولے گونجتے رہے اور بڑھیا قسم کے ہزاروں راج گھوڑے ہن ہناتے رہے۔

بھُوت بھِوکھ بھوان کے بھُوپت کون گنے نہہ جات بچارے۔

گذر چکے زمانے کے۔ حال زمانے کے اور آگے آنے والے زمانے کے اتنے راجے ہو گذرے ہیں جو کہ گنے اور بیچارے نہیں جا سکتے۔

سِری پت سِری بھگوان بھجے بِن انت کو انت کے دھام سِدھارے۔ ۳

یہ تمام پرماتما کے بھجن کے بغیر آخر کار جم راج کے گھر کو چلے جاتے ہیں۔

تیرتھ نہان دیا دم دان سو سنجم نیم انیک بسیکھے۔

تیرتھوں کا اشنان۔ رحم کرنا۔ برے کاموں سے من کو روکنا۔ دان کرنا اور من کی شدھی کیلئے بہت کام کرنے والے۔

بید پُران کتیب قُرآن زمین زمان سبان کے پیکھے۔

وید پران اور قرآن وغیرہ کتابوں کا پاٹھ کرنے والے تمام زمین و آسمان کے دیکھے ہیں۔

پوَن اہار جتی جت دھار سبھے سو بچار ہزارک دیکھے۔

ہوا کا کھانا کرنے والے۔ جت کے رکھنے والے جتی لوگ تمام۔ ہزار دفعہ بیچار کر دیکھے ہیں۔

سِری بھگوان بھجے بِن بھُوپت ایک رتی بِن ایک نہ لیکھے۔ ۴

اے راجہ! پرماتما کے بھجن کے بغیر اور ایک پریم کے بغیر ان میں سے کوئی ایک بھی گنتی میں

نہیں آتا۔

سُدھ سپاہ دُرنت دُباہ سوساج سناہ دُرجان دلینگے۔

سودھے (سکھلائے) ہوئے سپاہی مضبوط بازوؤں والے پختہ سنجوئیں پہن کر دشمنوں کو دبانے والے۔

بھاری گُمان بھرے من میں کر پربت پنکھ ہلے نہ ہلیں گے۔

من میں بہت غرور سے بھرے ہوئے اتنے بلوان کہ اگر پہاڑ پر لگا کر اپنی جگہ سے ہل جائیں تو ہل جائیں لیکن یہ بہادر لڑائی کے میدان میں ڈٹے ہوئے اپنی جگہ سے پاؤں پیچھے نہیں کریں گے۔

تورارِین مرور مواسن ماتے متنگن مان ملیں گے۔

دشمنوں کو توڑ کر آقیوں کو مروڑ کر مست ہاتھیوں کے زور کو توڑ دینے والے۔

سری پت سری بھگوان کرپا بِن تیاگ جہان ندان چلیں گے۔ ۵

شری اکال پُرکھ کی مہر کے بغیر (ایسے زور اور لوگ بھی) آخر کار جہان کو چھوڑ کر چلے جائیں گے۔

بیر اپار بڈے بریار ابچارہ سار کی دھار بھچھیّا۔

مہاں بلی بڑے بلکار جودھے بے خوف ہو کر لوہے کے ہتھیاروں کی تیز دھارا کو کھانے (سہارنے) والے۔

تورت دیس ملند مواسن ماتے گجان کے مان ملیّا۔

ملکوں کو جیتنے والے آقیوں کو رگڑ دینے والے اور مست ہاتھیوں کے ہنکار کو ناش کر دینے والے۔

گاڑھے گڑھان کے توڑن ہار سو باتن ہی چک چار لوئیّا۔

مضبوط قلعوں کو توڑنے والے اور باتوں ہی باتوں سے چاروں چک زمین کو ہلا لینے والے۔

صاحب سری سبھ کو سر نائیک جا چک انیک سوایک دو ئیا۔ ٦

تمام کے سروں پر سر کا مالک پر ماتما ہے۔ اس کے آگے بیشمار منگتے ہیں اور وہ ایک ہی سب کو دینے والا ہے۔

دانو دیو پھِنند نِسا چر بھُوت بھوکھ بھوان جپیں گے۔

دینت۔ دیوتے۔ شیش ناگ اور بھوت وغیرہ۔ پچھلے زمانہ کے۔ اگلے زمانہ کے اور زمانہ حال کے تمام اس کا نام سمرن کریں گے۔

جیو جِتے جل میں تھل میں پل ہی پل میں سبھ تھاپ تھپیں گے۔

پرتھوی اور پانی میں جتنے بھی جیو ہیں تمام کی رچنا ایک چھن بھر میں کر دیتا ہے۔

پُن پرتاپن باڈھت جے دُھن پاپن کے بہہ پنج کھپیں گے۔

پنوں کے پرتاپ سے جے جے کار کی دھن بجیگی اور پاپوں کے بہت دل ناش ہو جائیں گے۔

سادھ سموہ پرسن پھِریں جگ ستر سبھے اولوک چپیں گے۔

جگت میں تمام اچھے لوگ خوش رہیں گے۔ اور تمام دشمن انکو دیکھ کر کھنجھیں گے۔

مانو اِندر بِجند رنرادھپ جوَن ترلوک کو راج کرَیں گے۔

راجے اندر اور برہما جو ترلوکی کا راج کرتے ہیں۔

کوٹ سنان گجادک دان انیک سوانبھر ساج بریں گے۔

کروڑوں تیرتھوں کے اشنان اور ہاتھی وغیرہ دان کر کے بیشمار سوئمبر کر کے استریوں کو ورن (بیاہنے) والے۔

براہم مہیسو ربِسن سچی پت انت پھسے جم پھاس پرَیں گے۔

برہما۔ شو۔ وشنو اور اندر آخر کار جکڑے ہوئے جموں کی پھاس میں پڑیں گے۔

جے نر سری پت کے پرس ہیں پگ تے نر پھِر نہ دیہہ دھرَیں گے۔ ٨

جو پُرش اکال پرکھ کے چرنوں کا آسرالیویں گے وہ پُرش پھر جنم نہیں لیویں گے۔

کہاں بھئیو جو دوؤ لوچن مؤ ند کے بَیٹھ رہیو بک دھیان لگائیو۔

کیا ہوا جو دونوں آنکھیں بند کر کے بگلے کی طرح سمادھی لگا کر بیٹھا رہا۔

نہات پھرئیو لِیئے سات سمُندرن لوک گئیو پرلوک گوائیو۔

سات سمندروں کا اشنان کرتا رہا۔ اس طرح یہ لوک فضول چلا گیا اور پرلوک بھی گنوالیا۔ یعنی جسم کو اشنان کرانے میں ہی عمر گذار دی۔ کوئی لوک بھلائی کا کام نہ کیا۔ جس سے درگاہ میں جا کر اس کا اچھا عوض ملتا۔ اس طرح لوک اور پرلوک دونوں گنوا لئے۔

باس کِیئیو بِکھیان سو بیٹھ کے ایسے ہی ایس سو بَیس بتائیو۔

بڑوں کی صحبت میں بیٹھ کر رہنا کیا۔ اس طرح فضول ہی فضول میں یہ عمر گذار دی۔

ساچ کہوں سُن لیہو سبھَے جِن پریم کئیو تِن ہی پر بھ پائیو۔ ۹

میں سچ کہتا ہوں آپ سب سُن لیویں کہ جس نے پریم کیا ہے اسی نے پربھو کو پایا ہے۔ یعنی پرماتما نہ تیرتھ اشنان سے پایا جاتا ہے نہ سمادھی لگانے سے اور نہ ہی بڑوں کی صحبت کرنے سے اس کو پایا جا سکتا ہے۔ اس کو پانے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ اس کے ساتھ من سے پریم کیا جاوے۔

کاہُو لئے پاہن پُوج دھریو سِر کاہُو لئے لِنگ گرے لٹکائیو۔

کِسی نے پتھر کو پوجنے کیلئے اس پر سر رکھ دیا اور کِسی نے شولنگ کو لے کر گلے میں ڈال لیا۔

کاہُو لکھیو ہراواچی دِسا مہہ کاہُو پچھاہ کو سِیس نوائیو۔

کسی نے پرماتما کو دکن کی طرف جانا اور کسی نے مغرب کی طرف سر جھکایا۔ یعنی ہندو پرماتما کو دکن میں مان کر پوجتے ہیں اور مسلمان مکّہ کو خدا کا گھر سمجھ کر سجدہ کرتے ہیں۔

کوؤ بُتان کو پوُجت ہے پسُ کوؤ مِرتان کو پُوجن دھائیو۔

کوئی پشو بتوں کو پوجتا ہے اور کوئی مڑھیوں کو پوجنے کیلئے دوڑا پھرتا ہے۔

کُور کریا اُرجھیو سبھ ہی جگ سری بھگوان کو بھید نہ پائیو۔ ۱۰
تمام جگ جھوٹے کرموں میں ہی پھنسا ہوا ہے۔ لیکن پر ماتما کے بھید کو کسی نے نہیں پایا۔

تو پرساد سویئے۔ پاتساہی۔ ۱۰

دِینن کی پرتپال کرے نت سنت اُبار غنیمن گارَے۔
پر ماتما غریبوں کی ہمیشہ پالنا کرتا ہے اور سنتوں کی رکھیا کر کے دشمنوں کو ناش کرتا ہے۔
پچّھ پسُو نگ ناگ نرادھپ سرب سمے سبھ کو پرتپارَے۔
پنچھی۔ پشو۔ پہاڑ۔ سانپ اور راجوں سب کی ہر وقت پالنا کرتا ہے یعنی روزی دیتا ہے۔
پوکھت ہے جل میں تھل میں پل میں کل کے نہیں کرم بچارَے۔
پانی میں اور زمین میں رہنے والے جیوں کی ہر چھن پالنا کرتا ہے۔ کسی کے برے کاموں کی بچار نہیں کرتا۔ یعنی بغیر اچھے بروں کی تمیز کے سب کو دیتا ہے۔
دِین دیال دیانِدھ دوکھن دیکھت ہے پر دیت نہ ہارَے۔ ۱
غریبوں پر رحم کرنے والا رحم کا سمندر جیوؤں کے دوشوں (گناہوں) کو دیکھتا لیکن ان کی روزی دینے سے انکار نہیں کرتا۔
داہت ہے دُکھ دوکھن کو دل دُجن کے پل میں دل ڈارَے۔
دکھوں اور گناہوں کو ناش کر دیتا ہے اور دُشمنوں کے جھنڈ ایک چھن میں رگڑ دیتا ہے۔
کھنڈ اکھنڈ پرچنڈ پہارن پُورن پریم کی پرِیت سنبھارئے۔
ناش کرنے سے جو ناش نہیں ہوتے ان کو ناش کرنے کو مہابلی ہے اور مکمل پریمیوں کے پریم کو پالنے والا ہے۔
پار نہ پائے سکے پدماپت بید کتیب ابھید اُچارَے۔
جس کا وشنو بھگوان انت نہیں پا سکتا اور وید اور قرآن وغیرہ کتابیں بھی جس کو کہتی ہیں کہ اس

کا کوئی بھید (انت) نہیں پا سکتا۔

روزی ہی راز بلو کت رازق رو کھ رُوحان کی روزی نہ ٹارَ رے۔۲

پرماتما روزانہ ہی جیوں کے اچھے اور برے بھیدوں کو دیکھتا ہے۔ لیکن غصہ میں آ کر کسی کی روزی بند نہیں کرتا۔ یعنی اچھے اور برے دونوں کو بلا تمیز روزی دیتا ہی رہتا ہے۔

رکیٹ پتنگ کرُ نگ بھجنگم بھُوت بِھو کھ بھوان بنائے۔

کیڑے پتنگے ہرن اور سانپ جو پرماتما نے پیچھے آگے اور اب بنائے ہیں۔

دیوا دیو کھپے اہنمیو نہ بھیو لکھئیو بھرم سیئیوں بھرمائے۔

دیوتے دینت اہنکار میں ناش ہو گئے۔ لیکن انہوں نے بھی پرماتما کا کوئی بھید نہ جانا۔ وہ بھی بھرم میں ہی پھرتے رہے۔

بید پوُران کتیب قُرآن حسیب تھکے کر ہاتھ نہ آئے

وید پُران اور کتابیں قرآن وغیرہ حساب لگاتے ہوئے تھک گئے لیکن پرماتما کا بھید نہ ملا۔

پوُرن پریم پربھاوِ بنا پت سیئو کِن سِری پدما پت پائے۔۳

مُکمل پریم کے پرکاش کے بغیر عزت کیساتھ کِس نے پرماتما کو پایا ہے؟ یعنی پریم کے بغیر پرماتما کو کسی نے نہیں پایا۔

آدا ننت اگادھ ادو یکھ سو بھوُت بِھو کھ بھوان ابھےَ ہے۔

جو سب کا آد ہے۔ بے انت ہے۔ اتھاہ ہے۔ ایرکھا رہت ہے۔ وہ پیچھے آگے اور اب تین کال ہی نربھے ہے۔

انت بِہین اناتم آپ اداگ ادو کھ اچھّد راچھےَ ہے۔

وہ آپ انت رہت ہے۔ آتما رہت ہے۔ داغ رہت ہے۔ دُکھ رہت ہے۔ گناہ رہت اور ناش رہت ہے۔

لوگن کے کرتا ہرتا جل میں تھل میں بھرتا پربھ وَے ہے۔

لوگوں کو پیدا کرنے والا اور ناش کرنے والا۔ جلوں تھلوں میں وہی پر بھو پالنا کرتا ہے

دِین دیال دئیا کر سری پت سُندر سری پد ما پت اے ہے۔ ۴

غریبوں پر رحم کرنے والا۔ دئیا کا سمندر۔ سوامی۔ سُندر لچھمی کا پتی یہی ہے۔

کام نہ کرودھ نہ لوبھ نہ موہ نہ روگ نہ سوگ نہ بھوگ نہ بھے ہے۔

اُس کو نہ کام ہے۔ نہ کرودھ ہے۔ نہ لوبھ ہے۔ نہ موہ ہے اور نہ روگ ہے۔ نہ غم ہے۔ نہ بھوگ ہے نہ خوف ہے۔

دیہہ بہین سنیہہ سبھو تن نیہہ بر کت اگیہہ اچھے ہے۔

وہ جسم کے بغیر ہے۔ اُس کا سب جسموں کے ساتھ پیار ہے لیکن موہ رہت۔ گھر رہت اور ناش رہت ہے۔

جان کو دیت اجان کو دیت زمیں کو دیت زمان کو دے ہے۔

جان داروں کو دیتا ہے۔ بے جان داروں کو دیتا ہے۔ زمین واسیوں کو دیتا ہے۔ آکاش واسیوں کو دیتا ہے۔

کاہے کو ڈولت ہے تمری سُدھ سُندر سری پد ما پت لے ہے۔ ۵

اے بھائی! تم فکر میں ڈولتے کیوں ہو۔ تمہاری خیر گیری سُندر لچھمی کے پتی کریں گے۔

روگن تے ارسوگن تے جل جوگن تے بہو بھانت بچاوے۔

بیماریوں اور غمیوں سے اور دیگر آفات سے سب طرح سے بچاتا ہے۔

سترا نیک چلاوت گھاؤ تئو تن ایک نہ لاگن پاوے۔

دشمن بے شمار وار کرتا ہے تو بھی جسم کو ایک بھی نہیں لگنے پاتا۔

راکھت ہے اپنو کر دے کر پاپ سنبوہ نہ بھیٹن پاوے۔

پرماتما اپنا ہاتھ دے کر راکھتا ہے اور تمام طرح کے پاپ چھونے نہیں پاتے۔

اَور کی بات کہا کہہ توسوَ سو پیٹ ہی کے پٹ بیچ بچاوے۔٦

اور دوسری بات آپ کو کیا بتاؤں وہ ماتا کے پیٹ کے پردہ کے اندر بچاتا ہے۔

جچّھ بھُجنگ سودانو دیو ابھیو تُمے سبھ ہی کر دھیاوَے۔

جچھ۔سانپ۔دینت اور دیوتے تمام آپ کو بھید رہت کر کے دھیاتے ہیں۔

بھُوم اکاس پتال رساتل جچھ بھُجنگ سبھے سِر نیاوَے۔

پرتھوی۔آکاش پتال اور نرک کے جیو اور جچھ وسانپ تمام آپ کو سر جھکاتے یعنی نمسکار کرتے ہیں۔

پائے سکے نہیں پار پربھا ہو کو نیت ہی نیتھہ بید بتاوَے۔

یہ تمہاری مہما کا بھید نہیں پا سکے اور وید بھی بے انت ہی بے انت بتاتے ہیں۔

کھوج تھکے سب ہی کھُجیا سُر ہار پرے ہر ہاتھ نہ آوَے۔٧

تمام تلاش کرنے والے تلاش کر کے تھک گئے ہیں اور دیوتے ہار گئے ہیں لیکن پربھو ہاتھ نہیں آتا۔

نارد سے چتر انن سے رُمنا رکھ سے سبھہُو مِل گائیو۔

نارد منی سے لے کر برہما جیسے اور لومس رکھی جیسوں تمام نے مل کر یش کیا ہے۔

بید کتیب نہ بھید لکھیو سبھ ہار پرے ہر ہاتھ نہ آئیو۔

وید اور کتیبوں نے بھید نہیں جانا۔تمام ہار گئے لیکن ہری کسی کے ہاتھ نہیں آیا۔

پائے سکے نہیں پار اُماپت سِدّھ سناتھ سنتن دھیائیو۔

شوجی بھی انت نہیں پا سکے۔سدھوں نے بمعہ اپنے ناتھوں کے اور سنت سنکارک وغیرہ رکھیوں نے بھی جس کو دھیایا ہے۔

دھیان دھرو تہہ کو من میں جہہ کو امتوج سبھے جگ چھائیو۔٨

اس کا من میں دھیان لگاؤ جس کا تمام جگت میں تیج پھیل رہا ہے۔

بید پوران کتیب قرآن ابھید نرپان سبھے پچھارے۔

وید پوران قرآن وغیرہ چار کتابیں اور راجے تمام اس بھید رہت پرماتما کے لئے تھک ہارے ہیں۔

بھید نہ پائے سکیو انبھید کوکھیدت ہے انچھید پکارے۔

اس بھید رہت پربھو کا بھید نہ پاسکے۔ دکھی ہوکر اس کو پکارتے (یاد کرتے) ہیں۔

راگ نہ رُوپ نہ ریکھ نہ رنگ نہ ساک نہ سوگ نہ سنگ تہارے۔

جس کو نہ پریم ہے۔ نہ شکل نہ نشان نہ رنگ نہ رشتہ دار۔ نہ غم ہے۔ وہ تمہارے ساتھ ہے۔

آدانا داگادھ ابھیکھ ادو یکھ جپیو تن ہی کُل تارے۔ ۹

جس نے اس آدرہت اور سب کے آداتھاہ۔ بھیکھ رہت اور دوئی رہت پرماتما کو جپا اس نے ہی اپنے خاندان کو تار دیا ہے۔

تیرتھ کوٹ کئے اسنان دیئے بہو دان مہابرت دھارے۔

کروڑوں تیرتھوں کے اشنان کئے اور بہت دان دیئے اور بڑے بڑے برت رکھے۔

دیس پھر یو کر بھیس تپودھن کیس دھرے نہ ملے ہر پیارے۔

تپیسروں کے بھیکھ دھارن کر کے کئی ملک پھرے اور جٹائیں رکھ لیں۔ لیکن اس پیارے پربھو کو نہ مل سکے۔

آسن کوٹ کرے اسٹانگ دھرے بہو نیاس کرے مُکھ کارے۔

خواہ کروڑ طرح کے آسن کرلیوے۔ یوگ کے آٹھ انگ دھارن کرلیوے اور بھی بہت سے سادھن کرلیوے اور منہ بھی کالا کرلیوے۔

دین دیال اکال بھجے بن انت کو انت کے دھام سدھارے۔ ۱۰

لیکن غریبوں کے مددگار پربھو کے سمرن کے بغیر آخر کار جموں کے گھر نرک میں جائے گا۔

اننْد صاحب

رام کلی محلّہ ۳۔ اننْد

اِک اونکار ستگو رپرساد

اننْد بھیٔا میری مائے ستگُورو میں پائیٔا۔

اے میری ماتا مجھے خوشی ہوئی ہے میں نے ستگوروکو پالیا ہے۔

ستگُورتا پائیا سہج سیتی من وِجیاوادھائیا۔

ستگُوروکوتو آرام سے سبھاوک ہی پالیا ہے۔اس لئے من میں خوشیاں پرگٹ ہورہی ہیں۔

راگ رتن پروار پریاں سبد گاون آئیا۔

امولک راگ اوران کی راگنیاں بمعہ پریوار کے تمام شبد گانے کیلئے (ہمارے اندر) آئے ہیں۔

سبدوتا گاوہ ہری کیرامن جنی وسائیا۔

ہری نام کے شبد گاؤ۔جنہوں نے اس کو اپنے من اندر دھارن کرلیا ہے۔

کہَے نانک اننْد ہوآ ستگُورو میں پائیا۔ا

گوروجی فرماتے ہیں کہ مجھے خوشی ہوئی ہے۔میں نے ستگُوروکو پالیا ہے۔

اے من میریا تُو سدا رہو ہرنالے۔

ہرنال رہوتُو من میرے دُوکھ سبھ وِسارنا۔

اے میرے من !تو ہمیشہ پرماتما کے ساتھ رہنا کر پرماتما کے ساتھ رہنے سے تمام دُکھ بھُول جاتے ہیں۔

انگی کاراوہ کرے تیرا کارج سبھ سوارنا۔

وہ پرماتما تیرا اپکش کرے گا۔جوسب کام ٹھیک کردینے والا ہے۔

سبھنا گلاں سمرتھ سوامی سو کیوں منو وِسارے۔

وہ مالک پرماتما سب باتوں کوٹھیک کرنے کے قابل ہے اس کومن سے کیوں بھلاتا ہے یعنی اس کو ہمیشہ یادرکھ۔

کہے نانک من میرے سدا رہو ہرنالے۔۲

گُوروجی کہتے ہیں اے میرے من! تو ہمیشہ ہری پربھو کے ساتھ رہو۔ یعنی اس کو کبھی نہ بھلاؤ۔

ساچے صاحبا کیا ناہیں گھر تیرَے۔

گھر تاں تیرے سبھ کچھ ہے جس دیہہ سو پاوے۔

اے سچے مالک! آپ کے گھر میں کیا کچھ نہیں ہے؟ آپ کے گھر میں ہے تو سب کچھ لیکن جس کو تو بخشش کریں وہی اس کو پاتا ہے۔

سدا صِفت صلاح تیری نام من وساوے۔

جو ہمیشہ آپ کی اُپما کرتا ہے اور آپ کے نام کو من میں بستا ہے۔ (اس کو تو سب کچھ دیتا ہے)

نام جن کےَ من وسیا واجے سبد گھنیرے۔

کہےَ نانک سچے صاحب کیا ناہیں گھر تیرے۔۳

جن کے من میں پرماتما کا نام بسا ہے ان کے ہردے میں بہت باجے بجتے ہیں۔ گُوروجی فرماتے ہیں اے سچے مالک جی! آپ کے گھر میں کیا نہیں ہے؟ یعنی سب کچھ ہے۔

ساچا نام میرا آدھارو۔ ساچ نام ادھار میرا جن بھُکھاں سب گوائیاں۔

سچا نام میرا اسہارا ہے۔ سچا نام میرا آسرا ہے۔ جس نے میری تمام بھوکھوں کو دور کر دیا ہے۔

کر سانت سُکھ من آئے وسیا جن اِچھاں سبھ پُو جائیاں۔

شانتی کر کے من میں سکھ آبسا ہے۔ جس نے سب خواہشیں پوری کردی ہیں۔

سدا قُربان کِتیا گُو روو ٹوں جِسدیاں اِہ وڈیائیاں۔

اپنا آپ میں نے ہمیشہ کے لئے گورو سے قربان کر دیا جس گُورو کی یہ مہربانیاں ہیں۔

کہے نانک سُنو سنتہو سبد دھرو پیارو۔ ساچا نام میرا آدھارو۔۴

گُورو جی کہتے ہیں کہ اے نیک پُرشو! پرماتما کیساتھ پریم کرو۔ اس کا سچا نام ہی میرا آسرا ہے۔

واجے پنچ سبد تِت گھر سبھاگے۔ گھر سبھاگے سبد واجے کلا جِت گھر دھاریا۔

اُس بھاگاں والے (خوش قسمت) گھر میں پانچ طرح کے شبد بجتے ہیں۔ خوش قسمت گھر میں شبد بجتے ہیں۔ جس گھر میں آپ نے اپنی شکتی رکھی ہے۔

پنچ دُوت تُدھ وس کِیتے کال کنٹک ماریا۔

پانچ دشٹ یعنی کام کرودھ وغیرہ آپ نے قابو کئے ہوئے ہیں اور دکھ دینے والے کال کو دور کیا ہوا ہے۔

دُھر کرم پایا تُدھ جِن کَو سے نام ہر کے لاگے۔

جنہوں کو آپ نے شروع سے بخشیش کی ہوئی ہے وہی آپکے نام میں لگتے ہیں۔

کہے نانک تہہ سُکھ ہوآ تِت گھر انحد واجے۔۵

گورو جی فرماتے ہیں کہ اسی کو سکھ ہوتا ہے اور اسی کے ہردے میں لگا تار شبد بجتے ہیں۔

ساچی لِوے بِن دیہہ نمانی۔

دیہہ نمانی لِوے باجھوں کیا کرے وِچاریا۔

سچی پریت کے بغیر یہ دیہی بے آسرا ہے۔ یہ بے آسرا پریم کے بغیر بیچاری کیا کر سکتی ہے؟

تُدھ باجھ سمرتھ کوئے ناہی کرپا کر بنواریا۔

اے پرماتما! آپ کے بغیر دوسرا کوئی اس قابل نہیں ہے تو مہر کر۔

ایس نو ہور تھاؤ نا ہی سبد لاگ سوارِ یا۔

اس کو اور کوئی جگہ نہیں ہے۔ یہ آپ کے نام میں لگ کر ہی سپھل ہو سکتی ہے۔

کہے نانک لِو ے باجھو کیا کرے ویچاریا۔ ٦

گورو جی کہتے ہیں کہ پریم کے بغیر یہ بیچاری کیا کر سکتی ہے۔ کیونکہ سریر تو سیوا پریم سے ہی سپھلا ہوتا ہے۔

آنند آنند سبھ کو کہے آنند گورو تے جانیا۔

سب کوئی خوشی خوشی کہتا ہے۔ لیکن اصل خوشی گورو جی سے جانی جاتی ہے۔

جانیا آنند سدا گُور تے ِکر پا کر پیاریا۔

آنند (خوشی) ہمیشہ گورو جی سے جانا جاتا ہے۔ جب وہ اپنے پیاروں پر کرپا کرتا ہے۔

کر ِکر پا ِکل وِکھ کٹے گیان انجن ساریا۔

گورو جی کرپا کر کے پاپ ناش کر دیتا ہے اور گیان کا سرمہ ڈال دیتا ہے یعنی گیان درشٹی کر دیتا ہے۔

اندروں ِجن کا موہ تُٹا ِتن کا سبد سچے سواریا۔

جنہوں کا ہردے سے موہ ٹوٹ گیا ہے ان کا بچن پر ماتما نے ٹھیک کر دیا ہے یعنی وہ سچ بولنے والے ہو جاتے ہیں۔

کہہ نانک ایہہ انند ہے آنند گُر تے جانیا۔ ٧

گوُرو جی کہتے ہیں کہ یہی آنند ہے جو آنند گورو سے جانا ہے۔

بابا ِجس توُ دیہہ سوئی جن پاوے۔

اے پربھو! جس کو تو آنند دیتا ہے وہی پرش پاتا ہے۔

پاوے تا سو جن دیہہ ِجسنو ہور کیا کرہِ ویچاریا۔

جس کوتو دیتا ہے وہی پرش پاتا ہے اور دوسرے پرش (جن کوتو نہیں دیتا) وہ بیچارے کیا کر سکتے ہیں۔

اِک بھرم بھُولے پھِرہِ دہدِس اِک نام لاگ سواریا۔

ایک پُرش تو بھرم میں بھولے ہوئے تمام دنیا میں گھومتے پھرتے ہیں اور ایک کسی نے نام میں لگ کر اپنا نام سنوار لیا ہے۔

گُور پرسادی من بھئیا نرمل جِنا بھانا بھاوَے۔

گورو کی کرپا سے ان کا من صاف ہو گیا ہے جن کو اس کا بھانا (رضا حکم) اچھا لگتا ہے۔

کہےَ نانک جِس دیہہ پیارے سوئی جن پاوَے۔۸

گُورو جی کہتے ہیں اے پیارے جس کو تو دیتا ہے وُہی پرش آنند کو پاتا ہے۔

آوُہ سنت پیار یہو اکتھ کی کرہِ کہانی۔

اے پیارے سنت جنو آوَمل کر پرماتما کی وارتالاپ کریں۔

کرہِ کہانی اکتھ کیری کِت دُآرے پایئے۔

پرماتما کی بات کریں کہ کس طریقہ سے اسے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

تن من دھن سبھ سونپ گُور کو حُکم منیئے پایئے۔

گورو کو اپنا سر یرمن اور دھن دے دیویں اور اس کے حکم کی پالنا کریں۔تو وہ حاصل ہوتا ہے (یہ اوپر کے سوال کا جواب ہے)

حُکم منئیو گُور و کیرا گاوُہ سچّی بانی۔

گُورو کی اُوچارن کی ہوئی بانی کو گاوَ اور (جو کچھ اس میں اُپدیش دیا ہوا ہے) اس کو مانو (یہی گورو کا حکم ہے)

کہےَ نانک سُنہو سنتو کتھیئو اکتھ کہانی۔۹

گُورو جی کہتے ہیں کہ اے سنت جنوں ہماری بات کو سنو کہ آپ پرماتما (نہ بیان کئے

جانے والی) کی وارتا کو کہو۔ یعنی جس پرماتما کی کسی بات کا بیان نہیں ہوسکتا اس کا لیش کرو۔

اے من چنچلا چترائی کِنے نہ پائیا۔

اے چالاک من! چالاکی سے پرماتما کو کسی نے نہیں پایا۔

چترائی نہ پائیا کِنے تُو سُن من میریا۔

چالاکی سے کسی نے حاصل نہیں کیا۔ اے میرے من تو سن۔

اِہ مایا موہنی جِن ایت بھرم بھُلائیا۔

یہ من کو بھلادینے والی مایا ہے جس نے جیو کو اس بھرم میں بھلایا ہوا ہے (کہ چالاکی سے پایا جاتا ہے)

مایا تا موہنی تِنے کیتی جِن ٹھگولی پائیا۔

یہ ٹھگنے والی مائیا اس نے پیدا کی ہوئی ہے جس نے موہ کی پھاہی (اس جیو کو) پائی ہوئی ہے۔

قُربان کیتا تِسے وِٹھو جِن موہ میٹھا لائیا۔

میں نے اپنا آپ اس سے قربان کیا ہے جس نے جیونکو موہ میٹھا کر کے چھوڑا ہوا ہے۔

کہے نانک من چنچل چترائی کِنے نہ پائیا۔۱۰

گوُروجی کہتے ہیں کہ اے چالاک من! چالاکی سے کسی نے (کچھ) نہیں پایا۔

اے من پیاریا تُو سدا سچ سمالے۔

اے پیارے من! تو ہمیشہ ہی سچ کو یاد کرتا رہو۔ کیونکہ

اِہ کُٹنب تُو جہ دیکھدا چلے ناہی تیرے نالے۔

یہ پریوار جو تم دیکھ رہے ہو یہ آخرکار تمہارے ساتھ نہیں جائے گا۔

ساتھ تیرے چلے ناہی تِس نال کیئوں چِت لائیئے۔

یہ آخیر وقت تمہارے ساتھ نہیں جائے گا۔ اس کے ساتھ تم من کو کیوں لگاتے ہو۔

ایسا کم مؤ لے نہ کیچئے جِت انت پچھوتا ئیے۔

ایسا کام کبھی نہیں کرنا چاہئے جس سے آخیر کو پچھتانا پڑے۔

ستگُو رو کا اُپدیس سُن تو ہووَ ے تیرے نا لے۔

تم ستگُو رو کے اُپدیش کو سنو جو آخیر کو تمہارے ساتھ مددگار ہوگا۔

کہےَ نا نک من پیارے تُو سدا سچ سما لے۔۱۱

گوُرو جی کہتے ہیں کہ اے پیارے من! تم ہمیشہ ہی سچ کو یاد رکھو۔

اگم اگو چرا تیرا انت نہ پا ئیا۔

اے بدھی میں نہ آنیوالے اور ناک کان ہاتھ سے نہ جانے والے پرماتما! آپ کا کسی نے انت نہیں پایا۔

انتو نہ پایا کِنے تیرا آ پنا آپ تُو جان ہے۔

آپ کا انت کسی نے نہیں پایا۔ تو خود ہی اپنا انت جانتا ہیں۔

جیئہ جنت سبھ کھیل تیرا کیا کو آ کھ وکھان ہے۔

یہ جیو جنتو تمام آپ کا کیا ہوا کھیل ہے۔ کوئی آپ کا کیا بیان کرسکتا ہے؟

آ کھیہہ تا ویکھہہ سبھ تُو ہے جِن جگت اُپا ئیا۔

سب کچھ کہتا اور دیکھتا تو آپ ہی ہیں جس نے یہ جگت پیدا کیا ہے۔

کہَے نا نک تُو سدا اگم ہے تیرا انت نہ پا ئیا۔۱۲

گوُرو جی کہتے ہیں کہ اے پرماتما! تو ہمیشہ ہی سوچ سمجھ میں آنے والا ہیں۔ آپ کا کسی نے انت نہیں پایا۔

سُر نر مُن جن انمرت کھوجدے سو انمرت گور تے پا ئیا۔

جس امرت کو دیوتے اور مُنی وغیرہ ڈھونڈ تے ہیں وہ امرت ہم نے گوُرو سے حاصل کیا ہے۔

پائِیا انمرت گوُر کرِ پا کینی سچّا من وسائِیا۔

گوُرو جی نے کرپا کری تو امرت پراپت کیا اور سچا نام من میں بسایا ہے۔

جِیئہ جنت سبھ تُدھ اُپائے اِک وےکھ پرسن آئِیا۔

اے واہگورو یہ جیو اور جنت سب آپ نے ہی پیدا کیئے ہیں۔کئی ایک اس آپکی لیلا کو دیکھتے ہیں اور کئی ایک اس کی سیوا کرتے ہیں۔

لب لوبھ اہنکار چُوکا ستگوُرو بھلا بھائِیا۔

اُن کا لالچ۔لوبھ اور غرور مٹ گیا ہے۔جن کو ستگورو کا حکم اچھا لگا ہے۔

کہَے نانک جِسنو آپ تُٹھا تِن انمرت گوُر تے پائِیا۔۱۳

گوُرو جی کہتے ہیں کہ جس پر پرماتما آپ مہربان ہوا ہے انہوں نے گورو جی سے امرت اپدیش حاصل کیا ہے۔

بھگتاں کی چال نِرالی۔چالا نِرالی بھگتاں کیری بِکھم مارگ چلنا۔

پرمیشور کی بھگتی کرنے والوں کی مریادہ دنیا سے علیٰحدہ ہوتی ہے۔بھگتوں کی مریادہ علیٰحدہ ہوتی ہے ان کے راستہ پر چلنا بہت مشکل ہے۔

لب لوبھ اہنکار تج تِرسنا بہت ناہی بولنا۔

(بھگتوں کی مریادہ یہ ہوتی ہے) لالچ۔لوبھ۔اہنکار اور ترِشنا کو چھوڑ کر کے وہ زیادہ بولنا نہیں کرتے۔

کھنِہو تِکھی والہو نِکی ایت مارگ جانا۔

جو تلوار سے تیز۔بال سے باریک ہے۔اُس راستے پر چلنا پڑتا ہے۔

گوُر پرسادی جِنی آپ تجیا ہر واسنا سمانی۔

گوُرو کی کرپا سے جنہوں نے اپنے آپ کا مان دور کر دیا ہے ان کے ہردے میں ہری پر بھو کی اچھا گھر کر جاتی ہے۔

کہے نا نک چال بھگتاں جُگو جُگ نِرالی۔۱۴

گورُو جی فرماتے ہیں کہ بھگتوں کی مریادہ سب جُگوں میں دُنیا سے علیحدہ ہی ہوتی ہے۔

جِئوں تُو چلا یہہ ِتو چلہہ سوامی ہور کیا جانا گن تیرے۔

اے مالک جی جس طرح آپ جیوں کو چلاتے ہیں اسی طرح وہ چلتے ہیں اس کے علاوہ میں آپ کے گن کیا جان سکتا ہوں؟

جو تُو چلایہہ ِتو ے چلہہ ِجتا مارگ پاوہے۔

جس طرح آپ چلاتے ہو وہ اسی طرح چلتے ہیں۔ جن کو آپ راستہ پر ڈالتے ہیں۔

کر ِکر پا ِجن نام لایہہ سے ہر ہر سدا دھیاوہے۔

اے پربھو! کرپا کر کے جن کو آپ نام میں لگاتے ہو وہی ہمیشہ ہری ہر سمرتے ہیں۔

ِجسنو کتھا سُنا یہہ آپنی سے گُوردوارے سُکھ پاوہے۔

جس کو تم اپنی کتھا سناتے ہو وہی گورُو کے اُپدیش دوارا آتم سکھ کو پاتے ہیں۔

کہے نانک سچے صاحب ِجئوں بھاوے ِتو ے چلاوہے۔۱۵

گورُو جی فرماتے ہیں کہ اے سچے مالک جی! جس طرح آپ کو منظور ہوتا ہے اسی طرح آپ چلاتے ہیں (دنیا کے جیوںکو)

ایہہ سوہلا سبد سوہاوا۔ سبد وسوہاوا سدا سوہلا ستگورُو سُنایا۔

یہ سُندر اُپدیش کا گیت ہے۔ اُپدیش کا گیت وہ ہمیشہ سن رہے ہیں۔ جو ستگورو جی نے سنایا ہے۔

ایہہ ِتن کے من وسیا ِجن دُھر ہو ِلکھیا آیا۔

یہ (سُندر اُپدیش) ان کے من میں بستا ہے جن کے کرموں میں درگاہ سے ہی لکھا ہوا آتا ہے۔

اِک پھر یہہ گھنیرے کر یہہ گلاں گلیں ِکنے نہ پایا۔

کئی لوگ بہت گھومتے ہیں اور باتیں بناتے ہیں۔ لیکن باتوں سے پربھو کو کسی نے حاصل نہیں کیا۔

کہے نانک سبد سوہلا ستگورُو سُنایا۔۱۶

گورُو جی کہتے ہیں کہ اُپدیش کا سندر گیت ستگورُو جی نے سنایا ہے۔

پوت ہوئے سے جنءَ جنی ہر دھیایا۔

جنہوں نے پرماتما کو سمرا ہے وہ پُرش شُدھ (نرمل) ہوئے ہیں۔

ہر دھیایا پوت ہوئے گورمُکھ جنی دھیایا۔

جنہوں نے ہری کو سمرا ہے وہ شدھ نرمل ہوئے ہیں۔ جنہوں نے گورو دوارے سمرا ہے (وہ پوتر ہوئے ہیں)

پوت ماتا پِتا کُٹنب سہت سِئوں پوت سنگت سبائیا۔

بمعہ ماتا پتا کے وہ پریوار بھی شُدھ ہے اور ان کی سنگت کرنے والے بھی تمام پوتر ہیں۔

کہندے پوت سُندے پوت سے پوت جنی من وسائیا۔

کہنے والے بھی پوتر ہیں۔ سننے والے بھی پوتر ہیں اور وہ بھی پوتر ہیں جنہوں نے ہردے میں بسایا ہے۔

کہے نانک سے پوت جنی گورمُکھ ہر ہر دھیایا۔۱۷

گورُو جی کہتے ہیں کہ وہ بھی پوتر ہیں جنہوں نے گورو کے اُپدیش سے پرماتما کو سمرا ہے۔

کرمی سہج نہ اُوپجے وِن سہجے سہسا نہ جائے۔

کرم کرنے سے گیان پیدا نہیں ہوتا۔ اور بغیر گیان کے بھرم نہیں جاتا۔

نہہ جائے سہسا کِتے سنجم رہے کرم کمائے۔

من کا بھرم کسی طرح بھی نہیں جاتا۔ خواہ کتنے ہی کرم کرتا رہے۔

سہسے جیئو مِلین ہے کِت سنجم دھوتا جائے۔

بھرم سے من میلا ہو رہا ہے۔ کس طریقہ سے صاف کیا جائے۔

من دھو وہو سبد لا گہہ ہر سئوں رہو چت لائے۔

گورو اُپدیش میں لگ کر من کو دھوڈالو اور پھر پرماتما میں چت کو لگائے رکھو۔

کہے نانک گور پرسادی سہج اُو پجے ایہہ سہسا اِو جائے۔۱۸

گورو جی فرماتے ہیں کہ گورو کی کرپا سے گیان پراپت ہوتا ہے اور یہ من کا بھرم اس طرح دور ہوتا ہے۔

جیہو میلے باہروں نرمل۔

اندر دل سے جو میلے ہیں اور باہر سے صاف ہیں۔

باہروں نرمل جیہو تہ میلے تنی جنم جوئے ہاریا۔

جو باہر سے صاف ہیں اور دل سے میلے ہیں اُنہوں نے اپنا جنم فضول گنوادیا ہے۔

ایہہ تسنا وڈا روگ لگا مرن منہو وساریا۔

جن کو ترشنا کا بڑا روگ لگا ہوا ہے۔ اُنہوں نے من سے موت کو بھلایا ہوا ہے۔

ویدا مہہ نام اُتم سو سُنہہ ناہی پھر یہہ جنوں بیتالیا۔

ویدوں میں جو پرماتما کا اُتم نام ہے اُس کو سنتے نہیں ہیں اور بھوتوں کی طرح آوارہ پھر رہے ہیں۔

کہے نانک جن سچ تجیا کوڑے لاگے تنی جنم جوئے ہاریا۔۱۹

گورو جی کہتے ہیں کہ جنہوں نے سچ کو چھوڑ دیا ہے اور جھوٹ میں لگے ہوئے ہیں۔ انہوں نے اپنا جنم فضول گنوالیا ہے۔

جیہو نرمل باہروں نرمل۔

جو دل سے صاف ہیں اور باہر سے بھی صاف ہیں۔

باہروں تا نرمل جیہو نرمل ستگور تے کرنی کمائی۔

باہر سے تو صاف ہیں دل سے بھی صاف ہیں۔ اُنہوں نے ستگُورو سے اچھی کرنی کی کمائی کی ہے۔

گُوڑ کی سوئے پہنچے ناہی منسا سچ سمانی۔

اُن کو جھوٹ کی خبر نہیں پہنچتی اور اُن کی بُدھی سچ میں مِل گئی ہے۔

جنم رتن جنی کھٹیّا بھلے سے ونجارے۔

جنہوں نے امولک جنم سپھل کیا ہے وہ بیوپاری اچھے ہیں۔

کہَے نانک جن من نرمل سدا رہیہ گُورنالے۔۲۰

گورو جی کہتے ہیں کہ جن کا من صاف ہے وہ ہمیشہ گورو کی آگیا میں رہتے ہیں۔

جے کو سِکھ گورو سیتی سُنمکھ ہووَئے۔

اگر کوئی سِکھ گُورو کا آگیا کار ہووے۔

ہووَے تہ سنمُکھ سِکھ کوئی جیہو رہے گُورنالے۔

اگر کوئی سِکھ آگیا کار ہووے تو وہ من کر کے گُورو کی آگیا میں رہتا ہے۔

گُور کے چرن ہِردے دھیائے انتر آتمے سمائے۔

وہ گُورو کے چرنوں کو ہردے میں یاد رکھتا ہے اور اپنے اندر اُن کو بساتا ہے۔

آپ چھڈّ سدا رہے پرنے گُور بن اور نہ جانے کوئے۔

آپا بھاو کو چھوڑ کر ہمیشہ گُورو کے آسرے رہتا ہے اور گُورو کے بغیر اور کسی کو نہیں جانتا۔

کہے نانک سُنہو سنتو سو سِکھ سنمکھ ہوئے۔۲۱

گُورو جی کہتے ہیں کہ اَے سنت جنو سُنیئے کہ وہ سکھ آگیا کاری ہوتا ہے۔

جے کو گُور تے بے مُکھ ہووئے بِن ستگُور مُکت نہ پاوَے۔

اگر کوئی گُورو سے (بے مُکھ) گُورو کی آگیا کو نہ ماننے والا ہووے تو وہ ستگُورو کے بغیر مُکتی نہیں پا سکتا۔

پاوے مُکت نہ ہور تھے کوئی پچھو بیکیا جائے۔

اور کہیں بھی کوئی مُکتی نہیں پا سکتا۔ (بے شک) گیانیوں سے جا کر پوچھ لو۔

انیک جُونی بھرم آوے وِن ستگو رمُکت نہ پائے۔

خواہ بے شمار جُونوں میں پھر آوے ستگو رو کے بغیر مُکت نہیں پا سکتا۔

پھِر مُکت پائے لاگ چرنی ستگو رو سبد سُنائے۔

پھر گورو کے چرنوں میں لاگ کر ہی مُکت پاتا ہے۔ جب ستگو رو اُپدیش سُنائے گا۔

کہے نانک وِیچار دیکھو وِن ستگو رمُکت نہ پائے۔۲۲

گُورو جی کہتے ہیں کہ بچار کر دیکھو۔ ستگو رو کے بغیر کوئی بھی مُکت نہیں ہوتا۔

آوہ سِکھ ستگُو رو کے پیار یہو گاوہو سچی بانی۔

اے ستگو رو کے پیارے سکھو! آؤ اور سچی بانی کو گاؤ۔

بانی تہ گاوُہ گُورو کیری بانیاں سِر بانی۔

بانی تو گُورو جی کی ہی گاؤ جو سب بانیوں کی شرومنی ہے۔

جِن کوندر کرم ہووے ہِردَے تِنا سمانی۔

جنہوں پر کرپا درشٹی ہووے اُن کے ہردے میں یہ بانی سماتی ہے۔

پیوہ امرت سدا رہو ہر رنگ جپہو سارنگ پانی۔

امرت کو چھکو ہمیشہ ہری کے پریم میں رنگے رہو اور پربھو کو جپتے رہو۔

کہے نانک سدا گاوہ اِہ سچی بانی۔۲۳

گُورو جی کہتے ہیں کہ یہ سچی بانی ہمیشہ گاتے رہو۔

ستگُو رو بِنا ہور کچی ہے بانی۔

ستگو رو کی بانی کے بغیر دیگر بانی کچی (جھوٹی) ہے۔

بانی تہ کچی ستگُور با جھو ہور کچی بانی۔

گورو جی کی بانی کے بغیر اور بانی جھوٹی ہے اور سب بانی جھوٹی ہے۔

کہدے کچے سُندے کچے کچیں آ کھ وکھانی۔

جھوٹی بانی کہنے والے جھوٹے ہیں۔ سُننے والے جھوٹے ہیں اور جھوٹوں نے ہی اُس کا پرچار کیا ہے۔

ہرہر نت کریہہ رسنا کہیا کچھُو نہ جانی۔

(جھوٹوں کی پہچان) زبان سے ہمیشہ ہر ہر کرتے رہتے ہیں لیکن اپنا کہا ہی کچھ نہیں جانتے یعنی اس پر عمل نہیں کرتے۔

چِت جِن کا ہر لئیا مایا بولن پیئے روانی۔

جنہوں کا من مایا نے چرا لیا ہے وہ فضوُل بولتے رہتے ہیں (مایا اکٹھی کرنے کیلیئے اُپدیشک بن جاتے ہیں)۔

کہَے نانک ستگورُو با جھو ہور کچی بانی۔۲۴

گورُو جی کہتے ہیں کہ بغیر ستگورُو کی بانی کے اور کچی (جھوٹی) ہے (کیونکہ ستگورو جی جیئوں کے بھلے کیلیئے اپدیش کرتے ہیں۔اس لئے وہ سچی بانی (اُپدیش) ہے اور جو لوگ مایا اکھٹی کرنے کیلیئے لوگوں کو لمبے چوڑے اُپدیش کرتے ہیں۔ وہ جھوٹی مایا اکٹھی کرنے والی بانی (اپدیش) جھوٹا ہے۔

گُور کا سبد رتن ہے ہیرے جِت جڑاوَ۔

گورُو کا شبد (اپدیش) رتن روپ سچا ہے جس میں گیان ویراگ کے ہیرے جڑے ہوئے ہیں۔

سبد رتن جِت من لاگا اِہ ہوآ سماوَ۔

شبد روپی رتن (اُپدیش) جس کے من میں لگ گیا ہے یہ اس کا ملنا ہو گیا ہے۔

سبد سیتی من مِلیا سچے لایا بھاوَ۔

جس کا شبد کیساتھ من مل گیا ہے اور سچے کیساتھ جس نے پریم لایا ہے۔

آپے ہیرا رتن آپے جسنو دے بُجھائے۔

وہ آپ ہی ہیرا اور آپ ہی رتن ہے۔ جس کو پرماتما (بجھا) سمجھا دیتا ہے۔

کہے نانک سبد رتن ہے ہیرا جت جڑاو۔۲۵

گورو جی کہتے ہیں کہ گورو کا اُپدیش رتن ہے جس میں نام کا ہیرا جڑا ہوا ہے۔

سِوسکت آپ اُپائیکے کرتا آپے حُکم ورتائے۔

چیتن جیو اور مایا دنیاوی پدارتھوں کو پیدا کر کے پرماتما آپ ہی ان پر حکم چلا رہا ہے۔

حُکم ورتائے آپ ویکھے گورمُکھ کسے بجھائے۔

حکم چلا کے آپ ہی دیکھتا ہے اور یہ بات کسی گورمکھ کو بجھاتا ہے۔

توڑے بندھن ہووے مُکت سبد من وسائے۔

وہ دنیاوی بندھن توڑ کر مکت ہو جاتا ہے جو گورو اپدیش میں من کو لگاتا ہے۔

گورمُکھ جسنو آپ کرے سو ہووے ایکس سیوں لِو لائے۔

جس کو پرماتما گورمکھ کرتا ہے وہی ہوتا ہے۔ وہ ایک پرماتما سے برتی جوڑتا ہے۔

کہے نانک آپ کرتا آپے حُکم بجھائے۔۲۶

گورو جی کہتے ہیں کہ پرماتما آپ ہی اپنا حکم پرگٹ کرتا ہے (گورمکھوں پر)۔

سِمرت ساستر پُن پاپ بیچار دے تتے سار نہ جانی۔

سِمرتی اور شاستر پُن اور پاپوں کے بیچار کرتے ہیں لیکن پرماتما کی خبر نہیں جانتے۔

تتے سار نہ جانی گورو با جھو تتے سار نہ جانی۔

سدھانت (پرماتما) کی خبر انہوں نے نہیں جانی۔ گورو کے بغیر پرماتما کی خبر نہیں جانی جاتی۔

تِہی گُنی سنسار بھرم سُتا سُتیاں رین وِہانی۔

جگت تین گنوں کے بھرم میں سویا ہوا ہے اور سوئے ہوئے ہی رات (عمر) گذر گئی۔

گوُر کر پاتے سے جن جاگے جِنا ہرمن وسیا بولہہ امرت بانی۔

گوُرو کی کرپا سے وہ پرش جاگتے ہیں جن کے ہردے میں پرماتما بسا ہوا ہے اور میٹھی بانی بولتے ہیں۔

کہےَ نانک سوتت پائے جسنو اندن ہرلولاگے جاگت رین وہانی۔۲۷

گوُرو جی کہتے ہیں کہ پرماتما کو وہ پاتا ہے جس کو رات دن پرماتما اپنی پریت لگاتا ہے اور پھر وہ پرماتما کی یاد میں ہی عمر گذارتے ہیں۔

ماتا کے اُدرمہہ پرتپال کرے سو کِیؤ منہو وِساریئے۔

جو ماں کے پیٹ میں پالنا کرتا ہے اس کو من سے کیوں بھلائیں؟

منہو کیوں وِساریئے ایوڈ داتا جہ اگن مہہ آہار پوہچاوے۔

اتنا بڑا داتا من سے کیوں بھلائیں جو ماں کے پیٹ کی آگ میں کھانا پہنچاتا ہے۔

اوسنو کِیہو پوہِ نہ سکی جِسنو اپنی لِولاوے۔

اس کو کچھ (دکھ تکلیف) اثر نہیں کرتا۔ جس کو اپنی پریت لگاتا ہے۔

آپنی لِو آپے لائے گوُرمُکھ سدا سمالیئے۔

پرماتما اپنی پریتی آپ ہی لگاتا ہے اس کو گوُرو اُپدیش دوارہ ہمیشہ یاد رکھیئے۔

کہےَ نانک ایوڈ داتا سو کِیوں منوں وِساریئے۔۲۸

گوُرو جی کہتے ہیں کہ جو اتنا بڑا داتا ہے اس کو من سے کس لئے بھلائیں یعنی کبھی بھول کر بھی اس کو نہ بھلائیں۔

جیسی اگن اُدر مہہ تیسی باہر مایا۔

جیسی ماں کے پیٹ کی آگ ہے ویسی ہی باہر جگت میں مایا ہے۔

مایا اگن سبھ اِکو جیہی کرتے کھیل رچایا۔

جگت کی مایا اور ماتا کے پیٹ کی آگ ایک جیسی ہی ہیں۔ یہ پرماتما نے ایک کھیل کیا ہوا ہے۔

جا تِس بھانا تا جمیا پروار بھلا بھایا۔

جب اس پرماتما کو منظور ہوا تو جیو نے جنم لیا اور پریوار کو اچھا لگا۔

لِو چھُڑکی لگی ترِسنا مایا امر ورتائیا۔

(جنم کے بعد) پرماتما سے برتی لگی ہوئی ٹوٹ گئی اور ترشنا (خواہش) لگ گئی۔ مایا نے اپنا حکم چلا دیا۔

اِہ مایا جِت ہرِ وسرے موہ اُپجے بھاؤ دوجا لائیا۔

یہ مایا ہے جس سے پرماتما بھول جاتا ہے موہ پیدا ہو جاتا ہے اور دوویت بھاؤ لگ جاتا ہے۔

کہے نانک گور پرسادی جِنا لِو لاگی تِنی وِچے مایا پائیا۔ ۲۹

گورو جی کہتے ہیں گورو کی کرپا سے جن کی پرماتما سے برتی لگی ہے انہوں نے دنیا کی مایا کے بیچ ہی پرماتما کو پالیا ہے۔

ہرآپ امُلک ہے مُل نہ پائیا جائے۔

پرماتما آپ املک ہے اس کا مل (قیمت) نہیں پایا جاتا۔

مُل نہ پائیا جائے کِسے وِٹھور ہے لوک وِل لائے۔

کسی سے بھی قیمت نہیں پائی جاتی۔ لوگ زور لگا تھکے ہیں۔

ایسا ستگور جے مِلے تِسنو سِر سونپیئے وِچوں آپ جائے۔

اگر کوئی ایسا ستگور مل جائے تو اس کو اپنا سر سپرد کر دیویں۔ جس کر کے اندر سے اہنکار چلا جائے۔

جِسدا جیو تِس مِل رہے ہرو سے من آئے۔

جس کا یہ جیو ہے اس کے ساتھ مل جاتا ہے اور پرماتما آکر اندر وس جاتا ہے۔

ہرآپ امُلک ہے بھاگ تِنا کے نانکا جِن ہر پلے پائے۔ ۳۰

پرماتما آپ امولک ہے ان کے اچھے بھاگ ہیں جنہوں نے اسکو اپنے ہردے میں پالیا ہے۔

ہرراس میری من ونجارا۔

ہری میری پونجی ہے اور میرا من اس کا خریدار ہے۔

ہرراس میری من ونجارا ستگور تے راس جانی۔

ہری میری پونجی ہے اور میرا من اس کا خریدار ہے۔ یہ پونجی میں نے ستگورو سے جانی ہے۔

ہر ہر نِت جپیو جیہو لاہا کھٹیو دِہاڑی۔

پرماتما کا نام دل سے جپنا کرو۔ اور اس طرح ہر روز کا لابھ اٹھاؤ یعنی اپنا وقت سپھلا کرو۔

ایہو دھن تِنا مِلیا جِن ہرآپے بھانا۔

یہ نام دھن ان کو ملا ہے جن کو آپ پربھو بھایا ہے یعنی جو پربھو کو آپ منظور ہوتے ہیں نام دھن ان کو ہی ملتا ہے۔

کہَے نانک ہرراس میری من ہوآ ونجارا۔ ۳۱

گورو جی کہتے ہیں کہ ہری میری پونجی اور میرا من اس کا خریدار ہوا ہے۔

اے رسنا تُو انرس راچ رہی تیری پیاس نہ جائے۔

اے زبان! تم دیگر رسوں میں لگ رہی ہو۔ اس لئے تمہاری ترشنا کی پیاس دور نہیں ہوتی۔

پیاس نہ جائے ہورت کِتے جچر ہررس پلے نہ پائے۔

اور کسی طرح بھی ترشنا کی پیاس نہیں جاتی۔ جب تک ہری رس کا نام (پانی) ہردے میں نہیں پڑتا۔

ہررس پائے پلے پیئے ہررس بہُڑ نہ ترِسنا لاگے آئے۔

ہری کے نام رس کو ہردے میں رکھ کر اگر ہری رس پئیو گے تو مایا کی ترشنا پھر نہیں لگے گی۔

اِہ ہررس کرمی پایئے ستگو رو مِلے جِس آئے۔

یہ ہری نام اچھے کرم کر کے پایا جاتا ہے جس کو آکر ستگورُو ملتے ہیں۔

کہَے نانک ہور انرس سبھ وِیسرے جا ہر وسے من آئے۔۳۲

گورُو جی فرماتے ہیں کہ دیگر تمام رس بھول جاتے ہیں جب پرماتما من میں آ ٹھہرتا ہے۔

اے سریرا میریا ہر تُم مہہ جوت رکھی تا تُو جگ مہہ آئیا۔

اے میرے جِسم! جب پرماتما نے تمہارے میں اپنی جوت (شکتی) رکھی تب تم جگت میں آئے ہو۔

ہر جوت رکھی تُدھ وِچ تا تُو جگ مہہ آئیا۔

جب ہری نے تیرے میں اپنی شکتی رکھی تب تو جگت میں آیا ہیں۔

ہر آپے ماتا آپے پِتا، جن جیو اُپائے جگت دکھایا۔

پرماتما آپ ہی ماتا ہے آپ ہی پتا ہے جسنے جیو پیدا کر کے یہ سنسار دکھلایا ہے۔

گورُ پرسادی بُجھیا تا چلت ہوآ چلت ندری آئیا۔

جب گورو کی کرپا سے سمجھا تو یہ اسچرج ہوا اور یہ ایک اسچرج ہی دکھائی دیا یعنی جگت ایک اسچرج ہے یہ دیکھ کر اسچرج ہوا۔

کہَے نانک سرِسٹ کا مُول رچیا جوت راکھی تا تُو جگ مہہ آئیا۔۳۳

گورُو جی فرماتے ہیں کہ پرماتما نے جگت کا مول (پانچ تت کا جسم) رچ کر کے اس میں اپنی شکتی راکھی تو پھر تو جگت میں آیا ہے۔

من چاؤ بھئیا پربھ آگم سُنیا۔ ہر منگل گاؤ سخی گریہہ مندر بنیا۔

پربھو کا آنا سن کر من میں چاؤ پیدا ہوا ہے۔ اے سہیلیو! ہری کا لیش گاؤ۔ یہ گھر اس کا مندر بن گیا ہے۔ یعنی اس گھر (ہردے) میں اس کا نواس ہو گیا ہے۔

ہر گاؤ منگل نِت سکھیئے سوگ دُ وکھ نہ ویاپے۔

اے سکھی سہیلیو! ہری کا لیش ہمیشہ گاؤ۔اس سے کوئی غم اور دکھ نہیں لگے گا۔

گوُر چرن لاگے دِن سبھاگے اپنا پِر جاپے۔

وہ دن بھاگوں والا ہوا جس دن گورُوجی کی شرن میں آئے اور اپنا پیارا پہچان لیا۔

انہت بانی گور سبد جانی ہر نام ہر رس بھوگو۔

گورو کے اپدیش سے ایک تار بجنے والی نام کی دُھن جان لی ہے جس سے ہری نام کے رس کو بھوگتے ہیں۔

کہے نانک پربھ آپ مِلیا کرن کارن جوگو۔۳۴

گورُوجی کہتے ہیں کہ پربھو ہمیں آپ ملا ہے جو سب کچھ کرنے کے قابل ہے۔

اے سریرا میریا اِس جگ مہہ آئیکے کیا تُد ھ کرم کمایا۔

اے میرے جسم! اس جگت میں جنم لے کر تم نے کیا کچھ کیا ہے؟

کہ کرم کمایا تُدھ سریرا جا تُو جگ مہہ آئیا۔

اے جسم! کون سے کام تو نے کیے ہیں۔جب کا تو جگت میں آیا ہوا ہیں۔

جِن ہر تیرا رچن رچیا سو ہر من نہ وسیائیا۔

جس پربھو نے تیرا ڈھانچہ کھڑا کیا ہے وہ تو نے کبھی من میں یاد نہیں کیا۔

گُور پرسادی ہر من وسیا پوُرب لِکھیا پائیا۔

گورُو کی کرپا سے ہری من میں ٹھہرا ہے۔یہ پچھلے جنم کا لِکھا ہوا ملا ہے۔

کہے نانک ایہہ سریر پروان ہوآ جِن ستگور سِئیوں چِت لایا۔۳۵

گورُوجی کہتے ہیں کہ یہ جسم منظور ہوا ہے جس نے ستگورو میں اپنے من کو جوڑا ہے۔

اے نیترو میریو ہر تم مہہ جوت دھری ہر بِن اور نہ دیکھو کوئی

اے میری آنکھوں ہری نے تمہارے میں اپنی شکتی رکھی ہے اس لئے تم اس ہری کے بغیر اور کچھ نہ دیکھو۔

ہر بن اور نہ دیکھو کوئی ندری ہر نہالیا۔

ہری کے بغیر اور کچھ نہ دیکھو ہری کرپا درشٹی سے دیکھا جاتا ہے۔

اِہ وِس سنسار تم دیکھدے اِہ ہر کا رُوپ ہے ہر رُوپ ندری آئیا۔

یہ جو تمام سنسار تم دیکھتے ہو یہ ہری کا ہی روپ ہے۔اس میں ہری کا روپ ہی نظر آتا ہے۔

گُور پرسادی بُجھیا جاویکھاں ہر اِک ہے ہر بن اور نہ کوئی۔

گوُرو کی کرپا سے جب سمجھا اور اب دیکھتا ہوں تو ایک ہری ہی ہری ہے۔ہری کے بغیر اور کچھ نہیں ہے۔یعنی گوُرو کے اُپدیش سے جب سمجھ کر دیکھا تو ہری اور سنسار دونوں ہی نظر آئے۔ان میں دوسرا کوئی نہیں ہے۔

کہے نانک اِہ نیتر اندھ سے ستگور ملیئے دِب درِسٹ ہوئی۔۳۶

گوُرو جی فرماتے ہیں کہ یہ آنکھیں اندھی ہیں۔لیکن ستگوُرو جی کے ملنے سے ان کو گیان درشٹی حاصل ہوئی ہے۔

اے سرونہو میریہو ساچے سُننے نو پٹھائے۔

اے میرے کانوں! تم کو سچ سننے کیلئے جگ میں بھیجا گیا ہے۔

ساچے سُننے نو پٹھائے سریر لائے سُنہو ست بانی۔

سچ کے سننے کے لئے تمہیں بھیجا گیا ہے جسم کے ساتھ لگائے گئے ہو کہ تم سچی بانی سنو (سچی بانی وہ ہے جو سچ کا اپدیش دیوے)۔

جِت سُنی من تن ہریا ہوآ رسنا رس سمانی۔

جس بانی کے سننے سے من اور تن دونوں سپھل ہو جاتے ہیں اور زبان ہری نام رس میں سما جاتی ہے۔

سچ الکھ وڈانی تا کی گت کہی نہ جائے۔

سچ (پرماتما) جانا نہیں جاتا۔ وہ اسچرج ہے اس کا کھیل کہا نہیں جا سکتا۔

کہے نانک امرت نام سُنو پوِتر ہووہ ساچے سُننے نو پٹھائے۔ ۳۷

گورُو جی کہتے ہیں کہ امرت روپ نام سنکر شدھ ہو جاؤ۔ تم کو سچے نام کے سننے کے لئے پرماتما نے یہاں بھیجا ہے۔

ہر جیئو گُپھا اندر رکھ کے واجا پون وجائیا۔

ہری نے جیو کو جسم کی گپھا کے اندر رکھ کر پرانوں (سواسوں) کا باجہ بجانا شروع کیا۔

وجائیا واجا پوَن نَو دوآرے پرگٹ کِیئے دسواں گُپت رکھائیا۔

سواسوں کی ہوا کا باجہ بجا کر نو گولکاں (دو کان۔ دو آنکھیں۔ دو ناسکا۔ منہ لِنگ اور گدا) ظاہر کر دیں اور دسم دوار گپت رکھا۔

گُوردوارے لائے بھاونی اِکنا دسواں دوار دکھایا۔

گورو اُپدیش سے شردھا لگا کر کئی ایک کو دسواں دوار بھی دکھایا۔

تہہ انیک رُوپ ناؤ نونِدھ تِس دا انت نہ جائی پائیا۔

وہاں دسم دوار میں بے شمار نوندھی روپ ہری کا نام ہے اس کا انت نہیں پایا جاتا۔

کہے نانک ہر پیارے جیئو گپھا اندر رکھ کے واجا پون وجائیا۔ ۳۸

گورو جی کہتے ہیں کہ پیارے ہری نے جیو کو جسم کی گپھا میں رکھ کر ہوا۔ (سواسوں) کا باجہ بجایا ہے۔

ایہہ ساچا سوہلا ساچے گھر گاوہو۔

یہ سچا خوشی کا گیت سچے کے گھر میں گانا کرو۔ (سچا گھر وہ ہے جو نام جپتا ہے) یا سادھ سنگت ہے جہاں پرماتما کے نام کی وارتا ہوتی ہے۔

گاوہو تہ سوہلا گھر ساچے جتھے سدا سچ دھیاوئے۔

خوشی کا گیت اس سچے گھر میں گاؤ جہاں ہمیشہ ہی سچ کا ارادھن ہوتا ہے۔

سچو دھیا و یہہ جا تُدھ بھاو یہہ گورمُکھ جِتا بُجھا وہے۔

سچ کو وہ جپتے ہیں جو آپکو بھاتے ہیں۔ اور جن کو گوروا پدیش سمجھاتے ہیں۔

اِہ سچ سبھنا کا خصم ہے ،جس بخسے سو جن پاوہے۔

یہ سچ (پرماتما) سب کا مالک ہے جس کو وہ بخشش کرتا ہے۔ وہ پرش اس کو پاتا ہے۔

کہَے نانک سچ سوہلا سچے گھر گاوہے۔ ۳۹

گورو جی فرماتے ہیں کہ سچ کا یش سچے گھر میں گانا کرو۔ یعنی پرماتما کا نام سچے ہردے سے لیوؤ۔

آنند سُنو وڈبھا گیہو سگل منورتھ پُورے۔

اے بڑے بھاگاں والو! یہ آنند (بانی) سنو جو تمام منورتھ پورن کرتی ہے۔

پار برہم پربھ پائیا اُترے سگل وِسُورے۔

جنہوں نے پار برہم پربھو کو حاصل کیا ہے ان کے جھورے دور ہو گئے ہیں۔

دُوکھ روگ سنتاپ اُترے سُنی سچی بانی۔

اُن کے دکھ بیماریاں اور کلیش سب دور ہو گئے۔ جنہوں نے یہ سچی بانی سنی۔

سنت ساجن بھئے سرسے پُورے گُورتے جانی۔

سنت اور دوست تمام خوش ہو گئے ہیں یہ بات پورن گورو سے جانی ہے۔

سُنتے پُنیت کہتے پوِت ستگورر ہیا بھر پُورے۔

اس کو سننے والے پوتر ہیں۔ کہنے والے پوتر ہیں۔ اس میں ستگورُو جی آپ وس رہے ہیں۔

بِنونت نانک گُور چرن لاگے واجے انحد تُورے۔ ا۔ ۴۰

گورُو جی فرماتے ہیں کہ جو پرش گورو کے چرنوں میں لگے ہیں ان کے ہردے میں آنند (خوشی) کے باجے بجتے ہیں۔

رہِ راس

(اِک اونکار ستگور پر ساد)

سلوک محلہ ا

دُکھ دارو سُکھ روگ بھئیا جا سُکھ تام نہ ہوئی۔

پرماتما کو ملنے کے لئے دکھ علاج ہے اور سکھ اس کے بچھوڑے کا روگ ہے کیونکہ جب سکھ ہوتا ہے تو پرماتما کے ملنے کی اچھا نہیں ہوتی یعنی دکھ میں ایشور بہت یاد آتا ہے اور سکھ میں پرش اسے بھول جاتا ہے۔

تُوں کرتا کرنا میں ناہی جا ہو کری نہ ہوئی۔ا

تو پرماتما سرشٹی کا بنانے والا ہیں۔ میں نہیں ہوں۔ جو میں کرتا ہوں وہ نہیں ہوتا۔ یعنی میرا کیا ہوا کچھ نہیں ہوتا۔

بلہاری قُدرت وسیا۔ تیرا انت نہ جائی لکھیا۔ا۔رہاوَ

تجھ سے قربان جاؤں تو اپنی قدرت میں وس رہا ہیں تیرا انت جانا نہیں جاتا۔

جات مہہ جوت جوت مہہ جاتا اکل کلا بھرپُور رہیا۔

سرشٹی میں آپکی جوتی ہے۔ اور جوتی میں سرشٹی ہے تو (اکل کلا) شانت شکتی کر کے سب میں پورن ہو رہا ہیں۔

تُوں سچّا صاحب صِفت سوالئیو جِن کِیتی سو پار پیا۔

تو سچّا مالک ہیں۔ تیری سندر اُستتی جس نے کی ہے وہی سنسار سمندر سے پار پڑا ہے۔

کہو نانک کرتے کِیاں باتاں جو کچھ کرنا سو کر رہیا۔۲

گوروجی کہتے ہیں کہ ایشور کی باتیں ہیں کہ جو کچھ اس نے کرنا ہوتا ہے وہ کر رہا ہے۔

سودر راگ آسا محلہ ا

اِک اونکار ستگور پرساد

سودر تیرا کیہا سو گھر کیہا جِت بہہ سرب سمالے۔

وہ دروازہ تیرا کیسا ہے وہ گھر (محل) کیسا ہے جس میں بیٹھ کر سب کی سنبھال کرتے ہیں۔

واجے تیرے نادا نیک اسنکھا کیتے تیرے واونہارے۔

بے انت بیشمار تیرے باجے بج رہے ہیں۔اور کتنے ہی تیرے ان کو بجانے والے ہیں۔

کیتے تیرے راگ پری سِوں کہیئے کیتے تیرے گاونہارے۔

کتنے ہی تیرے راگ بمعہ راگنیوں کے گائے جاتے ہیں۔اور کتنے ہی تیرے گانے والے ہیں۔

گاون تُدھ نوں پون پانی بیسنتر گاوے راجہ دھرم دوارے۔

آپ کو ہوا پانی اور اگنی گاتے ہیں اور دھرم راج بھی دروازے میں کھڑا گاتا ہے۔

گاون تُدھ نوں چِت گُپت لِکھ جانن لِکھ لِکھ دھرم بیچارے۔

چتر گپت جو لکھنا جانتے ہیں وہ آپ کو گاتے ہیں اور جس کو دھرم راج لکھ لکھ کر بیچارتا ہے۔

گاون تُدھنو اِیسر برہما دیوی سوہن تیرے سدا سوارے۔

آپ کو شو برہما اور دیوتے گاتے ہیں۔جو تیرے سنوارے ہوئے ہمیشہ شوبھا پاتے ہیں۔

گاون تُدھنو اندر اِندراسن بیٹھے دیوتیاں درنالے۔

آپ کو گاتے ہیں راجہ اندر اپنے سنگھاسن پر بیٹھے ہوئے بمعہ سموہ دیوتوں کے۔

گاون تُدھنو سِدھ سمادھی اندر گاون تُدھنو سادھ بیچارے۔

گاتے ہیں آپ کو سدھ لوگ سمادھیوں میں بیٹھے ہوئے۔گاتے ہیں آپ کو سنت جن بیچار کر کے۔

گاون تُدھنو جتی ستی سنتو کھی گاون تُدھنو ویر کرارے۔

گاتے ہیں آپ کو جت دھاری۔ ست دھاری اور سنتو کھ دھاری اور گاتے ہیں آپ کو بہادر جودھے۔

گاون تُدھنو پنڈت پڑھن رکھیسر جگ جُگ ویداں نالے۔

گاتے ہیں۔آپ کو پنڈت لوگ جو پڑھتے ہیں رکھیوں کے گرنتھ جُگو جُگ ویدوں کے ساتھ۔

گاون تُدھنو موہنیاں منموہن سُرگ مچھ پیالے۔

گاتی ہیں آپ کو موہ لینے والی استریاں۔سرگ لوک۔مات لوک اور پاتال لوک کی

گاون تُدھنو رتن اُپائے تیرے اٹھ سٹھ تیرتھ نالے۔

گاتے ہیں آپ کو کیئے ہوئے چودہ رتن بمعہ اٹھاسٹھ تیرتھوں کے۔

گاون تُدھنو جودھ مہابل سُورا گاون تُدھنو کھانی چارے۔

گاتے ہیں آپ کو بڑے طاقتور جودھے۔گاتی ہیں آپ کو چار (انڈج۔جیرج۔سے تج۔اُت بھج) کھانیاں۔

گاون تُدھنو کھنڈ منڈل برہمنڈا کرکرر کھے تیرے دھارے۔

گاتے ہیں آپ کو چھوٹے بڑے ملک اور تمام دُنیا جو آپ نے بنا کر کھڑے کیئے ہوئے ہیں۔

سیئی تُدھنو گاون جو تُدھ بھاون رتے تیرے بھگت رسالے۔

وہی آپ کو گاتے ہیں جو آپ کو منظور ہوتے ہیں اور آپ کی پریما بھگتی میں رنگے ہوتے ہیں۔

ہور کیتے تُدھنو گاون سے میں چت نہ آون نانک کیا بیچارے۔

ان کے علاوہ اور کتنے آپکو گاتے ہیں۔وہ میری یاد میں نہیں آتے ۔میں (نانک) اُس کی

بیچار کیا کروں۔

سوئی سوئی سدا سچ صاحب ساچا ساچی نائی۔

وہ سچا مالک ہی ہمیشہ سچ ہے اور اُس کی سچی وڈیائی (مہما) ہے۔

ہےَ بھی ہوسی جائے نہ جاسی رچنا جن رچائی۔

اب بھی (سچ) ہے۔ آگے بھی (سچ) ہوگا۔ نہ جاتا ہے نہ جائیگا۔ جس نے یہ رچنا رچی ہے۔

رنگی رنگی بھاتی کر کر جنسی مایا جن اُپائی۔

رنگا رنگ کئی طرح اور کئی قسموں کی جس نے مایا پیدا کی ہے۔

کر کر دیکھے کیتا آپنا جِوں تِس دی وڈیائی۔

اپنا کیا ہوا کام (جگ رچنا کا) کر کر کے دیکھتا ہے جس طرح اُس کی مرضی ہوتی ہے۔ یعنی جس طرح وہ چاہتا ہے اسی طرح وہ اپنے کیئے کام کو کر کے دیکھتا ہے۔

جو تِس بھاوے سوئی کرسی پھِر حُکم نہ کرنا جائی۔

جو اُس کو منظور ہوتا ہے وہی کرتا ہے۔ اُس اُوپر (اس کے کیئے ہوئے کے برخلاف) کوئی حُکم نہیں کیا جا سکتا

سو پاتساہ ساہا پت صاحب نانک رہن رضائی۔ ا

وہ پاتشاہوں کا شاہ پاتشاہ ہے۔ یعنی وہ شاہوں کے شاہ کا بھی مالک ہے۔ اُس کی آگیا میں رہنا چاہئے۔

آسا محلّہ ا

سُن وڈا آکھے سبھ کوئے۔ کیوڈ وڈا ڈِیٹھا ہوئے۔

سُن کر سب کوئی اُس کو بڑا کہتا ہے لیکن وہ کتنا بڑا ہے۔ یہ دیکھنے سے ہی پتہ لگ سکتا ہے۔

قیمت پائے نہ کہیا جائے۔ کہنے والے تیرے رہے سمائے۔ ا

قیمت ڈال کردہ کہا نہیں جا سکتا۔ سمرن کرنے والے اس میں ہی مل رہے ہیں۔

وڈے میرے صاحبہ گہر گنبھیرا گُنی گہیرا۔

کوئے نہ جانے تیرا کتیا کیوڈ چیرا۔ ا۔ رہاؤ

اے میرے اتھاہ سے اتھاہ اور ڈونگے سے ڈونگے (گہرے) بڑے مالک جیئو، تیرا حکم کتنا بڑا ہے۔ یہ کوئی نہیں جانتا۔ یعنی تیرے حکم کی شکتی کو کوئی بیان نہیں کر سکتا۔

سبھ سُرتی مِل سُرت کمائی۔ سبھ قیمت مِل قیمت پائی۔

تمام گیانیوں نے مل کر تیرے گیان کی کمائی کی اور تمام قیمت ڈالنے والوں نے مل کر تیری قیمت ڈالی۔

گیانی دھیانی گور گور ہائی۔ کہن نہ جائی تیری تِل وڈیائی۔ ۲

گیانی دھیانی اور گوروؤں کے گورو سے بھی تیری تل بھر مہما کتھن نہیں کی جا سکتی۔

سبھ ست سبھ تپ سبھ چنگیائیاں۔ سِدھاں پُرکھاں کِیاں وڈیائیاں۔

تمام ستیہ۔ تمام تپ اور تمام اچھے کام اور سِدھ پُرشوں کی اچھی باتیں۔

تُدھ وِن سِدھی کِنے نہ پائیا۔

آپ کے بغیر کسی نے ان کی سِدھی حاصل نہیں کی۔

کرم مِلے ناہی ٹھاک رہائیاں۔ ۳

یہ آپ کی بخشش سے ملتی ہیں۔ نہیں تو (اگر بخشش نہ ہوتو) روکی رہتی ہیں۔ یعنی بخشش ہوتو ملتی ہیں۔ ورنہ نہیں ملتیں۔

آکھن والا کیا ویچارا۔ صِفتی بھرے تیرے بھنڈارا۔

کہنے والا کون بیچارا ہے۔ آپ کے خزانے تو صفتوں سے بھرے پڑے ہیں۔

جس توں دیہہ تِسے کیا چارا۔ نانک سچ سوارن ہارا۔۴۔۲

اے اکال پُرکھ! جس کو آپ دیتے ہو اُس کے ساتھ کس کا زور ہے۔ اس کی آپ عزت رکھنے والے ہو۔

آسا محلّہ ا

آکھاں جیواں وِسرے مر جاؤ۔ آکھن اَوکھا ساچا ناؤ۔

پرماتما کا نام لیتا ہوں تو جیتا ہوں۔ اگر بھول جائے تو مر جاتا ہوں۔ پرماتما کا نام لینا بہت مشکل ہے۔

ساچے نام کی لاگے بھُوکھ۔ اُت بھُوکھے کھائے چلیہہ دُوکھ۔ا

مجھے سچے نام کی بھوک لگتی ہے۔ اس بھوکھ سے تمام دکھوں کو کھائے لئے جاتا ہے۔ یعنی نام جپنے سے تمام دُکھ دور ہو جاتے ہیں۔

سو کِئیوں وِسرے میری مائے۔ ساچا صاحب ساچے نائے۔ا۔رہاؤ

اے میری ماتا! وہ مجھے کیسے بھولے؟۔ وہ سچا مالک سچے نام والا ہے۔

ساچے نام کی تِل وڈیائی۔ آکھ تھکے قیمت نہیں پائی۔

اُس سچے نام کی ایک تل بھر مہما کی بھی کسی نے قیمت نہیں پائی۔ سب بیان کر کے ہار گئے ہیں۔

جے سبھ ملکے آکھن پاہِ۔ وڈا نہ ہووَئے گھاٹ نہ جائے۔۲

اگر تمام لوگ اکٹھے ہو کر اس کی مہماں کو کہنے لگ پڑیں تو وہ بڑا نہیں ہو جائے گا اور اگر نہیں کہیں گے تو کم نہیں ہو جائیں گے۔

نا اوہ مرے نہ ہووَے سوگ۔ دیندا رہے نہ چؤکے بھوگ۔

نہ وہ مرتا ہے اور نہ اُس کو کوئی سوگ (اظہار غم) ہوتا ہے۔ وہ دیتا ہی رہتا ہے۔ جیونکی روزی ختم نہیں ہوتی۔

گُن ایہو ہور ناہی کوئے۔ نا کو ہوانا کو ہوئے۔۳

ایسے گنوں والا دوسرا کوئی نہیں ہے۔ نہ ہی کوئی پیچھے ہوا ہے اور نہ ہی آگے ہوگا۔

جے وڈ آپ تے وڈ تیری دات۔ جِن دِن کر کے کیتی رات۔

جتنا بڑا وہ آپ ہے اتنی بڑی ہی اُس کی بخشش ہے۔ جس نے دن کے ساتھ آرام کیلئے رات بھی بنائی ہے۔

خصم وِسارہِ تے کمذات۔ نانک ناوَے باجھ سنات۔۴۔۳

جو مالک کو بھلاتے ہیں۔ وہ کمینے ہیں۔ نام کے بغیر پرش نیچ ہے۔

راگ گُوجری محلّہ ۴

ہر کے جن ستگُورست پُرکھا بنوں کروں گُور پاس۔

اے ستیہ پُرش ہری کے رُوپ ستگورو جی! میں آپ کے پاس عرض کرتا ہوں۔

ہم کیرے کرم ستگُور سرنائی کر دئیانام پرگاس۔۱

(وہ عرض یہ ہے کہ) ہم معمولی کیڑوں کی مانند غریب لوگ آپ کی شرن آئے ہیں۔ کرپا کر کے نام کا پرکاش کرو۔

میرے میت گُوردیو موکو رام نام پرگاس۔

اے میرے مہربان گُوردیو! مجھے رام نام کا پرکاش کرو۔

گُورمت نام میرا پران سکھائی ہر کیرت ہمری رہ راس۔۱۔رہاؤ

گُورو کا نام اُپدیش میرے پرانوں کا آسرا ہے اور ہری کا لیش ہماری عرض کرنی ہے۔

ہرجن کے وڈ بھاگ وڈیرے جن ہر ہر سردھا ہر پیاس۔

ہری کے سیوک کے بڑے سے بڑے بھاگ ہیں۔ جن کو ہری میں شردھا اور ہری نام کی پیاس ہے۔

ہر ہر نام مِلے تر پتاسیہہ مِل سنگت گُن پر گاس۔۲

ہری کا نام ملے تو ترپتی ہوتی ہے اور ست سنگت میں مل کر گنوں کا پرکاش ہوتا ہے۔

جِن ہر ہر ہر رس نام نہ پائیا تے بھاگہین جم پاس۔

جس نے ہری کے نام کا ہری رس حاصل نہیں کیا وہ کھوٹے بھاگوں والا جموں کے پاس جاتا ہے۔

جو ستگور سرن سنگت نہیں آئے دھرگ جیوے دِھرگ جیواس۔۳

جو پرش ستگورو کی سنگت کی شرن نہیں آئے انہیں نے دھرگ زندہ رہنا ہے اور دھرگ ان کی زندہ رہنے کی آس ہے۔

جِن ہر جن ستگور سنگت پائی تِن دُھر مستک لِکھیا لِکھاس۔

جس ہری سیوک نے ستگور کی سنگت پراپت کی ہے اس کا لیکھ دُھر سے ہی ان کے ماتھے پر لکھا ہوا ہے۔

دھن دھن ست سنگت جِت ہر رس پائیا۔

مِل جن نانک نام پرگاس۔۴۔۴

ست سنگت دھن ہے۔ دھن ہے جس سے ہر رس ملتا ہے اور مل کر نام کا پرکاش ہوتا ہے۔

راگ گوجری محلّہ ۵

کاہے رے من چِتو یہہ اُدم جا آہر ہر جیئو پر یا۔

اے من! ادم کی چتونی کیوں کرتے ہو جبکہ تیری روزی کی فکر پرماتما کو ہے۔

سیل پتھر مہہ جنت اُپائے تا کا رِزق آگے کر دھریا۔۱

پہاڑوں کے پتھروں میں چھوٹے جیو پیدا کر کے اس پرماتما نے انہوں کا رزق آگے وہاں پیدا کر کے رکھا ہوا ہے۔

میرے مادھو جی ست سنگت مِلے سوتریا۔

اے میرے پیارے جی! جوست سنگت میں ملتا ہے وہ پار ہو جاتا ہے۔

گُور پرساد پرم پد پائیا سُوکے کاسٹ ہریا۔۱۔رہاؤ

گورو کی کرپا سے مُکتی کا درجہ پایا جاتا ہے جس سے سُوکھا ہوا لکڑ (ہردہ) ہرا ہو جاتا ہے۔

جنن پِتا لوک سُت بنتا کوئے نہ کِس کی دھریا۔

ماتا پتا لوک پتر اور استری کوئی بھی کسی کا آسرا نہیں ہے۔

سِر سِر رِزق سنباہے ٹھاکر کاہے من بھَو کریا۔۲

ہر ایک جیو کو پرماتما روزی پہنچاتا ہے۔تو من میں کیوں ڈرتا ہے؟۔

اُوڈے اُوڈ آوے سے کوساں تِس پاچھے بچرے چھریا۔

(کونج) اڑتی ہے اور اُڑ کر سینکڑوں کوس دور چلی جاتی ہے۔اُس کے بچے پیچھے چھوڑے ہوتے ہیں۔

تِن کوّن کھلاوے کوّن چُگاوے من مہہ سِمرن کریا۔۳

اُس کونج کے بچوں کو کون دانا کھلاتا اور کون چوگا دیتا ہے۔کونج اپنے من میں ہی اُن کی یاد رکھتی ہے۔

سبھ نِدھان دس اسٹ سِدھان ٹھاکر کرتل دھریا۔

تمام خزانے اور اٹھارہ سدھیاں پربھو کے ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھی ہوئی ہیں۔

جن نانک بل بل سد بل جائیے تیرا انت نہ پاراوریا۔۴۔۵

گُورو جی فرماتے ہیں کہ اے مالک! آپ کے بلہار بلہار ہو کر ہمیشہ ہی بلہار جائیے۔آپ کے پاراوار کا انت نہیں پایا جاتا۔

راگ آسا محلہ ۔۴۔ سو پُرکھ

اِک اونکار ستگور پرساد

سو پُرکھ نرنجن ہر پُرکھ نرنجن ہر اگما اگم اپارا۔

وہ اکال پُرکھ مایا سے نرلیپ ہے۔ ہری پُرکھ مایا سے نرلیپ ہے۔ ہری وید شاستروں سے بھی اپرا پار ہے۔

سبھ دھیاویں سبھ دھیاویں تُدھ جی ہر سچے سِر جنہارا۔

تمام کے تمام آپ کو دھیاتے ہیں اے سرشٹی کو بنانے والے سچے ہری!

سبھ جیئہ تُمھارے جی توُں جِیا کا داتارا۔

اے جی! تمام جیو آپ کے ہیں۔ آپ اُن کو داتیں دینے والے ہو۔

ہر دھیاوہ سنتو جی سبھ دُوکھ وِسارن ہارا۔

اے سنتو! ہری کو دھیاؤ۔ جو تمام دُکھوں کو ناش کرنے والا ہے۔

ہر آپے ٹھاکر ہر آپے سیوک جی کیا نانک جنت وِچارا۔ا

پرماتما آپ ہی مالک ہے اور آپ ہی نوکر ہے۔ جیو وچارا کیا ہے؟

توُں گھٹ گھٹ انتر سرب نرنتر جی ہر ایکو پُرکھ سمانا۔

اے پربھو! آپ ہر ایک جسم کے اندر سب میں ایک سار ایک اکیلے ہی سمار ہے ہو۔

اِک داتے اِک بِھکھاری جی سبھ تیرے چوج وِڈانا۔

کئی ایک داتے ہیں اور کئی ایک منگتے ہیں۔ یہ آپ کے ہی تمام اشچرج تماشے ہیں۔

توُں آپے داتا آپے بُھگتا جی ہوں تُدھ بِن اور نہ جانا۔

تو آپ ہی داتا ہیں اور آپ ہی (اُس دان کو) بھوگنے والا ہیں۔ آپ کے بغیر میں ایسا اور

کسی کو نہیں جانتا۔

تُوں پار برہم بے انت بے انت جی تیرے کیا گُن آ کھ وکھانا۔

تو پورن برہم بے انت بے شمار ہیں۔ آپ کے کون سے گُن میں بیان کر کے کہوں۔

جو سیویں جو سیویں تُدھ جی جن نانک تن قُربانا۔۲

جو جو پرش آپ کو سمرتے ہیں داس نانک اُن کے بلہار ہے۔

ہر دھیاویں ہر دھیاویں تُدھ جی سے جن جُگ مہہ سُکھ واسی۔

اے ہری! جو جو پرش آپ کو دھیاتے ہیں وہ جیو اس کلجگ میں سکھی رہتے ہیں۔

سے مُکت سے مُکت بھئے جن ہر دھیایا جی تن تُوٹی جم کی پھاسی۔

وہ وہ پرش مُکت ہو گئے جنہوں نے پرماتما کو سمرا ہے۔ اُن کی جموں کی پھاسی ٹوٹ گئی ہے۔

جن نر بھو جن ہر نر بھو دھیایا جی تن کا بھُو سب گواسی۔

جس جس نے نربھے ہری کو دھیایا ہے۔ ان کا سب ڈر دور ہو گیا ہے۔

جن سیویا جن سیویا میرا ہر جی تے ہر ہر رُوپ سماسی۔

جس نے میرے ہری پربھ کو سمرا ہے وہ ہری کے اپنے سروپ میں سما گئے ہیں۔

سے دھن سے دھن جن ہر دھیایا جی جن نانک تن بل جاسی۔۳

وہ دھن ہیں دھن ہیں جنہوں نے ہری کو سمرا ہے۔ داس نانک اُن کے بلہار جاوے۔

تیری بھگت تیری بھگت بھنڈار جی بھرے بے انت بے انتا۔

تیری بھگتی کے بھنڈارے ہمیشہ ہی بے انت سے بے انت بھرے پڑے ہیں۔

تیرے بھگت تیرے بھگت صلاحن تُدھ جی ہر انک انیک اننتا۔

آپ کے جو بھگت ہیں وہ آپ کو صلاحتے (اوپما کرتے ہیں) اے انیک سے انیک بے انت ہری!

تیری انک تیری انک کر یہہ ہر پُو جا جی تپ تا پہہ جپہ بے انتا۔

اے بے انت ہری جی! تیری انیک پرکار کی پوجا کرتے ہیں۔تپ تاپتے اور تجھے جپتے ہیں (آپ کے بھگت)

تیرے انیک تیرے انیک پڑھیہہ بہہ سمرت
ساست جی کر کریا کھٹ کرم کرنتا۔

آپ کے بے انت بے شمار بھگت۔سمرتیاں اور شاستروں کو بہت پڑھتے ہیں اور چھ (٦) طرح کے کرم کرتے ہیں۔

سے بھگت سے بھگت بھلے جن نانک جی
جو بھاویہہ میرے ہر بھگونتا۔۴

گُورو جی فرماتے ہیں کہ وہی بھگت اچھے ہیں جو میرے ہری مالک کو بھاتے (منظور ہوتے) ہیں۔

تُوں آد پُرکھ اپرنپر کرتا جی تُدھ جیوڈ اور نہ کوئی۔

اے پربھو! تو آدپُرکھ پار اوار رہت سرشٹی کار چنہار ہیں۔ تیرے برابر اور کوئی دوسرا بڑا نہیں ہے۔

تُوں جُگ جُگ ایکو سدا سدا تُوں ایکو جی تُوں نہچل کرتا سوئی۔

تو تمام جگوں میں ہمیشہ ایک ہی ایک ہیں۔تو وہی ایک سرجنہار ہی اچل ہیں۔

تُدھ آپے بھاوے سوئی ورتے جی تُوں آپے کریہہ سو ہوئی۔

جو تجھ آپ کو منظور ہو وہی ہوتا ہے۔تو آپ جو کریں وہ ہوتا ہے۔یعنی آپ کے منظور ہوئے اور آپ کے کیئے بغیر نہیں ہوتا۔

تُدھ آپے سرسٹ سبھ اُپائی جی تُدھ آپے سرج سبھ گوئی۔

تو نے آپ ہی تمام سرشٹی پیدا کی ہے اور تو آپ ہی پیدا کر کے تمام کو ناش کرتا ہیں۔

جن نانک گُن گاوے کرتے کے جی جو سبھسے کا جانوئی ۔۵۔۱

داس نانک کرتار کے گُن گاتا ہے جو تمام کو جاننے والا ہے۔

آسا محلّہ ۔۴

تُوں کرتا سچیار میںنڈا سائیں۔

توسّچا سرجنہار میرا سائیں ہیں۔

جو توَ بھاوے سوئی تھیسی جو تُوں دیہہ سوئی ہوَ پائی ۔۱۔ رہاؤ

جو آپ کو منظور ہو وہی ہوتا ہے۔ جو تم دیتے ہو وہی مَیں پاتا ہوں۔

سبھ تیری تُوں سبھنی دھیایا۔ جسنو کرپا کریہہ تِن نام رتن پایا۔

تمام سرشٹی آپ کی ہے۔ آپ کو سب نے سمرا ہے۔ لیکن جس پر کرپا کرتے ہو وہی امولک نام کو پاتا ہے۔

گورمُکھ لادھا من مُکھ گوائیا۔ تُدھ آپ وچھوڑیا آپ مِلایا ۔۱

گُورمکھوں نے آپ کو ڈھونڈ لیا ہے اور بے مکھوں نے کھودیا ہے۔ آپ نے خود ہی بے مکھوں کو دور کردیا ہے اور گُورمکھوں کو اپنے ساتھ مِلا لیا ہے۔

تُوں دریاؤ سبھ تجھ ہی ماہِ۔ تجُھ بِن دُوجا کوئی ناہِ۔

تو دریا روپ ہیں۔ سب تیرے میں ہی ہیں۔ آپ کے بغیر کوئی دوسرا نہیں ہے۔

جِیئہ جنت سبھ تیرا کھیل۔ وجوگ مِل وچھڑیا سنجوگی میل ۔۲

یہ جیو جنتو سب آپ کا کھیل ہے۔ وجوگ کرکے ملا ہوا بچھڑ جاتا ہے اور سنجوگ کرکے بچھڑا ہوا مل جاتا ہے۔

جِس نو تُو جاناِیہہ سوئی جن جانے۔ ہر گُن سد ہی آکھ وکھانے۔

جِس کو تو سمجھاتا ہے وہی اس بات کو جانتا ہے اور ہری کے گُن ہمیشہ بیان کرکے گاتا ہے۔

جِن ہر سیویا تِن سُکھ پایا۔ سہجے ہی ہر نام سمایا۔۳

جس نے ہری کو یاد کیا ہے اُسی نے سُکھ پایا ہے اور سہجے (بغیر کسی تکلیف یا کوشش کے) ہی ہری نام میں مل گیا ہے۔

تُو آپے کرتا تیرا کِیا سبھ ہوئے۔ تُدھ بِن دُوجا اور نہ کوئے۔

تو آپ ہی سرشٹی کو رچنہار ہیں۔ تیرا کیا ہوا ہی سب کچھ ہوتا ہے اور آپ کے بغیر دوسرا اور کوئی ایسا نہیں۔

تُو کر کر ویکھیں جانیہہ سوئے۔ جن نانک گُورمُکھ پرگٹ ہوئے۔۴۔۲

تُو سرشٹی کو رچ کر کے اُس کو دیکھتا اور جانتا ہیں۔ گورو جی کہتے ہیں کہ یہ بات کسی گُورکھ دوارا ہی ظاہر ہوتی ہے۔

آسا محلّہ۔۱

تِت سرورڑے بھیئلے نواسا پانی پاوک تِنہہ کِیا۔

اُس سنسار سمندر میں ہمارا رہنا ہوا ہے جہاں پانی اور اگنی اُس (پرماتما) نے کئے ہیں۔

پنکج موہ پگ نہیں چالے ہم دیکھا تہہ ڈوبیئلے۔۱

موہ کے کیچڑ میں اس کا پاؤں (پھنسا ہوا) آگے نہیں چلتا۔ ہم اُس کو دیکھتے ہیں کہ وہ ڈوب رہا ہے۔

من ایک نہ چیتس مُوڑ مِنا۔ ہر بِسرت تیرے گُن گلیا۔۱۔ رہاؤ

اے مورکھ من! تو ایک پرماتما کو کیوں نہیں یاد کرتا۔ اُس کو بھول کر تیرے شبھ گُن ناش ہو رہے ہیں۔

ناہوَں جتی ستی نہیں پڑھیا مُورکھ مُگدھا جنم بھیئا۔

نہ میں جتی ہوں نہ ستی (ستیہ وادی) اور نہ پڑھا ہوا ہوں۔ میرا مورکھوں والا جنم گذر رہا ہے

پر نوت نانک تن کی سرنا۔جن تُو ناہی وِیسریا۔۲۔۳

گُورو جی کہتے ہیں کہ میں اُن کی شرن پڑتا ہوں جن کو پرماتما کبھی نہیں بھولتا یعنی جو ہر دم پربھو سمرتے رہتے ہیں۔

آسا محلّہ۔۵

بھئی پراپت مانکھ دیہُریا۔گوبند ملن کی ایہہ تیری بریا۔

اے منش! تُجھے مانس جنم ملا ہے۔ایشور کو ملنے کی یہی تیری باری (وقت) ہے۔

اور کاج تیرے کِتے نہ کام۔مِل سادھ سنگت بھج کیول نام۔۱

(ایشور سمرن کے بغیر) دوسرے کام تیرے کسی کام کے نہیں ہیں۔سادھ سنگت میں مل کر ایک نام کو جپو۔

سرنجام لاگ بھوجل ترن کے۔جنم برتھا جات رنگ مایا کے۔۱۔رہاؤ

سنسار سمندر سے پار ہونے کے انتظام میں لگ جاؤ۔ورنہ مایا (دُنیا) کے پریم میں جنم برتھا جا رہا ہے۔

جپ تپ سنجم دھرم نہ کمایا۔سیوا سادھ نہ جانیا ہر رایا۔

میں نے کوئی جپ تپ اور دھرم کا کام نہیں کیا اور نہ ہی سنتوں کی سیوا جانی ہے۔اے ہری راجہ پربھو!

کہو نانک ہم نیچ کرما۔سرن پرے کی راکھہو سرما۔۲۔۴

گُورو جی کہتے ہیں کہ ہم لوگ بُرے کرم کرنے والے ہیں۔آپ کی سرن پڑے ہیں آپ لاج راکھو۔

اِک اونکار واہیگورو جی کی فتح

پاتشاہی ۔۱۰۔ کبیئو باچ بینتی ۔چوپئی۔

ہمری کرو ہاتھ دے رچھّا۔پُورن ہوئے چت کی اِچھّا۔

اے اکال پُرکھ! ہماری ہاتھ دے کر حفاظت کرو۔میرے دل کی خواہش پورن ہو جاوے۔

تو چرنن من رہے ہمارا۔اپنا جان کرو پرتپارا۔۱

آپ کے چرنوں میں میرا دھیان لگا رہے۔مجھے اپنا سمجھ کر پالنا کرو۔

ہمرے دُسٹ سبھے تم گھاوہ۔آپ ہاتھ دے موہِ بچاوہ۔

ہمارے تمام دشمنوں کو آپ ناش کریں اور اپنا ہاتھ دیکر مجھے اُن سے بچالیویں۔

سُکھی بسے مورہ پریوارا۔سیوک سِکھ سبھے کرتارا۔۲

میرا تمام پریوار سکھی رہے اور تمام سکھ اور سیوادار بھی اے کرتار! (سکھی رہیں)

مور چھانج کر دے کریئے۔سبھ بیرن کو آج سنگھریئے۔

میری راکھی آپ ہاتھ دے کر کریں اور تمام دشمنوں کو آج ہی ناش کر دیویں۔

پُورن ہوئے ہماری آسا۔تور بھجن کی رہے پیاسا۔۳

ہماری امید پورن ہووے اور آپ کے بھجن کرنے کی اچھا لگی رہے۔

تُمہیں چھاڈ کوؤ اور نہ دھیاؤں۔جو بر چاہوں سو تُم تے پاؤں۔

آپ کو چھوڑ کر میں اور کسی کو نہ مانوں۔جو کچھ چاہوں سو آپ سے ہی حاصل کروں۔

سیوک سِکھ ہمارے تاریہہ۔چُن چُن ستر ہمارے ماریہہ۔۴

ہمارے سِکھ سیوکوں کو پار کر دیویں۔ہمارے دشمنوں کو چُن چُن کر ناش کر دیویں۔

آپ ہاتھ دے مجھے اُبریئے۔مرن کال کا تراس نِوریئے۔

اپنا ہاتھ دے کر مجھے بچالیویں اور مرن کے کا ڈر دور کر دیویں۔

ہُو جو سدا ہمارے پچھا۔ سری اسدُ کھج جو کر یہور چھا۔ ۵

آپ ہمارے ہمیشہ ہی سہائی ہووَو۔ اے کھڑگ دھاری جی ہماری رکھیا کرو۔

راکھ لیہو موہِ راکھن ہارے۔ صاحب سنت سہائے پیارے۔

اے راکھنے والے مجھے راکھ لیوؤ۔ آپ صاحب سنتوں کے پیارے مدد گیر ہو۔

دین بندھ دُشٹن کے ہنتا۔ تُم ہو پُری چتر دس کنتا۔ ۶

غریبوں کے سہارے دشٹوں کو ناش کرنے والے آپ چودہ پُریوں کے مالک ہو۔

کال پائے برہما بپ دھرا۔ کال پائے شِو جو اوترا۔

(کال) سماں پا کر برہما نے جنم لیا۔ سماں (کال) پا کر شو جی نے جنم لیا۔

کال پائے کر بِسن پرکاسا۔ سکل کال کا کِیا تماشہ۔ ۷

کال پا کر ہی وشنو نے جنم لیا۔ یہ تمام سمے (کال) کا ہی تماشہ ہے۔ یعنی سمے کے مطابق کوئی مرتا ہے اور کوئی جنم لیتا ہے یہ تمام سلسلہ کال کے ہی ادھین ہے۔

جون کال جوگی شِو کیئیو۔ بید راج برہما جُو تھیو۔

جس کال نے شو جی کو پیدا کیا۔ ویدوں کے راجہ برہما جی ہوئے۔

جون کال سبھ لوک سوارا۔ نمسکار ہے تاہِ ہمارا۔ ۸

جس کال نے تمام لوگوں کو پیدا کیا اُس کو ہمارا نمسکار ہے۔

جون کال سبھ جگت بنائیو۔ دیو دینت جچھن اُپجائیو۔

جس کال نے تمام جگت کو پیدا کیا ہے۔ دیوتے دینت اور جکش پیدا کیئے۔

آدانت ایکے اوتارا۔ سوئی گُورو سمجھیو ہمارا۔ ۹

جو شروع سے آخر تک ایک ہی سروپ ہے وہی ہمارا گُورو سمجھیئے۔

نمسکار تِس ہی کو ہماری۔ سکل پرجا جن آپ سواری۔

ہماری اُس کو نمسکار ہے۔ جس نے تمام دُنیا آپ ہی بنائی ہے۔

سِوکن کو سِوگن سُکھ دیو۔ سترن کو پل مو بدھ کیئو ۔۱۰

سیوکوں کو جس نے کلیان روپ سُکھ دیا اور دشمنوں کو ایک چھن میں ناس کر دیا۔

گھٹ گھٹ کے انتر کی جانت۔ بھلے بُرے کی پِیر پچھانت۔

جو ہر ایک کے ہردے کی جانتا ہے اور اچھے بُرے کی پیڑا کو پچھانتا ہے۔

چِیٹی تے کُنچر استھُولا۔ سبھ پر کر پا دِرسٹ کر پھُولا ۔۱۱

چھوٹی کیڑی سے لیکر بڑے ہاتھی تک تمام پر کرپا درشٹی کر کے خوش ہو رہا ہے

سنتن دُکھ پائے تے دُکھی۔ سُکھ پائے سادھن کے سُکھی۔

وہ سنتوں کے دُکھ ملنے پر دُکھی ہوتا ہے اور سُکھ پانے پر سنتوں کے سُکھی ہوتا ہے۔

ایک ایک کی پِیر پچھانے۔ گھٹ گھٹ کے پٹ پٹ کی جانے ۔۱۲

ہر ایک کی تکلیف کو پہچانتا ہے اور ہر ایک کے جسم کی ناڑ ناڑ کو جانتا ہے۔

جب اُدکرکھ کرا کرتارا۔ پرجا دھرت تب دیہہ اپارا۔

جب ایشور سانس کو باہر نکالتا ہے تو اس وقت جنتا بے انت جسم دھارن کر لیتی ہے۔

جب آکرکھ کرت ہو کبھُوں۔ تُم میں مِلت دیہہ دھر سبھ ہُوں ۔۱۳

جب کبھی سانس کو اندر کھینچتا ہے تو پرتھوی کے تمام جیو اُس میں مل جاتے ہیں۔

جیتے بدن سِرشٹ سبھ دھارے۔ آپ آپنی بُوجھ اُچارے۔

تمام سرشٹی میں جتنے سریر دھاری ہوئے ہیں وہ اپنی اپنی عقل کے مطابق پربھو کو کتھن کرتے ہیں۔

تُم سبھ ہی تے رہت نرالم۔ جانت بید بھید ار عالم ۔۱۴

ایشور آپ سب سے علیحدہ ہی رہتا ہے۔ ویداور ودوان (پنڈت لوگ) اس بھید کو جانتے ہیں۔

نرنکار نر بِکار نرلنبھ۔ آدا نیل انادا سنبھ۔

وہ سروپ رہت۔ دوش رہت۔ آسرے رہت۔ سب کا آد۔ رنگ رہت آدرہت اور جنم رہت ہے۔ یعنی نہ اُس کی کوئی شکل ہے نہ اس میں کوئی دوش ہے نہ اس کا کوئی آسرا ہے۔ وہ سب کا شروع ہے۔ اُس کا کوئی روپ رنگ نہیں کوئی شروع نہیں کوئی ختم نہیں۔

تا کا مُوڑھ اُچارت بھیدا۔ جا کو بھیو نہ پاوت بیدا۔ ۱۵

اُس کا بھید بے وقوف بیان کرتے ہیں۔ جس کا بھید بید بھی نہیں پاسکے۔ یعنی جس کا بھید وید بھی نہیں پاسکے۔ اُس کا بھید بتانے والے عقلمند نہیں۔

تا کو کر پاہن انو مانت۔ مہاں موڑھ کچھ بھید نہ جانت۔

اُس کو پتھر کر کے بیچارتے ہیں۔ بہت بے وقوف اُس کا کچھ بھید نہیں جانتے (کہ وہ پتھر نہیں ہے)

مہا دیو کو کہت سدا شِو۔ نرنکار کا چینت نہہ بِھو۔ ۱۶

مہاں دیو کو وہ کلیان کرتا کہتے ہیں۔ پرماتما کا وہ بھید نہیں پہچانتے۔

آپ آپنی بُدھ ہے جیتی۔ برنت بِھن بِھن توہِ تیتی۔

جتنی کسی کی اپنی عقل ہے اُس کے مطابق ہی وہ اُس کو علیحدہ علیحدہ بیان کرتے ہیں۔

تُمر الکھا نہ جائے پسارا۔ کہہ بِدھ سجا پرتھم سنسارا۔ ۱۷

آپ کا پاسارا جانا نہیں جاتا کہ آپ نے پہلے جگت کو کس طرح بنایا تھا۔

ایکے رُوپ انُوپ سرُوپا۔ رنک بھیور اوکہی بھُوپا۔

آپ کے ایک روپ سے ہی انیک سروپ ہیں۔ کہیں کوئی کنگال ہے کوئی امیر ہے اور کوئی راجہ ہے۔

انڈج جیرج سیتج کینی ۔ اُت بھج کھان بہر رچ دینی ۔ ۱۸

انڈوں سے۔ جیور سے اور پسینہ سے یہ سرشٹی پیدا کی ہے ۔ پھر پرتھوی سے ایک اُت بھج کھانی پیدا کر دی۔

کہوں پھول راجہ ہوئے بیٹھا ۔ کہوں سمٹ بھیئو سنکر اکیٹھا ۔

کہیں خوشی سے پھول کر راجہ ہوا بیٹھا ہے اور کہیں سکڑ کر اکٹھا ہوا ہے ۔

سگری سرشٹ دکھائے اچنبھو ۔ آد جگا دسروپ سوینبھو ۔ ۱۹

تمام سرشٹی اسچرج کوتک دکھا رہی ہے ۔ تو سب کا شروع ہیں ۔ جگوں کا شروع ہیں ۔ تو اپنے آپ سے پرکاش ہیں۔

اب رچھا میری تم کرو ۔ سکھ اُبار اسکھ سنگھرو ۔

اب آپ میری حفاظت کرو ۔ میرے سیوکوں کو بچاؤ اور دشمنوں کا ناش کرو ۔

دُشٹ جتے اُٹھوت اُتپاتا ۔ سکل ملیچھ کرو رن گھاتا ۔ ۲۰

جھگڑا اٹھانے والے جتنے بھی دشمن ہیں اُن تمام پاپی ظالموں کو جنگ میں ناش کرو ۔

جے اسدُھج تو سرنی پرے ۔ تن کے دُسٹ دُکھت ہوئے مرے ۔

اے اکال پرکھ ! جو آپ کے شرن آپڑے ہیں اُن کے دشمن دکھی ہو کر مر گئے ہیں ۔

پُرکھ جون پگ پرے تہارے ۔ تن کے تُم سنکٹ سبھ ٹارے ۔ ۲۱

جو پُرش آپ کے پاؤں پڑ گئے ہیں ۔ ان کے تمام دُکھ دُور کر دیئے ہیں ۔

جو کل کو اِک بار دھیئے ہیں ۔ تا کے کال نکٹ نہہ اے ہیں

جو پرماتما کو ایک بار بھی یاد کرتے ہیں ۔ کال اُن کے نزدیک نہیں آتا ۔

رچھا ہوئے تاہِ سبھ کالا ۔ دُسٹ اِرسٹ ٹرے تتکالا ۔ ۲۲

اس کی ہر وقت راکھی ہوتی ہے ۔ دُشٹ دُشمن فورن دور ہو جاتے ہیں ۔

رکرپا درِشٹ تن جاہِ نہر ہو۔ تا کے تاپ تنک مو ہر ہو۔

کرپا درشٹی کر کے جس طرف دیکھتے ہو اُس کے دُکھ ایک چھن میں ناش کر دیتے ہو۔

رِدھ سِدھ گھر موسبھ ہوئی۔ دُشٹ چھاہ چھوئے سکے نہ کوئی۔ ۲۳

اُس کے گھر میں تمام ردھیاں سدھیاں (ہر طرح کا دھن دولت) ہو جاتا ہے۔ دشمن اُس کے پر چھاویں کو بھی نہیں چھو سکتا۔

ایک بار جن تمہہ سنبھارا۔ کال پھاس تے تاہِ اُبارا۔

جس نے ایک بار بھی آپ کو یاد کیا ہے۔ آپ نے اُس کو کال کی پھاہی سے بچالیا ہے۔

جِن نر نام تہارو کہا۔ دارِد دُشٹ دوکھ تے رہا۔ ۲۴

جس پُرش نے آپ کا نام لیا وہ غریبی۔ دشمنوں اور پاپوں سے بچ گیا۔

کھڑگ کیت میں سرن تہاری۔ آپ ہاتھ دے لیہُ اُباری۔

اے اکال پرکھ! میں آپ کی شرن ہوں۔ اپنا ہاتھ دے کر مجھے بچالیجیے۔

سرب ٹھور مو ہوہ سہائی۔ دُسٹ دوکھ تے لیہُ بچائی۔ ۲۵

تمام جگہ میں میرے مددگیر ہوویں۔ دشمنوں اور دکھوں سے مجھے بچالیویں۔

رِکرپا کری ہم پر جگ ماتا۔ گرنتھ کرا پورن سُبھ راتا۔

جگت کی ماتا پرماتما شکتی نے ہمارے اوپر کرپا کی ہے جس سے میں نے اچھی طرح گرنتھ پورن کیا ہے۔

کِل بِکھ سکل دیہہ کو ہرتا۔ دُسٹ دوکھین کو چھے کرتا۔ ۲۶

شریر کے سارے پاپوں کا ناش کرتا ہے۔ دشٹوں اور دشمنوں کو ناش کرتا ہے۔

سِری اسدُھج جب بھئے دیالا۔ پُورن کرا گرنتھ تت کالا۔

جب سری پرماتما دیالو ہوئے تو میں نے گرنتھ کو تتکال ہی پورن کر دیا۔

من بانچھت پھل پاوے سوئی۔ دُوکھ نہ تِسے بیاپت کوئی۔ ۲۷

وہ من چاہے پھل پاتا ہے اور اس کو کوئی دُکھ نہیں لگیگا۔

اڑِل

سُنے گُنگ جو یاہے سو رسنا پاوئی۔ سُنے مُوڑ چت لائے چتر تا آوئی۔

اگر اُس کو گونگا سنے تو زبان مل جاتی ہے۔ اگر مورکھ چت لگا کر سنے تو اس کو چترائی آ جاتی ہے۔

دُوکھ درد بھَو رنکٹ نہ تن نر کے رہے۔ ہو جو یا کی ایک بار چوپئی کو کہے۔

دُکھ۔ درد اور ڈر اس کے نزدیک نہیں رہتا۔ اے بھائی! جو اس چوپئی کو ایک بار پریم سے پڑھتا ہے۔

سوئیا

پائے گہے جب تے تُمرے تب تے کوؤ آنکھ ترے نہیں آنئیو۔

جب سے آپ کے پاؤں پکڑے ہیں تب سے کسی دوسرے کو نظر نیچے نہیں لایا ہوں۔

رام رِحیم پُران قُران انیک کہیں مت ایک نہ مانئیو۔

رام رحیم پوران اور قرآن جو بے شمار دھرم کے راستے بتاتے ہیں۔ میں نے ان میں سے کسی ایک کو بھی نہیں مانا۔

سِمرت ساستر بید سبھے بہُہ بھید کہیں ہم ایک نہ جانئیو۔

تمام سمرتی شاستر اور وید آپس میں بہت طرح کے بھید کہتے ہیں لیکن میں نے ان میں سے کسی کو بھی نہیں جانا۔

سِری اسپان کِرپا تُمری کر میں نہ کہیو سبھ تو ہِ بکھانئیو۔

اے اکال پرکھ یہ سب آپ کی ہی کرپا ہے۔ میں نے کچھ نہیں کہا۔ سب کچھ آپ نے ہی

کہلوایا ہے۔

دوہرا

سگل دوار کو چھاڈ کے گہیو تُہارو دوار۔

تمام دواروں کو چھوڑ کر آپ کا (دوار) آسرا پکڑا ہے۔

باہے گہے کی لاج اس گوبند داس تُہار۔

آپ کو میری باہاں پکڑی کی لاج ہے۔ میں آپ کا داس ہوں۔

رام کلی محلّہ ۳ آنند

اِک اونکار ستگُور پرساد

اننّد بھیا میرے مائے ستگُورو میں پایا۔

اے میری ماتا! مجھے خوشی ہوئی ہے۔ میں نے ستگورو کو پالیا ہے۔

ستگُورتا پایا سہج سیتی من وجیاں واد ھائیاں۔

ستگوروکو تو میں نے سبھادک آرام کے ساتھ ہی پالیا ہے۔ جس سے میرے من میں خوشیوں کی لہر دوڑ رہی ہے۔

راگ رتن پروار پریاں سبد گاون آئیاں۔

امولک راگ بمعہ راگنیوں کے پریوار کے خوشی کے گیت گانے آئی ہیں۔

سبدوتا گاوہری کیرا من جنی وسایا۔

تم ہری کے شبد گاؤ جنہوں نے اس کو من میں بسایا ہوا ہے۔

کہے نانک آنند ہوآ ستگُورو میں پایا۔ ۱

گوروجی کہتے ہیں مجھے خوشی ہوئی ہے کہ میں نے ستگُورو کو حاصل کیا ہے۔

اے من میریا تُو سدا رہو ہرنا لے۔

ہرنال رہو تُو من میرے دُوکھ سبھ وِسارنا۔

اے میرے من! تم ہمیشہ ہی ہری کے ساتھ رہنا کرو۔ ہری کے ساتھ رہواے میرے من! وہ تمام دکھوں کو دور کرنے والا ہے۔

انگی کار اوہ کرے تیرا کارج سبھ سوارنا۔

وہ ہری تمہارا اپکش کرے گا جو تمام کاموں کو سنوارنے والا ہے۔

سبھنا گلاں سمرتھ سوامی سو کِئیوں منوں وِسارے۔

ہری تمام باتیں کرنے کے قابل ہے۔اس کو من سے کیوں بھلاتے ہو؟

کہےَ نانک من میرے سدا رہو ہرنا لے۔۲

گورو جی کہتے ہیں کہ اے میرے من ! تم ہمیشہ ہری کے ساتھ رہو یعنی پربھو کو اپنے سے دور کبھی نہ جانو۔

ساچے صاحبہ کیا ناہی گھر تیرے۔

اے میرے سچے مالک! آپ کے گھر میں کیا نہیں ہے؟

گھر تا تیرے سبھ کُچھ ہے جِس دیہہ سو پاوے۔

اے مالک تیرے گھر میں تو سبھ کچھ ہے لیکن ملتا اُس کو ہے جسے تو دیتا ہے۔

سدا صِفت صلاح تیری نام من وساوے۔

آپ کی ہمیشہ استتی کرے اور آپ کا نام من میں دھارن کرے۔

نام جِن کے من وسیا واجے سبد گھنیرے۔

جن کے ہردے میں نام بستا ہے اُن کے گھر میں بہت باجے بجتے ہیں۔

کہےَ نانک سچے صاحب کیا ناہی گھر تیرے۔۳

گورو جی کہتے ہیں اے سچے مالک! آپ کے گھر میں کیا نہیں ہے۔یعنی سب کچھ ہے۔

ساچا نام میرا آدھارو۔ ساچ نام ادھار میرا۔

سچے نام کا مجھے آسرا ہے۔ سچا نام میرا آسرا ہے۔

جِن بھُکھاں سبھ گوائیاں۔

جس نے تمام بھوکھیں دور کر دی ہیں۔

کر سانت سُکھ من آئے وسیا، جِن اِچھا سبھ پُجائیاں۔

من کو شانت کر کے سکھ اس میں آٹھہرا ہے۔ یعنی من بھٹکنے سے ٹِک گیا ہے۔ اس شانت سکھ نے تمام خواہشات پوری کر دی ہیں۔

سدا قُربان کِیتا گورُو وٹہہ، جسدِ یاں ایہہ وڈیائیاں۔

گُورو سے اپنا آپ ہمیشہ قربان کرتا ہوں۔ جس کی اتنی بڑائیاں ہیں۔

کہے نانک سُنو سنتو سبد دھرو پیارو۔ ساچا نام میرا آدھارو۔۴

گورو جی کہتے ہیں اے سنتو سنو اور گورو کے شبد سے پریم رکھو۔ اُس کا ساچا نام میرا آسرا ہے۔

واجے پنچ سبد، تت گھر سُبھاگے۔

اس بھاگاں والے گھر میں پانچ طرح کے باجے بجتے ہیں۔

گھر سُبھاگے سبد واجے کلا، جِت گھر دھاریا۔

بھاگاں والے گھر (ہردے) میں باجے بجے۔ جس گھر میں واہگورو نے اپنی شکتی کا نواس کیا ہے۔

پنچ دُوت تُدھ وس کِیتے کال کنٹک ماریا۔

پانچ کام کرودھ وغیرہ دشمنوں کو آپ نے قابو کر لیا ہے اور دکھ دائی کال کو مار دیا ہے۔

دُھر کرم پایا تُدھ، جِن کو سے نام ہر کے لاگے۔

شروع سے ہی جنہوں کے آپ نے اچھے کرم پائے ہیں وہی ہری کے نام میں لگے ہیں۔

کہے نانک تہہ سُکھ ہوا تِت گھر انحد واجے۔ ۵

گورو جی کہتے ہیں ان کو ہی سکھ ہوا ہے اور اُن کے گھروں میں ہی ایک سار لگا تار باجے بجتے ہیں

انند سُنو وڈبھاگیو سگل منورتھ پُورے۔

اے بڑے بھاگاں والو! یہ انند بانی سُنو جو تمام منورتھ پورے کرتی ہے۔

پار برہم پربھ پائیا اُترے سگل وِسُورے۔

پار برہم پرماتما کو حاصل کیا ہے۔ اُس سے تمام جھورے دور ہو گئے ہیں۔

دُوکھ روگ سنتاپ اُترے سُنی سچی بانی۔

سنت ساجن بھئے سرسے پُورے گُور تے جانی۔

جنہوں نے یہ سچی بانی سُنی ہے اُن کے دُکھ روگ اور کلیش دور ہو گئے ہیں جنہوں سنت سجنوں نے یہ بانی پورے گور سے سمجھی ہے وہ خوش ہو گئے ہیں۔

سُنتے پُنیت کہتے پوِت ستگُور رہیا بھرپُورے۔

یہ بانی سننے والے پوتر ہیں اور پڑھنے والے بھی پوتر ہیں۔ اُن کے ہردے میں ستگورو جی بس رہے ہیں۔

بِنونت نانک گُور چرن لاگے واجے انحد تُورے۔ ۴۰۔ ۱

گورو جی کہتے ہیں کہ جو پُرش گورو کے پاؤں لاگے ہیں اُن کے ہردے میں لگا تار خوشی کے باجے بجتے ہیں۔

مُنداونی محلّہ ۵۔

تھال وِچ تِن وستُو پیئو ست سنتو کھ ویچارو۔

شری گورو گرنتھ صاحب روپی تھال میں یہ تین چیزیں پڑی ہیں۔

(۱) ست (۲) سنتوکھ (۳) اچھی بیچار

امرت نام ٹھاکر کا پیئو جس کا سبھس ادھارو۔

ان چیزوں میں پرماتما کا نام روپی امرت بھی ڈالا ہے۔ جس کا سب کسی کو آسرا ہے۔

جے کو کھاوے جے کو بھُنچے تس کا ہوئے اُدھارو۔

جو کوئی ان چیزوں کو کھائے گا اور بھوگے گا۔ اس کا پار اتارا ہو جائے گا۔

ایہہ وست تجی نہ جائی نت نت رکھ اُردھارو۔

یہ چیز چھوڑی نہیں جا سکتی۔ اس لئے اس کو ہمیشہ ہی اپنے ہردے میں رکھو۔

تم سنسار چرن لگ تریئے سبھ نانک برہم پسارو۔ ا

یہ (تم) اندھیرا سنسار کو گورو کے چرنوں میں لگ کر تیرا جا سکتا ہے۔ یہ تمام پرماتما کا ہی پسارا ہے۔

سلوک محلہ ۵

تیرا کِیتا جاتو ناہی مینو جوگ کِیتوئی۔

اے واہگورو! آپ نے مجھے اس قابل کیا ہے (کہ میں یہ کام گورو گرنتھ صاحب تیار کرنے کا) مکمل کیا ہے لیکن میں نے آپ کے کئے اُپکار کا کوئی گن نہیں جانا (کہ یہ سب کچھ آپکی ہی مہربانی ہے)

میں نِرگن آرے کو گُن ناہی آپے ترس پیئوئی۔

میں گنوں سے خالی ہوں۔ میرے میں کوئی گُن نہیں۔ لیکن تجھے آپ ہی میرے اوپر رحم آ گیا۔

ترس پئیا مہر امت ہوئی ستگور سجن ملیا۔

آپکو میرے اوپر رحم آیا تو آپکی کرپا ہوئی جس سے مجھے ستگورو سچا سہائی مل پڑا۔

نانک نام مِلے تاں جیواں تن من تھیوے ہریا۔ ا

گورو جی کہتے ہیں کہ اسے پربھو! آپ کا نام مجھے مل جاوے تو میں زندہ رہ سکتا ہوں۔ جس سے میرا تن اور من سرسبز ہو جائے گا۔

پوڑی

تتھے توں سمرتھ جتھے کوئی ناہِہ۔ اوتھے تیری رکھ اگنی اُدر ماہِہ۔

وہاں پر تو سمرتھ ہیں جہاں پر اور کوئی نہیں۔ پیٹ کی آگ میں تیری رکھیا سے جیتا ہوں۔

سُن کے جم کے دُوت نائے تیرے چھڈ جاہِہ۔

تیرے نام کے سننے سے ہی جم کے دوت چھوڑ چلے جاتے ہیں۔

بھوجل بکھم اسگاہ گور سبدی پار پائہہ۔

یہ جو اگاہ اتے کٹھن سنسار سمندر ہے گورو کے شبد والا جیو اس سے پار ہوتا ہے۔

جنکو لگی پیاس امرت سیئی کھاہِہ۔ کل مینہ ایہو پُن گُن گوبند گاہِ۔

وہ ہی نام امرت کو چکھتے ہیں۔ کلجگ میں یہی پُنیہ کرم ہے جو گوبند کے گُنوں کا گانا ہے۔

سبسے نو کرپال سمالے ساہِ ساہِ۔ برتھا کوئے نہ جائے جہ آوے تُدھ آہِ۔۹

کرپالو واہگورو سب کو سواس سواس سنبھالتا ہے۔ کوئی بھی خالی نہیں جاتا جو آپکی شرن آتا ہے

سلوک محلہ ۵

انتر گورا رادھنا جھوا جپ گور ناؤ۔

نیتری ستگور پیکھنا سروِنی سُننا گور ناؤ۔

ہردے میں واہگورو نام سمرن کرو۔ اور جیبھا سے واہگورو نام جپو۔ آنکھوں سے ستگورو کا درشن کرو اور کانوں سے اُن کا اپدیش سنو۔

ستگور سیتی رتیاں درگہہ پائیے ٹھاؤ۔

اس طرح سے ستگورو نال رنگے جائیے تب درگاہ میں جگہ ملتی ہے۔

کہہ نانک کرپا کرے جسنوں ایہہ وتھ دے۔

گورو جی کہتے ہیں کہ جس کو کرپا کرتا ہے اس کو یہ وستوئیں دیتا ہے۔

جگ مینہ اُتم کاڈھیئہ وِرلے کیئی کے۔۱

جگ میں وہ پرش اُتم کہے جاتے ہیں اور ایسے پرش کوئی کوئی ہیں۔

محلّہ ۵

رکھے رکھن ہار آپ اُبارئن۔ گُور کی پیری پائے کاج سوارئن۔

رکھنے والے نے رکھشا کر کے آپ ہی بچالیا ہے۔ گورو کے چرن کمل میں جا کر ہمارا کام سنور گیا ہے۔

ہوآ آپ دیال منونہ وِسارئن۔ سادھ جناں کے سنگ بھَوجل تارئن۔

پربھو آپ دیال ہوا ہے تب ہی اس کو من سے بھلایا نہیں ہے۔ سنت جنوں کے ساتھ ملا کر سنسار سمندر سے پار اتارلیا ہے۔

ساکت نِندک دُسٹ کِھن مانہہ بدارئن۔

ساکتاں۔ نندکاں اور دشٹاں نوں اِک کھن وچ ناش کر دتا ہے۔

تِس صاحب کی ٹیک نانک منے مانہہ۔

جِس سمرت سُکھ ہوئے سگلے دُوکھ جانہہ۔۲

اس مالک کی اوٹ نانک نے من میں رکھی ہوئی ہے۔ جس کے سمرن سے سکھ ملتا ہے اور سارے دکھ مٹ جاتے ہیں۔

ارداس

اِک اونکار سری واہگورو جی کی فتح

وار سِری بھگوَتی جی کی۔ پاتشاہی۔۱۰

پرِتھم بھگوَتی سِمر کے گورونانک لئیں دھیائے۔

پھر انگد گورُ تے امرداس رامداسے ہوئیں سہائے۔

ارجن ہر گوبند نو سِمر وِسری ہر رائے۔

سِری ہر کرشن دھیائیے جِس ڈِٹھے سب دُکھ جائے۔

گورو تیغ بہادر سِمرِیئے گھر نو نِدھ آوے دھائے۔

سبھ تھائیں ہوئے سہائے۔۱

دسویں پاتشاہ سِری گورو گوبند سنگھ صاحب۔ سب تھائیں ہوئے سہائے۔

دساں پاتشاہیاں کا سروپ۔ حاضر حضور، سرب کلا بھرپور، سری گورو گرنتھ صاحب جی مہاراج آپ جی کی مہما کہی نہ جائے۔ ست سری اکال پرکھ جی کا خالصہ جی صاحب بولو جی سری واہگورو، پنج پیارے چار صاحبزادے۔ چالی مکتے۔ ہٹھیاں۔ جپیاں تپیاں، صِدقوان۔ جنہا نام جپیا، ونڈ چھکیا، دیغ چلائی تیغ واہی۔ دیکھ کے آن ڈٹھ کیتا، تنہاں پیاریاں سچیاریاں دی کمائی دا دھیان کر کے خالصہ جی صاب بولو جی سری واہگورو۔

جنہاں سنگھاں سنگھنیاں نے دھرم ہیت سیس دتے۔ چرکھڑیاں تے چڑے بند بند کٹوائے۔ اُبلدیاں دیغاں وچ بیٹھے۔ آریاں نال تن چرائے۔ کھوپریاں اتروائیاں، گورودواریاں دی سیوالئی قربانیاں کیتیاں دھرم نہیں ہاریا سکھی صدق۔ کیساں سواساں نال نبھاہیا تنہادی کمائی دا دھیان دھر کے خالصہ جی صاحب بولو جی سری واہگورو۔ پنجاں تخت

صاحبان۔ سربت گوردواریاں دے درشن دیدار دادھیان دھر کے خالصہ جی صاحب بولو جی سری واہگورو۔

پرتھمے سربت خالصہ جی کی ارداس ہے۔ سرب سکھ ہووے۔ جہاں جہاں خالصہ جی صاحب تہاں تہاں رچھیا رعایت۔ دیغ تیغ فتح برد کی پیج۔ پنتھ کی جیت۔ سری صاحب جی سہائے۔ خالصہ جی کے بول بالے۔ بولو جی سری واہگورو۔

سِکھاں نوں سکھی دان، کیس دان، رہت دان، بیبک دان، وساہ دان، بھروسہ دان، داناسر دان، سری امرتسر جی کے درشن اشنان، چونکیاں، جھنڈے بنگے گورو کے جگو جگ اٹل، دھرم کا جیکار، خالصہ جی صاحب بولو جی سری واہگورو۔ سکھاں دا من نیواں مت اُچی، مت پت کا راکھا اکال پرکھ سری واہگورو واہگورو ہے۔ اکال پُرکھ اپنے پنتھ دے سدا سہائی داتار جیو! سری ننکانہ صاحب تے ہور گورودوارے گورودھاماں دے جنہاں توں پنتھ نوں وچھوڑیا گیا۔ کھلے درشن دیدار تے سیوا سنبھال داوان خالصہ جی نوں بخشو۔

اے نمانیاں دے مان، نتانیاں دے تان، نوٹیاں دی اوٹ۔ سچے پتا اکال پرکھ آپ جی دے حضور (یہاں اس بانی کا نام لینا چاہئے جس کے لئے یہ ارداس کی گئی ہے) دی ارداس ہے اکھر وادھا گھاٹا بھُل چک معاف کرنی۔ کارج راس کرنے۔ سکھی صدق بخشنا۔ گورونانک نام چڑھدی کلا تیرے بھانے سربت کا بھلا۔ واہگورو جی کا خالصہ واہگورو جی کی فتح۔

سوہلا راگ گوڑی۔ دِیپکی محلّہ۔ ا

اِک اونکار ستگور پرساد

جَے گھر کِیرت آکھیئے کرتے کا ہوئے بیچارو۔

جس گھر (ہردے) میں پرماتما کا یش گایا جاتا ہے اور اس کی باتوں کا بیچار ہوتا ہے۔

تِت گھر گاوہ سوہلا سِوروسِر جنہارو۔ ا

اس گھر (ہردے) میں یش گاؤ اور سر جنہار پرماتما کو یاد کرو۔

تم گاوہ میرے نِربھو کا سوہلا۔

ہَوں واری جِت سوہلے سدا سُکھ ہوئے۔ ا۔ رہاؤ

اے بھائی! تم ڈر دُور کرنے والے میرے پرماتما کا یش گاؤ۔ میں قربان جاؤں جس کے یش سے ہمیشہ سکھ ہوتا ہے۔

نِت نِت جِیئڑے سمالئین دیکھیگا دیونہار۔

پرماتما ہمیشہ ہی جیئوں کو سنبھالتا (روزی دیتا) ہے۔ وہ داتا ہماری بھی سنبھال کریگا۔

تیرے دانے قیمت نہ پوئے تِس داتے کون سُمار۔ ۲

جس کے دیئے ہوئے دان کی تجھ سے قیمت نہیں پائی جاسکتی۔ اس داتے کی کون گنتی کرسکتا ہے۔

سنبت ساہا لِکھیا مِل کر پاوہو تیل۔

وہ سال اور دن لکھا ہوا ہے (جب جیوروپ استری کا موت کے ساتھ بیاہ ہونا ہے) اس لئے مل کر کے پریم اور ویراگ کا تیل چڑھاؤ۔

دیہُہ سجن اسیسڑیاں جِیوں ہووے صاحب سِیئوں میل۔ ۳

اے دوستوں! مجھے وہ دعائیں دو جن سے میرا اس سچے مالک کے ساتھ میل ہو جاوئے۔

گھر گھر ایہو پاہو چا سدڑے نت پون۔

ہر ایک گھر میں یہی پہوچا (بھوچا۔ساہے چھٹی) ملتی ہے کہ آگے جانے کیلئے ہمیشہ آوازیں پڑتی رہتی ہیں۔یعنی ہر ایک جیو کو موت کا پیغام پہنچتا رہتا ہے۔

سدن ہار اسمر یئے نانک سے دِہ آون۔۴۔ا

بلانے والے پر ماتما کو یاد رکھنا چاہئے کیونکہ وہ دن سبکو آتے ہیں۔

راگ آسا محلّہ۔ا

چھ گھر چھ گر چھ اُپدیس۔گرگرا یکو ویس انیک۔ا

چھ گھر (شاستر) ہیں۔چھ گر (ان کے بنانے والے) ہیں اور چھ اپدیش (ان شاستروں کے سدہانت) ہیں۔لیکن ان چھ گورددں کا (جنہوں نے یہ چھ شاستر بنائے ہیں) گورو ایک پر ماتما ہی ہے جس کے بیشمار روپ ہیں۔

بابا جے گھر کرتے کیرت ہوئے۔سو گھر را کھو وڈائی تو ے۔ا۔رہاؤ

اے بابا! جس گھر (شاستر۔دھرم پستک) میں پر ماتما کا یش ہووے۔اس گھر یعنی اس کے اپدیش کو دھارن کرو۔اس میں تمہاری بڑائی ہے۔

وِسے چسیا گھڑیا پہرا تھتی واری ماہ ہوآ۔

وِسے چسے گھڑئیں پہر تھتیں۔دن مہینہ ہوئے

پندرہ دفعہ آنکھ جھمکن کا ایک وسا ہوتا ہے پندرہ وِسے کا ایک چسا۔تیس چسا کا ایک پل۔ساٹھ پل کی ایک گھڑی۔ساڑھے سات گھڑی کا ایک پہر۔آٹھ پہر کا ایک دن رات۔پندرہ تھیوں کا ایک پکش چاننا یا اندھیرا تیس دن کا ایک مہینہ۔

سُورج ایکورُت انیک۔نانک کرتے کے کیتے ویس۔۲۔۲

ایک سورج سے یہ بے انت رتیں ہوتی ہیں اسی طرح ایک پر ماتما کے بیشمار روپ ہیں۔

راگ دھناسری محلّہ۔ا

یہ شبد گورو جی نے جگن ناتھ پوری کے پنڈوں کو پرماتما کی ہمیشہ ہو رہی قدرتی آرتی کا حوالہ دے کر اوچارن کیا تھا۔

گگن مئے تھال روِ چند دیپک بنے تارکا منڈل جنک موتی۔

آکاش ایک تھال جیسا ہے اور اس میں چاند اور سورج دو دیوئے (چراغ) ہیں اور تمام تاروں کا گرہو اس تھال میں موتی جڑے ہوئے ہیں۔

دُھوپ ملیانلو پون چوروکرے سگل بن رائے پھُولنت جوتی۔ا

چندن کے درختوں کی ہوا دھوپ ہے۔چل رہی ہوا چور کر رہی ہے اور کل پرتھوی کے برچھ بوٹے آرتی کے پھول ہیں۔

کیسی آرتی ہوئے۔بھوکھنڈنا تیری آرتی۔انحہتا سبد واجنت بھیری۔ا۔رہاؤ

کیسی سندر آرتی ہو رہی ہے اے جنم مرن دور کرنے والے یہ تیری آرتی ہے ہر ایک جیو کے اندر بج رہے شبد آرتی کی ڈھولک بج رہی ہے۔

سہس تو نین نن نین ہے توہِ کو سہس مورت ننا ایک توہی۔

سرب روپ ہونے کر کے آپ کی ہزاروں آنکھیں ہیں۔لیکن (بغیر سروپ کے ہونے کر کے) آپکی ایک آنکھ بھی نہیں ہے۔اسی طرح سرب روپ ہونے کر کے آپکی ہزاروں شکلیں ہیں۔پر اصل میں آپکی ایک بھی شکل نہیں۔

سہس پد بمل نن ایک پد گندھ بن سہس تو گندھ اِو چلت موہی۔۲

آپ کے ہزاروں پوتر پاؤں ہیں۔لیکن ایک پاؤں بھی نہیں۔آپ بغیر ناک کے ہو لیکن آپ کے ہزاروں ناک ہیں۔آپ کے ایسے کوتکوں سے میری بدھی موہی گئی ہے۔

سبھ مہہ جوت جوت ہے سوئے۔تِس دے چانن سبھ مہیہ چانن ہوئے۔

سب میں جو جوتی ہے وہ آپکی ہی جوت ہے یعنی سب میں پرماتما کا ہی پرکاش ہے اس

کے چانن سے ہی سب میں چانن (پرکاش) ہوتا ہے۔

گُورساکھی جوت پرگٹ ہوئے۔ جو تِس بھاوے سو آرتی ہوئے۔۳

گورو کی سکھیا سے وہ جوت پرگٹ ہوتی ہے یعنی اس کا گیان ہوتا ہے جو اس پرماتما کو منظور ہو وہی اس کی آرتی ہوتی ہے۔

ہرچرن کول مکرند لو بھت منو اندِ نو موہِ آہی پیاسا۔

ہری کے چرن کملوں کی دھوڑی کو میرا من للچا رہا ہے رات دن مجھے یہی پیاس لگی رہتی ہے۔

کِرپا جل دیہہ نانک سارنگ کو ہوئے جاتے تیرے نائے واسا۔۴۔۳

گورو جی کہتے ہیں اے واہگورو اپنی مہر کا پانی مجھے پپیہے (چاترک بینڈا) کو بخشو۔ جس سے آپ کے نام میں میرا واسا ہو جاوے۔

راگ گوڑی پُوربی محلّہ۔۴

کام کرودھ نگر بہُہ بھریا مِل سادُھو کھنڈل کھنڈا ہے۔

یہ گاؤں (سریر) کام کرودھ سے بہت بھرا ہوا ہے۔ سنتوں سے مل کر انہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دو۔

پُورب لِکھت لِکھے گُور پایا من ہرِ لو منڈل منڈا ہے۔۱

پہلے کرموں کے لکھے ہوئے مطابق گورو کو حاصل کیا ہے جس سے من کی تار پرماتما کے سروپ میں ٹک گئی ہے۔

کر سادُھو انجلی پُن وڈا ہے۔ کر ڈنڈوت پُن وڈا ہے۔۱۔ رہاؤ

اے بھائی! سنتوں کو دونوں ہاتھ جوڑ۔ یہ بڑا اپن ہے۔ سنتوں کو لمبا پڑ کر نمسکار کر یہ بڑا اپن ہے۔

ساکت ہرِ رس سادنہ جانیا تِن انتر ہوَمے کنڈا ہے۔

بے مکھوں نے ہری رس کے آنند کو نہیں جانا۔ ان کے اندر ہنکار کا کانٹا ہے۔

بِجوں بِجوں چاہہ چھبےَ دُکھ پاوہِ جم کال سہے سِر ڈنڈا ہے۔۲

بے مکھ لوگ جیسے جیسے زندگی میں چلتے ہیں ان کو ہنکار کا کانٹا چُبھتا ہے اور وہ دکھ پاتے ہیں۔ آخر کار وہ جموں کا ڈنڈا کھاتے ہیں۔ یعنی آخر کار ان کو موت آ پکڑتی ہے اور وہ اسی دکھ میں پکڑے ہوئے مرجاتے ہیں۔

ہر جن ہر ہرنام سمانے دُکھ جنم مرن بھو کھنڈا ہے۔

بھگت لوگ پرماتما کے نام میں مل گئے ہیں اور جگت میں انہوں نے جنم مرن کے دکھ کو کاٹ دیا ہے۔

ابناسی پُرکھ پایا پرمیسر بہُہ سوبھ کھنڈ برہمنڈا ہے۔۳

انہوں نے کبھی ناش نہ ہونے والے پرماتما کو پالیا ہے ان کی دیس پردیس میں بہت سوبھا ہوتی ہے۔

ہم غریب مسکین پربھ تیرے ہر را کھ را کھ وڈ وڈا ہے۔

اے پربھو! ہم غریب اور نمانے آپ کے ہیں۔ اے بڑوں سے بڑے ہری! ہماری رکھشا کرو۔ رکھشا کرو۔

جن نانک نام ادھار ٹیک ہے ہرنامے ہی سُکھ منڈا ہے۔۴۔۴

داس نانک کو آپ کے نام کا ہی آسرا ہے اور سہارا ہے ہری کے نام میں ہی ہمیں سکھ بنا ہے۔

راگ گوَڑی پوُربی محلّہ۔۵

کرو بینتی سُنہو میرے مِیتا سنت ٹہل کی بیلا۔

اے میرے دوستو میں عرض کرتا ہوں آپ سنو۔ یہ مانس جنم سنتوں کی سیوا کرنے کا وقت ہے۔

اِیہا کھاٹ چلو ہرِ لاہا آگے بسن سوہیلا۔۱

اس جگت میں ہری نام کا لابھ اٹھا چلو تا کہ درگاہ میں سکھی رہنا ہووے۔

اُودھ گھٹے دِنس ریناں رے۔ من گوُرمل کاج سوارے۔۱۔ رہاؤ

عمر دن رات کم ہو رہی ہے ۔اے من ! گورو سے مل کر اپنا (کاج) جیون کا منورتھ سنوار لے۔

اِہ سنسار بِکار سنسے میں تر ئیو برہم گیانی۔

یہ سنسار برائیوں اور بھرموں میں پھنسا ہوا ہے اس میں سے کوئی پر ماتما کے گیان والا ہی پار ہوتا ہے۔

جِسہہ جگائے پیا ٓوے اِہ رس اکتھ کتھاتن جانی۔۲

جس کو نیند سے بیدار کر کے پر ماتما یہ نام رس پلاتا ہے اس نے ہی اس نہ بیان ہونے والی بات کو جانا ہے۔

جا کو آئے سوئی بِہا جھو ہر گور تے منہہ بسیرا۔

اے بھائی! جس کام کے لئے آئے ہو وہی خریدو۔ گورو کے ذریعہ ہری کا من میں واسا ہوتا ہے۔

نج گھر محل پاوٗہ سُکھ سہجے بہُر نہ ہوئیگو پھیرا۔۳

اپنے اندر ہی سروپ کا سکھ پالو گے تو پھر دنیا میں آنا نہیں ہوگا۔یعنی جنم مرن میں نہیں آؤ گے۔

انتر جامی پُرکھ بدھاتے سر دھا من کی پُورے۔

اے اندر کی جاننے والے سرب ویا پک واہگورو! من کی شردھا پورن کرنے والے۔

نانک داس اہے سُکھ مانگے موکو کر سنتن کی دُھورے۔۴۔۵

داس نانک یہی سکھ مانگتا ہے کہ مجھے سنتوں کی چرن دھوڑی بنادو۔

بارہ ماہ ماجھ محلّہ ۵ گھر ۴

اِک اونکار ستگور پرساد

کِرت کرم کے وِچھڑے کر کِرپا میلہو رام۔

اپنے کئے ہوئے کرموں کر کے آپ سے بچھڑے ہوئے ہیں اے رام! مہربانی کر کے اپنے ساتھ میل لو۔

چار کُنٹ دہدِس بھرمے تھک آئے پربھ کی سام۔

چار کونٹیں اور دس دشائیں یعنی کل دنیا کا کونہ کونہ پھر کر تھک گئے ہیں اور آخر کار اے پربھو! آپکی شرن میں آئے ہیں۔

دھین دُدھے تے باہری کِتے نہ آوے کام۔
جل بِن ساکھ کُملاوتی اُپجے ناہی دام۔

گائے دودھ کے بغیر اور کسی کام نہیں آتی۔ پانی کے بغیر کھیتی سوکھ جاتی ہے اور اس سے دام (پیسے) حاصل نہیں ہوتے۔

ہرنا ہن مِلئے ساجنے کت پایئے بِسرام۔

اگر ہری ساجن کو نہ ملیں تو سکھ کہاں ملتا ہے؟ یعنی پرماتما پتی کے بغیر سکھ نہیں ملتا۔

جِت گھر ہر کنت نہ پرگٹی بھٹھ نگر سے گرام۔

جس گھر (ہردے) میں ہری مالک ظاہر نہیں ہوتا وہ گاؤں شہر بھاٹھ کی مانند ہیں۔

سرب سِینگار تنبول رس سن دیہی سبھ خام۔

جسم کے تمام شنگار اور منہ میں پان کا چوسنا بمعہ جسم کے سب جھوٹے ہیں یعنی جسم اور اس کے شنگار سب جھوٹے ہیں۔

پربھ سوامی کنت وہُونیا میت سجن سبھ جام۔

اپنے مالک سوامی کے بغیر دوست مِتر سبھ جم روپ ہیں۔

نانک کی بینتیا کر رکر پادیجے نام۔

نانک کی عرض ہے کہ اے مالک! کرپا کر کے اپنا نام بخشو۔

ہرمیلہوسوامی سنگ پربھ جس کا نہچل دھام۔ ۱

اے گورو جی! مجھے آپ مالک پربھو کے ساتھ میل دیویں۔ جس کا ہمیشہ رہنے والا مقام ہے۔

چیت گووِندارادھیئے ہووے انند گھنا۔

سنت جناں مِل پایئے رسنا نام بھنا۔

چیتر مہینے کا اپدیش ہے کہ پرماتما کا سمرن کرنے سے بہت خوشی ہوتی ہے۔ پرماتما کا نام زبان سے لینا سنت جنوں سے مل کر پایا جاتا ہے۔

جن پایا پربھ آپنا آیئے تِسے گنا۔ اِک کھِن تِس بِن جیونا برتھا جنم جنا۔

جس نے اپنے مالک کو پایا ہے وہ اس کی گنتی میں آ جاتا ہے۔ ایک چھن بھر اس کے زندہ رہنے سے جنم نشپھل ہو جاتا ہے۔

جل تھل مہیل پوُریارویاوِچ ونا۔ سو پربھ چِت نہ آوئی کِتڑا دُکھ گنا۔

جو جلوں، تھلوں، پرتھوی، آکاش اور بناسپتی میں پورن ہے۔ اگر وہ پربھو یاد میں نہ آئے تو کس قدر دکھ ہوگا۔ گنا نہیں جا سکتا۔ یعنی ایسے سرب پورن پرماتما کی یاد کو دل سے بھلانے سے بہت دکھ ہوتا ہے۔

جِنی راویا سو پربھو تِنا بھاگ منا۔ ہردرسن کو من لوچدا نانک پیاس منا۔

جنہوں نے اس پربھو کو سمرا ہے ان کے بڑے بھاگ ہیں۔ ایسے ہری کے درشن کو میرا من چاہتا ہے۔ گورو جی کہتے ہیں کہ میرے من کو اس کی بہت اچھا ہے۔

چیت مِلائے سو پربھو تِس کے پایئے لگا۔ ۲

چیت ماہ میں جو اس پربھو کو ملا دیوے میں اس کے پاؤں لگتا ہوں۔

وَیساکھ دھیرن ءِکئوں واڈھیاجِتا پریم بِچھوہ۔

بیساکھ۔وہ اپنے مالک سے بچھڑی ہوئی دھیرج کیسے کرے۔جس کو پریم کا بچھوڑا لگا ہوا ہے یعنی جن کے پریم کا مِلاپ نہیں ہوتا۔انکو دھیرج آنی بہت مشکل ہے۔

ہر ساجن پُرکھ وِسار کے لگی مایا دھوہ۔

جیو کی بدھی ہری ساجن پُرکھ کو بھول کر چھل جانیوالی مایا میں لگی ہوئی ہے۔

پُتر کلتر نہ سنگ دھنا ہر اونا سی اُوہ۔

لڑکا عورت اور دولت اس جیو کے آخر وقت ساتھی نہیں ہوتے بلکہ وہ پرماتما ہی ہوتا ہے۔

پلچ پلچ سگلی مُوئی جھُوٹھے دھندے موہ۔

ان (پتر استری اور دولت) کے موہ کے جھوٹے بندھنوں میں کل سرشٹی پھنس پھنس کر مر رہی ہے۔

اِکس ہر کے نام بِن اگے لیئیہ کھوہ۔

ہری کے ایک نام کے بغیر جو کچھ بھی ہے تمام آگے درگاہ، میں کھوہ لیا جاتا ہے۔

دئیو وِسار وِگُچنا پربھ بِن اور نہ کوئے۔

پرماتما کو بھول کر خراب ہونا ہوتا ہے۔کیونکہ پربھو کے بغیر اور کوئی دوسرا نہیں۔(جو درگاہ میں سہائی ہووے)

پریتم چرنی جو لگے تِن کی نِرمل سوئے۔

نانک کی پربھ بینتی پربھ مِلو پراپت ہوئے۔

جو اپنے پیارے کی چرنی لگتا ہے اس کی اوجل شوبھا ہوتی ہے۔نانک کی پربھو آگے عرض ہے کہ اے پربھو! مجھے پرگٹ ہو کر درشن دیجئے۔

وَیسا کھ سوہاوا تاں لگے جا سنت بھیٹے ہر سوئے۔۳

بسیا کھ تب اچھا ہوتا ہے جب اس پر ماتما کے بھگت کا ملاپ ہو۔

ہر جیٹھ جُڑندا لوڑیئے جس اگے سبھ نون۔

جیٹھ ماہ میں من اُس ہری میں لگا ہوا چاہئے جن کے آگے سب جھکتے ہیں۔

ہر سجن داون لگیاں کِسے نہ دیئی بن۔

مانک موتی نام پربھ اُن لگے ناہی سن۔

ہری ساجن کے لڑ (دامن) لگ جانے سے وہ کسی کو باندھ کر نہیں دیتا۔ یعنی پرماتما کی شرن آ جاتا ہے۔ اس کو پھر کسی دوسرے کا ڈر نہیں رہتا۔ پرماتما کا نام امولک مانک اور موتی روپ ہے۔ جن کو بٹہ نہیں لگتا۔

رنگ سبھے نارائنے جیتے من بھاون۔ جو ہر لوڑے سو کرے سوئی جیئہ کرن۔

جتنے رنگ طرح طرح کے سرشٹی کے من کو بھاتے ہیں یہ تمام پرماتما کے کئے ہوئے ہیں۔ پرماتما جو چاہے وہی کرتا ہے اور وہی کچھ جیو کرتے ہیں۔

جو پربھ کیتے آپنے سیئی کہیئے دھن۔ آپن لیا جے مِلے وچھڑ کیوں روون۔

جو پرماتما نے اپنے کر لئے ہیں وہی دھن کہے جاتے ہیں۔ اگر اپنے لینے سے کوئی کوئی پدارتھ مل جاتا ہو تو پھر اس سے جدا ہو کر کوئی روئے کیوں؟ یعنی اپنے لینے سے کسی کو کچھ نہیں ملتا۔ پرماتما لیوے تو ملتا ہے۔

سادھوُ سنگ پراپتے نانک رنگ مانن۔

جن کو سادھ سنگ سے حاصل ہوتا ہے۔ گورُو جی کہتے ہیں کہ وہ آنند بھوگتے ہیں۔

ہر جیٹھ رِنگیلا تِس دھنی جس کے بھاگ متھن۔۴

جیٹھ ماہ مالک اس کو رنگ والا (مہربان) ہوتا ہے۔ جس کے ماتھے کے اچھے بھاگ ہوں۔

آساڑ تپند ا ِتس لگے ہرناہ نہ ِجتا پاس۔

ہاڑ ماہ ان کو تپش والا لگتا ہے جن کے پاس ہری مالک نہیں ہوتا۔

جگ ِجیون پُرکھ تیاگ کے مانس سندی آس۔

جن کو جگت کے مالک کو چھوڑ کر کسی پرش کی آشا ہے۔

دوئے بھائے وگُچیئے گل پئی سو جم کی پھاس۔

دویت بھاؤ (کسی دوسرے کی آس رکھنی) میں خراب ہونا ہوتا ہے اور آخر کار گلے میں جموں کی پھانسی پڑتی ہے۔

جیہا بیجے سو لُنے متھے جو ِلکھیاس۔

جیو جیسا بوتا ہے وہی کاٹتا ہے۔ جو ماتھے پر لکھا گیا ہے یعنی انسان جو کرم کرے گا اس کا پھل ہی اس کو ماتھے پر لکھے ہوئے کے مطابق ملیگا۔

رین وِہانی پچھوتانی اُٹھ چلی گئی نراس۔

جب رات ختم ہوگئی تو صبح کو نراش ہو کر اٹھ کے چلی گئی۔ یہاں عمر روپی رات ہے اور موت کا وقت صبح ہے۔

ِجن کو سادھو بھیٹیئے سو درگہ ہوئے خلاص۔

جنہوں کو سادھو ملے ہیں وہ درگاہ میں چھوٹ جاتے ہیں کیونکہ سادھو کے سنگ کر کے وہ نام جپتے ہیں۔

کر ِکر پا پربھ آپنی تیرے درسن ہوئے پیاس۔

اے پربھو! اپنی مہر کرو۔ ہمیں آپ کے درشنوں کی اِچھا ہے۔

پربھ تُدھ ِبن دُوجا کو نہیں نانک کی ارداس۔

اے پربھو! آپ کے بغیر دوسرا کوئی نہیں ہے۔ اس لئے میری یہ ارداس آپ کے ہی آگے ہے۔ (کہ اپنے درشنوں کی اِچھا مجھے لگاؤ)

آساڑسوہنداتِس لگے جِس من ہر چرن نواس۔۵

ہاڑ ماہ اس کو اچھا لگتا ہے جس کے من میں ہری کے چرن بستے ہیں۔

ساون سرسی کامنی چرن کمل سِئوں پیار۔

ساون میں وہ استری خوشی سے پھولتی ہے جس کا مالک کے چرن کملوں میں پیار ہے۔

من تن رتا سچ رنگ اِکو نام ادھار۔

جِس کا من اور تن مالک کے سچے رنگ میں رنگا ہوا ہے اور اس کے ایک نام کا ہی آسرا رکھتی ہے۔

بکھیا رنگ کوُڑاویا دِسن سبھے چھار۔

وکاروں کے جھوٹے رنگ اس کو سب مٹی دکھائی دیتے ہیں۔

ہرامرت بُوند سوہاونی مِل سادُھو پیونہار۔

ہری نام کے امرت کی سندر بوندیں سنت جنوں سے مل کر پینے والا ہو جاتا ہے۔(کیونکہ ست سنگ میں ہری نام کا ہی سمرن ہوتا ہے)

ون ترِن پربھ سنگ مَولیا سمرتھ پُرکھ اپار۔

ہر ایک برچھ اور ترن (پتلا) پرماتما کی ستا سے پھولا ہوا ہے۔ پرماتما بے انت شکتی والا سمرتھ پرکھ ہے۔

ہر مِلنے نوں من لوچدا کرم مِلاون ہار۔

ہری کو ملنے کے لئے من چاہتا ہے لیکن اچھے کرم ملاپ کرانیوالے ہوتے ہیں۔

جِنی سکھیے پربھ پائیا ہوں تِن کے سد بلہار۔

جنہوں سہیلیوں نے پربھو کو حاصل کیا ہے میں انہوں کے ہمیشہ قربان جاتا ہوں۔

نانک ہرجی مئیا کر سبد سوارن ہار۔

گورو جی کہتے ہیں کہ ہری کر پا کر کے گورو کے اپدیش سے اس من کو سُدھارنے والا ہے۔

ساون تِنا سوہاگنی جِن رام نام اُر ہار۔٦

ساون ماہ ان سہاگ ونیتوں کے لئے ہے جن کے ہردے میں رام نام کا سمرن رہتا ہے یعنی جن کے ہردے میں مالک کی یاد نہیں ہے ان کے لئے ساون کی برسات رُت اور سرسبز بہار کسی کام کی نہیں ہے۔

بھادوئے بھرم بھُلانیا دُوجے لگا ہیت۔

بھادوں کے ماہ میں جو بھرم میں بھولی ہوئی ہیں ان کا دوسروں سے پریم لگا ہوا ہے۔یعنی وہ اپنے مالک پرماتما کو بھول کر دیوی دیوتوں اور استری پتروں اور مال و دولت میں پریم لگائے ہوئے ہیں۔

لکھ سِینگار بنایا کارج ناہی کیت۔

ان کے لاکھوں بنائے ہوئے شدگار کسی کام کے نہیں ہیں۔ کیونکہ وہ مالک کو بھول کر دوسروں سے پریم لگائی بیٹھی ہیں۔اس لئے وہ مالک کی خوشی حاصل نہیں کرسکتیں۔

جِت دِن دیہہ بِنس سی تِت ویلے کہسن پریت۔

جس روز شریر ناش ہوجائے گا اس روز اس کو مردہ کہیں گے۔

پکڑ چلائن دُوت جم کِسے نہ دینی بھیت۔

جموں کے دُوت جیو کو پکڑ کر لے جائیں گے اور (کس طرف لے چلے ہیں) یہ کسی کو بھید نہیں دیویں گے۔

چھڈ کھلوتے کھِنے ماہِ جِن سِیوں لگا ہیت۔

جن سمبندھیوں سے اس کا پریم لگا ہوا ہے وہ اس کو مردہ دیکھ کر ایک چھن میں چھوڑ کر دور جا کھڑے ہوئے۔

ہتھ مروڑے تن کپے سیاہُ ہوآ سیت۔

آخیر وقت جیو ہاتھ مروڑتا ہے اور سر یکا نپتا ہے اور اس کا رنگ سیاہ سے سفید ہو جاتا ہے۔

جیہا بیجے سو لُنے کرماں سندڑا کھیت۔

جیسا کوئی بیجتا (کرم کرتا) ہے وہی کاٹتا (بھوگتا) ہے یہ مانس جنم کا سر پر کرموں کا کھیت ہے (اس میں جیسے کرم کرو گے ویسے ہی پھل حاصل کرو گے)

نانک پربھ سرناگتی چرن بوہتھ پربھ دیت۔

گوروجی کہتے ہیں۔ جو پربھو کی شرن کا آسرا لیتے ہیں۔ ان کو پربھو اپنے چرنوں کا جہاز سنسار سے پار ہونے کو دے دیتے ہیں۔

سے بھادوئے نرک نہ پائیہہ گورر کھنوالا ہیت۔ ۷

وہ نرک میں نہیں پائے جاتے جن کا پریم گورو رکھنے والا ہوتا ہے یعنی جن کے پریم کی گوروجی پالنا کرتے ہیں وہ نرک میں نہیں پڑتے۔

اُسن پریم اُماہڑا کیوں ملئے ہر جائے۔

اسوج ماہ ہیں پریم اچھل رہا ہے کہ ہری پربھو (مالک) کو کیونکر جا کر ملیں۔

من تن پیاس درسن گھنی کوئی آن ملاوئے مائے۔

اے بھائی! میرے من اور تن میں مالک کے پریم کی بہت پیاس ہے۔ کوئی آن کر مجھے ملا دیوے میرے مالک کو۔

سنت سہائی پریم کے ہوں تن کے لاگاں پائے۔

سنت جن پریمیوں کے سہائی ہوتے ہیں میں ان کے پاؤں لگتا ہوں۔

وِن پربھ کیوں سُکھ پائیے دُوجی ناہی جائے۔

ایک پربھو کے بغیر سکھ نہیں پایا جاتا۔ دیگر کوئی دوسری سکھ کی جگہ نہیں ہے۔

جنی چاکھیا پریم رس سے ترپت رہے آگھائے۔

جنہوں نے مالک کے پریم کا رس چاکھا ہے وہ رج کر پرسن ہو رہے ہیں۔

آپ تیاگ بنتی کریہہ لیھو پر بھولڑ لائے۔

وہ اپنا آپ چھوڑ کر عرض کرتے ہیں کہ اے پربھو! ہمیں اپنے دامن سے لگا لو۔

جو ہر کنت مِلا ئیا سے وِچھڑ کتھہ نہ جائے۔

جو ہری مالک نے اپنے ساتھ میل لی ہیں وہ اس سے جدا ہو کر اور کہیں نہیں جاتی۔

پربھ وِن دُوجا کو نہیں نانک ہر سرنائے۔

پربھو کے بغیر دوسرا کوئی نہیں ہے میں (نانک) انکی شرن آیا (پڑا) ہوں۔

اسُو سُکھی وسندیاں جِنا مئیا ہر رائے۔۸

اسوج میں وہ سکھی رہتی ہیں جنہوں پر ہری پربھو کی مہر ہو۔

کتک کرم کماونے دوس نہ کاہو جوگ۔

کارتک۔ اپنے کرم بھوگے جاتے ہیں۔ کسی کو دوش دینا ٹھیک نہیں ہے۔

پرمیسر تے بھُلیاں ویاپن سبھے روگ۔

پرماتما کے بھول جانے سے تمام دکھ آ لگتے ہیں۔

وے مُکھ ہوئے رام تے لگن جنم وجوگ۔

پرماتما سے بے مکھ ہونے کر کے کئی بچھوڑے لگ جاتے ہیں۔ یعنی کئی جنم پرماتما سے ملاپ نہیں ہوتا

کھِن مہہ کوڑے ہوئے گئے جتڑے مایا بھوگ۔

مایا کے جس قدر پدارتھ تھے وہ سب ایک چھن بھر میں برے لگنے لگ پڑے (جب موت کا وقت آیا)

وِچ نہ کوئی کر سکے کِس تھے رووہِ روز۔

کوئی بھی اس وقت بیچ بچاؤ نہیں کر سکتا تُم کس کے لئے روز روتے (کوشاں) رہتے ہو۔

کِیتا کچھُو نہ ہووئی لِکھیا دُھر سنجوگ۔

اپنا کیاہُوا کچھ نہیں ہوتا۔ دُھر درگاہ سے لیکھ لکھا ہوا ہوتا ہے۔ یعنی جو کچھ درگاہ سے لکھا جائے وہی ہوتا ہے اپنا کیا ہوا کچھ نہیں ہوتا۔

وڈبھاگی میر اپر بھ مِلے تا اُترہہ سبھ بیوگ۔

اگر کہیں بڑے بھاگوں سے میر اپر بھول پڑے تو سب دکھ دور ہو جاتے ہیں۔

نانک کو پر بھ را کھ لیہہ میرے صاحب بندی موچ۔

اَے پر بھو! بندی کاٹنے والے میرے پاتشاہ! مجھے بچالیجو۔

کتک ہووے سادھ سنگ بِنسہہ سبھے سوچ۔ ۹

کارتک ماہ اگر ست سنگ کیا جائے تو تمام فکر دور ہو جاتے ہیں۔

منگھر ماہِ سوہندیا ہر پر سنگ بیٹھڑیاہا۔

مگھر مہینے میں ہری پتی کے ساتھ بیٹھی ہوئی شوبھا پاتی ہیں۔

تِن کی سوبھا کیا گنی جے صاحب میلڑیاہا۔

ان کی شوبھا کہاں تک بیان کی جائے۔ جو مالک نے اپنے ساتھ میل لی ہیں۔

تن من مولیا رام سِئوں سنگ سادھ سہیلڑیاہا۔

اور سادھو سہیلیوں کی سنگت کر کے ان کا من پر ماتما سے مل کر پھول گیا ہے۔

سادھ جنا تے باہری سے رہن اکیلڑیاہا۔

جو سادھو کی سنگت کرنے کے بغیر ہیں وہ اکیلی ہی رہتی ہیں یعنی ان کا پتی پر ماتما سے میل نہیں ہوتا۔

تِن دُکھ نہ کبھُو اُترے سے جم کے وس پڑیاہا۔

ان کا وچھوڑنے کا دکھ کبھی دور نہیں ہوتا۔ اور وہ آخر کار جموں کے بس میں پڑتی ہیں۔

جنی راویا پربھ آپنا سے دِسن نِت کھڑیاہا۔

جنھوں نے اپنے پربھو مالک کو یاد کیا ہے وہ ہمیشہ اس کی حاضری میں کھڑی دکھائی دیتی ہیں۔

رتن جویہر لال ہر کنٹھ تِنا جڑیاہا۔

رتن جواہر اور لال روپی پر ماتما کا امولک نام ان کے گلے میں جڑا ہوا ہوتا ہے یعنی وہ ہروقت پر ماتما کا نام لیتی رہتی ہیں۔

نانک بانچھے دُھوڑ تِن پربھ سرنی در پڑیاہا۔

میں (نانک) ان کی چرن دھوڑی چاہتا ہوں۔ جو پربھو کی شرن میں پڑی ہیں۔

منگھر پربھ آرادھنا بہڑُ نہ جنمڑیاہا۔۱۰

مگھر ماہ پربھو کا سمرن کرنے سے دوبارہ جنم مرن نہیں ہوتا۔

پوکھ تُکھار نہ ویاپئی کنٹھ مِلیا ہرناہُ۔

پوہ ماہ میں سردی ان کو نہیں لگتی۔ جن کے گلے کے ساتھ ہری پتی ملا ہوا ہے یعنی جو پرماتما کا سمرن کرتے ہیں۔

من بیدھیا چرنار بند درسن لگڑا ساہُ۔

ان کا من ہری کے چرن کملوں سے بیدھا (وینا) ہوا ہے اور مالک کے درشن میں جڑا ہوا ہے۔

اوٹ گووِند گوپال رائے سیوا سوامی لاہُ۔

ان کو ایک گوبند گوپال پرماتما کی اوٹ ہوتی ہے اور مالک کی خدمت کا لابھ لیتے ہیں۔

بِکھیا پوہِ نہ سکئی مِل سادُھو گُن گاہُ۔

ان کو وکار (برائیاں) چھو نہیں سکتیں۔ وہ سنتوں سے مل کر پرماتما کے گُن گاتے ہیں۔

جہہ تے اُپجی تہہ مِلی سچی پرِیت سماہُ۔

ان کی آتما جس جگہ سے آئی تھی وہاں ہی مل گئی۔ سچی پریت کر کے اس میں ملنا ہوا ہے۔

کر گہہ لینی پار برہم بُہڑ نہ وِچھڑ یاہُ۔

جب ہاتھ پکڑ پار برھم نے اپنی کر لی تو پھر وہ اس سے جدا نہیں ہوتی۔

بار جاؤ لکھ بیریا ہر سجن اگم اگاہُ۔

اس اگم اور اگادھ ہری ساجن کے لاکھ بار قربان جاتا ہوں۔

سرم پئی نارائنے نانک در پئی آہُ۔

پرماتما کو اس کے دروازہ آگے پڑنے کی لاج پڑ گئی۔

پوکھ سوہندا سرب سُکھ جس بخسے وے پرواہُ۔۱۱

پوہ تمام سکھوں کیساتھ اس کو شوبھا دیتا ہے جس کو بے پرواہ پربھو بخشش کرے۔

ماگھ مجن سنگ سادھوآں دُھوڑی کر اِسنان۔

ماگھ ماہ کا تیرتھ اشنان سادھ سنگت کی چرن دھوڑی میں کرو۔

ہر کا نام دھیائے سُن سبھناں نوں کردان۔

سادھ سنگت میں ہری کا نام سنو۔ سمرو اور آگے اس کا سب کو دینا کرو۔ یعنی آپ جپو اور دوسروں کو جپاؤ۔

جنم کرم مل اُترے من تے جائے گُمان۔

اس طرح کرنے سے کئی جنم کے کرموں کے پاپوں کی میل دور ہو جائے گی اور من سے ہنکار ناش ہو جائے گا۔

کام کرودھ نہ موہئے بِنسے لوبھ سوآن۔

کام کرودھ ٹھگ نہیں سکیں گے اور لوبھ روپی کتا ناس ہو جاویگا۔

سچے مارگ چلدیاں اُستت کرے جہان۔

سچے پرماتما کے راستہ پر چلنے والوں کی جگت تعریف کرتا ہے۔

اٹھ سٹھ تیرتھ سگل پُن جیہہ دئیا پروان۔

اٹھاسٹھ تیرتھوں کے اشنان کا تمام پن جئیوں پر رحم کرنے سے منظور ہو جاتا ہے۔

جسنو دیوے دئیا کر سوئی پرکھ سجان۔

جس کو اپنی مہر کر کے پرماتما (ایسا پن کرنا) دیتا ہے وہی پرش بدھیمان ہے۔

جناں ملیا پربھ آپنا نانک تن قربان۔

جنہوں کو اپنا پربھو ملا ہے میں (نانک) ان سے بلہار جاتا ہوں۔

ماگھ سچے سے کانڈھیہہ جن پورا گور مہروان۔۱۲

ماگھ ماہ میں وہ پوتر کہے جاتے ہیں جنہوں پر پورا گورو مہربان ہووے یعنی تیرتھ اشنان سے کوئی پوتر نہیں ہوتا۔ گورو کی مہر سے ہی پوترتا ہوتی ہے۔

پھلگن انند اُپارجنا ہرسجن پرگٹے آئے۔

پھاگن ماہ میں بہت خوشی پیدا ہوئی ہے کیونکہ ہری ساجن پرگٹ ہو گئے ہیں یعنی ہری ساجن کا ملاپ ہو گیا ہے۔

سنت سہائی رام کے کر کرپا دیا ملائے۔

پرماتما کے سنت جن میرے مددگیر ہوئے ہیں جنہوں نے مہربانی کر کے مجھے پرماتما سے ملا دیا ہے۔

سیج سوہاوی سرب سکھ ہن دکھاں ناہی جائے۔

(پتی ملاپ سے) میری سیج سوبھ گئی ہے اور تمام سکھ پراپت ہو گئے ہیں اب دکھوں کی کوئی جگہ نہیں رہی۔

اِچھ پنی وڈبھاگنی ور پائیا ہر رائے۔

بڑے بھاگوں والی کی خواہش پوری ہوگئی ہے اس نے ہری راجہ پتی پا لیا ہے۔

مل سہیاں منگل گاوہی گیت گووندا لائے۔

(ایسے موقعہ پر) سخی سہیلیاں اکٹھی ہو کر خوشی کے گیت گاتی ہیں اور پر ماتما کا بھجن بولتی ہیں۔

ہر جیہا اور نہ دِسئ کوئی دُوجا لوے نہ لائے۔

ہری جیسا دوسرا کوئی دکھائی نہیں دیتا اور نہ کوئی دوسرا اس کی برابری کر سکتا ہے۔

ہلت پلت سوار یون نِہچل دِتین جائے۔

اس نے لوک پرلوک سنوار دیا ہے اور اپنے پاس اٹل جگہ دے دی ہے۔

سنسار ساگر تے رکھئیں بہڑُ نہ جنمے دھائے۔

اس طرح سنسار سمندر سے اس نے بچالیا ہے اور پھر پیدائش میں نہیں پڑیں گے۔

جھواایک انیک گن ترے نانک چرنی پائے۔

زبان ایک ہے اور پر بھو کے گن بے انت ہیں۔ وہ پار ہو جاتے ہیں جنکو اپنے چرنوں میں رکھ لیتا ہے۔

پھلگُن نِت صلاہیئے جِسنو تِل نہ طمائے۔۱۳

پھاگن اس کو یاد کریئے جس پر ماتما کو ایک تل بھر بھی لالچ نہیں (کہ اس کے عوض مجھے کچھ ملے)

جِن جِن نام دھیایا تِن کے کاج سرے۔

جس جس نے نام دھیایا ہے ان سب کے کام پورے ہو گئے۔

ہر گُور پُورا آرادھیا درگہہ سچ کھرے۔

پورے گورو دوارا جنہوں نے ہری کو یاد کیا ہے وہ سچی درگاہ میں اچھے ہوئے ہیں۔

سرب سُکھا نِدھ چرن ہر بھو جل بِکھم ترے۔

تمام سکھوں کا خزانہ ہری کے چرن ہیں ان کے آسرے کٹھن سنسار سمندر سے جیو تر جاتا ہے۔

پریم بھگت تن پائیا آ بِکھیا ناہ جرے۔

انہوں نے پریما بھگتی پالی ہے وہ وِکاروں میں نہیں سڑتے۔

گوڑ گئے دُبدھا نسی پوُرن سچ بھرے۔

ان کے جھوٹے پھرنے چلے گئے۔ دبدھا دور ہوگئی اور پورن سچ سے بھر گئے ہیں۔

پار برہم پربھ سیودے من اندر ایک دھرے۔

وہ پار برہم پرمیشور کو سمرتے ہیں اور من میں کیول ایک اس کا ہی دھیان ٹِکاتے ہیں۔

ماہ دِوس موُرت بھلے جِن کو نَدر کرے۔

مہینے دن اور مہورت ان کے شبھ ہیں جن پر کرپادرشٹی کرتا ہے۔

نانک منگے درس دان کرپا کرو ہرے۔۱۴۔۱

میں (نانک) آپ کا درشن دان مانگتا ہے اَے ہری! کرپا کرو (اور درشن دیوؤ)

گٹکا ہذا میں مندرج بانیوں سے متعلق

واقفیت

جپ جی صاحب

یہ بانی سری گورونانک دیو جی کی اپنی سنسار یاترا کے دوران طرح طرح کے لوگوں کے ساتھ گفتگو کرنے کا نتیجہ ہے۔اس کی موجودہ ترتیب آپ جی نے سری کرتار پور میں اپنی سولہ سال کی رہائش کے دوران میں تیار کی تھی۔یہ بانی سری گوروگرنتھ صاحب جی کے شروع میں ہے اور یہ کسی راگ میں نہیں گائی جاتی۔اس کے شروع میں ''اِک اونکار سے گور پرساد'' تک مول منتر ہے اور ''جپ'' کے بعد ''آدسچ جگادسچ'' سلوک ہے۔پھر ''سوچے سوچ نہ ہوئی'' اس کی پہلی پوڑی ہے۔

اس کی آخری پوڑی ''جت پہارا دھیرج سنیار'' ہے جس کا نمبر ۳۸ ہے۔اس کی آخری ۳۸ویں پوڑی کے بعد سلوک پون گورو پانی پتا ہے۔یعنی یہ ۳۸ پوڑی کی بانی دو (آد اور انت) سلوکوں میں بندھی ہوئی ہے۔پہلا سلوک ہمیں یہ بتاتا ہے کہ اس جپ جی میں کس چیز کا بیان ہے۔وہ ہے:۔آدسچ جگادسچ یعنی پرماتما۔اس لئے ان ۳۸ پوڑیوں میں پرماتما کی ہی کئی طرح سے مہما اور بڑائی بیان کی گئی ہے۔آخیر کے سلوک پون گورو میں جو کچھ جپ جی میں بیان کیا گیا ہے اس کی سرب رُوپ قدرت کو ایک رُوپ میں بیان کیا گیا ہے۔

جاپ صاحب

یہ بانی دسم گورو سری گوروگوبند سنگھ صاحب جی کی اچارن کی ہوئی ہے اس میں پرماتما کو مخاطب کر کے اس کے کئی ناموں اور کاموں کے کرنے ولا بیان کر کے اس کی مہما گائی ہے۔یہ بانی امرت تیار کرنے کے وقت پڑھی جانے والی۔پانچ بانیوں میں سے ایک ہے۔دسم گرنتھ اسی بانی سے شروع ہوتا ہے۔

شبد ہزارے

یہ دس شبد دسم گرنتھ کی بانی بچتر ناٹک کے آخر میں درج ہیں ان میں کئی طرح کے جوگ، بھیکھ اور پوجا پاٹھ کرنے والے اور تیرتھ اشنانیوں کو اپدیش دیا گیا ہے کہ لوگ دکھاوے کیلئے ایسے کام کرنے سے کوئی آتمک طور پر فائدہ حاصل نہیں ہوسکتا۔ اگر انسان موہ مایا سے ویراگ دھارن کر کے شردھا اور پریم کیساتھ گھر میں رہتا ہوا ہی پرماتما کو یاد کرتا ہے تو اسکی کلیان ہو جاتی ہے۔

سویئے

یہ بھی دسم گرنتھ کی بانی اکال اُستت میں درج ہے۔ ان میں سری گورو گوبند سنگھ جی نے بتایا کہ ہم نے طرح طرح کے سادھوؤں کے بھیکھ دیکھے ہیں لیکن ان میں کوئی بھی پرمیشور وادی نہیں ہے۔ تمام اپنے اپنے بھیکھ کی بڑائی میں لگے ہوئے ہیں۔ ایسے بیشمار بڑے سے بڑے کہانے والے مت اور راجے مہاراجے اور بڑے بلوان سورمے اگر وہ پرماتما کے نام کے ساتھ شردھا اور پریم نہیں کرتے تو وہ ایک کوڑی کے بھی نہیں ہیں۔ دنیا میں کوئی بھی بڑے سے بڑا ہمیشہ نہیں رہتا اور نہ ہی اس کا مال دھن اس کے ساتھ آگے جاتا ہے۔ ایک پرماتما کا نام ہی ہمیشہ مددگار رہتا ہے۔ اور آگے ساتھ چلتا ہے۔ یہ دس سویئے امرت تیار کرنے والی بانیوں میں سے ایک ہیں اور تیسرے نمبر پہ پڑھے جاتے ہیں۔

دوسرے دس سویئے

"دِینن کی پرتپال کرے"

میں آپ جی نے فرمایا ہے کہ پرماتما کسی کے گناہوں کو نہیں دیکھتا بلکہ سب کو روزی دیتا ہے جو ایسے پرماتما کا سمرن نہیں کرتے وہ آخر کار دوزخ میں پڑتے ہیں۔

آنند صاحب

یہ بانی سری گورو امر داس صاحب کی اوچارن کی ہوئی ہے۔ اس میں پرماتما کی بڑائی بیان کی ہوئی ہے اور انسانی جسم کے تمام انگ، ہاتھ، پاؤں، ناک، کان، آنکھ، زبان وغیرہ کو

اچھے کام کرنے اور بُرے کاموں سے کنارہ کرنے کا اُپدیش دیا گیا ہے۔ جو اچھے کام کرتے ہوئے پرماتما کو یاد کرتے رہتے ہیں۔ ان کے اپنے اندر ہمیشہ خوشی رہتی ہے۔

رہ راس

یہ مختلف راگوں کے چنے ہوئے شبدوں کا ایک سلسلہ ہے۔ اس میں پرمیشور کے نام کی بڑائی اور اس کے آگے بینتی کی گئی ہے کہ اس کے علاوہ انسان کو اپنی عمر کو اچھے کاموں میں بسر کر کے اپنی عاقبت کو سنوارنے کا اپدیش ہے۔ یہ شام کے وقت سورج غروب ہونے پر پڑھی جاتی ہے۔

کیرتن سوہلا

یہ بانی پانچ شبدوں کا مجموعہ ہے پہلے تین شبد سری گورونانک دیو جی کے اچارن کئے ہوئے ہیں اور چوتھا شبد سری گورو رامداس صاحب جی کا اور پانچواں سری گوروارجن دیو جی کا اچارن کیا ہوا ہے۔

ان میں پرماتما کی بڑائی۔ اس کے صفت اور اس کی خود بخود کام کرنے والی شکتی کا بیان کر کے اس کی پراپتی کے لئے خواہش ظاہر کی ہے۔ پھر انسان کو اس کی برائیوں کی طرف اشارہ کر کے گورو کی شرن میں آنا اور نام جپ کر اپنا جیون سپھل کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔

بارہ ماہ ماجھ

ہمارے ملک میں بارہ ماہ سورج کی گردش کے حساب سے مقرر کئے ہوئے ہیں۔ یہ بانی شری گوروارجن دیوی جی نے اچارن کی تھی۔

اس میں اپنے مالک سے بچھڑی ہوئی ایک عورت کو اس کی یاد میں موسم کے مطابق جو طرح طرح کے خیالات آتے رہتے ہیں ان کی ترجمانی بیان کی ہوئی ہے۔

دراصل یہ استری ایک پربھو پریمی بھگت ہے۔ جس کو اپنے مالک پرماتما کو ملنے کی تڑپ لگی ہوئی ہے اور ہر وقت اس کی یاد میں دن رات گذارتا ہے ان میں تاکید یہی کی گئی ہے کہ وہم اور بھرم کو چھوڑ کر پرماتما کا نام سمرن کرو یہ دن ماہ سال اور مہورت اُسی پرماتما کے بنائے ہوئے ہیں اور اس پرش کے سکھ آنند سے گذرتے ہیں جس پر وہ مہر کی نظر کرتا ہے۔

سُکھمنی صاحب

اِک اونکار ستگُور پرساد

گوڑی سُکھمنی محلّہ ۵۔

سلوک

آدگُورے نمہ۔ جُگادگُورے نمہ۔

سب کے آدگُوروکونمسکار ہے۔ جُگوں کے آدگُوروکونمسکار ہے

ست گُورے نمہ۔ سری گُوردیوے نمہ۔ ا۔

ستیہ سروپ گُوروکونمسکار ہے۔ مان یوگ پرکاش رُوپ گُوروکونمسکار ہے۔

اسٹ پدی

آٹھ پاد (چرن) کاشبد

سِمر وسِمر سِمر سُکھ پاوو۔ کل کلیس تن ماہِ مِٹاوو۔

پرماتما کوسمر واور سمر سمر کے سُکھ حاصل کرواور سریر کے دُکھ وغیرہ دُور کرو۔

سمر وجاس بسُنبھر ایکے۔نام جپت اگنت انیکے۔

سرشٹی کی پالنا کرنے والے ایک پرماتما کا لیش گاوَ۔اُس کا نام بے انت بے شمار جپتے ہیں۔

بید پُران سمرت سُدھاکھر۔کینے رام نام اِک آکھر۔

بیدوں اور پُرانوں اور سمرتیوں کے پوتر اکھشر (حروف) رام نام کے ایک اکھشر نے کیئے ہیں۔یعنی رام کا نام ہی ایک ایسا اکھشر ہے جس سے یہ دھرم گرنتھ پوتر ہوتے ہیں۔

کِنکا ایک جِس جیئہ بساوے۔تا کی مہما گنی نہ آوے۔

نام کا ایک کِنکا بھی جس کے ہردے میں بس جاوے اُس کی اُپما بیان نہیں کی جاسکتی۔

کانکھی ایکے درس تُہارو۔نانک اُن سنگ موہِ اُدھارو۔ا

جو پُرش ایک آپ کے نام کے اِچھاوان ہیں اُن کے ساتھ مجھے بھی پار اُتار دو۔

سُکھمنی سُکھ امرت پربھ نام۔بھگت جنا کے من بسرام۔ا۔رہاؤ۔

یہ بانی سُکھمنی پربھو کا سُکھ روپ امرت نام ہے جو بھگتوں کے من میں ٹھہرتا ہے۔

پربھ کے سمرن گربھ نہ بسے۔پربھ کے سمرن دُوکھ جم نسے۔

پرماتما کے سمرن کرکے ماتا کے پیٹ میں نہیں آتا۔پرماتما کے سمرن کرکے جموں کا دُکھ دوڑ جاتا ہے۔

پربھ کے سمرن کال پرہرے۔پربھ کے سمرن دُسمن ٹرے۔

پرماتما کے سمرن کرکے کال دور ہو جاتا ہے۔پرماتما سمرن سے دُشمن پیچھے ہٹ جاتا ہے۔

پربھ سمرت کچھ بگھن نہ لاگے۔پربھ کے سمرن اندِن جاگے۔

پرماتما کا سمرن کرنے سے کوئی روکاٹ نہیں پڑتی۔پرماتا کے سمرن سے رات دن ہوش و

ہواس میں قائم رہتا ہے۔

پر بھ کے سمرن بھَو نہ بیاپے۔ پر بھ کے سمرن دُکھ نہ سنتاپے۔

پرماتما کے سمرن سے کوئی ڈر نہیں لگتا۔ پرماتما کے سمرن سے کوئی دُکھ تکلیف نہیں دیتا۔

پر بھ کا سمرن سادھ کے سنگ۔ سرب نِدھان نانک ہر رنگ۔۲

پرماتما کا سمرن سادھ سنگت سے ملتا ہے۔ تمام سُکھوں کے خزانے ہری نام کے پریم میں ہیں۔

پر بھ کے سمرن رِدھ سِدھ نو نِدھ۔

پر بھ کے سمرن گیان دھیان تت بُدھ۔

پرماتما کے سمرن میں اٹھارہ سِدھی اور نو ندھی ہوتی ہیں۔ پرماتما کے سمرن میں گیان دھیان اور آتم سروپ کے جاننے والی بُدھی ہوتی ہے۔

پر بھ کے سمرن جپ تپ پُوجا۔ پر بھ کے سمرن بِنسے دُوجا۔

پرماتما کے سمرن میں ہی جپ تپ اور پوجا ہیں۔ پرماتما کے سمرن میں دویت بھاو ناش ہو جاتا ہے۔

پر بھ کے سمرن تِیرتھ اِسنانی۔ پر بھ کے سمرن درگہ مانی۔

پرماتما کے سمرن میں تیرتھوں کا اشنان ہے۔ پرماتما کے سمرن سے ہی درگاہ میں عزت پاتا ہے۔

پر بھ کے سمرن ہوئے سو بھلا۔ پر بھ کے سمرن سُپھل پھلا۔

پرماتما کے سمر سے جو ہوتا ہے وہ اچھا ہوتا ہے۔ پرماتما کے سمرن سے اچھے پھلوں سے پھلتا ہے۔

سے سمرہ جِن آپ سمرائے۔ نانک تاکے لاگوں پائے۔۳

پر بھو کا نام وہی سمرتے ہیں جن سے آپ سمرن کراتا ہے۔ میں اُن کے پاؤں لاگتا ہوں۔یعنی اُن کو نمسکار کرتا ہوں۔

پر بھ کا سمرن سبھ تے اُوچا۔ پر بھ کے سمرن اُدھرے مُوچا۔

پرماتما کا سمرن تمام باتوں سے اُونچا ہے۔ پرماتما کے سمرن سے بہت جیوتر گئے ہیں۔

پر بھ کے سمرن ترسنا بجھے۔ پر بھ کے سمرن سبھ کچھ سجھے۔

پرماتما کے سمرن سے بُری خواہش مِٹ جاتی ہے۔ پرماتما کے سمرن سے سب کچھ سمجھ میں آجاتا ہے۔

پر بھ کے سمرن ناہی جم ترا سا۔ پر بھ کے سمرن پُورن آسا۔

پرماتما کے سمرن سے جموں کا ڈر نہیں ہوتا۔ پرماتما کے سمرن سے اُمیدیں پوری ہوتی ہیں۔

پر بھ کے سمرن من کی مل جائے۔ امرت نام رِدھ ماہِ سمائے۔

پرماتما کے سمرن سے من کی میل چلی جاتی ہے اور نام امرت ہردے میں بس جاتا ہے۔

پر بھ جی بسیں سادھ کی رسنا۔ نانک جن کا داسن دسنا۔ ۴

پرماتما سادھو کی زبان او پر رہتا ہے۔ میں اُن کے سیوکوں کا سیوک ہوں۔

پر بھ کو سمر ہ سے دھنو نتے۔ پر بھ کو سمر ہ سے پتو نتے۔

جو پرماتما کو سمرتے ہیں وہ دولتمند ہیں۔ جو پرماتما کو سمرتے ہیں وہ عزت والے ہیں۔

پر بھ کو سمر ہ سے جن پروان۔ پر بھ کو سمر ہ سے پُرکھ پردھان۔

جو پرماتما کو سمرتے ہیں وہ پُرش منظور ہوتے ہیں۔ جو پرماتما کو سمرتے ہیں وہ پرش بڑے ہوتے ہیں۔

پر بھ کو سمر ہ سے بے محتاج۔ پر بھ کو سمر ہ سے سرب کے راجے۔

جو پرماتما کو سمرتے ہیں وہ بے غرض ہوتے ہیں۔ جو پرماتما کو سمرتے ہیں وہ سب کے راجہ ہوتے ہیں۔

پربھ کوسمرہ سے سُکھ واسی۔ پربھ کو سمرہ سدا ابناسی۔

جو پرماتما کو سمرتے ہیں وہ سُکھی رہتے ہیں جو پرماتما کو سمرتے ہیں وہ ہمیشہ قائم رہتے ہیں۔

سمرن تے لاگے جن آپ دیالا۔ نانک جن کی منگے روالا۔ ۵

پرماتما کے سمرن میں وہ لگتے ہیں جن پر وہ آپ مہربان ہووے۔ میں ان کی چرن دھوڑی مانگتا ہوں۔

پربھ کوسمرہ سے پراُپکاری۔ پربھ کوسمرہ تن سد بلہاری۔

جو پرماتما کو سمرتے ہیں وہ دوسروں کا بھلا کرنے والے ہوتے ہیں۔ جو پرماتما کو سمرتے ہیں میں اُن کے ہمیشہ قربان جاؤں۔

پربھ کو سمرہ سے مُکھ سُہاوے۔ پربھ کو سمرہ تن سُوکھ بہاوے۔

جو پرماتما کو سمرتے ہیں وہ منہ سُندر رہیں جو پرماتما کو سمرتے ہیں اُن کی عمر سکھی گذرتی ہے۔

پربھ کوسمرہ تن آتم جیتا۔ پربھ کوسمرہ تن نرمل ریتا۔

جو پرماتما کو سمرتے ہیں انہوں نے اپنے من کو جیت لیا ہے جو پرماتما کو سمرتے ہیں اُن کی مریادہ (رہنی بہنی) صاف بغیر کسی دغا فریب کے ہوتی ہے۔

پربھ کوسمرہ تن انند گھنیرے۔ پربھ کوسمرہ بسیں ہر نیرے۔

جو پرماتما کو سمرتے ہیں اُن کو بہت خوشیاں ہوتی ہیں۔ جو پرماتما کو سمرتے ہیں وہ پرماتما کے نزدیک ہوتے ہیں۔

سنت کرپا تے اندن جاگ۔ نانک سمرن پُورے بھاگ۔ ۶

سنتوں کی مہربانی سے وہ رات دن گیان اوستھا میں رہتے ہیں۔ اچھے بھاگ ہوں تو سمرن ہوتا ہے۔

پربھ کے سمرن کارج پُورے۔ پربھ کے سمرن کبہوں نہ جھورے۔

پرماتما کا سمرن کرنے سے کام پورے ہو جاتے ہیں۔ پرماتما کا سمرن کرنے سے من کبھی جھُورتا نہیں۔

پربھ کے سِمرن ہرگُن بانی۔ پربھ کے سِمرن سہج سمانی۔

پرماتما کے سمرن میں پرماتما کے گُنوں کی بانی ہے۔ پرماتما کے سمرن سے بُدھی شانتی حاصل کر لیتی ہے۔

پربھ کے سِمرن نہچل آسن۔ پربھ کے سِمرن کمل بِگاسن۔

پرماتما کے سمرن سے من ایک جگہ ٹک جاتا ہے۔ پرماتما کے سمرن سے ہردہ پھُول جاتا ہے۔

پربھ کے سِمرن انہد جھُنکار۔ سُکھ پربھ سمرن کا انت نہ پار۔

پرماتما کے سمرن سے شبد کی دُھنی لگاتار بجتی رہتی ہے۔ پرماتما کے سمرن کے سُکھ (آنند) کا انت نہیں پایا جا سکتا۔

سِمرہ سے جن جِنکو پربھ مئیا۔ نانک تِن جن سرنی پئیا۔ ۷

پرماتما کو وہ سمرتے ہیں جن پر پرماتما کی دیا ہو۔ میں اُن کی چرن سرن میں پڑتا ہوں۔

ہر سِمرن کر بھگت پرگٹائے۔ ہر سِمرن لگ بید اُپائے۔

پرماتما کا سمرن کرکے بھگت پرگٹ ہوتے ہیں۔ پرماتما کا سمرن کرکے رِکھیوں نے وید لِکھے۔

ہر سِمرن بھئے سِدھ جتی داتے۔ ہر سِمرن نِیچ چوہ کُنٹ جاتے۔

پرماتما کا سمرن کرکے سِدھ جتی اور داتے ہوئے ہیں۔ پرماتما کا سمرن کرکے نیچ لوگ تمام مُلک میں مشہور ہو گئے۔

ہر سِمرن دھاری سبھ دھرنا۔ سِمر سِمر ہر کارن کرنا۔

پرماتما کے سمرن سے ہی تمام دھرتی کھڑی ہے۔ سمرن کرکے ہی پرماتما نے سرشٹی کی

رچنا کی ہے۔

ہرِ سمرن کیِئو سگل اکارا۔ ہرِ سمرن مہہ آپ نِرنکارا۔

پرماتما کے سمرن نے ہی جگت کا تمام پسارا کیا ہے۔ پرماتما کے سمرن میں پرماتما آپ ہے۔

کرِ کرپا جِس آپ بجُھایا۔ نانک گورمکھ ہرِ سمرن تِن پایا۔۸۔۱

کرپا کر کے جس کو آپ سمجھ دیتا ہے۔ اُس نے ہی گورو کے ذریعہ پرماتما کے سمرن کو حاصل کیا ہے۔

دُوسری اشٹ پدی

سلوک

دِین درد دُکھ بھنجنا گھٹ گھٹ ناتھ اناتھ۔

اے غریبوں کے دُکھ اور پیڑا دُور کرنے والے ہر ایک جسم میں پُورن بے مالکوں کے مالک۔

سرن تُمھاری آئیو نانک کے پربھ ساتھ۔۱

میں آپ کی شرن میں آیا ہوں۔ میرے پربھو جی آپ سہائی ہوویں۔

اسٹ پدی

جہہ مات پِتا سُت مِیت نہ بھائی۔ من اُوہاں نام تیرے سنگ سہائی۔

جہاں ماتا۔ پتا۔ بیٹا۔ دوست اور بھائی نہیں ہوتے وہاں اے من! تیرے ساتھ نام سہائی ہوگا۔

جہہ مہا بھیان دُوت جم دلے۔ تہہ کیول نام سنگ تیرے چلے۔

جہاں بہت ڈرانے جموں کے دُوت جیوں کو دلتے ہیں وہاں کیول ایک نام ہی تمہارے

ساتھ جائے گا۔

جہہ مُسکل ہووے اَت بھاری۔ ہر کو نام کِھن ماہِ اُدھاری۔

جہاں بہت بڑی مُشکل آئے گی وہاں پر ماتما کا نام ایک چھن میں بچالے گا۔

انک پُنہ چرن کرت نہیں ترے۔ ہر کو نام کوٹ پاپ پر ہرے۔

جہاں بے انت کرم کر کے پاپوں سے چھٹکارہ نہیں ہوتا وہاں پر ماتما کا نام کروڑوں پاپوں کو دُور کر دیتا ہے۔

گُورمُکھ نام جپہ من میرے۔ نانک پاوہ سُوکھ گھنیرے۔ ۱

اس لئے اے میرے من! گُورو کی معرفت نام جپو۔ جس سے تو بہت سُکھوں کو پائے گا۔

سگل سِرسٹ کو راجہ دُکھیا۔ ہر کا نام جپت ہوئے سُکھیا۔

تمام دُنیا کا راج کرنے والا دُکھی ہوا راجہ پر ماتما کا نام جپ کر کے سُکھی ہو جاتا ہے۔

لاکھ کروری بندھن پرے۔ ہر کا نام جپت نِسترے۔

اگر لاکھوں اور کروڑوں رُکاوٹیں ہوں تو پر ماتما کا نام جپ کر کے اُن سے پار ہو جاتا ہے۔

انک مایا رنگ تِکھ نہ بُجھاوے۔ ہر کا نام جپت آگھاوے۔

مایا کے بیشمار رنگ اگر اس کی ترشنا کی پیاس نہیں بُجھا سکتے تو پر ماتما کا نام جپ کر کے ترپت ہو جاتا ہے۔

جہہ مارگ ایہہ جات اکیلا۔ تہہ ہر نام سنگ ہوت سُہیلا۔

جس جم راستے میں یہ جیوا کیلا ہی جاتا ہے وہاں پر ماتما کا سُکھدائی نام اس کے ساتھ ہوتا ہے۔

ایسا نام من سدا دِھیائیے۔ نانک گُورمُکھ پرم گت پائیے۔ ۲

اے من! ایسا نام (جس کی اتنی بڑائی ہے) ہمیشہ ہی جپنا چاہیے۔ گُورو جی فرماتے ہیں کہ گُورو کے اُپدیش سے مکتی حاصل کی جاتی ہے۔

چھُوٹت نہیں کوٹ لکھ باہی۔ نام جپت تہہ پار پراہی۔

جہاں کروڑوں اور لاکھوں بازوؤں کے زور سے چھوٹا نہیں جا سکتا وہاں نام جپ کر کے پار پڑ جلتا ہے۔

انک بِگھن جہہ آئے سنگھارے۔ ہر کا نام تت کال اُدھارے۔

بیشمار رُکاوٹیں جس کو آئے کر گھیر لیویں پرماتما کا نام ایک چھن میں اُن سے نکال لیتا ہے۔

انک جون جنمے مر جام۔ نام جپت پاوے بِسرام۔

جو بیشمار جُونوں میں پیدا ہوتا اور مرتا ہے وہ نام جپ کر کے ٹِکاؤ پالیتا ہے۔

ہوَں میلا مل کبہو نہ دھووے۔ ہر کا نام کوٹ پاپ کھووے۔

اہنکار سے میلا ہوا پاپوں کی میل کبھی نہیں دھو سکتا۔ ہری کا نام اُس کے کروڑوں پاپ ناش کر دیتا ہے۔

ایسا نام جپہُ من رنگ۔ نانک پایئے سادھ کے سنگ۔ ۳

اے من! اپنے نام کو پریم سے جپو۔ نام سادھو کی سنگت کر کے پایا جاتا ہے۔

جِہہ مارگ کے گنے جاہِ نہ کوسا۔ ہر کا نام اُوہا سنگ توسا۔

جس راستہ کے کوس نہیں گِنے جاتے کہ کِتنا لمبا ہے پرماتما کا نام وہاں تمہارے راستے کا بھوجن ہوگا۔

جِہہ پینڈے مہاں اندھ غُبارہ۔ ہر کا نام سنگ اُجیارہ۔

جس راستہ میں بہت اندھیرا ہوگا پرماتما کا نام وہاں تمہارے ساتھ چاننا ہوگا۔

جہاں پنتھ تیرا کو نہ سنجانُو۔ ہر کا نام تہہ نال پچھانُو۔

جس راستہ میں تُمہارا کوئی واقفکار نہیں ہوگا۔ پرماتما کا نام وہاں تمہارا واقفکار ہوگا۔

جہہ مہاں بھیان تپت بہُہ گھام۔ تہہ ہر کے نام کی تُم اُوپر چھام۔

جہاں بہت بھیانک دھوپ کڑکتی ہوگی وہاں پرماتما کے نام کی تمہارے اُوپر سایہ ہوگی۔

جہاں ترِکھا من تجھ آکر کھے۔ تہہ نانک ہر ہر امرت برکھے۔ ۴

جہاں تمہارے من کو پیاس بہت تنگ کریگی وہاں ہری کے نام کا تمہارے اوپر امرت برسے گا۔

بھگت جنا کی برتن نام۔ سنت جنا کے من بِسرام۔

بھگتوں کا کاروِہار کیول نام ہے۔ نام کا ٹِکاؤ سنتوں کے من میں ہوتا ہے۔

ہر کا نام داس کی اوٹ۔ ہر کے نام اُدھرے جن کوٹ۔

پرماتما کا نام سیوکوں کا آسرا ہوتا ہے۔ پرماتما کے نام کے ساتھ کئی کروڑ جیو تر گئے ہیں۔

ہر جس کرت سنت دِن رات۔ ہر ہر اوکھدھ سادھ کمات۔

سنت لوگ ہری کا لیش رات دِن کرتے ہیں۔ ہری نام کی دوائی سادھو لوگ کماتے ہیں۔

ہر جن کے ہر نام نِدھان۔ پار برہم جن کِینو دان۔

پرماتما کے داسوں کا پرماتما کا نام خزانہ ہے جو پرمیشور نے اپنے داسوں کو دان کیا ہوا ہے۔

من تن رنگ رتے رنگ ایکےَ۔ نانک جن کےَ برت بیبکےَ۔ ۵

جو من اور تن کر کے ایک پرماتما کے پریم میں رنگے ہوئے ہیں اُن کی برتی گیان والی ہوئی ہے۔

ہر کا نام جن کو مُکت جُگت۔ ہر کے نام جن کو تِرپت بھُگت۔

ہری کا نام داسوں کیلئے مُکتی پراپت کرنے کی جُگتی (طریقہ) ہے۔ ہریَ کا نام داسوں کو بھوجن کی تِرپتی دینے والا ہے۔

ہر کا نام جن کا رُوپ رنگ۔ ہر نام جپت کب پرے نہ بھنگ۔

ہری کا نام داسوں کا سُندر رُوپ اور اچھا رنگ ہے۔ یعنی ہری بھگتوں کی خوبصورتی نام جپنے میں ہے۔ جِسم سے نہیں ہے۔ ہری کا نام جپ کر کے کبھی کوئی وِگھن نہیں پڑتا۔

ہر کا نام جن کی وڈیائی۔ ہر کے نام جن سوبھا پائی۔

ہری کا نام ہی داسوں کی عزت ہے اور ہری کے نام سے ہی داس عزت پاتے ہیں۔

ہر کا نام جن کوَ بھوگ جوگ۔ ہر نام جپت کچھ ناہِ بیوگ۔

ہری کا نام ہی داسوں کا کھانا پینا اور جوگ کمانا ہے۔ ہری کا نام جپنے سے کوئی دُکھ نہیں لگتا۔

جن راتا ہر نام کی سیوا۔ نانک پُوجے ہر ہر دیوا۔۶

ہری کا سیوک ہری نام کی سیوا سمرن میں لگا رہتا ہے۔ وہ ایک پرکاش رُوپ ہری ہر پرماتما کو پُوجتا ہے۔

ہر ہر جن کے مال خزینہ۔ ہر دھن جن کو آپ پربھ دِینا۔

ہری کا نام داسوں کا مال دولت کا خزانہ ہے۔ ہری نام کا یہ خزانہ پربھو نے بھگتوں کو آپ دیا ہے۔

ہر ہر جن کے اوٹ ستانی۔ ہر پرتاپ جن اور نہ جانی۔

ہری کا نام داسوں کا طاقتور باجہ ہے۔ ہری کے زور کر کے داس اور کسی کو نہیں جانتے۔

اوت پوت جن ہر رس راتے۔ سُن سمادھ نام رس ماتے۔

تانے پیٹے کی طرح داس ہری کے آنند میں رنگے رہتے ہیں۔ لگاتار سمادھی لگا کر نام کے رس میں مست رہتے ہیں۔

آٹھ پہر جن ہر ہر جپے۔ ہر کا بھگت پرگٹ نہیں چھپے۔

ہری کا بھگت آٹھوں پہر ہر ہر جپتا رہتا ہے۔ ہری کا بھگت چھپا نہیں رہتا۔ ظاہر ہو جاتا ہے۔

ہر کی بھگت مُکت بہُہ کرے۔ نانک جن سنگ کیتے ترے۔۷

ہری کی بھگتی نے بہت لوگ مکت کئے ہیں۔ بھگتوں کے ساتھ بیشمار لوگ تر گئے ہیں۔

پارجات اِہ ہر کو نام۔ کام دھین ہر ہر گن گام۔

یہ ہری کا نام کلپ برچھ ہے۔ ہری کے گُن گانے کام دھین گئو ہے۔

سبھ تے اُوتم ہر کی کتھا۔ نام سُنت درد دُکھ لتھا۔

ہری کی کتھا سب سے اُتم ہے۔ نام سُن کر کے دُکھ اور پیڑ اُدور ہو جاتی ہے۔

نام کی مہما سنت رِدو سے۔ سنت پرتاپ دُرت سبھ نسے۔
نام کی وڈیائی سنتوں کے ہردے میں بستی ہے۔ سنتوں کے پرتاپ سے تمام پاپ دوڑ جاتے ہیں۔
سنت کا سنگ وڈبھاگی پائیے۔ سنت کی سیوا نام دھیائیے۔
بڑے بھاگوں سے سنتوں کی سنگت مِلتی ہے۔ سنتوں کی سیوا کر کے نام سِمرن ہوتا ہے۔
نام تُل کُچھ اور نہ ہوئے۔ نانک گورمُکھ نام پاوہِ جن کوئے۔۸۔۲
نام کے برابر اور کچھ نہیں ہوسکتا۔ گورو کے اُپدیش کر کے کوئی وِرلا پرش ہی نام کا سِمرن پاتا ہے۔

تِیسری اشٹ پدی

سلوک

بہُہ ساستر بہُہ سِمرتی پیکھے سرب ڈھنڈول۔
تمام شاستر اور سِمرتی بہت دفعہ کھوج (بیچار) کر کے دیکھے ہیں۔
پُوجس ناہی ہرہرے نانک نام امول۔۱۔
کوئی بھی ہری نام کے برابر نہیں پہنچ سکتا۔ ہری کا نام امولک ہے۔ (اس کی برابری کوئی پاٹھ پوجا نہیں کرسکتی)

اسٹ پدی ۰

جاپ تاپ گیان سبھ دھیان۔ کھٹ ساستر سِمرت وکھیان۔
تمام جپ۔ تپ۔ گیان اور دھیان۔ چھ شاستر۔ ستائی سِمرتی اور اُن کے کتھن۔
جوگ ابھیاس کرم دھرم کِریا۔ سگل تیاگ بن مدھے پھِریا۔

جوگ کا ابھیاس اور دھرم کے کرموں کی کرنی کو چھوڑ کر جنگل میں پھرتا رہا۔

انک پرکار کئے بہُہ جتنا۔ پُن دان ہومے بہُہ رتنا۔

انیک طرح کے بہت اُپا کیئے۔ پُن دان کیئے اور جگوں میں بہت گھی بھی ہون کیا یعنی وید منتر پڑھ کر اگنی میں گھی جلایا۔

سِر یر کٹائے ہومے کر راتی۔ ورت نیم کرے بہُہ بھاتی۔

جِسم کو رتی رتی کاٹ کر اگنی میں جلائے۔ برت اور سنجم یعنی شریر کو شُدھ کرنے کے طریقے اختیار کرے۔

نہیں تُل رام نام بیچار۔ نانک گُورمُکھ نام جپیئے اِک بار۔ا۔

یہ کوئی بھی رام نام کی بیچار کرنے کے برابر نہیں ہے۔ گورو جی فرماتے ہیں کہ گورو کے اُپدیش سے ایک بار نام کو جپنا کریئے۔

نوکھنڈ پرتھمی پھرے چر جیوے۔ مہا اُداس تپیسر تھیوئے۔

تمام دُنیا کا چکر لگا لیوے۔ اور بہت عرصہ جیتا رہے۔ بڑا تیاگی ہو کر بڑا تپسوی بن جائے۔

اگن ماہِ ہومت پران۔ کنک اسو ہیور بھُوم دان۔

اگنی میں بیٹھ کر اپنے پران تیاگ دیوے۔ سونا۔ گھوڑے۔ ہاتھی اور بھُومی دان کرے۔

نیئولی کرم کرے بہ آسن۔ جَین مارگ سنجم ات سادھن۔

نیتی دھوتی وغیرہ پیٹ کو صاف کرنے کے کرم کرے اور سمادھی لگانے کیلئے بہت طرح کے آسن (بیٹھنا) کرے۔ جَین مَت کے مطابق بہت کٹھن یعنی مُنہ پر پٹی باندھ رکھنی۔ ننگے پاؤں چلنا۔ اپنی ٹٹی کو پھرول دینا تا کہ ٹٹی میں وشٹا کے کیڑے نہ مر جائیں۔ پانی چھان کر پینا۔ سر کے بال ہاتھوں سے نوچ دینے وغیرہ وغیرہ سادھن (طریقہ کار) کرے۔

نِمکھ نِمکھ کر سِر یر کٹاوے۔ توَ بھی ہوَمے مَیل نہ جاوئے۔

اس کے علاوہ رتی رتی کر کے جسم کے ٹکڑے کرا لیوے۔ لیکن ہومے کی میل پھر بھی دُور

نہیں ہوتی۔

ہر کے نام سمسر کچھ ناہِ۔نانک گورمُکھ نام جپت گت پاہِ۔۲۔

ہری کے نام کے بغیر یہ تمام کچھ بھی نہیں ہیں۔ گورو جی فرماتے ہیں کہ گورو کے اُپدیش سے نام جپ کر کے مکتی ملتی ہے۔یعنی نام سمرن کے بغیر اور کسی سادھن سے مکتی نہیں ملتی۔

من کامنا تیرتھ دیہہ چھُٹے۔گرب گمان نہ من تے ہُٹے۔

دِل کی خواہش ہے کہ میرا سر یر کسی تیرتھ پر چھوٹے۔لیکن ہنکار اور آکڑ دِل سے نہیں جاتی۔

سوچ کرے دِنس اررات۔من کی مَیل نہ تن تے جات۔

رات دِن جسم کی سُدھی کرتا ہے لیکن من کی میل جسم سے نہیں جاتی۔

اِس دیہی کو بہُہ سادھنا کرے۔من تے کبھُو نہ بِکھیا ٹرے۔

اِس جسم کو بہت سُدھارتا ہے لیکن من سے بُرے خیالات کی زہر دُور نہیں ہوتی۔

جل دھووے بہُہ دیہہ انیت۔سُدھ کہاں ہوئے کاچی بھِیت۔

اِس ناشونت جسم کو پانی سے بہت صاف کرتا ہے لیکن یہ کچی مٹی کی دیوار صاف کیسے ہو سکتی ہے؟

من ہر کے نام کی مہما اُوچ۔نانک نام اُدھرے پتت بہُہ مُوچ۔۳۔

اے میرے من! نام کی بہت بڑائی ہے۔نام کے ساتھ بہت بڑے پاپی تر گئے ہیں۔

بہت سیانپ جم کا بھَو بیاپے۔انک جتن کر ترِسن نہ دھراپے۔

بہت چترائی کرنے سے جموں کا ڈر لگ جاتا ہے بیشمار کوشش کرنے سے بھی ترشنا نہیں مٹتی۔

بھیکھ انیک اگن نہیں بجھے۔کوٹ اُپاو درگہ نہیں سجھے۔

بہت بھیکھ دھارن کرنے سے یہ ترشنا کی آگ نہیں بجھتی۔۔اُپائے کرنے سے بھی درگاہ میں حساب دینے سے چھوٹ نہیں سکتا۔

چھوٹس ناہی اُوبھ پیال۔ موہِ بیاپے مایا جال۔

آکاش اور پاتال میں بھی چھوٹ نہیں سکتا۔ کیونکہ اس کو مایا کا جال موہ کرکے لگا ہوا ہے۔ (جس کا ٹوٹنا بہت مُشکل ہے)۔

اور کرتُوت سگلی جم ڈانے۔ گووِند بھجن بِن تِل نہیں مانے۔

دیگر سب کاموں کو جم سزا دیتا ہے اور پرماتما کے سمرن کے علاوہ وہ دوسری کسی کرنی کو ایک ذرا بھر بھی نہیں مانتا۔

ہر کا نام جپت دُکھ جائے۔ نانک بولے سہج سُبھائے۔۴

پرماتما کا نام جپ کرکے جموں کا دُکھ چلا جاتا ہے۔ گوروجی یہ بات فرماتے ہیں کہ پرماتما کا نام پُرش کو سبھاوک (خود بخود) ہی جپتے رہنا چاہئے۔

چار پدارتھ جے کو مانگے۔ سادھ جنا کی سیوا لاگے۔

اگر کوئی چار (۱) دھرم (۲) ارتھ پدارتھ (۳) کامنا (۴) موکھ مکتی طرح کے پدارتھ چاہتا ہے۔ تو اُس کو چاہیئے کہ وہ سنتوں کی خدمت کرنے میں لگ جاوے۔

جے کو اپنا دُوکھ مِٹاوے۔ ہر ہر نام رِدے سد گاوے۔

اگر کوئی اپنا روگ یا تکلیف دُور کرنا چاہے تو وہ پرماتما کا نام ہمیشہ ہردے میں یاد کرے۔

جے کو اپنی سوبھا لورے۔ سادھ سنگ اِہ ہومے چھورے۔

اگر کوئی پُرش اپنی وڈیائی چاہتا ہے تو وہ سنتوں کی سنگت کرکے اپنی ہومے ہنکار کو چھوڑ دیوے۔

جے کو جنم مرن تے ڈرے۔ سادھ جناں کی سرنی پرے۔

اگر کوئی پیدا ہونے اور مرنے کی تکلیف سے ڈرتا ہو تو وہ سنتوں کی شرن میں پڑ جاوے۔

جِس جن کو پربھ درس پیاسا۔ نانک تا کے بل بل جاسا۔۵

جس پُرش کو پرماتما کے درشن کی اِچھا ہے میں اُن کے قربان جاتا ہوں۔

سگل پُرکھ مہہ پُرکھ پردھان۔ سادھ سنگ جا کا مِٹے ابھمان۔

تمام پُرشوں میں وہ پُرش بڑا ہے۔ جس کا سادھ سنگت میں مِل کر ابھمان مِٹ جاوے۔

آپس کو جو جانے نیچا۔ سوؤ گنیئے سبھ تے اُوچا۔

جو پُرش اپنے آپ کو نیچا جانتا ہے۔ اُسی کو سب سے اُونچا (بڑا) شمار کرنا چاہئے۔

جا کا من ہوئے سگل کی رِینا۔ ہر ہر نام تِن گھٹ گھٹ چِینا۔

جس کا من سب کی چرن دھوڑی ہووے۔ اُس نے پرماتما کا نام ہر ایک جِسم میں دیکھا ہے۔

من اپنے تے بُرا مِٹانا۔ پیکھے سگل سِرسٹ ساجنا۔

جس نے اپنے دِل سے بُرا خیال دُور کر دیا ہے وہ تمام سرشٹی کو اپنا دوست کر کے دیکھتا ہے۔

سُوکھ دُوکھ جن سم درِسٹیتا۔ نانک پاپ پُن نہیں لیپا۔ ۶

جو سُکھ دُکھ کو ایک برابر دیکھتا ہے۔ اُس کو کسی پاپ اور پُن کا دوش نہیں لگتا۔

نِردھن کو دھن تیرا ناؤ۔ نِتھاوے کو ناؤ تیرا تھاؤ۔

اے داتا! غریب کو تیرا نام دولت ہے اور بے ٹِھکانے کو تیرا نام ٹِھکانا ہے۔

نِمانے کو پربھ تیرو مان۔ سگل گھٹا کو دیُوہ دان۔

اے پربھو! جس کی کوئی عزت نہیں اُس کی عزت تیرا نام ہے۔ آپ تمام جیوں کو کھان پان کا دان دیتے ہو۔

کرن کراون ہار سوامی۔ سگل گھٹا کے انتر جامی۔

آپ کرنے والے اور کرانے والے مالک ہو۔ آپ تمام جیووں کے ہردے کی جاننے والے ہو۔

اپنی گت مِت جانہہ آپے۔ آپن سنگ آپ پربھ راتے۔

آپ اپنی مریادہ کی چال کو آپ ہی جاننے والے ہو اے پربھو! آپ اپنے ساتھ آپ ہی

مست ہو۔

تُمھری اُستت تُم تے ہوئے۔ نانک اور نہ جانس کوے۔ ۷

اے پربھو! آپ کی استتی آپ سے ہی ہو سکتی ہے اور کوئی دُوسرا (آپ کی) استتی کرنی نہیں جانتا۔

سرب دھرم مہہ سریسٹ دھرم۔ ہر کو نام جپ نِرمل کرم۔

تمام دھرموں میں اُتم دھرم (یہ ہے کہ) ہری کا نام جپو اور نیک کام کرو۔

سگل کِریا مہہ اُوتم کِریا۔ سادھ سنگ دُرمت مل ہِریا۔

تمام کاموں میں یہ اُوتم کام ہے کہ سادھ سنگت کر کے کھوٹی بدھی کی میل کو دور کرو۔

سگل اُدّم مہہ اُدّم بھلا۔ ہر کا نام جپُہ جیئہ سدا۔

تمام اُدّموں میں یہ اُدّم اچھا ہے کہ پرماتھا کا نام ہمیشہ ہردے میں یاد رکھو۔

سگل بانی مہہ امرت بانی۔ ہر کو جس سُن رسن بکھانی۔

تمام بانیوں میں بانی امرت (بہت اچھی) ہے کہ پرماتما کا یش سُن کر کے زبان سے کہنا۔

سگل تھان تے اوہ اُوتم تھان۔ نانک جِہہ گھٹ وسّے ہر نام۔ ۸۔ ۲

تمام جگہوں سے وہ جگہ (ہردہ) اچھی ہے۔ جِس ہردے میں پرماتما کا نام رہتا ہے۔

چوتھی اشٹ پدی

سلوک

نِرگنیار ایانیا سو پربھ سدا سمال۔

اے گُن ہین انجان پُرش! اُس پربھو کو ہمیشہ یاد کر۔

جِن کِیا تِس چیت رکھ نانک نبہی نال۔۱

جس نے تُجھے پیدا کیا ہے اس کو ہردے میں رکھو۔ وہ تیرے ساتھ آخر تک رہے گا۔

اسٹ پدی

رمئیا کے گُن چیت پرانی۔ کون مُول تے کون درِسٹانی۔

اے پرانی (پُرش) پرماتما کے گُن یاد کر۔ تو کس چیز سے پیدا ہوا ہے اور کیا دکھائی دیتا ہے یعنی پتا کے ویرج اور ماتا کے رکت سے تو کیا خوبصورت دکھائی دے رہا ہے۔ یہ سب پرماتما کی مہربانی ہے۔ اِس کے عوض اور شکرانے کے طور پر تو اُس پرماتما کو ہمیشہ یاد رکھ۔

جِن تُوں ساج سوار سِیگاریا۔ گربھ اگن مہہ جنہہ اُباریا۔

جِس نے تُجھے پیدا کر کے سندر کیا۔ ماتا کے پیٹ کی اگنی میں جس نے تجھے بچائی رکھا۔

بار بوستھا تُجھے پیارے دُودھ۔ بھر جوبن بھوجن سُکھ سُودھ۔

بالک عُمر میں تم کو دُودھ پیالتا ہے اور بھر جوانی میں تیرے کھانے پینے اور سُکھوں کی خبرداری رکھتا ہے۔

بِردھ بھئیا اُوپر ساک سَین۔ مُکھ اپیاوَ بیٹھ کو دَین۔

بوڑھا ہوا تو اُوپر بیٹا بیٹی مقرر کر دیئے جو بیٹھے بٹھانے کو مُنہ میں کھانا پینا دیتے ہیں۔

اِہ نِرگُن گُن کچھُو نہ بوَجھے۔ بخس لیہو تو نانک سیجھے۔۱

یہ احسان فراموش پرماتما کا کوئی احسان نہیں سمجھتا۔ اگر پرماتما بخش لے گا تو یہ جم ڈنڈ سے چھوٹے گا (ورنہ نہیں)۔

جِہہ پرسادِ دھر اُوپر سُکھ بسہہ۔ سُت بھرات مِیت بنتا سنگ ہسہہ۔

جس کی مہربانی سے تو پرتھوی پر آرام سے بستا ہے۔ پُتر بھائی دوست اور استری کے ساتھ خوشیاں مناتا ہے۔

جِہہ پرساد پیوہ سِیتل جلا۔ سُکھدائی پون پاوک اُملا۔

جس کی مہربانی سے تو ٹھنڈا جل پیتا ہے۔ ہوا اور آگ کا امولک سُکھ بھوگتا ہیں۔

جِہہ پرساد بھوگہہ سبھ رسا۔ سگل سمگری سنگ ساتھ بسا۔

جس کی مہربانی سے دُنیا کے تمام رس بھوگتا ہیں اور تمام پدارتھوں کے ساتھ سُکھ سے بستا ہیں۔

دِینے ہست پاو کرن نیتر رسنا۔ تِسہہ تیاگ اور سنگ رچنا۔

جس پرماتما نے تم کو ہاتھ۔ پاؤں۔ کان۔ آنکھ اور زبان دیئے ہیں اُس کو بھول کر دوسروں کے ساتھ پریم کرتا ہیں۔

ایسے دوکھ مُوڑھ اندھ بیاپے۔ نانک کاڈھ لیہو پربھ آپے۔۲

اِس طرح کے احسان فراموش کے دوش اندھے اور بیوقوفوں کو لگتے ہیں۔ اے پربھو! تم آپ ہی ایسے دوشوں (گناہوں) سے بچالینا کرو۔

آدانت جورا کھنہار۔ تِس سِیو پریت نہ کرے گوار۔

جو پرماتما شروع سے آخر تک حفاظت کرنے والا ہے یہ بیوقوف اُس کے ساتھ پریم نہیں کرتا۔

جا کی سیوا نو نِدھ پاوے۔ تا سِیوں مُوڑھا من نہیں لاوے۔

جس کی سیوا کرنے سے نوندھی کا خزانہ پاتا ہے اُس کے ساتھ بیوقوف من کو نہیں لگاتا۔

جو ٹھا کر سدسدا حضور رہے۔ تا کو اندھا جانت دُور ہے۔

جو مالک ہمیشہ ہی اس کے ساتھ ہے اُس کو یہ اندھا اپنے سے دُور جانتا ہے۔

جا کی ٹہل پاوے درگہہ مان۔ تِسہہ بِسارے مُگدھ اجان۔

جس کی سیوا کرنے سے درگاہ میں عزت پاتا ہے اُس کو یہ بہت بیوقوف بھولا بھُلا چھوڑتا ہے۔

سدا سدا اِہ بھُولنہار۔ نانک راکھنہار اپار۔۳

یہ جیو ہمیشہ ہی ہمیشہ بھولنے والا ہے۔ اور وہ بے انت پرماتما اس کی بخشنے والا ہے۔

رتن تیاگ کوڈی سنگ رچے۔ساچ چھوڈ جھوٹھ سنگ مچے۔

امولک نام کو چھوڑ کر یہ کوڑی کے ساتھ پریم کرتا ہے۔سچ پرماتما کو چھوڑ کر دُنیا کے جھوٹے پدارتھوں کے ساتھ خوش ہوتا ہے۔

جو چھڈنا سو استھِر کر مانے۔جو ہوون سو دُور پرانے۔

جو چیز چھوڑ جانی ہے اُس کو رہنے والی مانتا ہے اور جو بات ہونے والی ہے۔اُس کو دُور جانتا ہے۔

چھوڈ جائے تِس کا سرم کرے۔سنگ سہائی تِس پرہرے۔

جو پدارتھ چھوڑ جانے ہیں اُن کے لئے محنت کرتا ہے اور جو پرماتما سنگی ساتھی ہے اُس کو بھلا چھوڑتا ہے۔

چندن لیپ اُتارے دھوئے۔گردھب پریت بھسم سنگ ہوئے۔

چندن کا لیپ دھو کر اُتار دیتا ہے۔گدھے کی پریتی راکھ کے ساتھ ہوتی ہے۔

اندھ کُوپ مہہ پتت بِکرال۔نانک کاڈھ لیہو پربھ دیال۔۴

جیو بھیانک اندھے کنوئیں میں گر رہا ہے۔اے مہربان پربھو! آپ نِکال لیوو۔

کرتوت پسُو کی مانس جات۔لوک پچارا کرے دِن رات۔

اِس کی کرنی حیوانوں والی ہے گو پیدائش پُرش کی ہے۔رات دِن لوک دِکھاوا کرتا ہے۔

باہر بھیکھ انتر مل مایا۔چھپس ناہِ کچھ کرے چھپایا۔

باہر سے اچھا پہراوہ بنایا ہوا ہے اور اندر ہردے میں مایا کی میل لگی ہوئی ہے۔اس طرح چھپانے سے اصلیت کچھ چھُپ نہیں سکتی۔

باہر گیان دھیان اِسنان۔انتر بیاپے لوبھ سوآن۔

باہر سے گیانی دھیانی اور اشنانی ہے لیکن اندر لالچ کا کُتا لگا ہوا ہے۔

انتر اگن باہرتن سوآہ۔گل پاتھر کیسے ترے اتھاہ۔

اندر آگ ہے اور باہر جسم پر سواہ لگائی ہوئی ہے۔ گلے سے پتھر باندھ کر یہ اتھاہ سمندر کیسے ترا جا سکتا ہے۔

جا کے انتر بسے پربھ آپ۔نانک تے جن سہج سمات۔۵

جس کے اندر پربھو آپ بستا ہے وہ پرش سروپ میں مل جاتا ہے۔

سُن اندھا کیسے مارگ پاوے۔کر گہہ لیہو اوڑ نبھاوے۔

اندھا سُن کر راستہ کیسے پا سکتا ہے۔ہاتھ پکڑ لو تو آخیر تک پہنچ جاتا ہے۔

کہا بُجھارت بُوجھے ڈورا۔نِس کہیئے تو سمجھے بھورا۔

بہرہ بجھارت کو کس طرح بوجھ سکتا ہے۔اگر رات کہیں تو وہ دن سمجھتا ہے۔

کہا بسن پدگاوے گُنگ۔جتن کرے تو بھی سُر بھنگ۔

بشن پدے گُونگا کس طرح گا سکتا ہے۔اگر وہ کوشش بھی کرے تو اُس کی آواز بھی نہیں نکلتی۔

کہہ پِنگل پربت پر بھون۔نہیں ہوت اُوہا اُس گون۔

پنگلہ پہاڑ پر گھر کس طرح بنا سکتا ہے کیونکہ اُس کا وہاں جانا نہیں ہوسکتا۔

کرتار کرنا مَے دِین بینتی کرے۔نانک تُمری کِرپا ترے۔۶

اے مہربان اکال پرکھ! غریب عرض کرتا ہے۔جیو تیری مہر سے ہی (تمام مشکلوں سے) پار ہوسکتا ہے۔

سنگ سہائی سوآوے نہ چِیت۔جو بیَرائی تاسیئوں پریت۔

جو پرماتما اس کے ساتھ ہے اور مددگیر ہے وہ اس کو یاد نہیں آتا اور جو دُنیاوی سُکھ اس کے دُشمن ہیں اُن کے ساتھ پریم کرتا ہے۔

بلُو آ کے گرہ بِھیتر بسے۔ اند کیل مایا رنگ رسے۔

یہ جیوریت کے گھر میں رہتا ہے۔ خوشیاں اور کھیلیں مایا کے رنگ میں لگ کر کر رہا ہے۔

دِرڑ کر مانے منہہ پرتیت۔ کال نہ آوے موڑے چیت۔

ان کا بھروسہ من میں ہی پُختہ کر کے مانتا ہے۔ اِس مورکھ کو موت یاد نہیں آتی۔

بیرَ برودھ کام کرودھ موہ۔ جھُوٹھ بِکار مہالوبھ دھروہ۔

دُشمنی جھگڑا۔ کام کرودھ اور موہ۔ جھوٹ برائیاں ازحد لالچ اور دھوکہ بازی۔

اِیاہو جُگت بہانے کئی جنم۔ نانک راکھ لیہو آپن کر کرم۔ ۷

اِسی طرح کرتے کرتے کئی جنم گذر گئے۔ اے واہگورو! تو اپنی مہر کر کے مجھے ایسے کرموں سے بچالینا۔

تُو ٹھاکر تُم پہ ارداس۔ جِیو پِنڈ سبھ تیری راس۔

تو مالک ہیں۔ تیرے آگے ایک عرض ہے۔ یہ جیو اور جسم تمام تیری پُونجی (چیز) ہے۔

تُم مات پِتا ہم بارک تیرے۔ تُمری کِرپا مہہ سُوکھ گھنیرے۔

آپ مات پتا ہو اور ہم آپ کے بچے ہیں۔ آپ کی مہربانی میں ہمیں بہت سکھ ہے۔

کوئے نہ جانے تُمرا انت۔ اُوچے تے اُوچا بھگونت۔

آپ کا انت کوئی نہیں جانتا۔ آپ اُونچے سے بھی اُونچے سوامی ہیں۔

سگل سمگری تُمرے سُوتر دھاری۔ تُم تے ہوئے سو آگیا کاری۔

دُنیا کی تمام سمگری آپ کے آسرے ہے۔ آپ سے جو کچھ ہوتا ہے وہ آپ کے حکم میں ہوتا ہے یعنی آپ کے حکم سے باہر کچھ نہیں ہوتا۔

تُمری گت مِت تُم ہی جانی۔ نانک داس سدا قُربانی۔ ۸۔۴

اِس اپنی لیلا کی مریادہ کو آپ ہی جانتے ہو۔ میں داس آپ سے ہمیشہ قربان ہوں۔

پانچویں اشٹ پدی

سلوک

دین ہار پر بھ چھوڈ کے لا گہہ آن سوائے۔

داتیں دینے والے پر ماتما کو بھول کر جو دوسرے پدارتھوں میں لگ جاتے ہیں۔

نانک کہُو نہ سیجھئی بِن ناوے پت جائے۔ا

ایسے لوگ کہیں بھی کامیاب نہیں ہوتے۔نام کے بغیر عزت جاتی رہتی ہے۔

اسٹ پدی

دس بستو لے پاچھے پاوے۔ایک بست کارن بِکھوٹ گواوے۔

دس طرح کے پدارتھ لے کر پیچھے پا دیتا ہے۔یعنی اُن کو بھول جاتا ہے اور ایک پدارتھ جو مانگ رہا ہے اگر نہ ملے تو اُس دس پدارتھ دینے والے پر ماتما پر بھروسہ کرنا چھوڑ دیتا ہے۔

ایک بھی نہ دے دس بھی ہر لے۔تو مُوڑا کھو کہا کرے۔

اگر جو تو ایک چیز مانگتا ہے وہ بھی پر ماتما نہ دیوے اور پہلی دی ہوئی دس چیزیں بھی واپس لے لیوے تو بتاؤ اے مُورکھ! پھر تو کیا کرے گا۔

جِس ٹھاکر سِئوں ناہی چارا۔تا کوُ کیجیے سَد نمسکارا۔

جس مالک کے ساتھ کوئی زور نہیں چل سکتا۔اُس کو ہمیشہ ہی نمسکار کریں۔

جا کے من لاگا پر بھ میٹھا۔سرب سُوکھ تاہُو من وُوٹھا۔

جس کے من میں پر ماتما میٹھا لگتا ہے۔اُس کے من میں تمام سُکھ بستے ہیں۔

جِس جن اپنا حُکم منائیا۔سرب تھوک نانک تِن پائیا۔ا

جس سیوک سے پرماتما نے اپنے حکم کی پالنا کروائی ہے۔ اُس نے تمام پدارتھ حاصل کر لئے ہیں۔

اگنت ساہُ اپنی دے راس۔ کھات پیت برتے اند اُلاس۔

وہ شاہ اپنی بے شمار داتوں کی پونجی اِس کو دیتا ہے جس کو یہ کھاتا پیتا اور استعمال کرتا ہوا آنند اور خوشیاں کرتا ہے۔

اپنی امان کچھ بہُر ساہُ لے۔ اگیانی من روس کرے۔

اگر اپنی اِتنی بے شمار دی ہوئی داتوں سے وہ مالک کچھ واپس لے لیوے تو یہ بے سمجھ من میں غصہ کرتا ہے کہ یہ اُس نے مجھ سے واپس کیوں لی ہے۔

اپنی پرتیت آپ ہی کھووے۔ بہُر اُس کا بِسواس نہ ہووے۔

پُرش اپنا اعتبار آپ ہی گنوا لیتا ہے۔ پھر اُس کا بھروسہ نہیں ہوتا۔

جس کی بست تِس آگے راکھے۔ پربھ کی آگیا مانے ماتھے۔

جس مالک کی کوئی چیز دی ہوئی ہے اگر اُس کے آگے رکھ دیوے اور اس کے حکم کو ماتھے پر مان لیوے۔

اُس تے چوگُن کرے نِہال۔ نانک صاحب سدا دیال۔۲

تو وہ اُس سے چار گُنا زیادہ پھل دیتا ہے۔ کیونکہ وہ مالک ہمیشہ ہی مہربان ہے۔

انِک بھات مایا کے ہیت۔ سرپر ہووت جان انیت۔

کئی طرح کے جو مایا کے پریم والے پدارتھ ہیں نشچے کر کے سمجھ لو کہ وہ ضرور ناش ہو جاویں گے۔

برکھ کی چھائیا سِئوں رنگ لاوے۔ اوہ بِنسے اوہ من پچھتاوے۔

جو پُرش درخت کی چھاؤں سے پریم کرتا ہے جب چھایا چلی جاتی ہے تو وہ پُرش پچھتاتا ہے۔

جو دِیسے سو چالنہار۔ لپٹ رہیؤں تہہ اندھ اندھار۔

کیونکہ جو کچھ دکھائی دیتا ہے وہ چلے جانے والا ہے۔اس کے ساتھ یہ اندھا لپٹ رہا ہے۔

بٹاؤ سِئو جولا وے نیہہ ۔تا کو ہاتھ نہ آوے کہہ۔

جس طرح مسافر کے ساتھ کوئی پریم لگا لیوے تو اُس کو کچھ ہاتھ نہیں آتا کیونکہ مسافر ٹھہر تو سکتا نہیں ۔وہ اپنے راستہ پر ضرور چلا جائے گا۔

من ہر کے نام کی پرِیت سُکھدائی ۔کرِ کرِپا نانک آپ لئے لائی ۔۳

اے من! پرماتما کے نام کی پریت سُکھ دینے والی ہے۔ یہ پریت پرماتما آپ ہی کرپا کر کے اپنے ساتھ لگا لیتا ہے۔

مِتھیا تن دھن کٹنب سبایا۔ مِتھیا ہومے ممتا مایا۔

یہ جسم اور دولت اور پریوار قبیلہ یہ تمام جھوٹے ہیں ۔ مایا کی مامتا (اپنت) اور اپنے سریر کا ابھیمان بھی جھوٹے ہیں یعنی یہ کوئی چیز بھی جیو کیساتھ جانے والی نہیں ہے۔

مِتھیا راج جوبن دھن مال ۔مِتھیا کام کرودھ بِکرال ۔

راج جوانی دولت اور مال متاہ جھوٹے ہیں۔ ڈراؤنے کام اور کرودھ بھی جھوٹے ہیں۔

مِتھیا رتھ ہستی اسو بسترا ۔مِتھیا رنگ سنگ مایا پیکھ ہستا۔

جھوٹے ہیں رتھ۔ ہاتھی گھوڑے اور کپڑے۔ مایا کے رنگ دیکھ کر خوشیوں کے ساتھ ہنسنا بھی جھوٹا ہے۔

مِتھیا دھروہ موہ ابھمان ۔مِتھیا آپس اُوپر کرت گُمان ۔

کسی کے ساتھ دھوکا کرنا۔ موہ اور ابھمان کرنا بھی جھوٹا ہے۔اپنے آپ اوپر (میں بڑا ہوں۔ اچھا ہوں۔ جوان ہوں وغیرہ وغیرہ) گُمان کرنا بھی جھوٹا ہے کیونکہ اِن میں کوئی بھی ٹھہرنے والی چیز نہیں ہے۔

استھِر بھگت سادھ کی سرن ۔نانک جپ جپ جیوے ہر کے چرن۔۴

سادھو کے چرنوں کی بھگتی اٹل ہے۔ گورو جی فرماتے ہیں۔ میں ہری کی چرنوں کو یاد کر کر کے جیتا ہے۔

مِتھیا سرون پر نند اسُنیہہ۔ مِتھیا ہست پر درب کو ہر یہہ۔

وہ کان جھوٹے ہیں جو دوسروں کی نند اسُنتے ہیں۔ وہ ہاتھ جھوٹے ہیں جو دوسروں کا دھن چُراتے ہیں۔

مِتھیا نیتر پیکھت پر تریا رُو پاد۔ مِتھیا رسنا بھوجن ان سواد۔

وہ آنکھیں جھوٹی ہیں جو دوسری عورتوں کی شکل وصورت دیکھتی ہیں وہ زبان جھوٹی ہے جو پرماتما کے نام کے بغیر دوسرے رسوں میں لگی ہوئی ہے۔

مِتھیا چرن پر بِکار کو دھاویں۔ مِتھیا من پر لوبھ لوبھاویں۔

وہ پاؤں جھوٹے ہیں جو دوسروں کا بُرا کرنے کیلئے دوڑتے ہیں۔ وہ من جھوٹا ہے جو دوسروں کے دھن کے لالچ میں للچاتا ہے۔

مِتھیا تن نہیں پر اُپکارا۔ مِتھیا باس لیت بِکارا۔

وہ سریر جھوٹا ہے جو کسی کا بھلا نہیں کرتا۔ وہ ناک جھوٹا ہے جو کھوٹی واسنا کی خوشبو لیتا ہے۔

بِن بُوجھے مِتھیا سبھ بھیئے۔ سپھل دیہہ نانک ہرہر نام لئے۔ ۵

اصلیت کو سمجھے بغیر یہ تمام جھوٹے ہو گئے۔ گورو جی کہتے ہیں پرماتما کا نام لینے سے تمام سریر سپھلا ہوتا ہے۔

بِرتھی ساکت کی آرجا۔ ساچ بِنا کہہ ہووت سُوچا۔

پرماتما سے بے مکھ کی عمر نسپھل ہے۔ سچ کے بغیر جیو سچا نہیں ہو سکتا۔

بِرتھا نام بِنا تن اندھ۔ مُکھ آوت تا کے دُرگندھ۔

یہ جڑ سریر نام کے بغیر بے فائدہ ہے۔ اُس کے منہ سے بدبو آتی ہے۔ (جو نام نہیں لیتا)

بِن سِمرن دِن رین بِرتھا بہائے۔ میگھ بِنا جُوں کھیتی جائے۔

سمرن کے بغیر دن رات فضول گذر جاتے ہیں جیسے کہ بادل برسے بغیر کھیتی فضول جاتی ہے۔

گوبند بھجن بن برتھے سبھ کام۔ جِئوں کرپن کے نِرارتھ دام۔

پرماتما کے بھجن کئے بغیر کام بے فائدہ ہیں جیسے کہ کنجوس کے روپے بے فائدہ جاتے ہیں۔

دھن دھن تے جن جِہ گھٹ بسو ہرناؤ۔ نانک تا کے بل بل جاؤ۔ ۶

وہ پُرش دھن ہیں۔ دھن ہیں جن کے ہردے میں پرماتما کا نام بسا ہے۔ میں اُن کے بلہار بلہار جاتا ہوں۔

رہت اور کچھ اور کماوت۔ من نہیں پریت مُکھو گنڈھ لاوت۔

رہتا کسی اور طرح ہے اور کماتا کچھ اور ہے من میں پریم نہیں ہے۔ منہ سے پریم ظاہر کرتا ہے۔

جانن ہار پربھو پربین۔ باہر بھیکھ نہ کاہو بھین۔

اندر کی جاننے والا پربھو بڑا اچتر ہے۔ کسی کے بیرونی پہراوے پر وہ خوش نہیں ہوتا۔

اور اُپدیسے آپ نہ کرے۔ آوت جاوت جنمے مرے۔

جو دوسروں کو اُپدیش کرتا ہے لیکن آپ اس پر عمل نہیں کرتا۔ وہ آتا جاتا جنمتا اور مرتا رہتا ہے۔

جس کے انتر بسے نرنکار۔ تِس کی سیکھ ترے سنسار۔

جس کے ہردے میں پرماتما بستا ہے۔ اُس کی سِکھیا سے سنسار تر جاتا ہے۔

جو تُم بھانے تِن پربھ جاتا۔ نانک اُن جن چرن پراتا۔ ۷

جو پرماتما کو منظور ہوئے ہیں انہوں نے ہی اُس کو جانا ہے۔ میں نانک اُن کے پاؤں پڑتا ہوں۔

کرو بینتی پاربرہم سبھ جانے۔ اپنا کیا آپہہ مانے۔

جو میں عرض کرتا ہوں۔ وہ پرماتما سب جانتا ہے۔ اپنا کیا ہوا وہ آپ ہی مانتا ہے۔ یعنی اپنے کئے ہوئے سیوک کو وہ آپ ہی عزت دیتا ہے۔

آپے آپ آپ کرت نبیرا۔ کسے دُور جناوت کسے بُجھاوت نیرا۔

وہ اپنے آپ آپ ہی انصاف کرتا ہے۔ کسی کو وہ اپنا آپ دور جنا تا ہے اور کسی کو نزدیک سمجھا دیتا ہے۔

اُپاوسیانپ سگل تے رہت۔ سبھ کچھ جانے آتم کی رہت۔

ہمارے کیئے ہوئے اُپاؤں اور عقل سے وہ تمام سے اُوپر ہے۔ وہ ہمارے من کی حالت کو جانتا ہے۔

جِس بھاوے تِس لئے لڑلائے۔ تھان تھننتر رہیا سمائے۔

جس کو وہ چاہتا ہے اُس کو اپنے پلے لگالیتا ہے۔ وہ سب جگہ اندر باہر ملا ہوا ہے۔

سوسیوک جِس کرِ پا کری۔ نِمکھ نِمکھ جپ نانک ہری ۔۸۔۵

جِس پروہ کرپا کرتا ہے وہی اُس کا سیوک ہے۔ اے من! تو اُس پر ماتما کو چھن چھن جپا کر۔

چھٹی اشٹ پدی

سلوک

کام کرودھ ارلوبھ موہ بنس جائے اہنمیو۔

نانک پربھ سرناگتی کرپرساد گوردیو۔۱

میرا کام کرودھ لوبھ موہ اور ہنکار ناش ہو جاوے

اے گُوردیو پربھو! کرپا کرو۔ میں آپ کی شرن میں آیا ہوں۔

اسٹ پدی

جِہ پرساد چھتی امرت کھاہِ۔ تِس ٹھاکر کو رکھ من ماہِ۔

جس کی مہربانی سے تو چھتیس طرح کے کھانے کھاتا ہیں اُس مالک کو من میں یاد رکھ۔

جِہہ پرسادسوگندھت تن لاوہِ۔ تِس کوسِمرت پرم گت پاوہِ۔

جس کی مہربانی سے جسم کوخوشبوئیں لگاتے ہواُس کاسمرن کرکے تم مکتی پاؤگے۔

جِہہ پرسادبسہہ سُکھ مندر۔ تِسہہ دھیائے سدامن اندر۔

جس کی کرپاسے تم آرام دینے والے مندروں میں بستے ہواُس کواپنے من میں ہمیشہ یاد کرو۔

جِہہ پرسادگرہ سنگ سُکھ بسنا۔ آٹھ پہرسِمرہ تِس رسنا۔

جس کی کرپاسے تم گھرمیں آرام سے بستے ہواُس کازبان سے آٹھ پہرسمرن کرو۔

جِہہ پرسادرنگ رس بھوگ۔ نانک سدادھیائیے دھیاون جوگ۔۱

جس کی مہربانی سے تم کوموج بہاریں۔ کھانے کے ذائقے اور بھوگنے کودیگراشیاء حاصل ہیں اُس کوہمیشہ یادکریئے۔ وہ یادکرنے کے لائق ہے۔ یعنی ان تمام سہولیات اور مہربانیوں کے عوض اے پُرش! توہمیشہ پرمیشورکادھیادکراوراُس کے گُن گائن کر۔

جِہہ پرسادپاٹ پٹنبر ہنڈھاویں۔ تِسہہ تیاگ کت اورلُبھاویں۔

جس کی کرپاسے توسُوتی اورریشمی کپڑے پہنتاہے۔ اُس کوبھول کراورکہاں بھُولاپھرتا ہے۔

جِہہ پرسادسُکھ سیج سوہیجے۔ من آٹھ پہرتاکاجس گاوِیجے۔

جس کی کرپاسے توبسترپرآرام سے سوتاہے اے من! آٹھوں پہراُس کالیش گاؤ۔

جِہہ پرسادتجھُ سبھ کوءَمانے۔ مُکھ تاکوجس رسن بکھانے۔

جس کی کرپاسے تم کوسب کوئی عزت دیتاہے تومنہ سے زبان کے ساتھ اُس کالیش کہو۔

جِہہ پرسادتیرورہتادھرم۔ من سدادھیائے کیول پاربرہم۔

جس کی مہربانی سے تیرادھرم رہتاہے۔ اے من! تواس پاربرہم کاہمیشہ سمرن کر۔

پربھ جی جپت درگہ مان پاوہِ۔ نانک پت سیتی گھرجاوہِ۔۲

پرماتما کو جپ کر کے درگاہ میں عزت پاویں گا اور اس طرح عزت کے ساتھ اپنے گھر میں جائیں گا۔

جِہہ پرساد آروگ کنچن دیہی۔ لِو لاوہ تِس رام سنیہی۔

جس کی کرپا سے بغیر کسی بیماری کے سونے کی مانند سُندر دیہی (جسم) ہے۔ اُس پیارے رام کے ساتھ اپنی برتی کو لگاؤ۔

جِہہ پرساد تیرا اولا رہت۔ من سُکھ پاوہِ ہر ہر جس کہت۔

جس کی مہربانی سے تیرا پردہ بنا رہتا ہے اے من! اُس ہری کا نام لینے سے تو سُکھ پاویں گا۔

جِہہ پرساد تیرے سگل چِھدر ڈھاکے۔ من سرنی پر ٹھاکر پربھ تا کے۔

جس کی مہربانی سے تیرے تمام گناہ چھپے رہتے ہیں اے من! اُس پربھو کی شرن میں پڑ جاؤ۔

جِہہ پرساد تجھ کو نہ پہُوچے۔ من ساس ساس سِمروہ پربھ اُوچے۔

جس کی کرپا سے تجھے کوئی نہیں پہنچ سکتا اے من! ایسے اُونچے پربھو کا سواس سواس سمرن کرو۔

جِہہ پرساد پائی دُرلبھ دیہہ۔ نانک تا کی بھگت کریہہ۔ ۳

جس کی کرپا سے تم نے امولک انسانی سریر پایا ہے اے بھائی! اُس کی بھگتی کرو۔

جِہہ پرساد آبھُوکھن پہر ییجے۔ من تِس سِمرت کیوں آلس کیجے۔

جس کی کرپا سے تو زیور پہنتا ہے۔ اے من! اُس کا سمرن کرنے میں تو سُستی کیوں کرتا ہے۔

جِہہ پرساد اسو ہست اسواری۔ من تِس پربھ کو کبہو نہ بِساری۔

جس کی کرپا سے تجھے گھوڑے ہاتھی کی سواری حاصل ہے اے من! اُس کو کبھی نہ بھُلانا۔

جِہہ پرساد باغ مِلکھ دھنا۔ راکھ پروئے پربھ اپنے منا۔

جس کی کرپا سے تجھے باغ۔ جاگیر اور دولت حاصل ہے۔ اُس کو اپنے من میں پروئے

رکھو۔

جِن تیری من بنت بنائی۔ اُوٹھت بیٹھت سد تِسہہ دِھیائی۔

اے من! جس نے دُنیا میں تیری عزت بنائی ہوئی ہے۔ اُٹھتے بیٹھتے اُس کو ہمیشہ ہی یاد کرتے رہو۔

تِسہہ دھیائے جو ایک الکھے۔ اِیہاں اُوہاں نانک تیری رکھے۔۴

جو ایک ہی ہے اُس کو یاد کرو۔ یہاں اور وہاں وہ تیری عزت رکھے گا۔

جِہہ پرساد کرہِ پُن دان۔ من آٹھ پہر کرِ تِس کا دھیان۔

جِس کی کرپا سے تم بہت پُن دان کرتے ہو۔ اے من! آٹھوں پہر اُس کا سمرن کر۔

جِہہ پرساد تُو آچار بِیو ہاری۔ تِس پربھ کو ساس ساس چِتاری۔

جِس کی کرپا سے تو اچھے کام کرنے والا ہوا ہیں اُس مالک کو سواس سواس یاد کر۔

جِہہ پرساد تیرا سُندر رُوپ۔ سو پربھ سِمر ہو سدا انُوپ۔

جِس کی کرپا سے تمہاری صورت خوبصورت ہے اُس اُپمار ہت پربھو کو ہمیشہ یاد کرو۔

جِہہ پرساد تیری نِیکی جات۔ سو پربھ سِمر سدا دِن رات۔

جِس کی کرپا سے تمہاری ذات اُونچی ہے اُس پربھو کا ہمیشہ دن رات سِمرن کرتے رہو۔

جِہہ پرساد تیری پت رہے۔ گوُر پرساد نانک جس کہے۔۵

جِس کی کرپا سے تمہاری عزت رہتی ہے گُورو کی کرپا سے اُس کا لیش کرو۔

جِہہ پرساد سُنہہ کرن ناد۔ جِہہ پرساد پیکھنیہ بِسماد۔

جِس کی کرپا سے تو کانوں سے آواز سنتا ہے جس کی کرپا سے آنکھوں سے عجیب چیزیں دیکھتا ہیں۔

جِہہ پرساد بولہہ امرت رسنا۔ جِہہ پرساد سُکھ سہجے بسنا۔

جِس کی کرپا سے تم زبان سے میٹھا بولتے ہو جس کی کرپا سے تم آرام اور شانتی سے بستے ہو۔

جِہہ پرساد ہست کر چلہہ ۔جِہہ پرساد سمپُورن پھلیہہ ۔

جس کی کرپا سے تمہارے ہاتھ پاؤں چلتے ہیں جس کی کرپا سے تجھے سب کچھ پراپت ہے۔

جِہہ پرساد پرم گت پاوہِ ۔جِہہ پرساد سُکھ سہج سماوہِ ۔

جس کی کرپا سے پُرش مکتی حاصل کر لیتا ہے جس کی کرپا سے پُرش شانتی سُکھ میں سما جاتا ہے۔

ایسا پربھ تیاگ اور کت لاگو۔ گور پرساد نانک منہُہ جاگو۔ ٦

ایسے کرپالُو پربھو کو چھوڑ کر اور کہاں لگے ہو۔ گورو کی کرپا سے اپنے من میں جاگنا کرو یعنی نام سمرن میں تت پر (تیار برتیار) رہو۔

جِہہ پرساد تُو پرگٹ سنسار ۔تِس پربھ کو مُول نہ منہُہ بِسار ۔

جس کی کرپا سے تم دُنیا میں مشہور ہوئے ہو اُس پربھو کو کبھی بھی دل سے نہ بھلاؤ۔

جِہہ پرساد تیرا پرتاپ ۔رے من مُوڑھ تُو تا کو جاپ ۔

جس کی کرپا سے تمہارا اقبال ہے اے من مورکھ! تو اُس کو یاد کر۔

جِہہ پرساد تیرے کارج پُورے ۔تِسہہ جان من سدا ہضُورے ۔

جس کی کرپا سے تمہارے کام پورے ہوتے ہیں۔ اے من! اُس کو تو ہمیشہ ہی حاضر ناظر دیکھ۔

جِہہ پرساد تُو پاوہِ ساچ ۔رے من میرے تُو تا سِیوں راچ ۔

جس کی کرپا سے تم سچ کو پاتے ہو۔ اے میرے من تو اس کے ساتھ پریتی کر!

جِہہ پرساد سبھ کی گت ہوئے ۔نانک جاپ جپے جپ سوئے ۔ ٧

جس کی کرپا سے تم کی گتی ہوتی ہے۔ میں اُس کا جاپ کرتا ہوں۔ تم بھی کرو۔

آپ جپائے جپے سو ناؤ ۔آپ گاوائے سو ہر گُن گاؤ ۔

جس کو پرماتما اپنا نام آپ جپاتا ہے۔ وہی جپتا ہے جس سے آپ گُن گان کراتا ہے وہی

ہری کے گُن گاتا ہے۔

پربھ کرپا تے ہوئے پرگاس۔ پربھو دئیا تے کمل بگاس۔

پرماتما کی کرپا سے اُس کا پرکاش (گیان) ہوتا ہے۔ پرماتما کی کرپا سے ہی ہردہ کمل کھِلتا ہے۔

پربھ سو پرسن بسے من سوئے۔ پربھ دئیا تے مت اُوتم ہوئے۔

پرماتما خوش ہو تو وہ ہردہ میں بستا ہے۔ پرماتما کی کرپا سے بدھی اچھی ہوتی ہے۔

سرب ندھان پربھ تیری مئیا۔ آپہہ کچھُو نہ کنہو لئیا۔

تمام خزانے پرماتما کی کرپا سے ملتے ہیں اپنے آپ کسی نے کچھ نہیں لیا۔

جِت جِت لاوُہ تِت لگہہ ہرناتھ۔ نانک اِنکے کچھُو نہ ہاتھ ۸۔۶

اے ناتھ! جہاں جہاں آپ جیئو نکو لگاتے ہو وہاں ہی وہ لگتے ہیں۔ اِن کے اپنے ہاتھ میں کچھ نہیں ہے یعنی جیئوں کے بس میں کوئی بات نہیں ہے کہ وہ اپنے آپ کچھ کرسکیں۔ پرماتما آپ ہی اِدھر اور اُدھر جہاں اُس کی مرضی ہو لگاتا ہے۔

ساتویں اشٹ پدی

سلوک

اگم اگادھ پاربرہم سوئے۔ جو جو کہے سو مُکتا ہوئے۔

وہ پرماتما پاراوار رہت من بانی کی سمجھ سے پرے اور بہت گہرا ہے جو پُرش اُس کا نام لیتا ہے وہ مُکت ہو جاتا ہے۔

سُن مِیتا نانک بِنونتا۔ سادھ جنا کی اچرج کتھا۔ ا

اے دوست سُن! گُورو جی سنتوں کی اچرج کتھا بیان کرتے ہیں۔

اسٹ پدی

سادھ کے سنگ مُکھ اُوجل ہوت۔ سادھ سنگ مل سگلی کھوت۔

سنتوں کی سنگت کرنے سے مُنہ پرکاش مان ہوتا ہے۔ سنتوں کی سنگت سے پاپوں کی تمام میل دُور ہو جاتی ہے۔

سادھ کے سَنگ مِٹے ابھمان۔ سادھ کے سنگ پرگٹے سوگیان۔

سنتوں کی سنگت کرنے سے من کا ابھمان مِٹ جاتا ہے۔ سنتوں کی سنگت سے گیان پرگٹ ہو جاتا ہے۔

سادھ کے سنگ بُجھے پربھ نیرا۔ سادھ سنگ سبھ ہوت نبیرا۔

سنتوں کی سنگت سے یہ سمجھ میں آ جاتا ہے کہ پرماتما نزدیک ہے۔ سنتوں کی سنگت سے تمام فیصلہ ہو جاتا ہے۔

سادھ کے سنگ پائے نام رتن۔ سادھ کے سنگ ایک اُوپر جتن۔

سنتوں کی سنگت سے امولک نام حاصل ہوتا ہے۔ سنتوں کی سنگت سے ایک پرماتما پر بھروسہ رکھنے کا یقین ہو جاتا ہے۔

سادھ کی مہما برنے کون پرانی۔ نانک سادھ کی سوبھا پربھ ماہِ سمانی۔ا

سنت کی تعریف کون پُرش بیان کرسکتا ہے۔ سنت کی شوبھا پرماتما میں ملی ہوئی ہے یعنی سنت کی مہما کرنی پرماتما کی مہما ہے۔ سنت اور پرماتما میں کوئی فرق نہیں ہے۔

سادھ کے سنگ اگوچر ملے۔ سادھ کے سنگ سدا پرپھُلے۔

سنتوں کی سنگت کرنے سے پرماتما ملتا ہے۔ سنتوں کی سنگت سے پُرش ہمیشہ پرپھلت ہوتا (ترقی کرتا) ہے۔

سادھ کے سنگ آوہِ بس پنچا۔ سادھ سنگ امرت رس بھُنچا۔

سنتوں کی سنگت سے پانچ (کام کرودھ وغیرہ) قابو میں آ جاتے ہیں۔ سنتوں کی سنگت

سے نام امرت کا رس چکھتا ہے۔

سادھ سنگ ہوئے سبھ کی رین۔ سادھ کے سنگ منوہر بَین۔

سنتوں کی سنگت سے سب کی چرن دھوڑی ہو جاتا ہے یعنی نمرتا دھارن کر لیتا ہے۔
سنتوں کی سنگت سے میٹھے بچن بولتا ہے یعنی ہنکار کرنا چھوڑ دیتا ہے۔

سادھ کے سنگ نہ کتہوُں دھاوے۔ سادھ سنگ استھت من پاوے۔

سنتوں کی سنگت سے من کہیں نہیں دوڑتا۔ سنتوں کی سنگت کر کے من ٹک جاتا ہے۔

سادھ کے سنگ مایا تے بھن۔ سادھ سنگ نانک پربھ سوپرسن۔

سنتوں کی سنگت کر کے من مایا سے نرلیپ رہتا ہے۔ سنتوں کی سنگت سے پرماتما خوش ہوتا ہے۔

سادھ سنگ دُسمن سبھ میت۔ سادُھو کے سنگ مہاں پُنیت۔

سادھو کی سنگت سے تمام دشمن دوست بن جاتے ہیں۔ سادھو کے سنگ کر کے جیون بہت پوتر ہو جاتا ہے۔

سادھ سنگ کِس سیئوں نہیں بیَر۔ سادھ کے سنگ نہ بیگا پیَر۔

سنتوں کی سنگت کرنے سے کسی سے دُشمنی نہیں رہتی۔ سنتوں کی سنگت سے پاؤں بُری طرف نہیں پڑتا۔

سادھ کے سنگ ناہی کو مندا۔ سادھ سنگ جانے پرمانندا۔

سنتوں کی سنگت کرنے سے کوئی برا کام نہیں ہوتا۔ سنتوں کی سنگت سے پُرش پرماتما کو جان لیتا ہے۔

سادھ کے سنگ ناہی ہئوں تاپ۔ سادھ کے سنگ تجے سبھ آپ۔

سنتوں کی سنگت کرنے سے ہنکار کا تاپ نہیں چڑھتا۔ سنتوں کی سنگت سے پُرش اپنا آپ چھوڑ دیتا ہے۔

آپے جانے سادھ بڈائی ۔ نانک سادھ پربھو بن آئی ۔۳

سنتوں کی بڑائی پرماتما آپ ہی جانتا ہے۔ سنتوں کی پرماتما کے ساتھ بن آتی ہے۔

سادھ کے سنگ نہ کبہوں دھاوے ۔ سادھ کے سنگ سدا سُکھ پاوے ۔

سنتوں کی سنگت سے من کبھی نہیں ڈرتا۔ سنتوں کی سنگت سے پُرش ہمیشہ سُکھ پاتا ہے۔

سادھ سنگ بست اگوچر لہے ۔ سادُھو کے سنگ اجر سہے ۔

سنتوں کی سنگت کر کے اگوچر وستو (پرماتما) کو پالیتا ہے۔ سنتوں کی سنگت کر کے نہ برداشت ہونے والے کام کرودھ وغیرہ کو برداشت کر لیتا ہے۔

سادھ کے سنگ بسے تھان اُوچے ۔ سادُھو کے سنگ محل پہوچے ۔

سنتوں کی سنگت کر کے اونچے استھان آتم منڈل میں بستا ہے۔ سنتوں کی سنگت سے سروپ میں پہنچ جاتا ہے۔

سادھ کے سنگ دِرڑھے سبھ دھرم ۔ سادھ کے سنگ کیول پاربرہم ۔

سنتوں کی سنگت سے تمام دھرموں کو نشچے کر لیتا ہے۔ سنتوں کی سنگت سے ایک پرماتما پر ہی بھروسہ ہوتا ہے۔

سادھ کے سنگ پائے نام نِدھان ۔ نانک سادُھو کے قُربان ۔۴

سنتوں کی سنگت سے پرماتما کے نام کا خزانہ پاتا ہے۔ میں سنتوں سے بلہار جاتا ہوں۔ گُوروجی فرماتے ہیں۔

سادھ کے سنگ سبھ کُل اُدھارے ۔

سادھ سنگ ساجن مِیت کُٹنب نِستارے ۔

سنتوں کی سنگت سے تمام کلوں کا اُدھار کر لیتا ہے۔ سنتوں کی سنگت سے دوست متر اور پریوار کو پار کر دیتا ہے۔

سادُھو کے سنگ سو دھن پاوے ۔ جِس دھن تے سبھ کو ورساوے ۔

سنتوں کی سنگت سے وہ دھن پاتا ہے۔ جس دھن سے سب کو ترپت کر دیتا ہے۔

سادھ سنگ دھرم راے کرے سیوا۔ سادھ کے سنگ سوبھا سُر دیوا۔

سنتوں کی سنگت ہونے سے دھرم راج بھی سیوا کرتا ہے۔ سنتوں کی سنگت کرنے سے دیوتوں کا راجہ بھی شوبھا کرتا ہے۔

ساڈھو کے سنگ پاپ پلائن۔ سادھ سنگ امرت گُن گائن۔

سنتوں کی سنگت سے پاپ دوڑ جاتے ہیں۔ سنتوں کی سنگت سے ہمیشہ رہنے والے گُنوں کو گاتا ہے یعنی پرماتما کی صِفت صلاح کرتا رہتا ہے۔

سادھ کےَ سنگ سرب تھان گم۔ نانک سادھ کےَ سنگ سپھل جنم۔۵

سنتوں کی سنگت سے تمام جگہوں میں پہنچ ہو جاتی ہے۔ سنتوں کی سنگت کرنے سے جنم سپھل ہو جاتا ہے۔

سادھ کےَ سنگ نہیں کچھ گھال۔ درسن بھیٹت ہوت نِہال۔

سنتوں کی سنگت سے کوئی محنت نہیں کرنی پڑتی۔ درشن کر کے ہی جیون سپھل ہو جاتا ہے۔

سادھ کے سنگ کلوُکھت ہرے۔ سادھ کے سنگ نرک پر ہرے۔

سنتوں کی سنگت سے پاپ ناش ہو جاتے ہیں۔ سنتوں کی سنگت کرنے سے نرک دور ہو جاتا ہے۔

سادھ کےَسنگ اِیہاں اوُہاں سُہیلا۔ سادھ سنگ بچھُرت ہر میلا۔

سنتوں کی سنگت سے یہاں اور وہاں سکھی رہتا ہے۔ سنتوں کی سنگت کرنے سے پرماتما سے بچھڑے ہوئے کا ملاپ ہو جاتا ہے۔

جو اِچھے سوئی پھل پاوَے۔ سادھ کےَ سنگ نہ بِرتھا جاوَے۔

جو چاہے وہی حاصل کر لیتا ہے، سنتوں کی سنگت کی ہوئی بے فائدہ نہیں ہوتی۔

پار برہم سادھ رِد بسےَ۔ نانک اُدھرے سادھ سُن رسےَ۔٦

پرماتما سنتوں کے ہردے میں بستا ہے۔ پرش سنتوں کی زبان سے اُپدیش سنکر تر جاتا ہے۔

سادھ کےَ سنگ سُنو ہرناوَ۔ سادھ کےَ سنگ ہر کے گُن گاوَ۔

سنتوں کی سنگت سے ہری کا نام سنو۔ سنتوں کی سنگت سے ہری کے گن گاوَ۔

سادھ کےَ سنگ نہ من تے بسرے۔ سادھ سنگ سر پر نستر ے۔

سنتوں کی سنگت سے پرماتما نہیں بھولتا۔ سنتوں کی سنگت سے پرُش ضروری ہی ترجاتا ہے۔

سادھ کےَ سنگ لگے پربھ میٹھا۔ سادھ کےَ سنگ گھٹ گھٹ ڈِیٹھا۔

سنتوں کی سنگت کرنے سے پرماتما پیارا لگتا ہے۔ سنتوں کی سنگت کرنے سے پرماتما ہر ایک جسم میں دیکھا جاتا ہے،

سادھ سنگ بھئے آگیا کاری۔ سادھ سنگ گت بھئی ہماری۔

سنتوں کی سنگت کرنے سے پرش حکم ماننے والا ہو جاتا ہے۔ سنتوں کی سنگت سے ہماری کلیان ہوتی ہے۔

سادھ کے سنگ مِٹے سبھ روگ۔ نانک سادھ بھیٹے سنجوگ۔ ے

سنتوں کی سنگت سے تمام بیماریاں ناش ہو جاتی ہیں۔ اچھے بھاگوں کے ملنے کے سنتوں کا ملاپ ہوتا ہے۔

سادھ کی مہما بید نہ جانہہ۔ جیتا سُنہہ تیتا بکھانہہ۔

سنت کی مہما وید نہیں جانتے۔ جتنا سنتے ہیں اتنا ہی بیان کرتے ہیں۔ یعنی سنت کا لش وید اتنا ہی کر سکتے ہیں جتنا سنتے ہیں۔ سننے کا مطلب یہ ہے کہ جس قدر ان میں رشیوں نے لکھا ہے اتنا ہی ان سے پڑھنے والے جان سکتے ہیں۔

سادھ کی اُپما تیہہ گن تے دُور۔ سادھ کی اُپما رہی بھرپوُر۔

سنتوں کی اُپما تین گنوں سے اوپر ہے۔ سنتوں کی اُپما تمام سرشٹی میں سما رہی ہے۔

سادھ کی سوبھا کا ناہی انت۔ سادھ کی سوبھا سدا بے انت۔

سنتوں کی شوبھا کا شمار نہیں ہے۔ سنتوں کی شوبھا (اُپما) ہمیشہ ہی بے انت ہے۔

سادھ کی سوبھا اُوچ تے اُوچی۔ سادھ کی سوبھا مُوچ تے مُوچی۔

سنت کی مہما اُونچی سے اُونچی ہے۔ سنت کی مہما بڑی سے بڑی ہے۔

سادھ کی سوبھا سادھ بن آئی۔ نانک سادھ پربھ بھید نہ بھائی۔ ۸۔ ۷

سنت کی اُپما سنت کو ہی بن آتی ہے۔ سنت اور پرماتما میں کوئی فرق نہیں ہے۔

آٹھویں اشٹ پدی

سلوک

من ساچا مُکھ ساچا سوئے۔ اور نہ پیکھے ایکس بن کوئے۔

جس کے من میں سچا پرماتما ہے اور منہ میں اس کا سچا نام ہے وہ ایک پرماتما کے بغیر دوسرے کسی کو نہیں دیکھتا۔

نانک اِہ لچھن برہم گیانی ہوئے۔ ۱

گورو جی فرماتے ہیں یہ نشانی برہم گیانی کی ہوتی ہے۔

اسٹ پدی

برہم گیانی سدا نرلیپ۔ جیسے جل مہہ کمل الیپ۔

برہم گیانی ہمیشہ دنیاوی مایا سے الگ تھلک رہتا ہے جس طرح پانی میں کمل علیحدہ رہتا ہے۔

برہم گیانی سدا نردوکھ۔ جیسے سُور سرب کو سوکھ۔

برہم گیانی ہمیشہ نردوش ہوتا ہے۔ جس طرح سورج سب کو یکساں خشک کرتا ہے۔

برہم گیانی کے درِسٹ سمان۔ جَیسے راج رنک کولا گے تُل پوان۔

برہم گیانی کی نظر برابر ہوتی ہے یعنی سب اچھے برے کو ایک جیسا دیکھتے ہیں جس طرح امیر غریب سب کو ہوا ایک جیسی لگتی ہے۔

برہم گیانی کے دِھیرج ایک۔ جَیوں بسُدھا کوؤ کھودے کوؤ چندن لیپ۔

برہم گیانی کو ایک دھیرج ہوتی ہے۔ جس طرح دھرتی کو کوئی کھود دیتا ہے اور کوئی چندن کا پوچا دیتا ہے۔ لیکن وہ دونوں حالتوں میں یکساں رہتی ہے۔

برہم گیانی کا اِہے گُناؤ۔ نانک جِیو پاوک کا سہج سبھاؤ۔ ا

برہم گیانی کا یہ گُن (صفت) ہے جس طرح آگ کا اپنا سبھاؤ ہے کہ سب کو روشنی اور گرمی یکساں پہنچاتی ہے۔ اسی طرح برہم گیانی دوست اور دشمن کو یکساں اُپدیش دیتے اور نام جپاتے ہیں۔

برہم گیانی نِرمل تے نِرملا۔ جَیسے مَیل نہ لاگے جلا۔

برہم گیانی پوتر سے پوتر ہے جس طرح کہ پانی کو میل نہیں لگتی۔ اسی طرح برہم گیانی کو بھی دنیا کی مایا کی میل نہیں لگتی۔ برہم سمندر ہے اور جیو اس کی ایک بوند ہے۔ اس بوند اور سمندر کے بھید کو جاننے والا برہم گیانی ہوتا ہے۔

برہم گیانی کے مَن ہوئے پرگاس۔ جَیسے دھر اُوپر آ کاس۔

برہم گیانی کے من میں برہم کا اِس طرح پرکاش ہوتا ہے جس طرح کہ پرتھوی اوپر آکاش کا پرکاش ہوتا ہے۔

برہم گیانی کے مِتر ستر سمان۔ برہم گیانی کے ناہی ابھمان۔

برہم گیانی کو دوست اور دشمن ایک۔ برابر ہوتے ہیں۔ برہم گیانی کو اپنے آپ کا ابھمان نہیں ہوتا۔

برہم گیانی اُوچ تے اُوچا۔ من اپنے ہے سبھ تے نیچا۔

برہم گیانی اونچوں سے اونچا ہے لیکن اپنے من میں وہ سب سے نیواں ہوتا ہے۔

برہم گیانی سے جن بھئے۔ نانک جن پربھ آپ کرے۔۲

برہم گیانی وہ پُرش ہوتے ہیں جن کو پرماتما آپ کرتا ہے۔

برہم گیانی سگل کی رینا۔ آتم رس برہم گیانی چینا۔

برہم گیانی سب کی چرن دھوڑ ہے۔ برہم گیانی نے آتم رس کو جان لیا ہے۔

برہم گیانی کی سبھ اُوپر مئیا۔ برہم گیانی تے کچھ بُرا نہ بھئیا۔

برہم گیانی کی سب اُوپر کرپا ہوتی ہے۔ برہم گیانی سے کچھ بُرا کرم نہیں ہوتا۔

برہم گیانی سدا سم درسی۔ برہم گیانی کی درِسٹ امرت برسی۔

برہم گیانی ہمیشہ ہی سب کو ایک نظر سے دیکھتا ہے۔ برہم گیانی کی نظر سے امرت برستا ہے۔

برہم گیانی بندھن تے مُکتا۔ برہم گیانی کی نرمل جُگتا۔

برہم گیانی دُنیا کی مائیا کے بندھنوں سے مُکت ہوتا ہے۔ برہم گیانی کی رہن سہن کی مریادہ صاف ہوتی ہے۔

برہم گیانی کا بھوجن گیان۔ نانک برہم گیانی کا برہم دھیان۔۳

برہم گیانی کا بھوجن گیان ہوتا ہے۔ برہم گیانی کا برہم (پرماتما) میں ہی دھیان لگا رہتا ہے۔

برہم گیانی ایک اُوپر آس۔ برہم گیانی کا نہیں بناس۔

برہم گیانی کا ایک پرماتما اُوپر ہی آس بھروسہ ہے۔ برہم گیانی کا کبھی ناش نہیں ہوتا۔

برہم گیانی کے غریبی سماہا۔ برہم گیانی پراُپکار اُماہا۔

برہم گیانی کے من میں غریبی سمائی رہتی ہے۔ برہم گیانی کو دوسروں کا بھلا کرنے کا چاؤ

ہوتا ہے۔

برہم گیانی کے نا ہی دھندا۔ برہم گیانی لے دھاوت بندھا۔

برہم گیانی کو کوئی اُلجھن نہیں پڑتی۔ برہم گیانی اپنے دوڑتے من کو لیکر باندھ لیتا ہے۔

برہم گیانی کے ہوئے سو بھلا۔ برہم گیانی سپھُل پھلا۔

برہم گیانی سے جو ہوتا ہے وہ اچھا ہی ہوتا ہے۔ برہم گیانی کی زندگی کے اچھے پھل پر بھو پراپتی کے پھل گیان سے پھلتا پھولتا ہے۔

برہم گیانی سنگ سگل اُدھار۔ نانک برہم گیانی جپے سگل سنسار۔۴

برہم گیانی کی سنگت کرنے سے سب کا اُدھار ہوتا ہے۔ برہم گیانی کو تمام دُنیا یاد کرتی ہے۔

برہم گیانی کے ایکے رنگ۔ برہم گیانی کے بسے پربھ سنگ۔

برہم گیانی کو ایک پرماتما کا ہی پریم ہوتا ہے۔ برہم گیانی کی سنگت میں پرماتما بستا ہے۔

برہم گیانی کے نام آدھار۔ برہم گیانی کے نام پروار۔

برہم گیانی کو نام کا آسرا ہوتا ہے۔ برہم گیانی کا نام ہی پروار ہوتا ہے۔

برہم گیانی سدا سد جاگت۔ برہم گیانی اہمبُدھ تیاگت۔

برہم گیانی ہمیشہ ہی ہمیش جاگتا (گیان وان) رہتا ہے۔ برہم گیانی ہنکار والی بُدھی کو چھوڑ دیتا ہے۔

برہم گیانی کے من پرمانند۔ برہم گیانی کے گھر سدا انند۔

برہم گیانی کے من میں پُورن آنند ہوتا ہے۔ برہم گیانی کے ہردے میں ہمیشہ خُوشی رہتی ہے۔

برہم گیانی سُکھ سہج نِواس۔ نانک برہم گیانی کا نہیں بِناس۔۵

برہم گیانی اپنے آتم سُکھ میں رہتا ہے۔ برہم گیانی کا کبھی ناش نہیں ہوتا۔

برہم گیانی برہم کا بیتا۔ برہم گیانی ایک سنگ ہیتا۔

برہم گیانی برہم کے جاننے والا ہوتا ہے۔ برہم گیانی ایک کے ساتھ پریم کرتا ہے یعنی سچا پریم پرماتما کے ساتھ ہی ہوتا ہے۔

برہم گیانی کے ہوئے اچنت۔ برہم گیانی کا نرمل منت۔

برہم گیانی کو بے فکری ہوتی ہے۔ برہم گیانی کا اُپدیش صاف (چھل فریب کے بغیر) ہوتا ہے۔

برہم گیانی جس کرے پربھ آپ۔ برہم گیانی کا بڈ پرتاپ۔

برہم گیانی وہ ہے جس کو پرماتما آپ کرے۔ برہم گیانی کا بڑا اقبال ہوتا ہے۔

برہم گیانی کا درس بڈبھاگی پایئے۔ برہم گیانی کو بل بل جایئے۔

برہم گیانی کا درشن بڑے بھاگوں سے پایا جاتا ہے۔ برہم گیانی سے بلہار اور قربان جانا کریئے۔

برہم گیانی کو کھوجہہ مہیسر۔ نانک برہم گیانی آپ پرمیسر۔۶

برہم گیانی کو شو جی جیسے بڑے دیوتے بھی ڈھونڈتے ہیں۔ برہم گیانی آپ ہی پرماتما ہے۔

برہم گیانی کی قیمت ناہِ۔ برہم گیانی کے سگل من ماہ۔

برہم گیانی کی قیمت نہیں پڑسکتی۔ برہم گیانی کے من میں سب کچھ ہوتا ہے۔

برہم گیانی کا کون جانے بھید۔ برہم گیانی کو سدا آدیس۔

برہم گیانی کے بھید کو کون جان سکتا ہے۔ برہم گیانی کو ہمیشہ نمسکار ہے۔

برہم گیانی کا کتھیا نہ جائے ادھا کھر۔ برہم گیانی سرب کا ٹھاکر۔

برہم گیانی کا آدھا اکھر بھی بیان نہیں کیا جاسکتا۔ برہم گیانی سب کا مالک ہے۔

برہم گیانی کی مِت کون بکھانے۔ برہم گیانی کی گت برہم گیانی جانے۔

برہم گیانی کی مریادہ کون کہہ سکتا ہے۔ برہم گیانی کی اوستھا کو برہم گیانی آپ ہی جانتا ہے۔

برہم گیانی کا انت نہ پار۔ نانک برہم گیانی کوسدا نمسکار۔ ۷

برہم گیانی کا انت نہیں پڑ سکتا۔ برہم گیانی کو ہمیشہ ہی نمسکار ہے۔

برہم گیانی سبھ سِرسٹ کا کرتا۔ برہم گیانی سد جیوے نہیں مرتا۔

برہم گیانی تمام سرشٹی کے کرنے والا ہے۔ برہم گیانی ہمیشہ ہی جیتا ہے۔کبھی مرتا نہیں۔ (لیش جینا اوراپ لیش مرنا ہوتا ہے)

برہم گیانی مُکت جُگت جِیئہ کا داتا۔ برہم گیانی پُورن پُرکھ بِدھاتا۔

برہم گیانی مُکتی کی جُگتی اور زِندگی کا دان دینے والا ہے۔ برہم گیانی کرموں کا پھل دینے والا پُورن پُرش ہے۔

برہم گیانی اناتھ کا ناتھ۔ برہم گیانی کا سبھ اُوپر ہاتھ۔

برہم گیانی بے مالکوں کا مالک ہے۔ برہم گیانی کا سب اُوپر کرپا کا ہاتھ ہوتا ہے۔

برہم گیانی کا سگل آکار۔ برہم گیانی آپ نِرنکار۔

سرشٹی کا یہ تمام پاسارا برہم گیانی کا کیا ہوا ہے۔ برہم گیانی ہی نِرنکار پرماتما آپ ہے۔

برہم گیانی کی سوبھا برہم گیانی بنی۔

نانک برہم گیانی سرب کا دھنی۔ ۸۔ ۸

برہم گیانی کی شوبھا برہم گیانی کو ہی بن آتی ہے۔ یعنی دوسرا کوئی بھی برہم گیانی کی برابری نہیں کرسکتا۔ برہم گیانی سب کا مالک ہے۔

ناویں اشٹ پدی

سلوک

اُردھارے جو انتر نام۔ سرب میں پیکھے بھگوان۔

جو ہردے میں نام کو دھارن کرتا ہے وہ سرب میں پرماتما کو دیکھتا ہے۔

نِمکھ نِمکھ ٹھاکر نمسکارے۔ نانک اوہ اپرس سگل نِستارے۔ ا

جو چھِن چھِن اپنے مالک کو نمسکار کرتا ہے۔ گُورو جی کہتے ہیں وہ نرلیپ پُرش سب کو پار کر دیتا ہے۔

اسٹ پدی

مِتھیا ناہی رسنا پرس۔ من مہہ پرِیت نرنجن درس۔

جس کی زبان جھوٹ کو نہیں چھوہتی۔ من میں پرماتما کے درشن کی پریتی ہے۔

پر تریا رُوپ نہ پیکھے نیتر۔ سادھ کی ٹہل سنت سنگ ہیت۔

جس کی آنکھیں پرائی عورت کی شکل کو نہیں دیکھتیں۔ جس کو سنت کی سیوا اور سنت کی سنگت کا پریم ہے۔

کرن نہ سُنیں کاہُو کی نِندا۔ سبھ تے جانے آپس کو مندا۔

جس کے کان کسی کی نندا نہیں سُنتے۔ جو اپنے آپ کو سب سے بُرا جانتا ہے۔

گُور پرساد بکھیا پرہرے۔ من کی باسنا من تے ٹرے۔

جو گُورو کرپا سے برائیوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس کی من کی خواہش من سے مِٹ جاتی ہے۔

اِندری جِت پنچ دوکھ تے رہت۔ نانک کوٹ مدھے کو ایسا اپرس۔ ا

جس کی اندریاں (ناک۔ کان۔ آنکھ۔ زبان۔ کھلڑی) پانچ دوشوں (گناہوں) سے

پاک ہوتی ہیں وہ کروڑوں میں سے کوئی ایک ایسا نرلیپ ہوتا ہے۔

پانچ اندریوں کے پانچ دوش یہ ہیں۔(۱) ناک کے دوش۔ برائیوں کی طرف مائل کرنے والی چیزوں کی خوشبو لینی (۲) کان کا دوش۔ بُری باتیں سننی (۳) زبان کا دوش۔ بُری چیزوں کا ذائقہ چکھنا اور جھوٹ بولنا۔ (۴) آنکھ کا دوش بُری نظر سے غیر عورت یا غیر دھن وغیرہ کو دیکھنا (۵) کھلڑی کا دوش۔ بُری نیت سے دوسروں کو چھوہنا اور ہاتھ پاؤں سے بُرے کام کرنا۔

بَیسنو سو ؔجس اُوپر سو پرسن۔ بسن کی مایا تے ہوئے بھن۔

ویشنو وہ ہے جس اُوپر پرماتما خوش ہووے۔ جو پرماتما کی مایا سے نرلیپ رہتا ہے۔

کرم کرت ہووے نہہ کرم۔ تِس بَیسنو کا نرمل دھرم۔

جو کرم کرتا ہوا بھی کرم کو نہ کرنے والا ہوتا ہے۔ اُس ویشنو کا دھرم سچّا دھرم ہے۔

کاہُو پھل کی اِچھّا نہیں باچھے۔ کیول بھگت کِیرتن سنگ راچے۔

وہ کسی پھل کی اچھا نہیں چاہتا۔ کیول بھگتی اور کیرتن کے ساتھ پریم کرتا ہے۔

من تن انتر سِمرن گوپال۔ سبھ اُوپر ہووت کِرپال۔

اس کا من اور تن پرماتما کے سمرن میں رہتا ہے۔ وہ سب جیوں پر مہربان ہوتا ہے۔

آپ دِرڑے اورہ نام جپاوے۔ نانک اوہ بَیسنو پرم گت پاوے۔۲۔

جو خود نام پکے ارادہ سے جپتا ہے اور دوسروں سے جپاتا ہے وہ ویشنو مُکتی پاتا ہے۔

بھگوَتی بھگونت بھگت کا رنگ۔ سگل تیاگے دُسٹ کا سنگ۔

وہ پُرش بھگوان کی بھگتی کرنے والا ہے۔ جس کو بھگوان کی بھگتی کا رنگ چڑھا ہے۔ وہ تمام دُشٹ برائیوں کا ساتھ چھوڑ دیتا ہے۔

من تے بِنسے سگلا بھرم۔ کر پُوجے سگل پاربرہم۔

جس کے من سے یہ اور وہ کا بھرم دُور ہو جائے وہ سب کو پرماتما کا رُوپ جان کر مانتا ہے۔

سادھ سنگ پاپا مل کھووے۔ تِس بھگوَتی کی مت اُوتم ہووے۔

جو سادھ سنگت میں مِل کر پاپوں کی میل صاف کرتا ہے اُس بھگوتی کی بُدھی اُتم ہوتی ہے۔

بھگونت کی ٹہل کرے نِت نیت۔ من تن ارپے بِسن پرِیت۔

پرماتما کی سیوا ہمیشہ ہی کرتا ہے۔ من اور تن پرماتما کی بھگتی میں لگا دیوے۔

ہر کے چرن ہِردے بساوے۔ نانک ایسا بھگوَتی بھگونت کو پاوے۔۳

جو پرماتما کے چرن اپنے ہردے میں یاد رکھتا ہے وہ اِس طرح کا بھگت پرماتما کو پاتا ہے۔

سو پنڈت جو من پربودھے۔ رام نام آتم مہہ سودھے۔

پنڈت وہ ہے جو اپنے من کو سمجھاوے۔ اپنے ہِردے میں رام نام کو بچارے۔

رام نام سار رس پِیوے۔ اُس پنڈت کے اُپدیس جگ جِیوے۔

وہ رام نام کے اُتم رس کو پِیتا ہے۔ اُس پنڈت کے اُپدیش سے جگ جیتا ہے۔

ہر کی کتھا ہِردے بساوِے۔ سو پنڈت پھِر جُون نہ آوے۔

جو پرماتما کی کتھا کو اپنے ہردے میں بساتا ہے۔ وہ پنڈت پھر جنم مرن میں نہیں آتا۔

بید پوران سِمرت بُوجھے مُول۔ سُوکھم مہہ جانے استھُول۔

جو ویدوں۔ پورانوں اور سِمرتیوں کا مُول جو پرماتما ہے اُس کو سمجھ لیوے۔ وہ نِرنکار پرماتما میں تمام برہمانڈ کو جانتا ہے۔

چَوہ ورنا کو دے اُپدیس۔ نانک اُس پنڈت کو سدا ادیس۔۴

جو چاروں ورنوں برہمن۔ کھتری۔ ویش۔ شودر کو یکساں پرماتما کے نام کا اُپدیش دیتا ہے اس پنڈت کو گوروجی فرماتے ہیں ہمیشہ ہی نمسکار ہے۔

بیج منتر سرب کو گیان۔ چَوہ ورنا میں جپے کوؤ نام۔

تمام منتروں کا بیج گیان ہے۔ چار ورنوں میں کوئی نام کو جپ لیوے۔

جو جو جپے تِس کی گت ہوئے۔ سادھ سنگ پاوے جن کوئے۔

جو بھی نام کو جپتا ہے اُس کی گتی ہوتی ہے۔ سادھ سنگت کرنی کوئی پُرش ہی پاتا ہے۔

کرِ کرِ پا انتر اُر دھارے۔ پس پریت مُگدھ پاتھر کوتارے۔

پرماتما مہربانی کر کے جس کے اندر نام دے دیتا ہے۔ وہ پشو پریت اور پتھروں کی مانند بے وقوفوں کو تار دیتا ہے۔

سرب روگ کا اَوکھد نام۔ کلیان رُوپ منگل گُن گام۔

تمام روگوں کا دارُو نام ہے۔ پرماتما کے منگل مئی گُنوں کا گانا مُکتی جانا جاتا ہے۔

کاہو جُگت کِتے نہ پایئے دھرم۔

نانک تِس ملے جِس لِکھیا دُھر کرم۔ ۵

کسی طریقہ سے کہیں بھی پرماتما نہیں پایا جاتا۔ پرماتما اُس کو حاصل ہوتا ہے جس کے کرموں میں شروع سے ہی لِکھا ہوا ہو۔

جِس کے من پار برہم کا نِواس۔ تِس کا نام ستیہ رام داس۔

جِس کے ہِردے میں پرماتما کا واسا ہووے اُس کا نام رام کا داس سچ ہے۔ یعنی جِس کے ہِردے میں پرماتما کا نام نہیں اُس کو رام کا داس کہنا سچ نہیں ہے۔

آتم رام تِس ندری آیا۔ داس دستتن بھائے تِن پایا۔

اُس کو اپنا آتم رُوپ دکھائی دیتا ہے۔ اُس نے داسوں والی داس بھاونا سے اُس کو پایا ہے۔

سدا نِکٹ نِکٹ ہر جان۔ سو داس درگہ پروان۔

جو ہمیشہ ہی پرماتما کو نزدیک سے نزدیک جانتا ہے وہ داس درگاہ میں منظور ہوتا ہے۔

اپنے داس کو آپ کِرپا کرے۔ تِس داس کو سبھ سوجھی پرے۔

اپنے سیوک پر پرماتما آپ مہربانی کرتا ہے۔ اُس سیوک کو تمام سمجھ آجاتی ہے۔

سگل سنگ آتم اُداس۔ ایسی جُگت نانک رام داس۔ ٦

جو من کر کے تمام پدارتھوں سے الگ رہتا ہے وہ ایسی رہنی والا گورو جی کہتے ہیں کہ رام کا سیوک ہے۔

پربھ کی آگیا آتم ہتاوے۔ جیون مُکت سوؤ کہاوے۔

جو پرماتما کے حکم کو دل و جان سے مانتا ہے وہی جیون مُکت کہلاتا ہے۔

تیَسا ہرکھ تیَسا اُس سوگ۔ سدا انند تہہ نہیں بیوگ۔

اُس کو جیسی خوشی ویسی ہی غمی ہوتی ہے۔ اُس کو ہمیشہ خوشی رہتی ہے۔ کبھی دُکھ نہیں ہوتا۔

تیَسا سورن تیَسی اُس ماٹی۔ تیَسا امرت تیَسی بِکھ کھاٹی۔

اُس کو سونا اور مٹی ایک برابر ہوتے ہیں اُس کو جیسا میٹھا امرت ہوتا ہے ویسی کڑوی زہر ہوتی ہے۔

تیَسا مان تیَسا ابھمان۔ تیَسا رنک تیَسا راجان۔

جیسا مان وڈیائی ہوتی ہے ویسی ہی اُس کو نندا اور نرادری ہوتی ہے۔ جیسا کنگال ویسا ہی اُس کو بادشاہ ہوتا ہے۔ یعنی وہ غریب اور امیر کو ایک برابر جانتا ہے۔

جو ورتائے سائی جُگت۔ نانک اوہ پُرکھ کہیئے جِیون مُکت۔ ٧

پرماتما جو کار کرتا ہے اُس کو جو اُسی طرح درست جانتا ہے۔ وہ پُرش جیون مُکت کہا جاتا ہے۔

پار برہم کے سگلے ٹھاؤں۔ جِت جِت گھر راکھے تیَسا تِن ناؤ۔

تمام جگہ پرماتما کی ہیں جس جس جسم میں کسی کو رکھتا ہے ویسے ہی اُس کا نام ہوتا ہے۔ یعنی پُرش میں جیو پُرش کہلاتا ہے اور گھوڑے میں گھوڑا۔ اسی طرح جس سروپ میں جیو ہوتا ہے ویسا ہی اُس کا نام ہوتا ہے۔

آپے کرن کراون جوگ۔ پربھ بھاوے سوئی پھُن ہوگ۔

پر ماتما آپ ہی کرن اور کرانے کے سمرتھ ہے۔ جو اس کو بھاتا ہے وہی وہی ہوتا ہے۔

پسریئو آپ ہوئے انت ترنگ۔ لکھے نہ جاہِ پار برہم کے رنگ۔

بے شمار لہریں روپ ہو کر آپ ہی تمام میں پھیلا ہوا ہے۔ پار برہم پر ماتما کے رنگ (کوتک) جانے نہیں جاتے۔

جیسی مت دے تیسا پرگاس۔ پار برہم کرتا ابناس۔

پر ماتما جیسی کسی کو بُدھی دیتا ہے ویسا ہی اُس کے ہردے میں پرکاش ہوتا ہے۔ پار برہم سب کا بنانے والا ناش رہت ہے۔

سدا سدا سدا دیال۔ سمر سمر نانک بھئے نہال۔۸۔۹

پر ماتما ہمیشہ تین کال ہی مہربان ہے۔ اُس کو سمر سمر کے پُرش سپھل ہوتے ہیں۔

دسویں اشٹ پدی

سلوک

اُستت کریہہ انیک جن انت نہ پاراوار۔

پر ماتما کی صِفت بیشمار پُرش کرتے ہیں اُس کے پاراوار کا انت نہیں پڑتا۔

نانک رچنا پربھ رچی بہہ بِدھ انک پرکار۔۱۔

گوروجی فرماتے ہیں کہ یہ سرشٹی کی رچنا پر ماتما نے بہت ڈھنگ اور بیشمار طرح کی رچی ہے۔

اسٹ پدی

کئی کوٹ ہوئے پُوجاری۔ کئی کوٹ آچار بیوہاری۔

کئی کروڑ پر ماتما کی پُوجا کرنے والے ہوتے ہیں۔ کئی کروڑ اچھے کرم جپ تپ وغیرہ

کے کرنے والے ہیں۔

کئی کوٹ بھئے تیر تھ واسی۔ کئی کوٹ بن بھر مہہ اُداسی۔

کئی کروڑ تیرتھوں پر بسنے والے ہوئے ہیں۔ کئی کروڑ جنگلوں میں اُداس ہوئے پھرتے ہیں۔

کئی کوٹ بید کے سروتے۔ کئی کوٹ تپسیر ہوتے۔

کئی کروڑ بیدوں کے سُننے والے ہیں۔ کئی کروڑ تپ کرنے والے ہوتے ہیں۔

کئی کوٹ آتم دھیان دھار یہہ۔ کئی کوٹ کب کاب بِچار یہہ۔

کئی کروڑ اپنے سُروپ کا دھیان لگاتے ہیں۔ کئی کروڑ شاعری کے گرنتھوں کو بیچارتے ہیں۔

کئی کوٹ نوتن نام دھیاویہہ۔ نانک کرتے کا انت نہ پاویہہ۔ ا۔

کئی کروڑ نئے سے نیا پرماتما کا نام لیتے ہیں لیکن گوروجی فرماتے ہیں کہ کسی نے بھی پرماتما کا انت نہیں پایا۔

کئی کوٹ بھئے ابھمانی۔ کئی کوٹ اندھ اگیانی۔

کئی کروڑ مغرور ہوئے ہیں۔ کئی کروڑ مہاں مُورکھ ہیں۔

کئی کوٹ کِرپن کٹھور۔ کئی کوٹ ابھگ آتم نِکور۔

کئی کروڑ بہت بڑے کنجوس ہیں۔ کئی کروڑ کورے (سُوکے) آتما والے ہیں جو نام میں کبھی نہیں بھیگے۔

کئی کوٹ پر درب کو ہر یہہ۔ کئی کوٹ پر دُوکھنا کر یہہ۔

کئی کروڑ پرائے دھن کو چُراتے ہیں۔ کئی کروڑ دوسروں کی نندا کرتے ہیں۔

کئی کوٹ مایا سرم ماہِ۔ کئی کوٹ پردیس بھرماہِ۔

کئی کروڑ دولت کی کمائی میں لگے ہوئے ہیں۔ کئی کروڑ دوسرے ملکوں میں بھرمتے پھرتے ہیں۔

جِت جِت لاوہ تِت تِت لگنا۔ نانک کرتے کی جانے کرتار چنا۔۲۔

اے پرماتما! جہاں جہاں لگاتے ہو وہاں وہاں ہی جیو لگتے ہیں۔ گُورو جی فرماتے ہیں کہ پرماتما کی رچنا کو پرماتما آپ ہی جانتا ہے۔

کئی کوٹ سِدھ جتی جوگی۔ کئی کوٹ راجے رس بھوگی۔

کئی کروڑ سِدھ لوگ جتی اور جوگی ہیں۔ کئی کروڑ راجے عیش اُڑانے والے ہیں۔

کئی کوٹ پنکھی سرپ اُپائے۔ کئی کوٹ پاتھر برکھ نپجائے۔

کئی کروڑ پرندے سانپ پیدا کیئے ہیں۔ کئی کروڑ پتھر اور درخت پیدا کیئے ہیں۔

کئی کوٹ پون پانی بیَسنتر۔ کئی کوٹ دیس بھُومنڈل۔

کئی کروڑ ہوا پانی اور اگنی ہیں۔ کئی کروڑ دھرتی کے مُلک ہیں۔

کئی کوٹ سسیر سُور نکھتر۔ کئی کوٹ دیو دانو اِندر سر چھتر۔

کئی کروڑ چاند سُورج اور تارے ہیں۔ کئی کروڑ دیوتے دینت اور سر اُوپر چھتر والے اندر ہیں۔

سگل سمگری اپنے سُوت دھارے۔

نانک جِس جِس بھاوے تِس تِس نِستارے۔۳۔

تمام رچنا کو اپنے نیم (طریقہ کار) میں رکھا ہوا ہے۔ گُورو جی فرماتے ہیں کہ جس کسی کو چاہتا ہے اُس کسی کو تار دیتا ہے۔

کئی کوٹ راجس تامس ساتک۔ کئی کوٹ بید پوران سمرت ارساست۔

کئی کروڑ رجوگنی۔ تموگنی اور ستوگنی جیو ہیں۔ کئی کروڑ وید پوران سمرتی اور شاستر پڑھتے ہیں۔

کئی کوٹ کیئے رتن سمنُد۔ کئی کوٹ نانا پرکار جنت۔

کئی کروڑ رتنوں کے سمندر ہیں کئی کروڑ طرح طرح کے جیو جنتو ہیں۔

کئی کوٹ کیئے چر جیوے۔ کئی کوٹ گری میر سورن تھیوے۔

کئی کروڑ لمبی عمر والے ہیں۔ کئی کروڑ سونے کے سُمیر پہاڑ ہیں۔

کئی کوٹ جکھ کنّر پساچ۔ کئی کوٹ بھُوت پریت سُوکر مرگاچ۔

کئی کروڑ جکھ۔ دیوتے۔ کنر راگی اور دیوتوں کے سیوادار ہیں۔ کئی کروڑ بھُوت پریت سور اور شیر ہیں۔

سبھ تے نیرے سبھہُوں تے دُور۔ نانک آپ الپت رہیا بھرپُور۔۴۔

پرماتما ان سب کے نزدیک ہے اور سب سے دور بھی ہے۔ گورو جی فرماتے ہیں پرماتما آپ نرلیپ ہوکر سب میں پورن ہو رہا ہے۔

کئی کوٹ پاتال کے واسی۔ کئی کوٹ نرک سُرگ نِواسی۔

کئی کروڑ پاتال میں رہنے والے ہیں۔ کئی کروڑ نرکوں اور سُرگوں کے واسی ہیں۔

کئی کوٹ جنمہہ جیوہ مرہِ۔ کئی کوٹ بہُہ جُونی پھِرہِ۔

کئی کروڑ پیدا ہوتے۔ جیتے اور مرتے ہیں۔ کئی کروڑ بہت جونیوں میں پھرتے ہیں۔

کئی کوٹ بَیٹھت ہی کھاہِ۔ کئی کوٹ گھالہہ تھک پاہِ۔

کئی کروڑ بیٹھے بٹھائے ہی کھاتے ہیں۔ کئی کروڑ محنت مزدوری کرتے ہی تھک جاتے ہیں۔

کئی کوٹ کِیئے دھنونت۔ کئی کوٹ مایا مہہ چِنت۔

کئی کروڑ دولت مند کئے ہیں۔ کئی کروڑ پیسے کی فکر میں رہتے ہیں۔

جہہ جہہ بھانا تہہ تہہ راکھے۔ نانک سبھ کچھ پربھ کے ہاتھے۔۵۔

جس جگہ اُس کو منظور ہوتا ہے اُسی جگہ ہی کسی کو رکھتا ہے۔ گورو جی فرماتے ہیں یہ تمام کُچھ پرماتما کے اپنے ہاتھ میں ہے۔

کئی کوٹ بھئے بیراگی۔ رام نام سنگ تِن لِو لاگی۔

کئی کروڑ دنیا سے ویراگ دھاری ہوتے ہیں۔ اُن کی رام کے نام ساتھ پریت لگی ہے۔

کئی کوٹ پربھ کو کھوجنتے۔ آتم مہہ پاربرہم لہنتے۔

کئی کروڑ پرماتما کو ڈھونڈتے ہیں۔ وہ اپنے اندر ہی پرماتما کو ڈھونڈ لیتے ہیں۔

کئی کوٹ درسن پربھ پیاس۔ تن کو مِلئو پربھ ابناس۔

کئی کروڑ پرماتما کے درشن کے اچھاوان ہیں۔ اُن کو ابناسی پربھو مِلا ہے۔

کئی کوٹ مانگیں سَت سنگ۔ پاربرہم تِن لاگا رنگ۔

کئی کروڑ ست سنگ کرنا مانگتے ہیں۔ ان کو پرماتما کا رنگ لگا ہے۔

جِن کو ہوئے آپ سوپرسن۔ نانک تے جن سدا دھن دھن۔۶۔

جِنھوں پر پرماتما آپ خُوش ہوتا ہے۔ وہ پُرش ہمیشہ ہی شاباش دینے کے لائیق ہیں۔

کئی کوٹ کھانی ارکھنڈ۔ کئی کوٹ آکاس برہمنڈ۔

کئی کروڑ چار کھانیاں اور پرتھوی کے حصے ہیں۔ کئی کروڑ آکاش اور برہمنڈ (دُنیا) ہیں۔

کئی کوٹ ہوئے اوتار۔ کئی جُگت کینو بِستھار۔

کئی کروڑ پرماتما کے اوتار ہوئے ہیں۔ کئی طرح کے ڈھنگوں سے دُنیا کا پھیلاؤ کیا ہے۔

کئی بار پسریو پاسار۔ سدا سدا اِک ایکنکار۔

کئی دفعہ یہ دُنیا کا پھیلاؤ پھیلا ہے۔ لیکن ہر دفعہ پرماتما ہمیشہ ایک ہی ہے۔

کئی کوٹ کینے بہُہ بھات۔ پربھ تے ہوئے پربھ ماہِ سمات۔

کئی کروڑ جیو جنتُو بہت طرح کے کیئے ہیں جو پربھُو سے پیدا ہو کر پربھُو میں ہی مِل جاتے ہیں۔

تا کا انت نہ جانے کوئے۔ آپے آپ نانک پربھ سوئے۔۷۔

اُس کا انت کوئی نہیں جانتا۔ وہ پربھُو اپنے آپ ہی ہے یعنی اُس کے برابر اور کوئی دوسرا نہیں ہے۔

کئی کوٹ پار برہم کے داس۔ تن ہووت آتم پرگاس۔

کئی کروڑ پر ماتما کے سیوک ہیں جن کو اپنے آتما کا پرکاش ہوتا ہے۔

کئی کوٹ تت کے بیتے۔ سدا نہاریں ایکو نیتر ے۔

کئی کروڑ اصلیت کے جاننے والے ہیں جو آنکھوں سے ہمیشہ ایک پر ماتما کو ہی دیکھتے ہیں۔ یعنی تمام دُنیا کو وہ ایک پر ماتما کا رُوپ ہی دیکھتے ہیں۔

کئی کوٹ نام رس پیویں۔ امر بھئے سد سد ہی جیویں۔

کئی کروڑ پر ماتما کے نام کا رس پیتے ہیں۔ وہ امر ہو جاتے ہیں اور ہمیشہ ہی جیتے رہتے ہیں۔

کئی کوٹ نام گُن گاویں۔ آتم رس سُکھ سہج سماویں۔

کئی کروڑ پر ماتما کے نام کے گُن گاتے ہیں۔ وہ اپنے آتم آنند کے سُکھ میں شانت رہتے ہیں۔

اپنے جن کو ساس ساس سمارے۔ نانک اوئے پرمیسور کے پیارے ۸۔۱۰۔

پر ماتما اپنے سیوکوں کو دم بدم سنبھالتا ہے۔ وہ سیوک پر ماتما کے پیارے ہوتے ہیں۔

گیارویں اشٹ پدی

سلوک

کرن کارن پربھ ایک ہے دُوسر ناہی کوئے۔

سرشٹی کو رچنے والا ایک پربھُو ہے اور کوئی دوسرا ایسا نہیں ہے۔

نانک تس بلہارنے جل تھل مہئیل سوئے ۔۱۔

گورو جی فرماتے ہیں ہم اُس کے قربان ہیں جو جلوں۔ تھلوں۔ پرتھوی اور آکاش میں وہی ایک ہے۔

اسٹ پدی

کرن کراون کرنے جوگ۔ جو تِس بھاوے سوئی پھُن ہوگ۔

پرماتما آپ کرنے اور دوسروں سے کرانے کے لائق ہے۔ جو اُسے منظور ہو وہی پھر ہوتا ہے۔

کھِن مہہ تھاپ اُتھاپن ہارا۔ انت نہیں کچھ پارا وارا۔

ایک چھن بھر میں وہ پیدا کرنے اور ناش کرنے والا ہے۔ اُس کے اِدھر اور اُدھر کا انت نہیں ہے۔

حُکمے دھار ادھر رہاوے۔ حُکمے اُپجے حُکم سماوے۔

اپنے حُکم میں سرشٹی کو پیدا کر کے بغیر آسرا کے کھڑا رکھتا ہے۔ سرشٹی اُس کے حُکم میں پیدا ہوتی ہے اور حُکم میں ہی ختم ہو جاتی ہے۔

حُکمے اُوچ نِیچ بِوہار۔ حُکمے انِک رنگ پرکار۔

اُس کے حُکم میں ہی اچھے اور بُرے کام ہوتے ہیں۔ اُس کے حُکم میں ہی بیشمار طرح کے رنگ ہیں۔

کر کر دیکھے اپنی وڈیائی۔ نانک سبھ میں رہیا سمائی۔ ۱۔

وہ اپنی مہما کے کاموں کو کر کر کے دیکھتا ہے۔ وہ سب میں مِل رہا ہے۔

پربھ بھاوے مانکھ گت پاوے۔ پربھ بھاوے تا پاتھر تراوے۔

پرماتما کو منظور ہو تو پرش مُکتی پاتا ہے۔ پرماتما کو منظور ہو تو پتھروں کو تار دیتا ہے۔

پربھ بھاوے بِن ساس تے راکھے۔ پربھ بھاوے تا ہر گُن بھاکھے۔

پرماتما کو منظور ہو تو بغیر سانسوں کے رکھ لیتا ہے۔ اگر پرماتما کو منظور ہو تو پُرش اُس کے گُن گاتا ہے۔

پر بھ بھاوے تا پتت اُدھارے۔ آپ کرے آپن بِچارے۔

پرماتما کو منظور ہو تو پاپیوں کو تار دیتا ہے۔ وہ اپنے کئے ہوئے کام کی آپ ہی بچار کرتا ہے۔

دوہاں سِریاں کا آپ سوامی۔ کھیلے بِگسے انتر جامی۔

وہ لوک پرلوک دونوں طرف کا آپ مالک ہے۔ وہ سب کے ہردے کی جاننے والا دُنیا کے کھیل کو کھیلتا اور خوش ہوتا ہے۔

جو بھاوے سو کار کراوے۔ نانک درِسٹی اور نہ آوے۔۲۔

جو اُس کو منظور ہو وہی کار کراتا ہے۔ اُس کے بغیر اور کوئی دوسرا نظر نہیں آتا (جو اپنی مرضی کر سکے)

کہُہ مانکھ تے کیا ہوئے آوے۔ جو تِس بھاوے سوئی کراوے۔

یہ بتاؤ کہ پُرش سے کیا ہو سکتا ہے؟۔ جو اُس پرماتما کو منظور ہو وہی پُرش سے کراتا ہے۔

اِس کے ہاتھ ہوئے تا سبھ کچھ لے۔ جو تِس بھاوے سوئی کرے۔

اگر اس پُرش کے اپنے ہاتھ میں ہو تو سب کچھ لے لیوے۔ لیکن جو اُس پرماتما کو منظور ہوتا ہے وہی کرتا ہے۔

اَنجانت بِکھیا مہ رچے۔ جے جانت آپن آپ بچے۔

اگیانی پُرش بُرے کاموں میں محبت کرتا ہے۔ اگر جانتا ہو تو اپنے آپ ہی اس بُرائی کے کام سے بچ جائے۔

بھرمے بھُولا دہِ دس دھاوے۔ نِمکھ ماہِ چار کُنٹ پھِر آوے۔

بھرم میں بھُولا ہوا دسوں طرف ہی دوڑا پھرتا ہے۔ ایک چھِن میں چاروں گوشوں میں پھر آتا ہے۔

کرِ کرِپا جِس اپنی بھگت دے۔ نانک تے جن نام مِلے۔۳۔

مہربانی کر کے جس کو اپنی بھگتی دیتا ہے۔ گُوروجی فرماتے ہیں کہ وہ پُرش نام سمرن میں لگ

جاتا ہے۔

کِھن مہہ نِیچ کِیٹ کوراج۔ پار برہم غریب نواز۔

ایک چھِن میں کیڑے جیسے معمولی آدمی کوراج دے دیتا ہے۔ پرماتما غریبوں کو بڑائی دینے والا ہے۔

جا کا درِسٹ کچھُو نہ آوے۔ تِس تتکال دہدِس پرگٹاوے۔

جِس کا کچھ بھی نظر نہ آتا ہواُس کو اُسی وقت دس دشوں میں پرگٹ کردیتا ہے۔

جا کو اپنی کرے بخسیس۔ تا کا لیکھا نہ گنے جگدیس۔

جس کو اپنی بخشش کرتا ہے اُس کا پرماتما حساب نہیں کرتا۔ یعنی اُس کے گناہ کا حساب نہیں کرتا۔

جِیو پِنڈ سبھ تِس کی راس۔ گھٹ گھٹ پُورن برہم پرگاس۔

جیو اور جسم یہ تمام اُس پرماتما کی پونجی ہے۔ ہر ایک شریر میں پُورن پرماتما کا پرکاش ہے۔

اپنی بنت آپ بنائی۔ نانک جِیوے دیکھ بڈائی۔ ۴۔

پرماتما نے اپنی گھاڑت آپ ہی گھڑی ہے یعنی وہ اپنے آپ سے پرکاش ہے۔ گُوروجی فرماتے ہیں کہ میں اُس کی بڑائی کو دیکھ کر جیتا ہوں۔

اِس کا بل ناہی اِس ہاتھ۔ کرن کراون سرب کو ناتھ۔

اس جیو کا زور اس کے اپنے ہاتھ (بس) میں نہیں ہے۔ سب کچھ کرنے کرانے والا پرماتما ہے۔

آگیا کاری بپرا جیو۔ جو تِس بھاوے سوئی پھُن تھِیو۔

یہ جیو تو بیچارہ حکم ماننے والا ہے۔ جو پرماتما کو منظور ہو وہی ہوتا ہے۔

کبہُو اُوچ نِیچ میں بسے۔ کبہُو سوگ ہرکھ رنگ ہسے۔

کبھی یہ جیو اُونچے نیچے خیالات میں رہتا ہے۔ کبھی غمی اور خوشی کے رنگوں میں ہنستا ہے۔

کبھُو بِند چِند بِو ہار۔ کبھُو اُو بھ آ کاس پیال۔

کبھی بِندا اور اُستتی میں مصروف رہتا ہے کبھی اُونچے آکاش میں اور کبھی نیچے پاتال میں چلا جاتا ہے۔

کبھُو بیتا برہم بیچار۔ نانک آپ مِلاون ہار۔۵۔

کبھی پرماتما کی بیچار کے جاننے والا ہوتا ہے۔ گُورو جی فرماتے ہیں کہ پرماتما آپ ہی اس جیو کو اپنے ساتھ مِلانے والا ہے۔

کبھُو نِرت کرے بہہ بھانت۔ کبھُو سوئے رہے دِن رات۔

کبھی یہ جیو بہت طرح کا ناچ کرتا ہے۔ کبھی دِن رات سویا ہی رہتا ہے۔

کبھُو مہاں کرودھ بکرال۔ کبھُو سرب کی ہوت رِوال۔

کبھی بہت غصہ میں آکر بڑا ڈراونا رُوپ دھارن کر لیتا ہے۔ کبھی سب کی چرن دُھوڑ ہو جاتا ہے۔

کبھُو ہوئے بہے بڈ راجہ۔ کبھُو بھیکھاری نِیچ کا ساجا۔

کبھی بڑا راجہ بن بَیٹھتا ہے۔ کبھی بھکھاری ہو کر غریبوں کی شکل بنا لیتا ہے۔

کبھُو اپ کِیرت مہہ آوے۔ کبھُو بھلا بھلا کہاوے۔

کبھی یہ پُرش نِندا میں آجاتا ہے۔ کبھی اچھا اچھا کہلاتا ہے۔

جِئو پربھ راکھے تِو ہی رہے۔ گُور پرسادنانک سچ کہے۔۶۔

جِس طرح پرماتما رکھے اسی طرح جیو رہتا ہے۔ گُورو کی کرپا سے نانک یہ سچ کہتا ہے۔

کبھُو ہوئے پنڈت کرے بکھیان۔ کبھُو مون دھاری لاوے دھیان۔

وہ پُرش کبھی پنڈت ہو کر اُپدیش کرتا ہے کبھی چُپ دھارن کر کے سادھی لگاتا ہے۔

کبھُو تٹ تیرتھ اِسنان۔ کبھُو سِدھ سادھک مُکھ گیان۔

کبھی تیرتھوں کے کنارے پر اشنان کرتا ہے کبھی سِدھ ہو کر سادھنا کرنے والوں کو منہ

گیان اُپدیش دیتا ہے۔

کبھو کیٹ ہست پتنگ ہوئے جئیآ۔ انک جون بھرمے بھرمئیآ۔

کبھی کیڑی ہاتھی اور پتنگا وغیرہ جیو ہوتا ہے۔ بیشمار جونوں میں بھرمتا ہوا گھومتا رہتا ہے۔

نانا رُوپ جِیو سواگی دکھاوے۔ جِیو پربھ بھاوے تِو نچاوے۔

جس طرح سوانگی کئی طرح کے رُوپ بنا کر لوگوں کو دکھاتا ہے۔ اُسی طرح پرماتما جیوں کو ناچ کراتا ہے۔ جس طرح اُس کو منظور ہوتا ہے۔

جو تِس بھاوے سوئی ہوئے۔ نانک دُوجا اور نہ کوئے۔ ۷۔

جو اُس پرماتما کو منظور ہوتا ہے وہی ہوتا ہے۔ گُورو جی فرماتے ہیں دوسرا اور کوئی ایسا نہیں ہے۔

کبھُو سادسنگت اِہ پاوے۔ اُس استھان تے بہُر نہ آوے۔

کبھی یہ سادھ سنگت میں مِلتا ہے۔ اُس جگہ سے پھر واپس نہیں آتا۔

انتر ہوئے گیان پرگاس۔ اُس استھان کا نہیں بِناس۔

اُس کے ہردے میں گیان کا پرکاش ہو جاتا ہے۔ اُس اوستھا کا ناش نہیں ہوتا یعنی گیان پرکاش ہردے میں ہمیشہ ٹھہرا رہتا ہے۔

من تن نام رتے اِک رنگ۔ سدا بسیہہ پار برہم کے سنگ۔

من اور سریر دونوں نام کے رنگ میں رنگے جاتے ہیں۔ ایسے پُرش ہمیشہ ہی پرماتما کے ساتھ رہتے ہیں۔

جیوں جل مہہ جل آئے کھٹانا۔ تیو جوتی سنگ جوت سمانا۔

جس طرح پانی میں پانی مل جاتا ہے اُسی طرح پرماتما کی جوتی کیساتھ جیو کی جیوتی مل جاتی ہے۔

مِٹ گئے گوَن پائے بِسرام۔ نانک پربھ سو قربان۔ ۸۔ ۱۱

تب اس کے جنم مرن کے چکر ختم ہو جاتے ہیں اور ٹِکاؤ پالیتا ہے۔ گُورو جی فرماتے ہیں کہ ایسے پرماتما کے ہمیشہ قربان جاتا ہوں۔

بارویں اشٹ پدی

سلوک

سُکھی بسے مسکینیا آپ نِوار تلے۔

غریبی دھارن والا یعنی نمرتا والا پُرش جواپنا آپ گنوا کے نیچے ہو جاتا ہے۔وہ سُکھی بستا ہے۔

بڈے بڈے اہنکاریا نانک گرب گلے۔ا۔

بڑے بڑے مغرور پُرش اپنے غرور(اہنکار) میں ہی ناش ہوجاتے ہیں۔

اسٹ پدی

جِس کے انتر راج ابھمان۔سونرک پاتی ہووت سوآن۔

جِس کے ہردے میں راج کاہنکار ہووے وہ نرکوں میں پڑنے والا کُتا ہوتا ہے۔

جو جانے مَیں جوبن ونت۔سوہووت بِسٹا کا جنت۔

جو یہ جانتا ہے میں جوانی والا ہوں۔وہ گندگی کا کیڑا ہوتا ہے۔

آپس کو کرم ونت کہاوے۔جنم مرے بہُہ جون بھرماوے۔

جواپنے آپ کو اچھے بھاگوں والا کہلاتا ہے وہ جنم مرن کر کے بہت جُونوں میں گھومتا ہے۔

دھن بھُوم کا جوکرے گُمان۔سومُورکھ اندھا گیان۔

دولت اور زمین کا جو ہنکار کرتا ہے وہ بیوقوف اندھا گیان کے بغیر ہے۔

کر کر پا جِس کے ہردے غریبی بساوے۔

نا نک اِیہاں مُکت آ گے سُکھ پا و ے۔ ۱

مہربانی کر کے جس کے من میں غریبی بسا دیوے وہ پُرش اس لوک میں دُکھوں سے چھٹکارا اور آگے سُکھ پاتا ہے۔

دھنونتا ہوئے کر گر باوے۔ ترن سمان کچھ سنگ نہ جاوے۔

پُرش دولت والا ہو کر ہنکار کرتا ہے۔ لیکن ایک تنکے کے برابر بھی اس کے ساتھ کچھ نہیں جاتا۔

بہُہ لسکر مانکھ اُوپر کرے آس۔ پل بھیتر تا کا ہوئے بناس۔

جو بہت فوج اور آدمیوں پر بھروسہ کرتا ہے۔ اُس کا ایک چھن کے اندر ناش ہو جاتا ہے۔

سبھ تے آپ جانے بلونت۔ کھِن مہہ ہوئے جائے بھسمنت۔

جو سب سے اپنے کو طاقتور جانتا ہے وہ ایک چھن میں راکھ ہو جاتا ہے۔

کسے نہ بدے آپ اہنکاری۔ دھرم رائے تس کرے خواری۔

جو آپ ہنکاری ہو کر کسی کو اپنے برابر نہیں جانتا۔ دھرم راج اُس کی بُری حالت کرتا ہے۔

گُور پرساد جا کا مِٹے ابھمان۔ سو جن نا نک درگہ پروان۔ ۲۔

جس کا گُورو کی مہربانی سے ہنکار دُور ہو جائے وہ پُرش درگاہ میں منظور ہوتا ہے۔

کوٹ کرم کرے ہو دھارے۔ سرم پاوے سگلے برتھارے۔

کروڑوں نیک کام کر کے جو من میں ہنکار کرتا ہے وہ تکلیف ہی اُٹھاتا ہے۔ اُس کے یہ تمام کام بے فائدہ ہی جاتے ہیں۔

انک تپسیا کرے اہنکار۔ نرک سُرگ پھر پھر اوتار۔

بے انت طرح کی تپسیا کر کے جو ہنکار کرتا ہے وہ نرکوں اور سرگوں میں پھر پھر جنم لیتا ہے۔

انک جتن کر آتم نہیں دروے۔ ہر در گہ کہو کیسے گوے۔

جس کا بیشمار کوششوں کے باوجود بھی ہردہ نہیں پگھلتا بتاؤ وہ پرماتما کی درگاہ میں کیسے جائے گا۔

آپس کو جو بھلا کہاوے۔ تِسہہ بھلائی نِکٹ نہ آوے۔

جواپنے آپ کو اچھا کہلاتا ہے۔ اچھائی اس کے نزدیک نہیں جاتی۔

سرب کی رین جا کا من ہوئے۔ کہُہ نانک تا کی نِرمل سوئے۔۳۔

جس کا من سب کی چرن دھوڑ ہوتا ہے۔ گورو جی فرماتے ہیں کہ اُس کی اچھی شوبھا ہوتی ہے۔

جب لگ جانے مُجھ تے کچھ ہوئے۔ تب اِس کو سُکھ ناہی کوئے۔

جب تک یہ جانتا ہے کہ میں کچھ کرتا ہوں تب تک اس کو کوئی آرام نہیں ہوتا۔

جب اِہ جانے میں کِچھ کرتا۔ تب لگ گربھ جُون مہہ پھِرتا۔

جب تک یہ پُرش جانتا ہے کہ میں کچھ کرتا ہوں تب تک یہ گربھ جونیوں میں چکر کاٹتا ہے۔

جب دھارے کو وَیری مِیت۔ تب لگ نِہچل ناہی چِیت۔

جب تک یہ پُرش کسی کو دُشمن اور کسی کو دوست خیال کرتا ہے تب تک اِس کا من شانت نہیں رہتا۔

جب لگ موہ مگن سنگ مائے۔ تب لگ دھرم رائے دے سزائے۔

جب تک یہ پُرش مایا کے موہ میں مست رہتا ہے تب تک دھرم رائے اس کو سزا دیتا ہے۔

پربھ کِرپا تے بندھن تُوٹے۔ گُور پرسادنانک ہوں چھُوٹے۔۴۔

پرماتما کی مہر سے مایا موہ کے بندھن ٹوٹتے ہیں اور گُورو کی مہر سے ہنکار چھوٹتا ہے۔

سہس کھٹے لکھ کو اُٹھ دھاوے۔ ترپت نہ آوے مایا پاچھے پاوے۔

پُرش ہزاروں کماتا ہے اور پھر لاکھوں کے لئے دوڑتا ہے۔شانتی نہیں آتی ۔ مایا کو اکٹھی کئے جاتا ہے۔

انک بھوگ بکھیا کے کرے۔ نہہ ترپتاوے کھپ کھپ مرے۔

وِشیئوں کے بیشمار بھوگ بھوگتا ہے۔ رجتا نہیں ہے ۔ اُن میں کھپ کھپ کے مرتا رہتا ہے۔

بِنا سنتو کھ نہیں کو ؤ راجے۔ سُپن منورتھ بر تھے سبھ کاجے۔

صبر سنتو کھ کے بغیر کوئی نہیں رجتا۔ دُنیا کے تمام کام سپنے کی مانند ہیں۔

نام رنگ سرب سُکھ ہوئے۔ بڈ بھا گی کسے پراپت ہوئے۔

نام کے رنگ میں تمام سُکھ ہوتے ہیں۔ کسی بڑے بھاگوں والے کو حاصل ہوتا ہے۔ (نام کا رنگ)

کرن کراون آپے آپ۔ سدا سدا نانک ہر جاپ۔۵۔

پرماتما آپے آپ ہی سب کچھ کرنے والا ہے۔اے من! تو ہمیشہ ہی ہمیشہ اُس کو سمرنا کر۔

کرن کراون کرنے ہار۔ اِس کے ہاتھ کہاں بیچار۔

کرنے والا پرماتما آپ ہی کرنے والا ہے اور آپ کرانے والا ہے۔ اِس جیو کے ہاتھ میں کیا ہے؟ بیچار کے دیکھو۔

جیسی درِسٹ کرے تیسا ہوئے۔ آپے آپ آپ پربھ سوئے۔

پرماتما جیسی نظر کسی پر کرتا ہے وہ ویسا ہی ہو جاتا ہے۔ وہ پرماتما آپ ہی آپ ہے۔

جو کچھ کینو سو اپنے رنگ۔ سبھ تے دُور سبھہُو کے سنگ۔

جو کچھ اُس نے کیا ہے وہ اپنی موج میں کیا ہے۔ وہ سب سے دور ہے اور سب کے ساتھ ہے۔

بُوجھے دیکھے کرے بِبیک۔ آپہہ ایک آپہہ انیک۔

پرماتما سب سمجھتا دیکھتا اور گیان بیچار کرتا ہے وہ آپ ہی ایک ہے اور آپ ہی بہت ہے۔

مرے نہ بِنسے آوے نہ جائے۔ نانک سد ہی رہیا سمائے۔۶۔

نہ وہ مرتا ہے۔ نہ ناش ہوتا ہے۔ نہ آتا ہے اور نہ جاتا ہے پرماتما ہمیشہ ہی سما رہا ہے۔

آپ اُپدیسے سمجھے آپ۔ آپے رچیا سبھ کے ساتھ۔

پرماتما آپ ہی اُپدیش دیتا ہے اور آپ ہی سمجھتا ہے آپ ہی سب کے ساتھ مِلا ہوا ہے۔

آپ کینو آپن بِستھار۔ سبھ کچھ اُس کا اوہ کرنے ہار۔

آپ ہی اُس نے اپنا پھیلاؤ کیا ہے سبھی کچھ اس کا ہے اور وہ اس کے کرنے کے قابل ہے۔

اُس تے بھِن کہہ کچھ ہوئے۔ تھان تھننتر ایکے سوئے۔

بتاؤ اُس سے الگ کیا ہوسکتا ہے؟ سب جگہ کے اندر باہر ایک وہی ہے۔

اپنے چلت آپ کرنے ہار۔ کوتک کرے رنگ آپار۔

اپنے کوتک وہ آپ ہی کرنے والا ہے۔ وہ بیشمار طرح کے کوتک کرتا ہے۔

من مہہ آپ من اپنے ماہِ۔ نانک قیمت کہن نہ جائے۔۷۔

جئوں کے من میں وہ آپ بستا ہے اور جیوں کے من اُس کے اپنے میں ہیں۔ پرماتما کی قیمت بیان نہیں کی جاسکتی۔

ست ست ست پربھ سوامی۔ گُور پرسادِ کنے وکھیانی۔

مالک پرماتما تین کال ہی ستیہ ہے۔ گُورو کی کرپا سے یہ بات کسی نے ہی بیان کی ہے۔

سچ سچ سچ سبھ کینا۔ کوٹ مدھے کنے بِرلے چینا۔

جو کچھ اُس نے کیا ہے۔ وہ سب کچھ تین کال ہی ستیہ ہے۔ کروڑوں میں سے کسی ایک نے

ہی اس بات کو جانا ہے۔

بھلا بھلا بھلا تیرا رُوپ۔ات سُندر اپار انُوپ۔

پرماتما کا نرگن سرُ وپ تین کال ہی اچھا ہے۔نہایت خوبصورت بے انت اور اُپمار ہت ہے۔

نرمل نرمل نرمل تیری بانی۔گھٹ گھٹ سُنی سرون بکھانی۔

پرماتما کی بانی تین کال ہی شدھ پوتر ہے۔جو ہرایک ہردے میں سُنی جاتی ہے اور زبان سے بیان کی جاتی ہے۔

پوتر پوتر پوتر پُنیت۔نام جپے نانک من پریت۔۸۔۱۲۔

وہ پُرش شدھ سے بھی شدھ ہے جو پرماتما کا نام من میں پریتی کے ساتھ جپتا ہے۔

تیرویں اشٹ پدی

سلوک

سنت سرن جو جن پرے سو جن اُدھرن ہار۔

جو پُرش سنتوں کی شرن لیتا ہے وہ پُرش دُنیا سے پار ہو جاتا ہے۔

سنت کی نندا نانکا بہرُ بہرُ اوتار۔۱۔

سنتوں کی نندا کرنے سے پُرش پھر پھر جنم لیتا ہے۔

اسٹ پدی

سنت کےَ دُوکھن آرجا گھٹے۔سنت کےَ دُوکھن جم تے نہیں چھٹے۔

سنتوں کی نندا کرنے سے عمر کم ہو جاتی ہے۔سنتوں کی نندا کرنے سے جموں سے نہیں

چھوٹ سکتا۔

سنت کے دُوکھن سُکھ سب جائے۔ سنت کے دُوکھن نرک مہہ پائے۔

سنتوں کی نِندا کرنے سے سب سُکھ چلا جاتا ہے۔ سنتوں کی نندا کرنے سے نرک میں پایا جاتا ہے۔

سنت کے دُوکھن مت ہوئے مَلیِئن۔ سنت کے دُوکھن سوبھا تے ہِین۔

سنتوں کی نِندا کرنے سے بُدھی میلی ہو جاتی ہے۔ سنتوں کی نندا کرنے سے شوبھا مٹ جاتی ہے۔

سنت کے ہتے کو رکھے نہ کوئے۔ سنت کے دُوکھن تھان بھرسٹ ہوئے۔

سنت کے مارے ہوئے کو کوئی رکھ نہیں سکتا۔ سنتوں کی نندا کرنے سے اپنی جگہ سے گر جاتا ہے۔

سنت کِرپال کِرپا جے کرے۔ نانک سنت سنگ نِندک بھی ترے۔ ا۔

سنت مہربان اگر مہربانی کرے تو سنتوں کیساتھ نندک بھی تر جاتا ہے۔

سنت کے دُوکھن تے مُکھ بھوے۔ سنتن کے دُوکھن کاگ جِئوں لوے۔

سنتوں کی نِندا کرنے سے منہ ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔ سنت کی نندا کرنے سے کوئے کی طرح کائیں کائیں کرتا رہتا ہے۔ یعنی بے معنی باتیں کرتا رہتا ہے۔

سنتن کے دُوکھن سرپ جون پائے۔ سنت کے دُوکھن تِرگد جون کِرمائے۔

سنتوں کی نِندا کرنے سے سانپ کی جونی پاتا ہے۔ سنتوں کی نندا سے ٹیڑی جُونیں کیڑے وغیرہ کی پاتا ہے۔

سنتن کے دُوکھن تِرسنا مہہ جلے۔ سنت کے دُوکھن سبھ کو چھلے۔

سنتوں کی نندا کرنے سے ترشنا کی آگ میں جلتا رہتا ہے۔ سنتوں کی نِندا کرنے والا سب کسی کو دھوکا دینے والا ہوتا ہے۔

سنت کے دُوکھن تیج سبھ جائے۔ سنت کے دُوکھن نیچ نیچائے۔

سنتوں کی نِندا کرنے والے کا رعب اور عزت برباد ہو جاتی ہے۔ سنتوں کی نِندا کرنے والا نیچوں کا نیچ ہوتا ہے۔

سنت دوکھی کا تھاؤ کو ناہِ۔ نانک سنت بھاوے تا اوئے بھی گت پاہِ۔۲۔

سنتوں کے ساتھ دشمنی کرنے والے کا کوئی ٹکانہ نہیں ہوتا یعنی دربدر پھرتا رہتا ہے۔ گورو جی فرماتے ہیں کہ اگر سنتوں کو منظور ہو تو وہ ایسا پُرش بھی کلیان پا لیتا ہے۔

سنت کا نِندک مہاں اتتائی۔ سنت کا نِندک کھِن ٹکن نہ پائی۔

سنتوں کا نِندک بھارا پاپی ہوتا ہے۔ سنتوں کا نِندک ایک چھِن بھی کہیں ٹھہر نہیں پاتا۔

سنت کا نِندک مہاہتیارا۔ سنت کا نِندک پرمیسر مارا۔

سنتوں کا نِندک . اظالم ہوتا ہے۔ سنتوں کا نِندک پرماتما کا مارا (دھکارا) ہوا ہوتا ہے۔

سنت کا نِندک راج تے ہِین۔ سنت کا نِندک دُکھیا ار دِین۔

سنتوں کا نِندک راج سُکھوں سے خالی رہتا ہے۔ سنتوں کا نِندک دُکھی اور محتاج رہتا ہے۔

سنت کے نِندک کو سرب روگ۔ سنت کے نِندک کو سدا بجوگ۔

سنتوں کے نِندک کو تمام بیماریاں لگ جاتی ہیں۔ سنتوں کے نِندک کو ہمیشہ دُکھ رہتا ہے۔

سنت کی نِندا دوکھ مہہ دوکھ۔ نانک سنت بھاوے
تا اُس کا بھی ہوئے موکھ۔۳۔

سنتوں کی نندا دوشوں میں بھی دوش ہے۔ یعنی بہت بڑا دوش (گُناہ) ہے۔ اگر سنتوں کو منظور ہو تو ایسے پُرش کا بھی کلیان ہو جاتا ہے۔

سنت کا دوکھی سدا اپوت۔ سنت کا دوکھی کِسے کا نہیں مِت۔

سنتوں کا دوکھی ہمیشہ میلا رہتا ہے۔ سنتوں کا دوکھی کسی کا دوست نہیں ہوتا۔

سنت کے دوکھی کوَ ڈان لاگے۔ سنت کے دوکھی کو سبھ تیاگے۔

سنتوں کے دوکھی کو سزا ملتی ہے۔ سنتوں کے دوکھی کو سب چھوڑ دیتے ہیں یعنی کوئی منہ نہیں لگاتا۔

سنت کا دوکھی مہا اہنکاری۔ سنت کا دوکھی سدا بِکاری۔

سنتوں کا دوکھی بہت ہنکاری ہوتا ہے۔ سنتوں کا دوکھی ہمیشہ بُرے کرم کرنے والا ہوتا ہے۔

سنت کا دوکھی جنمے مرے۔ سنت کی دُوکھنا سُکھ تے ٹرے۔

سنتوں کا دوکھی جنمتا اور مرتا رہتا ہے۔ سنتوں کی برائی کرنے سے پُرش سُکھوں سے دور ہو جاتا ہے۔

سنت کے دوکھی کو نا ہی ٹھاوَ۔ نانک سنت بھاوے تا لئے مِلائے۔۴

سنتوں کے دوکھی (بُرائی کرنے والے) کو کوئی ٹھکانہ نہیں ملتا۔ گُورو جی فرماتے ہیں کہ اگر سنتوں کو منظور ہو تو وہ اپنے ساتھ ملاپ کر لیتے ہیں۔

سنت کا دوکھی ادھ بِیچ تے ٹُوٹے۔ سنت کا دوکھی کِتے کاج نہ پہُوچے۔

سنتوں کا دوکھی راستہ میں ہی رہ جاتا ہے۔ یعنی پوری عمر نہیں بھوگتا سنتوں کا دوکھی کسی کام کے سرے پر نہیں پہنچتا۔ یعنی کوئی کام سرے نہیں چڑھتا۔

سنت کے دوکھی کو اُدیان بھرمائیے۔ سنت کا دوکھی اُجھڑ پائیے۔

سنتوں کا دوکھی اُجاڑوں میں بھرمتا رہتا ہے۔ یعنی اُس کا کوئی گھر گھاٹ نہیں ہوتا۔ سنتوں کا دوکھی اُلٹے راستہ پر ہی پڑا رہتا ہے۔

سنت کا دوکھی انتر تے تھوتھا۔ جِیو ساس بِنا مرتک کی لوتھا۔

سنتوں کا دوکھی اندر سے خالی ہوتا ہے۔ جس طرح بغیر سواس کے مُردے کی لاش ہوتی ہے۔

سنت کے دوکھی کی جڑ کچھ ناہِ۔ آپن بیج آپے ہی کھاہِ۔

سنتوں کے دوکھی کی کوئی جڑ نہیں ہوتی۔ اپنا بیجا ہوُا آپ ہی کھاتا ہے۔

سنت کے دوکھی کواور نہ راکھنہار۔ نانک سنت بھاوے تا لئے اُبھار۔۵۔

سنتوں کے دوکھی کو کوئی دوسرا رکھنے والا نہیں ہوتا۔ اگر سنتوں کو منظور ہو تو اس کو بھی بچا لیتے ہیں۔

سنت کا دوکھی اِیئوں بِل لائے۔ جِیُو جل بِہُون مچھلی تڑ پھڑائے۔

سنتوں کا دوکھی اس طرح بِل لاتا ہے۔ جس طرح پانی کے بغیر مچھلی تڑپتی ہے۔

سنت کا دوکھی بھُوکا نہیں راجے۔ جِیُو پاوک اِیندھن نہیں دھراپے۔

سنتوں کا دوکھی بھُوک سے کبھی رجتا نہیں۔ جس طرح لکڑی سے آگ نہیں رجتی (ترپت ہوتی) آگ میں جتنی جتنی لکڑیاں وغیرہ ڈالو اُتنی ہی بھسم ہو جاتی ہیں۔

سنت کا دوکھی چھُٹے اکیلا۔ جِیُو بُوآڑ تِل کھیت ماہِ دُہیلا۔

سنتوں کا دوکھی اکیلا ہی چھوٹ جاتا ہے جس طرح کھیت میں سڑا ہوا تِلوں کا بُوٹا اکیلا رہ کر دُکھی ہوتا ہے۔

سنت کا دوکھی دھرم تے رہت۔ سنت کا دوکھی سد مِتھیا کہت۔

سنتوں کا دوکھی دھرم سے خالی ہوتا ہے۔ سنتوں کا دوکھی ہمیشہ جھوٹ ہی بولتا ہے۔

کِرت نِندک کا دُھر ہی پئیا۔ نانک جو تِس بھاوے سوئی تھِیا۔۶۔

نِندک کا یہ نِندا کا کام شروع سے اُس کے کرموں میں پڑا ہوا ہے جو اُس پرماتما کو منظور ہو وہی ہوتا ہے۔

سنت کا دوکھی بِگڑ رُوپ ہوئے جائے۔ سنت کے دوکھی کو درگہ مِلے سزائے۔

سنتوں کا دوکھی ڈراونی شکل والا ہوتا ہے۔ سنتوں کے دوکھی کو درگاہ میں سزا ملتی ہے۔

سنت کا دوکھی سدا سہکا ئیے۔ سنت کا دوکھی نہ مرے نہ جیوا ئیے۔

سنتوں کا دوکھی ہمیشہ سسکتا رہتا ہے۔ سنتوں کا دوکھی نہ مرتا ہے نہ جیتا ہے۔

سنت کے دوکھی کی پجے نہ آسا۔ سنت کا دوکھی اُٹھ چلے نراسا۔

سنتوں کے دُشمن کی کبھی خواہش پوری نہیں ہوتی۔ سنتوں کا دُشمن دُنیا سے نراش ہی چلا جاتا ہے۔

سنت کے دوکھ نہ ترسٹے کوئے۔ جیسا بھاوے تیسا کوئی ہوئے۔

سنتوں کی بُرائی کرنے سے کوئی ٹھہرتا نہیں۔ جیسا منظور ہو ویسا ہی وہ ہو جاتا ہے۔

پئیا کرت نہ میٹے کوئے۔ نانک جانے سچا سوئے۔ ۷۔

کرموں میں پڑا ہوا لیکھ کوئی مٹا نہیں سکتا۔ وہ سچا آپ ہی سب بات کو جانتا ہے۔

سبھ گھٹ تِس کے اوہ کرنے ہار۔ سدا سدا تِس کو نمسکار۔

تمام جیو پرماتما کے ہیں۔ وہ اُن کو کرنے والا ہے۔ اُس کو ہمیشہ ہی نمسکار ہے۔

پربھ کی اُستت کروہ دِن رات۔ تِسہہ دھیاوہ ساس گراس۔

پرماتما کی اُستتی دِن رات کرتے رہو۔ اُس کو سواس سواس دھیاوہ۔

سبھ کچھ ورتے تِس کا کیا۔ جیسا کرے تیسا کو تھِیا۔

اُس کا کِیا ہوا سب کچھ ہو رہا ہے۔ جیسا وہ کرتا ہے ویسا ہی کوئی ہوتا ہے۔

اپنا کھیل آپ کرنے ہار۔ دُوسر کون کہے بیچار۔

اپنا کھیل وہ آپ ہی کرنے والا ہے۔ دوسرا کون کوئی اُس کے کھیل کی بچار کر سکتا ہے۔

جِس نو کِرپا کرے تِس آپن نام دے۔ بڈبھاگی نانک جن سے۔ ۸۔ ۱۳

جِس پر مہر کرتا ہے اُس کو اپنا نام دیتا ہے۔ گوروجی فرماتے ہیں وہ پُرش بڑے بھاگوں والے ہیں۔

چودھویں اشٹ پدی

سلوک

تجھہُ سیانپ سُر جنو سِمر و ہر ہر رائے۔

اے عقلمندو! اپنی ہوشیاری کو چھوڑ دو اور پر ماتما کا سمرن کرو۔

ایک آس ہر من رکھہُ نانک دُو کھ بھرم بھَو جائے۔ ا۔

ایک پر ماتما کی آس من میں رکھو۔ جس سے تمہارا دُکھ بھرم اور ڈر دور ہو جائیگا۔

اسٹ پدی

مانُکھ کی ٹیک بِرتھی سبھ جان۔ دیون کو ایکے بھگوان۔

کسی پُرش کا آسرا سب بے فائدہ جانو (کیونکہ یہ ہمیشہ نہیں رہ سکتا) دینے والا ایک پر ماتما ہے۔ (اور کوئی دوسرا کسی کو کچھ نہیں دے سکتا)

جِس کے دیئے رہے اگھائے۔ بہرُ نہ تِرسنا لاگے آئے۔

پر ماتما کے دیئے ہوئے سے پُرش رجا رہتا ہے اور پھر لینے کی خواہش نہیں لگتی۔

مارے راکھے ایکو آپ۔ مانُکھ کے کچھ ناہی ہاتھ۔

مارنے اور رکھنے والا ایک آپ ہی پر ماتما ہے۔ پُرش کے ہاتھ میں کچھ نہیں ہے۔

تِس کا حُکم بُوجھ سُکھ ہوئے۔ تِس کا نام رکھ کنٹھ پروئے۔

اُس پر ماتما کا حُکم سمجھ کر ہی سُکھ ہوتا ہے۔ اِس کا نام گلے میں ہار پروئے کر رکھو یعنی ہمیشہ سِمرن کرتے رہو۔

سِمر سِمر سِمر پربھ سوئے۔ نانک بِگھن نہ لاگے کوئے۔ ا۔

اے من! اُس پربھو کا ہمیشہ ہی سمرن کر۔ پھر تجھے کوئی وِگھن (دُکھ) نہیں لگے گا۔

اُستت من مہہ کر نرنکار۔ کر من میرے ست بیوہار۔

اے میرے من! پرماتما کی اُستتی کر۔ یہ سچ کا بیوہار کر۔

نرمل رسنا امرت پیئو۔ سدا سُہیلا کر لیہہ جیئو۔

پوتر نام امرت کو زبان سے پیئو اور اپنے جیئو کو ہمیشہ کیلئے سُکھی کرلو۔

نیہنہ پیکھ ٹھاکر کا رنگ۔ سادھ سنگ بنسے سبھ سنگ۔

آنکھوں سے پرماتما کے رنگ دیکھو۔ سنتوں کی سنگت سے برائیوں کا ناش ہو جاتا ہے۔

چرن چلو مارگ گوبند۔ مٹہہ پاپ جپیئے ہر بند۔

پاؤں سے پرماتما کے راستہ پر چلو۔ ایک چھن بھر نام جپنے سے تمام پاپ دور ہو جاتے ہیں۔

کر ہر کرم سرون ہر کتھا۔ ہر درگہ نانک اُوجل متھا۔۲۔

ہاتھوں سے پرماتما کا کام کرو اور کانوں سے پرماتما کی کتھا سُنو۔ تب درگاہ میں مُکھ اوجل ہو گا۔

بڈبھاگی تے جن جگ ماہِ۔ سدا سدا ہر کے گُن گاہِ۔

وہ پُرش جگت میں بڑے بھاگوں والا ہے جو ہمیشہ ہی ہری کے گُن گاتا ہے۔

رام نام جو کر یہہ بیچار۔ سے دھنونت گنی سنسار۔

جو پُرش رام نام کی بیچار کرتے ہیں وہ دُنیا میں دولت مند گنے جاتے ہیں۔

من تن بولیہہ ہر مُکھی۔ سدا سدا جانو تے سُکھی۔

من اور سریر کر کے جو مُنہ سے پرماتما کا نام لیتے ہیں اُن کو ہمیشہ ہی سُکھی سمجھو۔

ایکو ایک ایک پچھانے۔ اِت اُت کی اوہ سوجھی جانے۔

جو ایک پرماتما کو جانتے پہچانتے ہیں وہ اِدھر اُدھر (لوک پرلوک) کی بات کو جانتے ہیں۔

نام سنگ جِس کا من مانیا۔ نانک تِنہہ نرنجن جانیا۔۳۔

جِس کا من نام کے ساتھ مان گیا ہے۔ یعنی جو نام کو کبھی من سے بھلاتا نہیں۔ گورو جی فرماتے ہیں اُس نے ہی پرماتما کو جانا ہے۔

گور پرسادآپن آپ سُجھے۔ تِس کی جانوترسنا بُجھے۔

جِس کو گوروکی مہر سے اپنا آپ سمجھ میں آجائے سمجھ لو اس کی خواہش مِٹ گئی ہے۔

سادھ سنگ ہر ہر جس کہت۔ سرب روگ تے اوہ ہر جن رہت۔

جو سنتوں کی سنگت میں مل کر پرماتما کا جس کرتا ہے وہ پُرش تمام بیماریوں سے بچ جاتا ہے۔

اندِن کیرتن کیول بکھیان۔ گرہست میں سوئی نربان۔

جو رات دن پرماتما کا ایک کیرتن ہی گاتا ہے۔ وہ پُرش گھر کٹنب میں رہتا ہوا بھی اس سے علیحدہ ہے۔

ایک اُوپر جِس جن کی آسا۔ تِس کی کٹیئے جم کی پھاسا۔

جس پُرش کی ایک پرماتما ہی اُمید ہے اُس کی جموں کی پھاہی کاٹی جاتی ہے۔

پاربرہم کی جِس من بھوکھ۔ نانک تِسہہ نہ لاگے دُوکھ۔۴۔

جس کے من میں پرماتما کے درشن کی بھوک ہے گوروجی فرماتے ہیں کہ اُس کو کوئی دُکھ نہیں لگتا۔

جِس کو ہر پربھ من چِت آوے۔ سو سنت سُہیلا نہیں ڈُلاوے۔

جس کو پرماتما ہردے میں یاد آتا ہے وہ پُرش سُکھی ہے۔ کسی مصیبت کے وقت ڈولتا نہیں۔

جِس پربھ اپنا کِرپا کرے۔ سو سیوک کہُہ کِس تے ڈرے۔

جس کو اپنا پربھو کرپا کرتا ہے بتاؤ! وہ داس کس سے ڈرے گا؟ یعنی وہ کسی سے نہیں ڈرتا۔

جَیسا ساتیَسا درِسٹایا۔ اپنے کارج مہہ آپ سمایا۔

جَیسا تھا اُس کو وَیسا ہی نظر آ گیا یعنی اُس کو سرشٹی میں پرماتما کا سرُوپ نظر آنے لگ گیا اور یقین ہو گیا کہ پرماتما اپنے کئے ہوئے جگت میں آپ مِلا ہوا ہے۔

سودھت سودھت سودھت سِیجھیا۔ گور پرسادتت سبھ بُوجھیا۔

بیچار تے بیچار کر سمجھا ہے اور گورو کی مہر سے تمام اصلیت کو سمجھ لیا ہے۔

جب دیکھو تب سبھ پچھ مُول۔ نانک سوسُو کھم سوئی استھُول۔ ۵۔

جب دیکھتا ہوں تو تمام جو بھی ہے پرماتما کا سرُوپ ہی دکھائی دیتا ہے۔ گورو جی فرماتے ہیں کہ وہی نِراکار ہے اور وہی سرُوپ والا (سرشٹی روپ) ہے۔

نہہ کِچھ جنمے نہہ کِچھ مرے۔ آپن چلت آپ ہی کرے۔

نہ کچھ پیدا ہوتا ہے اور نہ کچھ مرتا ہے۔ اپنے کھیل آپ ہی کرتا ہے۔

آون جاون درِسٹ اَن درِسٹ۔ آگیا کاری دھاری سبھ سِرسٹ۔

آنے جانے والی اور دکھائی دینے والی اور نہ دکھائی دینے والی تمام سرشٹی پرماتما کے حُکم میں رکھی ہوئی ہے۔

آپے آپ سگل مہہ آپ۔ انک جُگت رچ تھاپ اُتھاپ۔

وہ اپنے آپ میں اور تمام میں آپ ہی ہے۔ کئی طریقوں سے سرشٹی کو رچتا اور ناش کرتا ہے۔

ابناسی ناہی کِچھ کھنڈ۔ دھارن دھار رہو برہمنڈ۔

وہ ناش رہت ہے اُس کا کُچھ ناش نہیں ہوتا۔ وہ کُل برہمانڈ کی رچنا کو چلا رہا ہے۔

الکھ ابھیو پُرکھ پرتاپ۔ آپ جپائے تا نانک جاپ۔ ۶۔

اُس کا پرتاپ نہ جانے جان والا اور بھید میں نہ آنے والا ہے اگر وہ خُود جپائے تو اُس کا سِمرن ہوتا ہے۔

جِن پر بھ جاتا سو سو بھاونت۔ سگل سنسار اُدھرے تِن منت۔

جِس نے پر ماتما کو جان لیا وہ قابل تعریف ہے۔ اُس کے اُپدیش سے تمام جگت پار ہوتا ہے۔

پر بھ کے سیوک سگل اُدھارن۔ پر بھ کے سیوک دُوکھ بِسارن۔

پر ماتما کے سیوک سبھ کو پار کر دیتے ہیں۔ پر ماتما کے سیوک دُکھوں کا ناش کر دیتے ہیں۔

آپے میل لئے کِرپال۔ گُور کا سبد جپ بھئے نِہال۔

مہربان پر ماتما آپ ہی ان کو اپنے ساتھ میل لیتا ہے۔ وہ گُورو کا اُپدیش سمرن کر کے نہال ہوتے ہیں۔

اُن کی سیوا سوئی لاگے۔ جِس نو کِرپا کرہہ بڈ بھاگے۔

اُن کی سیوا میں وہ لگتا ہے جس کو وہ بڑے بھاگوں والے مہر کرتے ہیں۔

نام جپت پاوہِ بسرام۔ نانک تِن پُرکھ کو اُوتم کر مان۔ ۷۔

وہ نام سمرن کر کے سُکھ پاتے ہیں۔ گُورو جی فرماتے ہیں اُن پرشوں کو اچھے پُرش کر کے مانو۔

جو کچھ کرے سو پر بھ کے رنگ۔ سدا سدا بسے ہر سنگ۔

وہ اُتم پُرش جو کچھ کرتا ہے وہ پر ماتما کے حکم میں کرتا ہے۔ وہ ہمیشہ ہی ہر وقت پر بھو کے ساتھ بستا ہے۔

سہج سُبھائے ہووے سو ہوئے۔ کرنے ہار پچھانے سوئے۔

جو کچھ اپنے آپ ہوتا ہے وہی ہووے۔ وہ سب کچھ کرنے والا اُس پر ماتما کو ہی جانتا ہے۔

پر بھ کا کِیا جن میٹھ لگانا۔ جَیسا سا تَیسا درِسٹانا۔

پر ماتما کا کیا ہوا اُس سیوک کو اچھا لگتا ہے۔ جس طرح کا ہے اُس کو اُسی طرح کا نظر آتا

ہے۔

جس تے اُپجے تِس ماہِ سمائے۔اوئے سُکھ نِدھان اُنہُو بن آئے۔

جس پر ماتما سے وہ پیدا ہوئے تھے اُسی میں سمائے رہتے ہیں۔وہ سکھوں کا خزانہ پر ماتما اُن کو ہی بن آتا ہے۔

آپس کو آپ دِینو مان۔نانک پربھ جن ایکو جان۔۸۔۱۴۔

پر ماتما نے یہ عزت اپنے آپ کو ہی دی ہے۔کیونکہ پر ماتما اور اُس کے سیوک کو ایک ہی جانو۔

پندرویں اشٹ پدی

سلوک

سرب کلا بھرپُور پربھ برتھا جانن ہار۔

پر ماتما تمام شکتیاں کر کے پورن ہے اور دل کی پیڑا کو جاننے والا ہے۔

جا کے سِمرن اُدھر یئے نانک تِس بلہار۔۱۔

جس کے سِمرن کرنے سے پار اتارا ہوتا ہے۔گورو جی فرماتے ہیں اُس سے بلہار جائیں۔

اسٹ پدی

ٹُوٹی گانڈھن ہار گوپال۔سرب جیئہ آپے پرتپال۔

پر ماتما جیوؤں کی ٹوٹی ہوئی بات کو گانٹھنے والا ہے۔تمام جیئوں کی وہ آپ ہی پرتپالنا کرتا ہے۔

سگل کی چِنتا جِس من ماہِ۔تِس تے برتھا کوئی ناہِ۔

جس کے من میں سب کی فکر ہے۔ اُس سے کوئی خالی نہیں ہے۔

رے من میرے سدا ہر جاپ۔ ابناسی پربھ آپے آپ۔

اے میرے من! ہری کو ہمیشہ سمر۔ وہ کبھی ناش نہیں ہوتا۔ وہ اپنے آپ سے ہی پرکاش ہے۔

آپن کیا کچھُو نہ ہوئے۔ جے سو پرانی لوچے کوئے۔

پُرش کا اپنا کیا کچھ نہیں ہوتا۔ خواہ کوئی پُرش سو بار اس کی خواہش کرے۔

تِس بِن ناہی تیرے کچھ کام۔ گت نانک جپ ایک ہر نام۔۱۔

اے جیو! اُس پرماتما کے بغیر اور کچھ تیرے کام کا نہیں ہے۔ ایک پرماتما کے نام جپنے سے ہی چھٹکارا ہوگا۔

رُوپ ونت ہوئے ناہی موہے۔ پربھ کی جوت سگل گھٹ سو ہے۔

سُندر روپ والا ہو کر بھی پرماتما کو موہ نہیں سکتا۔ کیونکہ پرماتما کی اپنی جوت ہی سب کے اندر جگ رہی ہے۔

دھنونتا ہوئے کیا کو گربے۔ جا سب کچھ تِس کا دِیا دربے۔

مالدار ہو کر کوئی کیا ہنکار کرے؟ جبکہ سب دھن دولت اُس کا ہی دیا ہوا ہے۔

اَت سُورا جے کوؤ کہاوے۔ پربھ کی کلا بِنا کہہ دھاوے۔

اگر کوئی بہت بڑا بہادر کہلاوے تو وہ پرماتما کی شکتی کے بغیر کہاں جا سکتا ہے۔

جے کو ہوئے بہے داتار۔ تِس دین ہار جانے گاوار۔

اگر کوئی دان دینے والا بن بیٹھے تو اُس کو دینے والا پرماتما اُسے بیوقوف سمجھے گا۔

جِس گُور پرساد تُوٹے ہوں روگ۔ نانک سو جن سدا اروگ۔۲۔

جس کا گورو کی مہربانی سے ہنکار دور ہو جاتا ہے وہ پُرش ہمیشہ ہی تندرست رہتا ہے۔

جِئوں مندر کو تھامے تھمن۔ تِئوں گُور کا سبد منہہ استھمن۔

جس طرح مکان کوستون تھامتا۔ (سہارا دیتا) ہے اُسی طرح گورو کا اُپدیش من کر ٹھہراتا ہے۔

جیئوں پاکھان ناو چڑھ ترے۔ پرانی گور چرن لگت نِستر ے۔

جس طرح بیڑی اُوپر چڑھ کر پتھر پانی سے تیر جاتا ہے۔ اسی طرح پُرش اپنے گورو کے چرنوں میں لگ کر سنسار سمندر سے تیر جاتا ہے۔

جیئوں اندھکار دِیپک پرگاس۔ گُور درسن دیکھ من ہوئے بِگاس۔

جس طرح اندھیرے میں چراغ روشنی کرتا ہے اسی طرح گورو کا درشن دیکھ کر من روشن ہوجاتا ہے۔

جیئوں مہا اُدیان مہہ مارگ پاوے۔ تیئوں سادُھو سنگ مِل جوت پرگٹاوے۔

جس طرح بھاری گھنے جنگل میں بھولا ہوا راستہ پالیوے۔ اسی طرح سادھ سنگت میں مل کر پرماتما کی جوت پرگٹ ہوتی ہے۔ یعنی یہ جگت ایک گھنا جنگل ہے اور اس میں ست سنگ راستہ ہے پرماتما کو ملنے کا۔

تِن سنتن کی باچھو دُھور۔ نانک کی ہر لوچا پُور۔۳۔

میں ان سنتوں کی چرن دھوڑ مانگتا ہوں اے پربھو! میری اچھا پوری کرو۔

من مُورکھ کاہے بِلا ئیئے۔ پُرب لکھے کا لِکھیا پائیئے۔

اے مُورکھ من! ورلاپ کیوں کرتا ہے؟ اپنے پچھلے کئے ہوئے کرموں کے لکھے ہوئے پھل پائے جاتے ہیں۔

دُوکھ سُوکھ پربھ دیون ہار۔ اور تیاگ تُو تِسہہ چتار۔

دُکھ اور سُکھ دینے والا پرماتما ہے اور سب کچھ چھوڑ کر تو اُس کو یاد کر۔

جو کچھ کرے سوئی سُکھ مان۔ بھُولا کاہے پھرہ اجان۔

جو کچھ پرماتما کرے اُسی کو اچھا کر کے مان۔ اے انجان تو کدھر بھولا پھرتا ہے۔

کوَن بست آئی تیرے سنگ ۔ لپٹ رہیو رس لوبھی پتنگ ۔

تیرے ساتھ کون سی چیز آئی تھی جو تو لوبھی پتنگے کی طرح مایا کے رس میں پھنس رہا ہیں ۔

رام نام جپ ہِردے ماہِ ۔ نانک پت سیتی گھر جاہِ ۔۴۔

رام کا نام ہردے میں جپنا کر ۔ تا کہ تو عزت کیساتھ اپنے گھر پرلوک میں جاویں ۔

جِس وکھر کو لین تو آیا ۔ رام نام سنتن گھر پائیا ۔

جس سودے کو تو لینے آیا ہیں وہ سودا رام نام کا سنتوں کے گھر سے پایا جاتا ہے ۔

تج ابھمان لیہُ من مول ۔ رام نام ہِردے مہہ تول ۔

ابھمان کو چھوڑ کر من دے کر اسے خرید لو ۔ رام کے نام کو ہردے میں بیچارو ۔

لاد کھیپ سنتہ سنگ چال ۔ اور تیاگ بِکھیا جنجال ۔

اِس سودے کی راس کو لاد کر سنتوں کیساتھ چلو ۔ اس کے علاوہ دیگر مایا کے دھندے چھوڑ دو ۔

دھن دھن کہے سبھ کوئے ۔ مُکھ اُوجل ہردرگہ سوئے ۔

تب سب کوئی تجھے شاباش کہے گا اور درگاہ میں مُنہ اُوجل ہوگا ۔

اِہ واپار وِرلا واپارے ۔ نانک تاکے سَد بلہارے ۔۵۔

یہ سودا کوئی برلا ہی خریدتا ہے ۔ گورو جی فرماتے ہیں میں اس کے ہمیشہ قربان جاتا ہوں ۔

چرن سادھ کے دھوئے دھوئے پیئو ۔ ارپ سادھ کو اپنا جیئو ۔

اے پُرش ! سادھو کے پاؤں دھو کر اُن کا چرنامت لو اور اپنا من سادھو کی بھینٹ کرو ۔

سادھ کی دُھور کرو اِسنان ۔ سادھ اُوپر جائیے قرُبان ۔

سادھو کی چرن دھوڑی سے اشنان کرو ۔ سادھو سے قربان جاؤ ۔

سادھ سیوا وڈبھاگی پائیے ۔ سادھ سنگ ہرکیرتن گائیے ۔

سادھوں کی سیوا بڑے بھاگوں سے پائی جاتی ہے ۔ سادھو کے ساتھ مل کر ہرئ کا کیرتن گاؤ ۔

انک بِگھن تے سادُھورا کھے۔ ہرگُن گائے امرت رس چاکھے۔

سادھو بیشمار کلیشوں سے رکھ لیتا ہے۔ ہری کے گُن گائن کر کے امرت رس پیو۔

اوٹ گہی سنتہہ درآیا۔ سرب سُوکھ نانک تہہ پائیا۔٦۔

جو سنتوں کا آسرا لیکر اُن کی شرن میں آتا ہے اُس نے سب طرح کے سُکھ پائے ہیں۔

مِرتک کو جیو النہار۔ بھُوکھے کو دیوت ادھار۔

مُردے کو پرماتما جیوانے والا ہے۔ بھوکھے کو بھوجن کا آسرا دینے والا ہے۔

سرب نِدھان جا کی درِسٹی ماہِ۔ پُرب لِکھے کا لہنا پاہِ۔

تمام خزانے جس کی نظر میں ہیں اُس سے جیو پچھلے لکھے ہوئے کرموں کا لینا لیتا ہے۔

سبھ کچھ تِس کا اوہ کرنے جوگ۔ تِس بِن دُوسر ہوا نہ ہوگ۔

سب کچھ پرماتما کا ہے اور وہ سب کچھ کرنے کے قابل ہے۔ اِس کے بغیر نہ کوئی دوسرا ہوا ہے اور نہ ہوگا۔

جپ جن سَد اسَد اَدِن رینی۔ سبھ تے اُوچ نِرمل اِہ کرنی۔

اے پُرش ہمیشہ کیلئے اُس کو دن رات یاد رکھ۔ سب سے بڑی یہی اچھی کارآمد بات ہے۔

کرِ کرِپا جِس کو نام دِیا۔ نانک سو جن نِرمل تھِئیا۔٧۔

مہربانی کر کے جس نے اس کو نام دیا ہے۔ وہی پُرش اُتم ہوا ہے۔

جاکے من گُور کی پرتیت۔ تِس جن آوے ہر پربھ چیت۔

جس کے من میں گورو کا بھروسہ ہے۔ اُس پُرش کو ہری پربھو من میں آتا ہے۔

بھگت بھگت سُنیئے تہہ لوے۔ جاکے ہِردے ایکو ہوئے۔

تین لوکوں میں اس کو پربھو کا بھگت سُنا جاتا ہے۔ جس کے ہردے میں ایک پربھو ہی ہووے۔

سچ کرنی سچ تا کی رہت۔ سچ ہِردے ستیہ مُکھ کہت۔

اُس کی کار بیوہار سچ والی ہے اور رہن سہن بھی سچ والی ہے۔ اُس کے ہردے میں سچ ہوتا ہے اور مُنہ سے بھی سچ کہتا ہے۔

ساچی درِسٹ ساچا آ کار۔ سچ ورتے ساچا پاسار۔

اُس کی نظر بھی سچی ہوتی ہے اور یہ جگت بھی سچا دکھائی دیتا ہے۔ سچ کا ہی برتاؤ کرتا ہے اور سچا ہی پھیلاؤ کرتا ہے۔

پار برہم جِن سچ کر جاتا۔ نانک سو جن سچ سماتا۔ ۸۔ ۱۵۔

جس نے پار برہم کو سچ کر کے جانا ہے وہ پُرش سچ رُوپ اور پرماتما میں سمایا ہے۔

سولویں اشٹ پدی

سلوک

رُوپ نہ ریکھ نہ رنگ کِچھ ترہ گن تے پربھ بھِّن۔

اُس پرماتما کا نہ کوئی رُوپ ہے نہ رنگ ہے۔ وہ پربھو تینوں گُنوں سے علیحدہ ہے۔

تِسہہ بُجھائے نانکا جِس ہووے سو پرسّن۔ ا۔

اپنا آپ وہ اُس کو سمجھاتا ہے جس پر وہ پرسّن (خوش) ہوتا ہے۔

اسٹ پدی

ابناسی پربھ من مہہ راکھ۔ مانکھ کی تُو پریت تیاگ۔

اے جیو ابناسی پربھو کو تو ہمیشہ من میں رکھو۔ دوسرے کسی پُرش کی پریت کرنی چھوڑ دے۔

تِس تے پرے ناہی کِچھ کوئے۔ سرب نِرنتر ایکو سوئے۔

اس پرماتما سے اوپر اور کوئی کچھ نہیں ہے۔ سب کے اندر باہر ایک وہی ہے۔

آپے بینا آپے دانا۔ گہر گنبھیر گہیر سُجانا!

وہ آپ ہی دیکھنے والا ہے اور آپ ہی جاننے والا ہے۔ وہ سریشٹ پربھو گہرا۔ اڈول اور اتھاہ ہے۔

پار برہم پرمیسر گوبند۔ کرپاندھان دیال بخسند۔

اے پار برہم گوبند پرماتما! اے مہربانی کے خزانے کرپالو اور بخشنے والے۔

سادھ تیرے کی چرنی پاؤ۔ نانک کے من اِہ انراو۔ ا۔

آپ کے سنتوں کے میں چرنوں میں پڑوں۔ میرے من میں یہی چاؤ ہے۔

منسا پوُرن سرنا جوگ۔ جو کرپائیا سوئی ہوگ۔

اِچھا پوری کرنے والے اور اپنی شرن میں رکھنے کے قابل جو کچھ اُس نے لیکھ میں پائیا ہے وہی ہوگا۔

ہرن بھرن جا کا نیتر پھور۔ تِس کا منتر نہ جانے ہور۔

مارنا اور جیوانا جس کے ایک آنکھ کے جھپکنے کے برابر ہے۔ اس کے من کا خیال کوئی دوسرا نہیں جانتا۔

اندرُوپ منگل سد جا کے۔ سرب تھوک سُنیئے گھر تا کے۔

جس کے ہمیشہ ہی آنند اور خوشی رہتی ہے۔ تمام پدارتھ اس کے گھر میں حاضر سُنے جاتے ہیں۔

راج مہہ راج جوگ مہہ جوگی۔ تپ مہہ تپیسر گرہست مہہ بھوگی۔

وہ راجوں میں راجہ اور جوگیوں میں جوگی ہے۔ تپسیوں میں بڑا تپسوی اور گرہستیوں میں پدارتھوں کے بھوگنے والا ہے۔

دھیائے دھیائے بھگتہہ سُکھ پائیا۔ نانک تِس پُرکھ کا کِنے انت نہ پائیا۔ ۲۔

اُس کو سِمر سِمر کے بھگت جن سُکھ حاصل کرتے ہیں اس اکال پُرکھ کا کسی نے شمار نہیں پایا۔

جا کی لیلا کی مِت ناہِ۔ سگل دیو ہارے اوگاہِ!

جس پر ماتما کی رچنا کی مِتی (حد بندی) نہیں ہو سکتی اُس کو تمام دیوتے بیچار کر ہار گئے ہیں۔

پِتا کا جنم کہ جانے پُوت۔ سگل پروئی اپنے سُوت۔

باپ کی پدائش کو بیٹا کیا جان سکتا ہے۔ تمام درشٹی اس نے اپنی شکتی کے دھاگے میں بندھی ہوئی ہے۔

سُمت گیان دھیان جِن دے۔ جَن داس نام دھیاویں سے۔

جن کو پر ماتما اچھی بدھی گیان اور دھیان دیتا ہے۔ وہی سیوک پُرش نام سمرتے ہیں۔

تِہہ گن مہہ جا کو بھرمائے۔ جنم مرے پھِر آوے جائے۔

جس کو تین (رجو۔ تمو۔ ستو) گنوں میں بھرما دیتا ہے۔ وہ جنم لیتے مرتے اور پھر پھر آتے جاتے رہتے ہیں۔

اُوچ نِیچ تِس کے استھان۔ جیسا جناوے تیسا نانک جان۔۳۔

اونچے اور نیچے سب اُس پر ماتما کے ہی استھان ہیں۔ جیسا کرم وہ کسی کو سمجھاتا ہے ویسا ہی وہ سمجھتا ہے۔

نانا رُوپ نانا جا کے رنگ۔ نانک بھیکھ کریہہ اِک رنگ۔

جس کی کئی طرح کی شکلیں اور کئی طرح کے رنگ ہیں لیکن کئی طرح کے رنگ کر کے آپ ایک رنگ میں ہی رہتا ہے۔

نانا بِدھ کینو بِستھار۔ پربھ ابناسی ایکنکار۔

کئی طریقوں سے اُس نے سرِشٹی کا پسارا کیا ہے۔ ابناسی پر ماتما آپ ایک سرُوپ ہی ہے۔

نانا چلت کرے کِھن ماہِ۔ پُور رہیو پُورن سبھ ٹھائے۔

وہ کئی طرح کے کوتک ایک چھِن میں کرتا ہے۔ وہ پورن پر بھو سب جگھوں میں بھر پور ہے۔

نانا بِدھ کر بنت بنائی۔ اپنی قیمت آپے پائی۔

سرشٹی کی رچنا اس نے کئی طرح بنائی ہے۔ اپنی قیمت اس نے آپ ہی پائی ہے یعنی اس کی بڑائی کی مہا کوئی نہیں کرسکتا۔

سبھ گھٹ تِس کے سبھ تِس کے ٹھاؤ۔ جپ جپ جیوے نانک ہرناؤ۔۴۔

تمام سریر اُس کے ہیں۔ سبھ جگہ اُس کی ہیں۔ گورو جی فرماتے ہیں کہ میں اُن کا نام لیکر جیتا ہوں۔

نام کے دھارے سگلے جنت۔ نام کے دھارے کھنڈ برہمنڈ۔

تمام جیو نام کے آسرے ہیں۔ دیس پردیس نام کے آسرے ہیں۔

نام کے دھارے سمرت بید پُوران۔ نام کے دھارے سُنن گیان دھیان۔

سمرتیاں بید اور پُوران نام کے آسرے ہیں۔ گیان کا سُننا اور دھیان کا لگانا بھی نام کے آسرے ہے۔

نام کے دھارے آگاس پاتال۔ نام کے دھارے سگل آکار۔

آکاش اور پاتال نام کے آسرے ہیں۔ تمام سرُوپ بھی نام کے آسرے ہیں۔

نام کے دھارے پُریاں سبھ بھون۔ نام کے دھارے اُدھرے سُن سرون۔

نام کے آسرے ہی تمام بھون اور پُریاں ہیں۔ کانوں سے سُن کر نام کے ساتھ کئی لوگ پار ہو گئے۔

کرِ کرپا جِس آپنے نام لائے۔ نانک چوتھے پدمہہ سو جن گت پائے۔۵۔

جن کو مہربانی کر کے اپنے نام میں لگالیتا ہے وہ پُرش تُریا پد میں پہنچ کر مکتی پالیتا ہے۔

رُوپ ست جا کا ست استھان۔ پُرکھ ست کیول پردھان۔

جس کا رُوپ ستیہ ہے اور ہر جگہ ستیہ ہے وہ ستیہ پُرکھ ہی کیول مُکھی ہے۔

کرتُوت سَت سَت جا کی بانی۔ سَت پُرکھ سب ماہِ سمانی۔

جس کی کرنی سچی ہے اور بانی بھی سچی ہے۔ وُہ پُرش سب میں وس رہا ہے۔

ست کرم جا کی رچنا ست۔ مُول ست ست اُتپت۔

جِس کا کرم ستیہ ہے۔ اُس کی رچنا (سرشٹی) ستیہ ہے۔ وہ سب کا مُول ستیہ ہے اور اُس کی پیدا کی ہوئی سرشٹی بھی ستیہ ہے۔

ست کرنی نِرمل نِرملی۔ جِسہہ بُجھائے تِسہہ سبھ بھلی۔

اُس کی کرنی (کام کرنے کی شکتی) ستیہ ہے اور شُدھ سے بھی شُدھ ہے۔ جس کو وہ سمجھاتا ہے اس کو سب اچھی لگتی ہے۔

ست نام پربھ کا سُکھدائی۔ بِسواس ست نانک گُور تے پائی۔ ۶۔

پربھُو کا ستیہ نام سُکھوں کا دینے والا ہے۔ گُورو جی فرماتے ہیں کہ اس بات کا سچا بھروسہ گُورو سے پایا جاتا ہے۔

سَت بچن سادھو اُپدیس۔ ست تے جن جا کے رِدے پرویس۔

سادھو کے بچن اور اُپدیش ستیہ ہیں۔ وہ پُرش بھی ستیہ ہیں جن کے ہردے میں یہ پرویش کرتے ہیں۔

ست نِرت بُوجھے جے کوئے۔ نام جپت تا کی گت ہوئے۔

اگر کوئی ستیہ کو اچھی طرح سے سمجھ لیوے تو اُس کی نام جپ کے مُکتی ہوتی ہے۔

آپ ست کِیا سبھ ست۔ آپے جانے اپنی مِت گت۔

پرماتما آپ ستیہ ہے اور جو اُس نے پیدا کیا ہے وہ بھی تمام ستیہ ہے اور وہ آپ ہی اپنی مریادہ کی جگتی کو جانتا ہے۔

جِس کی سِرشٹ سو کرنے ہار۔ اور نہ بُوجھ کرت بیچار۔

جِس کی یہ سرشٹی ہے وہی اس کو پیدا کرنے والا ہے اور کسی سے پوچھ کر (اس کو پیدا کرنے کی) صلاح نہیں کرتا۔

کرتے کی مِت نہ جانے کِیا۔ نانک جو تِس بھاوے سو ورتیا۔ ۷۔

پیدا کرنے والے کی مریادہ کو پیدا کیا ہوا نہیں جان سکتا۔ گُورو جی فرماتے ہیں کہ جو اُس پرماتما کو بھاتا ہے وہی ہوتا ہے۔

بِسمن بِسم بھئے بِسماد۔ جِن بُوجھیا تِس آیا سواد۔

حیرانگی سے حیران ہو کر حیران ہو گئے۔ جس نے اس کو سمجھ لیا اس کو ہی آنند آیا۔

پربھ کے رنگ راچ جن رہے۔ گُور کے بچن پدارتھ لہے۔

وہ پُرش پربھو کے رنگ میں لگ رہے ہیں اور گورو کے اُپدیش کے ذریعہ نام پدارتھ کو پالیتے ہیں۔

اوئے داتے دُکھ کاٹنہار۔ جا کے سنگ ترے سنسار۔

وہ داتے پُرش دکھوں کے کاٹنے والے ہوتے ہیں۔ جن کے ساتھ دُنیا پار ہو جاتی ہے۔

جن کا سیوک سو وڈ بھاگی۔ جن کے سنگ ایک لِولاگی۔

ایسے پُرش کا سیوک بڑے بھاگوں والا ہوتا ہے۔ ایسے پُرش کے ساتھ رہنے سے ایک پرماتما سے بِرتی لگ جاتی ہے۔

گُن گوبند کِیرتن جن گاوے۔ گُور پرسادنا نک پھل پاوے۔۸۔۱۶۔

جو پُرش پرماتما کے گُن گاتا اور کِیرتن کرتا ہے۔ گُورو جی کی کرپا سے وہ مکتی کا پھل حاصل کرتا ہے۔

ستارویں اشٹ پدی

سلوک

آدِ سچ جُگاد سچ۔ ہے بِھ سچ نانک ہوسی بِھ سچ۔۱۔

پہلے بھی سچ تھا۔ جگوں کے شروع میں بھی سچ تھا۔ اب بھی سچ ہے۔ گُورو جی فرماتے ہیں کہ آگے کو بھی سچ ہی ہوگا۔

اسٹ پدی

چرن ست ست پرسنہار۔ پُوجا ست ست سیو دار۔

پربھو کے پاؤں ستیہ ہیں اور اُن کو چھونے والا ستیہ ہے۔ پربھو کی پوجا ستیہ ہے اور پوجا کرنے والا بھی ستیہ ہے۔

درسن ست ست پیکھنہار۔ نام ست ست دھیاونہار۔

پرماتما کا درشن ستیہ ہے اور درشن دیکھنے والا بھی ستیہ ہے۔ نام ستیہ ہے اور نام دھیانے والا بھی ستیہ ہے۔

آپ ست ست سبھ دھاری۔ آپے گُن آپے گُن کاری۔

پربھو آپ ستیہ ہے اور اس کی دھارن کی ہوئی سرشٹی بھی ستیہ ہے آپ ہی وہ گُن روپ ہے اور آپ ہی گنوں کے کرنے والا ہے۔

سبد ست ست پربھ بکتا۔ سُرت ست ست جس سُنتا۔

شبد سچ ہے اور اُس کو کہنے والا بھی سچ ہے۔ اس کی سُرتی سچ ہے اور وہ بھی سچ ہے جو اُس کا جس سنتا ہے۔

بُوجھنہار کو ست سبھ ہوئے۔ نانک ست ست پربھ سوئے۔ ا۔

سمجھنے والے کو سب کچھ سچ ہوتا ہے۔ گُورو جی فرماتے ہیں کہ وہ پربھو ہمیشہ ہی سچ ہے۔

ست سرُوپ رِدے جن مانیا۔ کرن کراون تن مُول پچھانیا۔

جس نے ستیہ سروپ پربھو کو ہردے میں مانا ہے۔ اُس نے آپ کرنے والے اور دوسروں سے کرانے والے مُول پرماتما کو پہچان لیا ہے۔

جاکے رِدے بسواس پربھ آیا۔ تت گیان تس من پرگٹایا۔

جس کے ہردے میں پرماتما کی ستیہ شکتی کا بھروسہ آ گیا ہے اس کے من میں اصلیت کا

گیان پرگٹ ہو گیا ہے۔

بھے تے نِربھو ہوئے بسانا۔ جِس تے اُپجیا تِس ماہِ سمانا۔

وہ پُرش ڈر سے بیخوف ہو کر دُنیا میں رہتا ہے اور جس شکتی سے پیدا ہوا تھا اس میں مل جاتا ہے۔

بست ماہِ لے بست گڈائی۔ تا کو بھِن نہ کہنا جائی۔

اگر چیز میں چیز مل جاوے تو اُس کو علیحدہ چیز نہیں کہا جا سکتا۔

بُوجھے بُوجھنہار بِبیک۔ نارائن مِلے نانک ایک۔۲۔

اس گیان وچار کو کوئی سمجھنے والا ہی سمجھتا ہے جو پرماتما میں مل جاتا ہے۔ وہ ایک پرماتما روپ ہی ہو جاتا ہے۔ اُس کو پھر علیحدہ نہیں کیا جا سکتا ہے۔

ٹھاکر کا سیوک آگیا کاری۔ ٹھاکر کا سیوک سدا پُوجاری۔

پربھو کا سیوک اُس کے حکم پر رہتا ہے۔ پربھو کا سیوک ہمیشہ اُس کی پوجا کرتا ہے۔

ٹھاکر کے سیوک کے من پرتیت۔ ٹھاکر کے سیوک کی نِرمل رِیت۔

پرماتما کے سیوک کے من میں اُس کا بھروسہ ہوتا ہے۔ پرماتما کے بھگت کی کارگذاری شدھ ہوتی ہے۔

ٹھاکر کو سیوک جانے سنگ۔ پربھ کا سیوک نام کے رنگ۔

پرماتما کو اُس کا بھگت اپنے ساتھ جانتا ہے۔ پرماتما کا بھگت اُس کے نام کے رنگ میں رہتا ہے۔

سیوک کو پربھ پالنہارا۔ سیوک کی راکھے نِرنکارا!

بھگت کو پرماتما پالنے والا ہوتا ہے۔ اپنے بھگت کی پرماتما عزت رکھتا ہے۔

سو سیوک جِس دئیا پربھ دھارے۔ نانک سو سیوک سواس سواس سمارے۔۳۔

بھگت وہ ہے جس پر پرماتما کر پادرشٹی رکھتا ہے۔ گورو جی فرماتے ہیں وہ بھگت سواس

سواس پر ماتما کو یاد رکھتا ہے۔

اپنے جن کا پردہ ڈھاکے۔ اپنے سیوک کی سر پر راکھے۔

پر ماتما اپنے داس کا پردہ ڈھکتا ہے۔ اپنے داس کی ضرور عزت رکھتا ہے۔

اپنے داس کو دے وڈائی۔ اپنے سیوک کو نام جپائی۔

اپنے داس کو پر ماتما عزت دیتا ہے۔ اپنے سیوک سے نام جپاتا ہے۔

اپنے سیوک کی آپ پت راکھے۔ تا کی گت مِت کوئے نہ لاکھے۔

اپنے سیوک کی پر ماتما آپ عزت رکھتا ہے۔ اُس کی بڑائی کو کوئی نہیں جانتا۔

پر بھ کے سیوک کو کو نہ پہنچے۔ پر بھ کے سیوک اُوچ تے اُوچے۔

پر ماتما کے سیوک کو کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ پر ماتما کے سیوک اونچوں سے اُونچے ہوتے ہیں۔

جو پر بھ اپنی سیوا لایا۔ نانک سو سیوک۔ دہدس پر گٹایا۔ ۴۔

جس کو پر ماتما نے اپنی خدمت میں لایا ہے۔ وہ داس دس دشوں میں ظاہر ہو جاتا ہے۔

نِیکی کِیری مہہ کل راکھے۔ بھسم کرے لسکر کوٹ لاکھے۔

اگر پر ماتما چھوٹی کیڑی میں اپنی شکتی ڈال دیوے تو کروڑوں اور لاکھوں لشکروں کو راکھ کر دیتی ہے۔

جِس کا ساس نہ کاڈھت آپ۔ تا کو راکھت دے کر ہاتھ۔

لیکن جس کا سواس پر ماتما نہیں نکالتا اُس کو اپنا ہاتھ دیکر رکھ لیتا ہے۔

مانس جتن کرت بہُہ بھات۔ تِس کے کرتب بِرتھے جات۔

پُرش کئی طرح کے طریقے اختیار کرتا ہے۔ اُس کے کئے ہوئے کام بے فائدہ جاتے ہیں۔

مارے نہ راکھے اور نہ کوئے۔ سرب جِیا کا راکھا سوئے۔

نہ کوئی مارتا ہے اور نہ کوئی رکھ سکتا ہے۔ تمام جیوں کا وہ آپ ہی راکھا ہے۔

کاہے سوچ کریہہ رے پرانی۔ جپ نانک پربھ الکھ وڈانی۔۵۔

اے پرانی! فکر کس لئے کرتا ہے۔ایک الکھ اور اسچرج پربھو کا جاپ کر۔

بارنگ بار بار پربھ جپئیے۔ پی امرت اِہ من تن دھرپیئے۔

پرماتما کو لگاتار بار بار جپا کریں۔ نام سمرن کے امرت کو پی کر کے اس من اور سریر کو ترپت کریں۔

نام رتن جِن گورمکھ پایا۔ تِس کچھ اور ناہی درِسٹایا۔

جِس گورمکھ نے نام روُپی رتن کو حاصل کیا ہے۔اُس کو کوئی دوسری چیز نظر میں نہیں آتی۔

نام دھن نام روُپ رنگ۔ ناموسکھ ہر نام کا سنگ۔

اُس کا نام ہی دھن ہے اور نام ہی شکل وصورت ہے۔ نام کا ہی سکھ اور ہری نام کا سمرن ہی اُس کا ساتھی ہوتا ہے۔

نام رس جو جن ترپتانے۔ من تن نامہ نام سمانے۔

جو پُرش نام کے پریم میں ترپت ہوئے ہیں ان کے من اور سریر میں نام ہی نام سمایا رہتا ہے۔

اُوٹھت بیٹھت سووت نام۔ کہو نانک جن کے سد کام۔۶۔

اُٹھتے بیٹھتے اور سوتے ہوئے نام ہی لیتے رہیں۔اُن پرشوں کا ہمیشہ یہی کام ہوتا ہے۔

بولو جس جہبا دِن رات۔ پربھ اپنے جن کینی دات۔

پرماتما کا یش دِن رات زبان سے بولو۔اپنے سیوکوں پر پربھو نے یہ بخشش کی ہے۔

کریہہ بھگت آتم کے چائے۔ پربھ اپنے سیؤں رہے سمائے۔

وہ من کی خوشی سے بھگتی کرتے ہیں۔اپنے مالک پربھو کے ساتھ ملے رہتے ہیں۔

جو ہوآ ہووت سو جانے۔ پربھ اپنے کا حُکم پچھانے۔

جو ہوتا ہے اُس کو پربھو کی طرف سے ہوا جانتے ہیں۔ اس کو اپنے پربھو کا حکم سمجھتے ہیں۔

تِس کی مہما کون بکھانو۔ تِس کا گن کہہ ایک نہ جانو۔

اُس سیوک کی کونسی تعریف بیان کروں۔ اُس کا ایک گن بھی کہا نہیں جا سکتا۔

آٹھ پہر پربھ بسہہ حضور ے۔ کہو نانک سیئی جن پورے۔ ۷۔

جو آٹھوں پہر پرماتما کے حضور بستے ہیں۔ گورو جی فرماتے ہیں وہی پورن پُرش ہیں۔

من میرے تِن کی اوٹ لیہہ۔ من تن اپنا تِن جن دیہہ۔

اے میرے من! تو اُن کی شرن لے۔ ان پُرشوں کو اپنا من تن بھینٹ کر دے۔

جِن جن اپنا پربھو پچھاتا۔ سو جن سرب تھوک کا داتا۔

جِس پُرش نے اپنے مالک کو پہچان لیا ہے وہ پُرش سب پدارتھوں کا دینے والا ہوتا ہے۔

تِس کی سرن سرب سُکھ پاوہِ۔ تِس کے درس سبھ پاپ مٹاوہِ۔

اُس کی شرن میں پڑ کر تم سُکھ پاؤ گے۔ اُس کے درشن کر کے تمام پاپ مِٹ جائیں گے۔

اور سیانپ سگلی چھاڈ۔ تِس جن کی تُو سیوا لاگ۔

دیگر تمام چالاکیاں چھوڑ دو اور اُس پُرش کی سیوا میں لگ جاؤ۔

آون جان نہ ہووی تیرا۔ نانک تِس جن کے پُوجو سد پیرا۔ ۸۔ ۱۷

پھر تمہارا جنم مرن نہیں ہو گا۔ اُس پُرش کے ہمیشہ چرنوں کی پوجا کرو۔

اٹھارویں اشٹ پدی

سلوک

ست پُرکھ جِن جانیا ست گور تِس کا ناؤ۔

جِس نے ستیہ پُرکھ پرماتما کو سمجھ لیا ہے۔ اس کا نام ست گورو ہے۔

تِس کے سنگ سِکھ اُدھرے نانک ہر گُن گاؤ۔ا۔

اُس کے ساتھ سِکھ پار ہو جاتا ہے۔اے بھائی! تم ہری کے گُن گائن کرو۔

اسٹ پدی

ست گوُرسِکھ کی کرے پرتپال۔سیوک کو گور سدا دیال۔

ستگُورو سِکھ کی پالنا کرتا ہے۔اپنے سیوک اوپر گُورو ہمیشہ ہی مہربان ہوتا ہے۔

سِکھ کی گُور دُرمت مَل ہرے۔گوُر بچنی ہر نام اُچرے۔

اپنے سِکھ کی گُورو کھوٹی بُدھی ناش کر دیتا ہے۔سِکھ گُورو کے اُپدیش سے پرماتما کا نام جپتا ہے۔

ست گُور سِکھ کے بندھن کاٹے۔گُور کا سِکھ بِکار تے ہاٹے۔

ستگُورو اپنے سکھ کے جنم مرن کے بندھن کاٹ دیتا ہے۔گورو کا سکھ بُرے کاموں کو چھوڑ دیتا ہے۔

ست گُور سِکھ کو نام دھن دے۔گُور کا سِکھ وڈبھاگی ہے۔

اپنے سِکھ کو گُورو نام کا دھن دیتا ہے۔گُورو کا سِکھ بڑے بھاگوں والا ہے۔

ست گُور سِکھ کا ہلت پلت سوارے۔نانک ستگُور سِکھ کو جئیہ نال سمارے۔ا۔

ستگورو جی اپنے سِکھ کا لوک پرلوک سنوار دیتے ہیں۔گُورو جی فرماتے ہیں کہ ستگورو اپنے سِکھ کی دِل و جان سے سنبھال کرتے ہیں۔

گوُر کے گرہہ سیوک جو رہے۔گوُر کی آ گیا من میں سہے۔

جو سیوک گُورو کے گھر میں رہتا ہے۔اُس کو چاہیئے کہ گُورو کے حُکم کو سر ماتھے پرمانے۔

آپس کو کر کچھ نہ جناوے۔ہر ہر نام رِدے سَد دھیاوے۔

اپنے آپ کو کچھ نہ سمجھے۔ہردے میں پرماتما کا نام سمرن کرے۔

من اپنے ستگور کے پاس۔ تِس سیوک کے کارج راس۔

اپنا من ستگورو کو ہمیشہ کیلئے دے دیوے۔ اُس سیوک کے تمام کام دُرست ہو جاتے ہیں۔

سیوا کرت ہوئے نہکامی۔ تِس کو ہوت پراپت سوامی۔

سیوا کرتا ہوا جو بھی سیوک پھل کی اچھا نہیں کرتا اس کو اپنا مالک پرماتما حاصل ہوتا ہے۔

اپنی کِرپا جِس آپ کرے۔ نانک سو سیوک گُور کی مت لے۔۲۔

جِن اُوپر اپنی کرپا کرتا ہے وہ سیوک گورو کا اُپدیش لیتا ہے۔

بیس بِسوے گُور کا من مانے۔ سو سیوک پرمیسر کی گت جانے۔

جس سیوک اُوپر گُورو کا پورا پورا من مان جاوے وہ سیوک پرماتما کی لیلا جانتا ہے۔

سو ستگُور جِس رِدے ہرناؤ۔ انک بار گُور کو بل جاؤ۔

ستگورو وہ ہے جس کے ہردے میں پرماتما کا نام بستا ہے۔ ایسے گورو سے میں کئی بار قربان جاتا ہوں۔

سرب نِدھان جِیہ کا داتا۔ آٹھ پہر پاربرہم رنگ راتا۔

وہ تمام خزانوں اور زندگی کے دینے والا ہے۔ وہ آٹھوں پہر پرماتما کے رنگ میں رنگا رہتا ہے۔

برہم مہہ جن جن مہہ پاربرہم۔ ایکہہ آپ نہیں کچھ بھرم۔

پرماتما میں ایسا سیوک ہے اور سیوک میں پرماتما ہے۔ ایک آپ ہی ہے۔ اس میں کچھ بھرم نہیں ہے۔

سہس سیانپ لئیا نہ جائیے۔ نانک ایسا گُورو ڈبھاگی پائیے۔۳۔

ہزاروں عقلمندوں سے پایا نہیں جاتا۔ ایسا گورو بڑے بھاگوں سے مِلتا ہے۔

سپھل درسن پیکھت پُنیت۔ پرست چرن گت نِرمل رِیت۔

گورو کا درشن سپھل ہے۔ جس کو دیکھتے ہی من پوتر ہو جاتا ہے۔ گورو کے چرنوں کو چھونے

سے من کی مریادہ نرمل ہو جاتی ہے۔

بھیٹت سنگ رام گُن روے۔ پار برہم کی درگہ گوے۔

گورو کو مل کر پرماتما کے گُن گاتا ہے اور پرماتما کی درگاہ میں چلا جاتا ہے۔

سُنکر بچن کرن آ گھانے۔ من سنتو کھ آتم پتیانے۔

گورو کے اُپدیش سُن کر کان رّج جاتے ہیں من میں صبر اور آتما میں یقین آ جاتا ہے۔

پُورا گُورا کھئیو جا کا منتر۔ امرت درِسٹ پیکھے ہوئے سنت۔

وہ پورن گورو ہے جس کا ناش رہت اُپدیش ہے۔ جس کو امرت بھری نگاہ سے دیکھتا ہے وہ اچھا ہوتا ہے۔

گُن بے انت قیمت نہیں پائے۔ نانک جِس بھاوے تِس لئے مِلائے۔۴۔

گورو کے گُن بیشمار ہیں۔ اُن کی قیمت نہیں پائی جاتی۔ جس کو چاہے گورو اُس کو اپنے ساتھ مِلا لیتا ہے۔

جِہبا ایک اُستت انیک۔ ست پُرکھ پُورن بیبک۔

زبان ایک ہے اور پربھو کی صفتیں بیشمار ہیں۔ وہ ستیہ پُرکھ پُورن گیان والا ہے۔

کاہُو بول نہ پہچت پرانی۔ اگم اگوچر پربھ نِربانی۔

کسی بات سے بھی پُرش اُس کو پہنچ نہیں سکتا۔ وہ پربھو اگم اگوچر اور نِرلیپ ہے۔

نِراہار نِرویر سُکھدائی۔ تا کی قیمت کِنے نہ پائی۔

وہ بغیر بھوجن کھانے کے نِرویر اور سُکھ دینے والا ہے۔ اُس کی قیمت بیان نہیں کی جاسکتی۔

انک بھگت بندن نِت کریہہ۔ چرن کمل ہردے سمریہہ۔

بے شمار بھگت اُس کی ہمیشہ بندگی کرتے ہیں اور اُس کے چرن کملوں کو ہردے میں یاد کرتے ہیں۔

سد بلہاری ستگُو را پنے ۔ نا نک جس پر سا دا ایسا پر بھ جپنے ۔۵۔

اپنے گورو سے ہمیشہ قربان جاؤں جس کی کر پا سے ایسا پر ماتما کا سمرن پراپت ہوتا ہے۔

اِہ رس پاوے جن کوئے ۔ امرت پیوے امر سو ہوئے ۔

یہ ہری سمرن کا رس کوئی بر لا ہی پاتا ہے۔ جو اس امرت کو پیتا ہے وہ جنم مرن سے رہت ہو جاتا ہے۔

اُس پُرکھ کا ناہی کدے بنا س ۔ جا کے من پر گٹے گُن تا س ۔

اُس پُرش کا بھی کبھی ناش نہیں ہوتا ہے جس کے من میں پر ماتما پر گٹ ہو جاتا ہے۔

آ ٹھ پہر ہر کا نام لے ۔ سچ اُپدیس نا نک کو دے ۔

وہ آٹھوں پہر ہری کا نام لیتا ہے اور سچ کا اُپدیش اپنے سیوکوں کو دیتا ہے۔

موہ مایا کے سنگ نہ لیپ ۔ من مہہ را کھے ہر ہر ایک ۔

اُس کا مایا کے موہ کے ساتھ لگاؤ نہیں ہوتا۔ دِل میں ایک ہری ہر کو ہی رکھتا ہے۔

اندھکار دِیپک پر گا سے ۔ نا نک بھرم موہ دُکھ تہہ تے نا سے ۔۶۔

جہاں اندھیرے میں چراغ روشن ہو جائے وہاں سے بھرم موہ اور دُکھ دور ہو جاتے ہیں۔

تپت ماہِ ٹھاڈھ ورتائی ۔ اند بھئیا دُکھ ناٹھے بھائی ۔

تپتے ہوئے ہردے میں گورو جی نے ٹھنڈک ڈال دی ہے۔ اے بھائی! اب آنند ہو گیا ہے۔ دُکھ دور ہو گئے ہیں۔

جنم مرن کے مِٹے اندیسے ۔ سادُھو کے پُورن اُپدیسے ۔

اب جنم مرن کا فِکر مٹ گیا ہے۔ سنتوں کے پورن اُپدیش کر کے۔

بھو چُو کا نر بھو ہوئے بسے ۔ سگل بیادھ من تے کھَے نسے ۔

ڈر ختم ہو گیا ہے۔ بیخوف ہو کر رہتے ہیں۔ تمام روگ من سے ناش ہو کر دوڑ گئے ہیں۔

جس کا سا تن کر پا دھاری۔ سادھ سنگ جپ نام مُراری۔

جس کا یہ جیو تھا اُس نے اس پر کرپا کی ہے۔ سادھ سنگت میں پرماتما کا نام جپو۔

تھِت پائی چُوکے بھرم گون۔ سُن نانک ہر ہر جس سرون۔ ۷۔

ٹھہراؤ پالیا ہے۔ بھرم اور بھٹکن مِٹ گئے ہیں۔ پرماتما کا جس کانوں سے سُن کر (یہ بات ہوئی ہے)۔

نرِگُن آپ سرگُن بھی اوہی۔ کلا دھار جن سگلی موہی۔

آپ ہی نرگُن ہے اور آپ ہی سرگُن ہے۔ جس نے اپنی شکتی کر کے تمام سرشٹی موہی ہوئی ہے۔

اپنے چرت پربھ آپ بنائے۔ اپنی قیمت آپے پائے۔

اپنے کوتک پرماتما آپ ہی بناتا ہے اور اپنی قیمت وہ آپ ہی پاتا ہے۔

ہر بن دُوجا ناہی کوئے۔ سرب نرنتر ایکو سوئے۔

بغیر پرماتما کے دوسرا کوئی نہیں ہے۔ تمام کے اندر وہی ایک ہے۔

اوت پوت رویا رُوپ رنگ۔ بھئے پرگاس سادھ کے سنگ۔

تانے پیٹے کی طرح شکل وصورت میں مِلا ہوا ہے۔ سنتوں کی سنگت سے اُس کا پرکاش ہوتا ہے۔

رچ رچنا اپنی کل دھاری۔ انک بار نانک بلہاری۔ ۸۔ ۱۸۔

سرشٹی کی رچنا رچ کر اُس نے اپنی شکتی اُس میں رکھی ہوئی ہے۔ گورو جی فرماتے ہیں اُس سے بیشمار دفعہ بلہار جاتا ہوں۔

اُنیسویں اشٹ پدی

سلوک

ساتھ نہ چالے بِن بھجن بکھیا سگلی چھار۔

بھجن سمرن کے بغیر جیو کیساتھ درگاہ میں کچھ نہیں جاتا۔ یہ مایا کے پدارتھ تمام مٹی کے

برابر ہیں۔

ہر ہر نام کماونا نک اِہُ دھن سار۔ا۔

پرماتما کا نام سمرن کرنا ہی اصلی اور سریشٹ دولت ہے۔

اسٹ پدی

سنت جنا مِل کرو بیچار۔ ایک سمر نام آدھار۔

سنتوں کیساتھ مل کر بیچار کرو۔ ایک پرماتما کے نام سمرن کا سہارا لو۔

اور اُپاو سبھ میت بِسارو۔ چرن کمل رِدمہ اُر دھارو۔

اے دوست! دوسرے تمام حیلے وسیلے چھوڑ دو اور چرن کمل ہردے میں دھارن کرو۔

کرن کارن سو پربھ سمرتھ۔ درِڑھ کر گہو نام ہر وّتھ۔

پرماتما کرنے اور کرانے کے قابل ہے۔ اُس کے نام پدارتھ کو مضبوطی سے پکڑو۔

اِہ دھن سنچو ہووو بھگونت۔ سنت جنا کا نرمل منت۔

اس نام دھن کو اکٹھا کر کے نرمل ہو جاؤ۔ یہ سنتوں کا پوتر اُپدیش ہے۔۔

ایک آس راکھو من ماہِ۔ سرب روگ نانک مِٹ جاہِ۔ا۔

ایک پرماتما کی اوٹ من میں رکھو۔ تو تمام روگ دور ہو جاویں گے۔

جِس دھن کو چار کُنٹ اُٹھ دھاویں۔ سو دھن ہر سیوا تے پاویں۔

اے بھائی! جس دولت کے واسطے تم چاروں طرف دوڑتے پھرتے ہو۔ وہ دولت تم ہری کی بھگتی سے حاصل کر سکتے ہو۔

جِس سُکھ کو نت باچھیں مِیت۔ سو سُکھ ساڈھو سنگ پریت۔

اے دوست! جس آرام کو تو ہمیشہ ہی چاہتا ہیں وہ سُکھ سادھو کے ساتھ پریم رکھنے سے ملتا ہے۔

جِس سو بھا کو کر یہہ بھلی کرنی۔ سا سو بھا بھج ہر کی سرنی۔

جِس اپنی عزت کے لئے اچھے کام کرتا ہیں۔ اُس عزت کیلیے پر بھو کی شرن پکڑو۔

انک اُپاوی روگ نہ جائے۔ روگ مِٹے ہر اوکھدلائے۔

جو بیماری بے شمار اُپاؤں سے نہیں جاتی۔ وہ بیماری ہری کے نام کی دوائی سے دور ہو جاتی ہے۔

سرب نِدھان مہہ ہر نام نِدھان۔ جپ نانک درگہ پروان۔۲۔

تمام خزانوں میں ہری نام کا خزانہ بڑا ہے۔ جِس کو جپ کے جیو درگاہ میں منظور ہوتا ہے۔

من پر بودھو ہر کے نائے۔ دہدِس دھاوت آوے ٹھائے۔

پر ماتما کے نام کے ساتھ اپنے من کو سمجھاؤ۔ جس سے من دس طرفوں میں دوڑتا ہوا اپنے ٹھکانے ہردے میں آجاتا ہے۔

تا کو بِگھن نہ لاگے کوئے۔ جا کے رِدے بسے ہر سوئے۔

اس کو کوئی رکاوٹ نہیں پڑتی جس کے ہردے میں وہ ہری بستا ہے۔

کل تاتی ٹھانڈا ہرناؤ۔ سِمر سِمر سدا سُکھ پاؤ۔

کلجگ کی کارروائی گرم ہے اور ہری کا نام سرد ہے۔ نام کو سِمر سِمر کر ہمیشہ ہی سُکھ حاصل کرو۔

بھَو بِنسے پُورن ہوئے آس۔ بھگت بھائے آتم پرگاس۔

جموں کا ڈر ناش ہو جاتا ہے اور اُمیدیں پوری ہو جاتی ہیں۔ پریم سے بھگتی کرنے سے آتما پرکاش ہو جاتا ہے۔

تِت گھر جائے بسے ابناسی۔ کہہ نانک کاٹی جم پھاسی۔۳۔

اُس گھر میں (جہاں آتم پرکاش ہو جاتا ہے) پرماتما بس جاتا ہے۔ اس کی جموں کی پھانسی کاٹی جاتی ہے۔

تت بِچار کہے جن سا چا۔ جنم مرے سو کا چو کا چا۔

سچّا پُرش برہم کا بیچار کرتا ہے۔ وہ کچا پُرش ہے جو جنم لیتا اور مرتا رہتا ہے۔

آواگون مِٹے پربھ سیو۔ آپ تیاگ سرن گوردیو۔

دُنیا میں آنا اور جانا پرماتما کی بھگتی سے مِٹ جاتا ہے۔ اِس لئے اپنے آپ کا مان چھوڑ کر گورودیو کی شرن میں پڑو۔

اِیئو رتن جنم کا ہوئے اُدھار۔ ہر ہر سِمر پران آدھار۔

اِس طرح امولک جنم کا اُدھار ہو جاتا ہے۔ ہری پربھو کا سِمرن پرانوں کا آسرا ہے۔

انک اُپاو نہ چھُوٹن ہارے۔ سِمرت ساست بید بِچارے۔

بیشمار تدبیروں سے چھوٹا نہیں جا سکتا۔ سِمرتی شاستر اور بید بھی بیچارے ہیں۔

ہر کی بھگت کر ہو من لائے۔ من بنچھت نانک پھل پائے۔۴۔

اے بھائی! ہری کی بھگتی من لگا کر کرو۔ تب من مرضی کے پھل حاصل کرو گے۔

سنگ نہ چالس تیرے دھنا۔ تُو کیا لپٹاویں مُورکھ منا۔

تمہارے ساتھ دولت نہیں جائے گی۔ اے مورکھ من! تو اُسے کیوں چِمٹ گیا ہے۔

سُت مِیت کُٹنب ار بنتا۔ اِن تے کہو تُم کون سنا تھا۔

بیٹا۔ دولت۔ قبیلہ اور استری۔ تم بتاؤ! ان سے کون مددگار ہوتا ہے۔

راج رنگ مایا بِستھار۔ اِن تے کہو کون چھُٹکار۔

راج رنگ اور مایا کا پھیلاؤ۔ بتاؤ ان میں سے کون تمہارا چھٹکارا کرنے والا ہے؟

اس ہستی رتھ اسواری۔ جھُوٹھا ڈنف جھُوٹھ پاساری۔

گھوڑے۔ ہاتھی۔ رتھ اور دیگر سواری کا سامان یہ تمام جھوٹا دکھاوا ہیں اور جھوٹا ہی ان کا پاسارا ہے۔

جِن دِیئے تِس بُجھے نہ بِگانا۔ نام بِسارنا نک پچھتانا۔ ۵۔

جِس پرماتما نے سب کچھ دیا ہے اُس کو یہ گیانی سمجھتا نہیں اور نام کو بھول کر آخرکار پشچاتاپ کرتا ہے۔

گُورکی مَت تو لیہہ ایانے۔ بھگت بِنا بہُہ ڈُوبے سیانے۔

اے بال! تو گورو کی سکھشا دھارن کر۔ بھگتی کے بغیر بہت عقلمند ڈوب گئے ہیں۔

ہر کی بھگت کرہو من مِیت۔ نِرمل ہوئے تُمہارو چیت۔

اے پیارے! ہری کی بھگتی کرو۔ جِس سے تمہارا من شُدھ صاف ہووے۔

چرن کمل راکھہُ من ماہِ۔ جنم جنم کے کِل بِکھ جاہِ۔

پربھو کے چرن کملوں کو من میں راکھو۔ تمہارے جنم جنمانتروں کے پاپ چلے جائیں گے۔

آپ جپہُہ اورا نام جپاوہ۔ سُنت کہت رہت گت پاوہ۔

آپ نام جپو اور دوسروں کو جپاؤ۔ نام کو سُنتے۔ کہتے اور اُس میں رہتے ہوئے مُکتی پاؤ گے۔

سار بھُوت ست ہر کو ناؤ۔ سہج سُبھائے نانک گُن گاؤ۔ ۶۔

ہری کا ستیہ نام سب سے سریشٹ ہے۔ گورو جی فرماتے ہیں کہ ہری کے گُن سہج سبھاؤ ہی گاتے رہو۔

گُن گاوت تیری اُترس مَیل۔ بِنس جائے ہوَمے بِکھ پھَیل۔

ہری کے گُن گاتے گاتے تمہاری پاپوں کی میل اُتر جائیگی اور ہنکار کی پھیلی ہوئی زہر ناش ہو جائیگی۔

ہوہِ اچِنت بسَے سُکھ نال۔ ساس گراس ہر نام سمال۔

بے فِکر ہو کر پھر تم آرام سے بس گئے۔ سواس گراس ہری کا نام یاد کرو!۔

چھاڈ سیانپ سگلی منا۔ سادھ سنگ پاوہِ سچ دھنا۔

اپنے من کی تمام چترائی چھوڑ دو۔ سچا دھن سنتوں کی سنگت سے پاؤ گے۔

ہر پُونجی سنچ کرہو بِو ہار۔ اِیہا سُکھ درگہ جیَکار۔

ہری نام کی پونجی اکٹھی کر کے بیو پار کرو۔ اس سے یہاں آرام ملے گا اور درگاہ میں شاباش ملے گی۔

سرب نِرنترا ایکو دیکھ۔ کہونا نک جا کے مستک لیکھ۔ ۷۔

سب کے اندر ایک پرماتما کو ہی دیکھو۔ گورو جی فرماتے ہیں جس کے ماتھے کے اپنے بھاگ ہوں وہی ایسا ہوتا ہے۔

ایکو جپ ایکو صالاہِ۔ ایک سِمر ایکو من آہِ!

ایک پرماتما کو ہی سِمر اور اُس ایک کی ہی اُستتی کر۔ ایک کو ہی یاد کر اور ایک کو ہی من میں رکھو۔

ایکس کے گُن گاؤ اننت۔ من تن جاپ ایک بھگونت۔

ایک پرماتما کے ہی بے شمار گنوں کو گاؤ۔ من اور تن کر کے ایک پرماتما کو ہی جپو۔

ایکو ایک ایک ہر آپ۔ پُورن پُور رہیو پربھ بیاپ۔

ہری ایک آپ ہی آپ ہے۔ وہ پورن پربھو سب میں پورن ہو کر مل رہا ہے۔

انک بِستھار ایک تے بھئے۔ ایک ارادھ پراچھت گئے۔

سرشٹی کے بے شمار پھیلاؤ ایک پربھو سے ہوئے ہیں۔ اُس ایک کو یاد کر کے پاپ چلے گئے ہیں۔

من تن انتر ایک پربھ راتا۔ گوُر پرسا د نانک اِک جاتا۔ ۸۔ ۱۹۔

جِن کے من اور تن کے اندر ایک پرماتما کا پریم ہے۔ گورو جی فرماتے ہیں۔ گورو کی کرپا سے اُنہوں نے اس کو ایک جانا ہے۔

بِیسویں اشٹ پدی

سلوک

پھرت پھرت پربھ آیا پریا تو سرنائے۔

اے پربھو! میں پھرتا پھرتا آیا ہوں اور آپ کی شرن میں پڑا ہوں۔

نانک کی پربھ بینتی اپنی بھگتی لائے۔ا۔

میری یہی عرض ہے کہ اب مجھے اپنی بھگتی میں لگالو۔

اسٹ پدی

جاچک جن جاچے پربھ دان۔ کرِ کر پا دیوہ ہر نام۔

اے پربھو! یہ بھکھاری ایک دان مانگتا ہے۔ آپ کرپا کر کے اپنا نام دیوو۔

سادھ جنا کی مانگو دُھور۔ پار برہم میری سردھا پور۔

اس کے علاوہ سنتوں کی چرن دھوڑی مانگتا ہوں۔ اے پرماتما! میری اچھا پوری کرو۔

سدا سدا پربھ کے گن گاوو۔ ساس ساس پربھ تمہیں دھیاوو۔

میں ہمیشہ ہی آپ کے گُن گاتا رہوں۔ سواس سواس آپ کو ہی یاد کروں۔

چرن کمل سِئوں لاگے پرِیت۔ بھگت کرو پربھ کی نِت نیت۔

میری آپ کے چرن کملوں میں پریت لگ جائے۔ میں پربھو کی ہمیشہ ہی بھگتی کروں۔

ایک اوٹ ایکو آدھار۔ نانک مانگے نام پربھ سار۔ا۔

مجھے ایک کی اوٹ اور ایک کا ہی آسرا ہے۔ میں آپ کے ایک سریشٹ نام کو مانگتا ہوں۔

پربھ کی درسٹ مہاں سُکھ ہوئے۔ ہر رس پاوے برلا کوئے۔

پرماتما کی کرپا درشٹی سے بہت بڑا سکھ ہوتا ہے۔نام کا رس کوئی برلا ہی جانتا ہے۔

جِن چاکھیا سے جن ترِ پتانے۔ پُورن پرکھ نہیں ڈولانے۔

جس نے نام کے رس کو چکھا ہے وہ ترپت ہو گئے ہیں ۔وہ پورن پُرکھ ہو جاتے ہیں۔پھر ڈولتے نہیں۔

سبھُر بھرے پریم رس رنگ۔اُپجے چاؤ سادھ کے سنگ۔

پریم کے رنگ سے وہ لبالب بھر جاتے ہیں۔اُن کو ست سنگ میں بیٹھ کر چاؤ چڑھ جاتا ہے۔

پرے سرن آن سبھ تیاگ۔انتر پرگاس اندِن لو لاگ۔

دیگر سب کچھ چھوڑ کر سنتوں کی شرن آ پڑے ہیں۔ان کے اندر نام کا پرکاش ہو جاتا ہے۔ اور وہ رات دن پرماتما کے دھیان میں لگے رہتے ہیں۔

بڈبھاگی جپیا پربھ سوئے۔نانک نام رتے سُکھ ہوئے۔۲۔

اُس پرماتما کو بڑے بھاگوں والے جپتے ہیں۔گورو جی فرماتے ہیں۔نام میں پریم کرنے سے آتم سُکھ ہوتا ہے۔

سیوک کی منسا پُوری بھئی۔ستگُور تے نِرمل مت لئی۔

سیوا کرنے والے کی من کی اچھا پوری ہوگئی۔جب اُس نے ستگورو جی سے شبھ متی حاصل کرلی۔

جن کو پربھ ہوئیو دئیال۔سیوک کِنیو سدا نہال۔

سیوک اوپر پرماتما مہربان ہو گئے اور سیوک کو ہمیشہ کیلئے ہی نہال کردیا۔

بندھن کاٹ مُکت جن بھئیا۔جنم مرن دُوکھ بھرم گئیا۔

سیوک موہ مایا کے بندھن کاٹ کر آزاد ہو گیا۔اس کا جنم مرن کا دُکھ اور بھرم دور ہو گیا۔

اِچھ پُنی سر دھا سب پُوری۔رور ہیا سد سنگ حضُوری۔

خواہش پوری ہوگئی اور مُرادیں مکمل ہوگئیں۔ پرماتما ہمیشہ ہی انگ سنگ ملے ہوئے ہیں۔

جِس کا ساتن لِیا مِلائے۔ نانک بھگتی نام سمائے۔۳۔

جِس کا یہ سیوک تھا اس نے ہی اپنے ساتھ میل لیا۔ گورو جی فرماتے ہیں کہ بھگتی کر کے پُرش نام میں سماتا ہے۔

سو کِئیوں بِسرے جِہ گھال نہ بھانے۔ سو کیوں بِسرے جِہ کِیا جانے۔

وہ پرماتما کیوں بھُولے جو کسی کی محنت نہیں مارتا۔ وہ کیوں بھُولے جو ہمارے کئے ہوئے کاموں کو جانتا ہے۔

سو کیوں بِسرے جِن سب کِچھ دِیا۔ سو کیوں بِسرے جِہ جِیون جِیا۔

وہ کیوں بھولے جس نے ہمیں سب کچھ دیا ہے۔ وہ کیوں بھولے جو زندگی کی زندگی ہے۔

سو کیوں بِسرے جِہ اگن مہہ راکھے۔ گُور پرساد کو بِرلا لاکھے۔

وہ کیوں بھولے جو پیٹ کی اگنی میں حفاظت کرتا ہے۔ اس بات کو کوئی برلا ہی جانتا ہے۔

سو کیوں بِسرے جِہ بِکھ تے کاڈھے۔ جنم جنم کا ٹُوٹا گاڈھے۔

وہ کیوں بھولے جو مایا کے زہر سے باہر نکال لیتا ہے اور جنم جنمانتروں کا بچھڑا ہوا اپنے ساتھ میل لیتا ہے۔

گُور پُورے تت اِہے بُجھایا۔ پربھ اپنا نانک جن دھیائیا۔۴۔

پورے گورو نے یہ اصلیت اُن کو سمجھائی ہے۔ جن پرشوں نے اپنے مالک کو یاد کیا ہے۔

ساجن سنت کرہو اِہ کام۔ آن تیاگ جپہُ ہرنام۔

اے سنت پرشو! ایک کام یہ کرو کہ دیگر سب کچھ چھوڑ کر ہری کا نام جپو۔

سِمر سِمر سِمر سُکھ پاوہ۔ آپ جپہُ اورہ نام جپاوہ۔

بارنگبار سمرن کر کے سُکھ پاؤ۔ آپ نام جپو اور دوسروں کو نام جپاؤ۔

بھگت بھائے تریئے سنسار۔ بِن بھگتی تن ہوسی چھار۔

پریم سے بھگتی کر کے دُنیا سے تیرنا ہوتا ہے۔ بھگتی کے بغیر شریر مٹی ہو جائے گا۔

سرب کلیان سُوکھ نِدھ نام۔ بُوڈت جات پائے بِسرام۔

نام تمام سُکھوں اور مکتی کا خزانہ ہے۔ ڈوبتا ہوا نام جپنے سے بچاؤ پالیتا ہے۔

سگل دُوکھ کا ہووت ناس۔ نانک نام جپہُ گُن تاس۔۵۔

تمام دُکھوں کا ناش ہو جاتا ہے۔ گورو جی فرماتے ہیں اے بھائی! گنوں کا خزانہ نام جپو۔

اُپجی پریت پریم رس چاؤ۔ من تن انتر اِہی سواؤ۔

جس کے من میں پریت پیدا ہوئی ہے۔ اسی کے من میں پریم کا چاؤ چڑھدا ہے۔ اُس کے من اور سریر کے اندر یہی اچھا ہوتی ہے کہ (یہ آنند بنا رہے)

نیتر و پیکھ درس سُکھ ہوئے۔ من بِگسے سادھ چرن دھوئے۔

آنکھوں سے درشن دیکھ کر سُکھ ہوتا ہے۔ سنتوں کے چرن دھو کر من خوش ہوتا ہے۔

بھگت جنا کے من تن رنگ۔ بِرلا کوئے پاوے سنگ۔

بھگتوں کے من تن میں پریم کا رنگ ہوتا ہے۔ اُن کا ملاپ کوئی بِرلا ہی پاتا ہے۔

ایک بست دِیجے کر مئیا۔ گُور پرساد نام جپ لئیا۔

ایک پدارتھ (مُکتی) مجھے کرپا کر کے دیویں۔ گورو کی مہربانی سے میں نے نام جپنا کیا ہے۔

تا کی اُپما کہی نہ جائے۔ نانک رہیا سرب سمائے۔۶۔

اُس کی وڈیائی بیان نہیں ہو سکتی۔ وہ تمام میں سما رہا ہے۔

پربھ بخسند دِین دیال۔ بھگت وچھل سدا کِرپال۔

اے غریبوں پر دیا کرنے والے بخشنہار پربھو! بھگتوں کے پیارے ہمیشہ کرپا کرنے والے۔

انا تھ ناتھ گوبند گوپال۔ سرب گھٹا کرت پرتپال۔

اے اناتھوں کے مالک گوبند گوپال۔ آپ تمام جیوں کی پالنا کرتے ہیں۔

آدپُرکھ کارن کرتار۔ بھگت جنا کے پران ادھار۔

اے سب کے مول سرشٹی کے کرنے والے کرتا پُرکھ بھگتوں کے پرانوں کے سہارے۔

جو جو جپے سو ہوئے پُنیت۔ بھگت بھائے لاوے من ہیت۔

آپ کو جو کوئی جپتا ہے وہ پوتر ہو جاتا ہے۔ وہ آپ کی بھگتی بھاونا میں من سے پریم لگاتا ہے۔

ہم نِرگُنیار نیچ اجان۔ نانک تُمری سرن پُرکھ بھگوان۔ ۷۔

ہم گنوں کے بغیر نیچ اور اگیانی ہیں اے بھگوان! ہم آپ کی شرن ہیں۔

سرب بیکنُٹھ مُکت موکھ پائے۔ ایک نِمکھ ہر کے گُن گائے۔

وہ تمام بیکنٹھ مُکتی اور آزادی پالیتا ہے جو ایک چھن بھر ہری کے گُن گاتا ہے۔

انک راج بھوگ بڈیائی۔ ہر کے نام کی کتھا من بھائی۔

بیشمار بڑھیا پدارتھ اور عزت اس کو حاصل ہو جاتے ہیں جس کے من میں ہری کی کتھا اچھی لگتی ہے۔

بہُہ بھوجن کاپر سنگیت۔ رسنا جپتی ہر ہر نیت۔

اُس کو بہت طرح کے بھوجن کپڑے اور گانے حاصل ہوتے ہیں جس کی زبان ہمیشہ پرماتما کا نام لیتی رہتی ہے۔

بھلی سو کرنی سو بھا دھنونت۔ ہِردے بسے پُورن گورمنت۔

وہ نیک کمائی عزت اور دولت والا ہے۔ جس کے ہردے میں پورے گورو کا اُپدیش بستا ہے۔

سادھ سنگ پربھ دیہُہ نواس۔ سرب سُوکھ نانک پرگاس۔ ۸۔ ۲۰۔

اے پربھو۔ مجھے سنتوں کی سنگت میں رہنا بخش جہاں تمام سُکھوں کا پرکاش ہوتا ہے۔

اکیسویں اشٹ پدی

سلوک

سرگُن نرگُن نرنکار سُن سمادھی آپ۔

وہ بغیر وجود کے پرماتما آپ ہی تین گُنوں والا ہے اور آپ ہی تین گُنوں کے بغیر ہے۔ وہ آپ ہی یکسو سمادھی والا ہے۔

آپن کیا نانکا آپے ہی پھر جاپ۔ ا۔

اپنے کیئے ہوئے جگت میں آپ ہی اپنا جاپ کرتا ہے۔

اسٹ پدی

جب اکار اِہ کچھ نہ درِسٹیتا۔ پاپ پُن تب کہہ تے ہوتا۔

جب اِس سرشٹی کا کوئی وجود نظر نہیں آتا تھا تو پاپ اور پُن کس سے ہوتے تھے۔

جب دھاری آپن سُن سمادھ۔ تب بیر برودھ کس سنگ کمات۔

جب پرماتما نے آپ سُن سمادھی لگائی ہوئی تھی۔ تب ویر اور وِرودھ (دشمنی اور برخلافی) کون کس کے ساتھ کرتا تھا؟

جب اِس کا برن چِھن نہ جاپت۔ تب ہرکھ سوگ کہو کسے بیاپت۔

جب اس جگت کا رنگ روپ دکھائی نہیں دیتا تھا تب بتاؤ خوشی اور غمی کس کو ہوتی تھی؟

جب آپن آپ آپ پاربرہم۔ تب موہ کہا کس ہووت بھرم۔

جب پاربرہم اپنے آپ میں آپ ہی تھا تب موہ کہاں تھا۔ اور بھرم کس کو ہوتا تھا؟

آپن کھیل آپ ورتیجا۔ نانک کرنے ہار نہ دُوجا۔ ا۔

اپنا کھیل وہ آپ ہی کرنے والا ہے۔ گورو جی فرماتے ہیں کہ دوسرا کوئی (ایسا کھیل سرشٹی

کا) کرنے والا نہیں ہے۔

جب ہووت پربھ کیول دھنی۔ تب بندھ مُکت کہو کس کو گنی۔

جب ایک پرماتما ہی اکیلا ہوتا ہے تب بتاؤ کس کو بندھن ہیں اور کس کو خلاص ہوا کہا جائے۔

جب ایکہہ ہراگم اپار۔ تب نرک سُرگ کہو کون اوتار۔

جب اگم اور اپار پرماتما ایک ہی تھا تب بتاؤ نرکوں اور سُرگوں میں کون پڑتا تھا۔

جب نرگن پربھ سہج سُبھائے۔ تب سِوسکت کہو کِت ٹھائے۔

جب بغیر وجُود کے پربھواڈول اوستھا میں تھا تب بتاؤ ایشور اور مایا کس جگہ تھے۔

جب آپہہ آپ اپنی جوت دھرے۔ تب کون نڈر کون کت ڈرے۔

جب پرماتما آپ ہی اپنی جوتی میں پُرش تھا تب بغیر ڈر کے کون تھا۔ کون کس سے ڈرتا تھا؟

آپن چلت آپ کرنے ہار۔ نانک ٹھاکر اگم اپار۔۲۔

اپنے کوتک پرماتما آپ ہی کرنے والا ہے۔ گورو جی کہتے ہیں وہ مالک اگم واپار ہے۔

ابناسی سُکھ آپن آسن۔ تہہ جنم مرن کہو کہاں بناسن۔

جب ابناسی پربھواپنے سُکھ آسن (دھندکار اوستھا) میں تھا۔ جنم مرن اور ناش ہونا کہاں تھے؟

جب پُورن کرتا پربھ سوئے۔ تب جم کی تراس کہو کِس ہوئے۔

جب وہی ایک پورن پربھو تھا تب بتاؤ جموں کا ڈر کس کو ہوتا تھا؟

جب ابگت اگوچر پربھ ایکا۔ تب چِتر گُپت کِس پُوچھت لیکھا۔

جب ابگت اور اگوچر پربھو ایک ہی تھا تب چتر اور گُپت لیکھا نہیں پوچھتے تھے؟

جب ناتھ نرنجن اگوچر اگادھے۔ تب کوَن چھُٹے کوَن بندھن بادھے۔

جب وہ مالک اگوچر اور اگادھ تھا تب کون چھوٹتا تھا اور کون بندھن میں باندھا جاتا تھا۔

آپن آپ آپ ہی اچر جا۔ نانک آپن رُوپ آپ ہی اُپر جا۔۳۔

جب اچرج روپ پر ماتما آپ ہی اپنے آپ میں تھا۔ گورو جی فرماتے ہیں کہ اپنے روپ (پرکاش) سے وہ آپ ہی پیدا (پرکاش) ہوا۔

اس پوڑی میں آئے مشکل الفاظ۔ سرگن۔ مایاوادی سرشٹی کے روپ میں۔ نرگن۔ شُدھ پرکاش روپ برہم۔ اگم۔ جس تک عقل نہ پہنچ سکے۔ ابناشی۔ جو کبھی ناش نہ ہو۔ ابگت۔ جو جانا نہ جاسکے۔

اگوچر۔ جس کو آنکھ۔ کان۔ ناک وغیرہ محسوس نہ کرسکیں۔

اگادھ۔ جس کے ہاتھ (تھاہ) نہ آئے۔

جہہ نرمل پُرکھ پُرکھ پت ہوتا۔ تہہ بن میل کہو کیا دھوتا۔

جہاں پُرشوں کا مالک پوتر پُرش آپ ہی تھا وہاں بتاؤ میل کے بغیر کوئی کیا دھوتا تھا؟ یعنی اُس وقت میل والا پاپی پُرش تو کوئی ہے ہی نہیں تھا پھر پاپ کون کس کے کاٹتا تھا؟

جہہ نرنجن نرنکار نربان۔ تہہ کون کو مان کون ابھمان۔

جہاں مایا رہت سروپ اور دُکھ رہت تھا وہاں کس کو عزت ملتی تھی اور کس کی بے عزتی ہوتی تھی؟

جہہ سرُوپ کیول جگدیس۔ تہہ چھل چھِدر لگت کہو کیس۔

جہاں جگت کے مالک کا ہی ایک سروپ تھا وہاں دھوکا اور گناہ کس کو لگتا تھا؟

جہہ جوت سرُوپی جوت سنگ سماوے۔ تہہ کسے بھُوکھ کون ترپتاوے۔

جہاں جوتی سروپ اپنی جوت میں ہی سما رہا ہو وہاں کس کو بھوک لگتی تھی اور اُس کو کون کھِلاتا تھا؟

کرن کراون کرنے ہار۔ نانک کرتے کا ناہِ سُمار۔۴۔

آپ کرنے والا اور دُوسروں سے کرانے والا وہی کرتا ہے۔ اُس کرتے کا کوئی انت نہیں ہے۔

جب اپنی سوبھا آپن سنگ بنائی۔ تب کون مائے باپ مِتر سُت بھائی۔

جب اُس نے اپنی سوبھا اپنے ساتھ ہی بنائی ہوئی تھی یعنی جب وہ آپ ہی آپ پرکاش مان تھا تب اس وقت کون کسی کا ماں باپ دوست بیٹا اور بھائی تھا۔

جھہ سرب کلا آپھہ پربین۔ تہہ بید کتیب کہا کوو چین۔

جہاں وہ خود ہی تمام شکتیوں کا جاننے والا تھا تب وید اور دیگر مذہب کی کُتب کو کوئی کہاں جانتا تھا؟

جب آپن آپ آپ اُردھارے۔ تو سگن اپ سکن کہا بیچارے۔

جب وہ اپنے آپ میں آپ ہی استھت تھا تو اچھے اور بُرے شگن کون بیچارتا تھا۔

جھہ آپن اُوچ آپن آپ نیرا۔ تہہ کون ٹھاکر کون کہیئے چیرا۔

جہاں آپ ہی وہ اونچا ہو اور آپ ہی نزدیک ہو تب کون مالک اور کون سیوک بیان کریں یعنی جب وہ تمام جگہ آپ ہی آپ ہو تو پھر نہ کوئی مالک ہوگا اور نہ کوئی سیوک ہوگا۔

بِسمن بِسم رہے بِسماد۔ نانک اپنی گت جانہہ آپ۔ ۵۔

جیو حیران سے حیران پریشان ہو رہے ہیں۔ اے پربھو! آپ اپنی حالت کو آپ ہی جانتے ہیں۔

جھہ اچھل اچھید ابھید سمایا۔ اُوہا کِسے بیاپت مایا۔

جہاں وہ نہ چھلے جانے والا۔ نہ کاٹے جانے والا۔ کسی کے بھید (راز) میں نہ آنے والا آپ ہو وہاں مایا کِس کو اثر کرتی ہے۔

آپس کو آپہہ آدیس۔ تہہ گُن کا ناہی پرویس۔

جہاں اپنے آپ کو آپ ہی نمسکار کرتا ہے وہاں تین (رجو۔ تمو۔ ستو) گُنوں کا دخل نہیں ہے۔

جھہ ایکہہ ایک ایک بھگونتا۔ تہہ کون اچِنت کِس لاگے چنتا۔

جہاں ایک آپ ہی اکیلا بھگوان ہو وہاں کون بے فکر اور کس کو فکر لگتا ہے۔

جہہ آپن آپ آپ پتیارا۔ تہہ کوَن کتھے کوَن سُننے ہارا۔

جہاں اپنے آپ کو آپ ہی بھروسہ دینے والا ہو وہاں کہنے والا کون اور سُننے والا کون؟

بہُہ بے انت اُوچ تے اُوچا۔ نانک آپس کو آپہہ پہُوچا۔۶۔

پرماتما بہت بے انت اور اونچے سے اونچا ہے۔ اپنے آپ کو وہ آپ ہی پہنچتا ہے۔

جہہ آپ رچئو پرپنچ اکار۔ تہہ گُن مہہ کینو بستھار۔

جب اُس نے سرشٹی کا وجود آپ بنایا تب تین گُنوں کا پھیلاؤ کر دیا۔

پاپ پُن تہہ بھئی کہاوت۔ کوئ نرک کوئ سُرگ بنچھاوت۔

تب پاپ اور پُن کی بات چل پڑی کوئی نرک اور کوئی سورگ کا اچھا وان ہو گیا۔

آل جال مایا جنجال۔ ہوَمے موہ بھرم بھے بھار۔

گھروں کے بندھن اور مایا کے جھگڑے شروع ہو گئے۔ ہنکار۔ موہ اور بھرم کے بھار سر پر پڑ گئے۔

دُوکھ سُوکھ مان اپمان۔ انک پرکار کیئو بکھیان۔

دُکھ سُکھ عزت اور بے عزتی بیشمار طرح کے بیان ہونے لگ پڑے ہیں۔

آپن کھیل آپ کر دیکھے۔ کھیل سنکوچے تو نانک ایکے۔۷۔

اپنا کھیل آپ ہی کر کے دیکھتا ہے۔ جب اپنے کھیل کو اکٹھا کرتا ہے تو پھر ایک کا ایک آپ ہی رہ جاتا ہے۔

جہہ ابگت بھگت تہہ آپ۔ جہہ پسرے پاسار سنت پرتاپ۔

جہاں پرماتما کا بھگت ہے وہاں پرماتما آپ ہے۔ جہاں پاسار اپسارتا ہے۔ وہاں سنتوں کا پرتاپ ہوتا ہے۔

دُوہُو پاکھ کا آپے دھنی۔ اُن کی سوبھا اُنہُوں بنی۔

دونوں طرف کا آپ ہی مالک ہے۔ اُس کی شوبھا اُس کو ہی بن آتی ہے۔

آپہہ کوَتک کرے اند چوج۔ آپہہ رس بھوگن نِر جوگ۔

آپ ہی کئی طرح کے رنگ تماشوں کے کھیل کرتا ہے۔ آپ ہی نرلیپ ہو کر موں کو بھوگتا ہے۔

جِس بھاوے تِس آپن نائے لاوے۔ جِس بھاوے تِس کھیل کھِلاوے۔

جِس کو چاہے اُس کو اپنے نام میں لگا لیتا ہے۔ جس کو چاہے اُس کو مایا کے کھیلوں میں کھیلاتا ہے۔

بےسُمار اتھاہ اگنت اتولے۔ جِیو بُلاوو تیو نانک داس بولے ۸۔۲۱۔

اے بیشمار اتھاہ گنتی رہت اور تول رہت پربھوُ! جس طرح آپ بلاتے ہو اسی طرح جیو بولتا ہے۔

بائیسویں اشٹ پدی

سلوک

جیئہ جنت کے ٹھاکرا آپے ورتنہار۔

اے چھوٹے بڑے جنوں کے مالک تو آپ ہی برتاؤ کرنے والا ہیں۔

نانک ایکو پسریا دُوجا کہہ درِسٹار۔۱۔

گورو جی فرماتے ہیں تو ایک ہی تمام میں پھیلا ہوا ہیں۔ دوسرا کوئی نظر نہیں آتا۔

اسٹ پدی

آپ کتھے آپ سُننے ہار۔ آپہہ ایک آپ بِستھار۔

آپ ہی کہتا ہے اور آپ ہی سُننے والا ہے۔ آپ ہی ایک ہے اور آپ ہی انیک روپ میں پھیلا ہوا ہے۔

جا تِس بھاوے تا سِرسٹ اُپائے۔ آپنے بھانے لئے سمائے۔

جب اُس کو منظور ہو تو سرشٹی پیدا کرتا ہے۔ پھر اپنے حُکم میں ہی ناش کر دیتا ہے۔

تُم تے بھِن نہیں پکھ ہوئے۔ آپن سُوت سبھ جگت پروئے۔

پرماتما سے علیحدہ کچھ نہیں ہوتا۔ اُس نے اپنے حُکم کے دھاگے میں تمام جگت کو باندھا ہوا ہے۔

جا کو پربھ جی آپ بُجھائے۔ سچ نام سوئی جن پائے۔

جِس کو پربھو آپ ہی سمجھاتا ہے وہی پُرش سچا نام حاصل کرتا ہے۔

سو سم درسی تت کا بیتا۔ نانک سگل سِرسٹ کا جیتا۔ ۱۔

وہی پُرش سب کو ایک نظر سے دیکھنے والا اور برہم کے جاننے والا ہوتا ہے۔ گورو جی فرماتے ہیں وہ تمام دُنیا کے جیتنے والا ہوتا ہے۔

جیئہ جنتر سبھ تا کے ہاتھ۔ دِین دئیال اناتھ کو ناتھ۔

بڑے چھوٹے جیو تمام اُس کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ غریبوں پر رحم کرنے والا اور بے مالکوں کا مالک ہے۔

جِس راکھے تِس کوئے نہ مارے۔ سو مُوآ جِس منہُہ بِسارے۔

جِس کو وہ راکھے اُس کو کوئی دوسرا نہیں مار سکتا۔ وہ مر جاتا ہے جس کو پرماتما اپنے من سے بھلا دیتا ہے۔

تِس تج اور کہاں کو جائے۔ سبھ سِر ایک نرنجن رائے۔

اُس پرماتما کو چھوڑ اور کوئی کہاں جائے۔ تمام کے سروں پر وہی ایک پرماتما ہے۔

جیئہ کی جُگت جا کے سب ہاتھ۔ انتر باہر جانہُہ ساتھ۔

تمام جیوں کی مریادہ جس کے ہاتھ میں ہے اُس کو ہی اندر باہر سمجھو۔

گُن ندھان بے انت اپار۔ نانک داس سد بلہار۔ ۲۔

وہ گُنوں کا خزانہ ہے۔ بے انت اور پار اوار رہت ہے۔ سیوک اس سے ہمیشہ قربان جاتے ہیں۔

پُورن پُورر ہے دئیال۔ سبھ اُوپر ہووت کرپال۔

مہربان پرماتما پوری طرح پری پورن ہے تمام اُوپر وہ مہربان ہوتا ہے۔

اپنے کرتب جانے آپ۔ انتر جامی رہیو بیاپ۔

اپنے کام وہ آپ ہی جانتا ہے۔ سب کے دِل کے جاننے والا پری پورن ہو رہا ہے۔

پرتپالے جِیئن بہُہ بھات۔ جو جو رچیو سو تِسے دھیات۔

جیوں کی کئی طرح سے پالنا کرتا ہے۔ جو جو بھی جیو اُس نے پیدا کیا ہے وہ اُس کو ہی یاد کرتا ہے۔

جِس بھاوے تِس لئے مِلائے۔ بھگت کریہہ ہر کے گُن گائے۔

جس کو چاہے اُسے اپنے ساتھ میل لیتا ہے۔ وہ بھگتی کر کے اور ہری کے گُن گاتے ہیں۔

من انتر بِسواس کر مانیا۔ کرنہار نانک اِک جانیا۔ ۳۔

انہوں نے اپنے من میں بھروسہ کر کے اس کو مانا ہے اور اپنے پیدا کرنے والے اُس ایک کو جانا ہے۔

جن لاگا ہر ایکے نائے۔ تِس کی آس نہ برتھی جائے۔

جو پُرش ہری کے نام میں لگ گیا ہے اُس کی خواہش بے فائدہ نہیں جاتی۔

سیوک کو سیوا بن آئی۔ حُکم بُوجھ پرم پد پائی!

سیوک کو سیوا کرنی ہی لازمی ہے۔ حُکم کو مان کر ہی اُونچی جگہ پائی جاتی ہے۔

اِس تے اُوپر نہیں بیچار۔ جا کے من بسیا نرنکار۔

اس بات کے اُوپر اور کوئی بیچار نہیں ہے۔ جِس کے من میں پرماتما بسا ہے۔

بندھن توڑ بھئے نِرویر۔ اندِن پُوجہہ گُور کے پیر۔

جو دُنیا کے بندھن توڑ کر نِروَیر ہو گئے ہیں اور رات دن گورو جی کے پاؤں پوجتے ہیں۔

اِہ لوک سُکھیئے پرلوک سُہیلے۔ نانک ہر پربھ آپہہ میلے۔۴۔

اِس لوک میں سُکھی ہوتے ہیں اور پرلوک میں آرام سے رہتے ہیں۔ گورو جی فرماتے ہیں وہ ہری پربھو نے آپ اپنے ساتھ میل لئے ہیں۔

سادھ سنگ مِل کرہو انند۔ گُن گاوہو پربھ پرمانند۔

سنتوں کی سنگت میں مِل کر آتمک خوشی کرو۔ پرم (بڑے) آنند کے گھر پربھو کے گُن گاؤ۔

رام نام تت کرہو بیچار۔ دُرلبھ دیہہ کا کرہو اُدھار۔

رام کے نام کا بیچار کرو اور نایاب اِنسانی جسم کا نِستارا کرو۔

امرت بچن ہر کے گُن گاؤ۔ پران ترن کا ایہی سواو۔

پرماتما کے امر کرنے والے گُن گاؤ۔ جیو کے اُدھار کرنے کا یہی لابھ ہے۔

آٹھ پہر پربھ پیکھو نیرا۔ مِٹے اگیان بنسے اندھیرا۔

پرماتما کو آٹھوں پہر ہی نزدیک سمجھو۔ اس سے گیان کا اندھیرا دور ہو جائے گا۔

سُن اُپدیس ہردے بساوُہ۔ من اِچھے نانک پھل پاوُہ۔۵۔

اُپدیش کو سُن کر من میں بساؤ۔ من کے منورتھ پُورے کرلو گے۔

ہلت پلت دوئے لیہو سوار۔ رام نام انتر اُردھار۔

لوک اور پرلوک دونوں سنوار لو۔ رام کا نام ہردے میں دھارن کرو۔

پُورے گُور کی پُوری دِیکھیا۔ جِس من بسے تِس ساچ پریکھیا۔

پُورن گورو کی سکھیا پوری ہوتی ہے۔ جِس کے من میں یہ ٹھہر جاوے۔ اُس نے اس سچ کو جانا ہے۔

من تن نام جپہہ لِو لائے۔ دُوکھ درد من تے بھَو جائے۔

اے بھائی! من تن کر کے لگا تار نام کا سمرن کرو۔ دُکھ تکلیف اور ڈر من سے دور ہو جائے گا۔

سچ واپار کر ہو واپاری۔ در گہہ نبہے کھیپ تُماری۔

اے بیو پاریو! سچ کا بیوہار کرو تا کہ درگاہ میں تمہاری پونجی سرے چڑھ جائے۔

ایکا ٹیک رکھہُ من ماہِ۔ نانک بہُر نہ آوِہ جاہِ۔۶

من میں ایک کی اوٹ رکھو۔ پھر تمہارا دوبارہ آنا جانا نہ ہوگا۔

تِس تے دُور کہا کو جائے۔ اُبرے راکھنہار دھیائے۔

اُس پرماتما سے کوئی دور کہاں چلا جائے گا۔ اُس حفاظت گار پربھو کو یاد کر کے ہی کوئی بچ سکتا ہے۔

نِربھو جپے سگل بھو مِٹے۔ پربھ کِرپا تے پرانی چھُٹے۔

بے خوف پرماتما کو سمرے تو تمام ڈر دور ہو جاتے ہیں۔ پرماتما کی مہربانی سے جیو ڈر سے چھوٹتا ہے۔

جِس پربھ راکھے تِس ناہی دُوکھ۔ نام جپت من ہووت سُوکھ۔

جِس کا راکھا پربھو ہو اُس کو کوئی دُکھ نہیں لگتا۔ نام جپ کر کے من کو سکھ ہوتا ہے۔

چِنتا جائے مِٹے اہنکار۔ تِس جن کو کوئے نہ پہنچنہار۔

فِکر مٹ جاتا ہے اور ہنکار ناش ہو جاتا ہے۔ اُس پُرش کو دوسرا کوئی پہنچنے والا یعنی اُس کی برابری کرنے والا نہیں ہوتا۔

سِر اُوپر ٹھاڈھا گُورسُورا۔ نانک تا کے کارج پُورا۔۷

جِس کے سر اوپر سورما گورو کھڑا ہو اُس کے کام پورے ہوتے ہیں۔

مت پُوری امرت جا کی دِرسٹ۔ درسن پیکھت اُدھرت سِرسٹ۔

جس کی مکمل بدھی ہے اور امرت کی مانند شبھ نظر ہے اُس کے درشن کر کے سرشٹی پار ہو جاتی ہے۔

چرن کمل جا کے انُوپ۔ سپھل درسن سُندر ہر رُوپ۔

جس کے اُپمار ہت پوتر چرن ہیں جس کا ہری جیسا سُندر روپ ہے اور درشن سے من کی مُراد پوری ہوتی ہے۔

دھن سیوا سیوک پروان۔ انتر جامی پُرکھ پردھان۔

اُس کی سیوا دھن ہے جس کو کر کے سیوک منظور ہوتا ہے۔ دِل کے جاننے والا پردھان پُرش پر ماتما ہے۔

جِس من بسے سو ہوت نِہال۔ تا کے نِکٹ نہ آوت کال۔

جِس کے من میں بس جاوے وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔ اس کے نزدیک کال نہیں آتا۔

امر بھئے امرا پد پائیا۔ سادھ سنگ نانک ہر دھیائیا۔ ۸۔۲۲۔

وہ امر (جنم مرن سے رہت ہو گئے ہیں) انہوں نے سنتوں کی سنگت کر کے پر ماتما کو سمرا ہے۔ انہوں نے امر پدوی پائی ہے۔

تیئیسویں اشٹ پدی

سلوک

گیان اُنجن گُور دِیا اگیان اندھیر بناس۔

گورو جی نے گیان روپی سُرمہ دیا ہے۔ جس سے اگیان کا اندھیرا دور ہو گیا ہے۔

ہر کِرپا تے سنت بھیٹیا۔ نانک من پرگاس۔ ۱۔

پر ماتما کی مہربانی سے سنت ملے ہیں۔ اور من میں پرکاش ہو گیا ہے۔

اسٹ پدی

سنت سنگ انتر پربھ ڈِیٹھا۔ نام پربھو کا لاگا میٹھا۔

سنتوں کا مِلاپ کر کے پربھو کو اپنے اندر دیکھا ہے۔ جس سے پربھو کا نام میٹھا لاگا ہے۔

سگل سمگری ایکس گھٹ ماہِ۔انک رنگ نانا درِسٹاہِ۔

سب کچھ ایک پربھو کے اندر ہے۔ جو بیشمار کئی طرح کے رنگ دکھائی دے رہے ہیں۔

نَو نِدھ امرت پربھ کا نام۔دیہی مہہ اِس کا بسرام۔

نو ندھیاں پرماتما کا جو نام ہے اس کا سریر کے اندر ٹھکانا ہے۔

سُن سمادھ انہت تہہ ناد۔کہن نہ جائی اچرج بسماد۔

وہاں پھر نے رہت سمادھی اور لگاتار شبد ہوتے ہیں وہ حیران کرنے والی حالت بیان نہیں ہوسکتی۔

تِن دیکھیا جس آپ دِکھائے۔نانک تِس جن سوجھی پائے۔ا۔

یہ حالت اس نے دیکھی ہے جس کو پرماتما آپ دکھاتا ہے۔ اُس پُرش کو سمجھ دے دیتا ہے۔

سوانتر سو باہر اننت۔گھٹ گھٹ بیاپ رہیا بھگونت۔

وہی اندر ہے اور وہی بے انت پربھو باہر ہے۔ ہر ایک سریر میں وہی سما رہا ہے۔

دھرن ماہِ آکاس پیال۔سرب لوک پُورن پرتپال۔

دھرتی۔آکاش اور پاتال۔تمام لوکوں میں وہی پالنا کرنے والا پورن ہے۔

بن تِن پربت ہے پار برہم۔جیسی آگیا تیسا کرم۔

جنگلوں۔تِنکوں اور پہاڑوں میں پار برہم ہے۔ جس طرح کی آگیا (حکم) کرتا ہے ویسا ہی کام ہوتا ہے۔

پوَن پانی بیسنتر ماہِ۔چار کُنٹ دہہ دِسے سماہِ۔

ہوا۔پانی اور آگ میں چاروں طرف اور دس دشاؤں میں سما رہا ہے۔

تِس تے بھِن نہیں کوتھاؤ۔گور پرسادنانک سُکھ پاؤ۔۲۔

اس کے بغیر کوئی جگہ نہیں ہے۔ گورو جی فرماتے ہیں کہ گورو کی کرپا سے اُس کو سُکھ حاصل ہوتا ہے۔

بید پُران سمرت مہہ دیکھ۔ سسیر سُورنکھتر مہہ ایک۔

بیدوں۔ پُورانوں اور سمرتیوں میں دیکھو۔ چاند سورج اور تاروں میں بھی ایک وہی ہے۔

بانی پربھ کی سبھ کو بولے۔ آپ اڈول نہ کبہُو ڈولے۔

سب کوئی پرماتما کی بولی (اُستتی) بولتا ہے۔ لیکن وہ آپ اڈول رہتا ہے۔ کبھی ڈولتا نہیں۔ یعنی وہ کسی کی اُستت نِندا میں نہیں پڑتا۔ کوئی خواہ کچھ بولے وہ خاموش رہتا ہے۔

سرب کلا کر کھیلے کھیل۔ موں نہ پایئے گنہہ امول۔

تمام شکتیوں سے سرشٹی کی کھیل کھیلتا ہے۔ اس کی کوئی قیمت نہیں پڑ سکتی اس کے گُن املوک ہیں۔

سرب جوت مہہ جا کی جوت۔ دھار رہیو سوامی اوت پوت۔

تمام جوتیوں میں جس کی جوت پرکاش ہے۔ وہ مالک تانے پیٹے کی طرح سب کا آسرا ہے۔

گوُر پرساد بھرم کا ناس۔ نانک تِن مہہ اِہ بساس۔ ۳

گورو کی کرپا سے جس کا بھرم ناش ہو جائے گورو جی فرماتے ہیں اس میں یہ بھروسہ آتا ہے۔

سنت جنا کا پیکھن سبھ برہم۔ سنت جنا کے ہِردے سبھ دھرم۔

سنتوں کا دیکھنا سب برہم ہی ہوتا ہے۔ سنتوں کے ہردے میں تمام دھرم (اچھے خیال) ہی ہوتا ہے۔

سنت جنا سُنہہ سُبھ بچن۔ سرب بیاپی رام سنگ رچن۔

سنت جن اچھے بچن سُنتے ہیں۔ تمام میں جو مِلا ہوا برہم ہے اُس کے ساتھ پریم کرتے ہیں۔

جِن جاتا تِس کی اِہ رہت۔ ست بچن سادھو سبھ کہت۔

جس نے اس کو جان لیا ہے اس کی یہ مریادہ ہوتی ہے سنت جن تمام اچھے بچن ہی کہتے ہیں۔

جو جو ہوئے سوئی سُکھ مانے۔ کرن کراون ہار پربھ جانے۔

پر ماتما کی طرف سے جو کچھ ہوتا ہے وہی اچھا مانتے ہیں۔ اچھا برا کرنے والا پر ماتما کو ہی جانتے ہیں۔

انتر بسے باہر بھی اوہی۔ نانک درسن دیکھ سبھ موہی۔ ۴

اندر وہی بستا ہے اور باہر بھی وہی ہے۔ گورو جی فرماتے ہیں تمام سرشٹی اس کا درشن دیکھ کر موہی جاتی ہے۔

آپ ست کیا سبھ ست۔ تِس پربھ تے سگلی اُتپت۔

آپ ستیہ ہے اور جو کچھ اس نے کیا ہے وہ بھی ستیہ ہے اس پربھو سے تمام سرشٹی پیدا ہوئی ہے۔

تِس بھاوے تا کرے بِستھار۔ تِس بھاوے تا ایکنکار۔

اس کو منظور ہو تو وہ سرشٹی کا پاسارا کرتا ہے۔ اس کو منظور نہ ہو تو وہ اکیلا ہو جاتا ہے۔

انک کلا لکھی نہ جائے۔ جِس بھاوے تِس لئے مِلائے۔

اس کی بیشمار شکتی ہے۔ جانی نہیں جاتی جس کو چاہے اپنے ساتھ ملا لیتا ہے۔

کون نِکٹ کون کہیئے دُور۔ آپے آپ آپ بھرپُور۔

کون اس کے نزدیک اور کون اس سے دور کہا جائے۔ وہ خود بخود آپ ہی سب میں پری پورن ہے۔

انترگت جِس آپ جنائے۔ نانک تِس جن آپ بُجھائے۔ ۵

جس کے اندر آپ ہی اپنا آپ جتا دیتا ہے اس کو آپ ہی یہ بات سمجھا دیتا ہے۔

سرب بھُوت آپ ورتارا۔ سرب نین آپ پیکھنہارا۔

تمام سریروں میں آپ برتنے والا ہے تمام آنکھوں میں آپ ہی دیکھنے والا ہے۔

سگل سمگری جا کا تنا۔ آپن جس آپ ہی سُنا۔

تمام رچنا جس کا جسم ہے۔ اپنا لیش وہ آپ ہی سننے والا ہے۔

آون جان اِک کھیل بنایا۔ آ گیا کاری کینی مایا۔

دنیا میں آنا اور جانا اس نے ایک کھیل رچائی ہوئی ہے۔ حکم میں کام کرنیوالی اس نے اپنی مایا پیدا کی ہوئی ہے۔

سبھ کے مدا الپتو رہے۔ جو کچھ کہنا سو آپے کہے۔

سب کے بیچ ہوتا ہوا بھی وہ الگ رہتا ہے۔ جو کچھ کہنا ہوتا ہے وہ آپ ہی کہتا ہے۔

آ گیا آوے آ گیا جائے۔ نانک جا بھاوے تا لئے سمائے۔٦

جیو اس کے حکم میں آتا ہے اور حکم میں جاتا ہے۔ جب اس کو منظور ہوتا ہے تو اپنے میں سمائے لیتا ہے۔

اِس تے ہوئے سونا ہی بُرا۔ اورے کہو کِنے کچھ کرا۔

پربھو سے جو کچھ ہوتا ہے وہ برا نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ بتاؤ اگر کسی نے کچھ کیا ہو؟

آپ بھلا کرتُوت ات نیکی۔ آپے جانے اپنے جیئہ کی۔

وہ آپ اچھا ہے اور اس کی کرنی بھی بہت سندر ہے۔ اپنے دل کی بات وہ آپ ہی جانتا ہے۔

آپ ساچ دھاری سبھ ساچ۔ اوت پوت آپن سنگ راچ۔

وہ آپ سچا ہے اور اس کی رچی ہوئی تمام سرشٹی بھی سچی ہے۔

تا کی گت مِت کہی نہ جائے۔ دُوسر ہوئے تا سوجھی پائے۔

اس کی رچنا کا انت بیان نہیں کیا جا سکتا۔ اس جیسا کوئی دوسرا ہو تو اس کے انت کی خبر پا سکے۔

تِس کا کِیا سبھ پروان۔ گور پرسادنانک اِہ جان۔٧

اُس کا کیا ہوا سب منظور ہوتا ہے۔ گورو کرپا سے یہ جانا جاتا ہے۔

جو جانے تِس سدا سُکھ ہوئے۔ آپ مِلائے لئے پربھ سوئے۔

جو اس کو ایسا جان لیتا ہے اس کو ہمیشہ سکھ ہوتا ہے۔ پربھو اپنے ساتھ اس کو میل لیتا ہے۔

اوہ دھنوت کلُونت پتونت۔ جیون مُکت جس رِدے بھگونت۔

وہ دولتمند۔ اوتم ذات والا اور جیون مکت ہے جس کے ہردے میں پرماتما کا نام ہے۔

دھن دھن دھن جن آیا۔ جس پرساد سبھ جگت ترائیا۔

اس پُرش کا دنیا میں آنا تین کال ہی دھنتا یوگ ہے۔ جس کی مہربانی سے تمام جگت تر جاتا ہے۔

جن آون کا اِہے سواؤ۔ جن کے سنگ چت آوے ناؤ۔

پُرش کے جنم لینے کا یہی منورتھ ہے کہ پرش کی سنگت کرنے سے پرماتما کا نام یاد آوے۔

آپ مُکت مُکت کرے سنسار۔ نانک تِس جن سدا نمسکار۔ ۸۔ ۲۳۔

وہ پُرش آپ مُکت ہو جاتا ہے اور دنیا کو مُکت کر دیتا ہے گورو جی فرماتے ہیں اس پُرش کو ہمیشہ ہی نمسکار ہے۔

چوبیسویں اشٹ پدی

سلوک

پُورا پربھ آرادھیا پُورا جا کا ناؤ۔

جس پرماتما کا نام پورا ہے میں نے اس کو دھیایا ہے۔

نانک پُورا پائیا پُورے کے گُن گاؤ۔ ۱

گوُرو جی فرماتے ہیں۔ اس پورن مکمل کو حاصل کر کے اس کے گُن گائن کرو۔

اسٹ پدی

پُورے گوُر کا سُن اُپدیس۔ پار برہم نِکٹ کر پیکھ۔

اے بھائی پورن گوُرو کا اپدیش سن اور پر ماتما کو اپنے نزدیک کر کے دیکھ۔

ساس ساس سِمر ہو گوبند۔ من انتر کی اُترے چِند۔

سواس سواس پر بھو کا سمرن کرو۔ جس سے من کے اندر کی چِنتا دور ہو جائے۔

آس انِت تیا گہو ترنگ۔ سنت جنا کی دُھور من منگ۔

نہ رہنے والے پدارتھوں کی لہروں کو (خیالات کو) چھوڑ و اور سنتوں کی چرن دھوڑی من میں مانگو۔

آپ چھوڈ بینتی کرہو۔ سادھ سنگ اگن ساگر ترہو۔

اپنا آپ چھوڑ کر ارداس کرو اور سنتوں کی سنگت میں بیٹھ کر یہ دنیا اگنی کا سمندر پار کرو۔

ہر دھن کے بھر لیہو بھنڈار۔ نانک گُور پُورے نمسکار۔ ا

ہری نام کی دولت کے خزانے بھر لو اور پورن گورو کو نمسکار کرو۔

کھیم کسُل سہج آنند۔ سادھ سنگ بھج پر مانند۔

سُکھ آرام اور خوشیاں (حاصل کرنے کیلئے) سنتوں میں مل کر پر ماتما کا بھجن کرو۔

نرک نوار اُدھار ہو جیئو۔ گُن گوبند امرت رس پیئو۔

نرک کو دور کر کے اپنے جیئو کا اُدھار کر لو۔ گوبند کے گنوں کا امرت رس پیئو۔

چت چِتوہ نارائن ایک۔ ایک رُوپ جا کے رنگ انیک۔

ہردے میں پر ماتما کو یاد رکھو۔ جس کا ایک نرگن سرُوپ ہے اور بیشمار رنگ ہیں۔

گوپال دامودر دِین دئیال۔ دُکھ بھنجن پُورن کِرپال۔

وہ گوپال ہے۔ دامودر ہے اور غریبوں پر دَیا کرنے والا ہے۔ دُکھ ناش کرنے والا اور مکمل کرپالو ہے۔

سِمر سِمر نام بارنگ بار۔ نانک جیئہ کا اہے ادھار۔۲

اس کے نام کا بارنگ بار سمرن کرو۔ گورو جی فرماتے ہیں پرش کے جیئو کا یہی سچا سہارا ہے۔

اُتم سلوک سادھ کے بچن۔ اَملِیک لال اِہ رتن۔!

سادھو کے بچن اوتم چھند ہیں۔ یہ اَمولک لال اور رتن ہیں۔

سُنت کماوت ہوت اُدھار۔ آپ ترہے لوکہہ نِستار۔

اِن بچنوں کے سننے والے اور کمانے والے کا ادھار ہوتا ہے۔ وہ آپ ترتا ہے اور لوگوں کا پار اُتارا کرتا ہے۔

سپھل جیون سپھل تا کا سنگ۔ جا کے من لاگا ہر رنگ۔

اس کا جینا کامیاب ہے اور اس کا سنگ کرنا بھی کامیاب ہے جس کے من میں ہری کا پریم ہے۔

جَے جَے سبدا اناہد واجے۔ سُن سُن انند کرے پربھ گاجے۔

جَے جَے کار کا لگاتار شبد ان کے دسم دوار میں بجتا ہے۔ جس کو سن کر کے آنند ہوتا ہے۔ اُس کے ہردے پر پرماتما پرگٹ ہوتا ہے۔

پرگٹے گوپال مہانت کے ماتھے۔ نانک اُدھرے تِن کے ساتھے۔۳

ایسے مہاتماؤں کے ماتھے پر بھو کا پرکاش ہوتا ہے ان کیساتھ جیئو لگ کر پار ہو جاتا ہے۔

سرن جوگ سُن سرنی آئے۔ کر کِرپا پربھ آپ مِلائے۔

پرماتما کو شرن آئے کی رکھشا کرنے کے لائق سنکر اس کی شرن آئے ہیں اور یہ بھی اُس نے کِرپا کر کے آپ ہی اپنے ساتھ میل لیا ہے۔

مِٹ گئے بَیر بھئے سبھ رین۔ امرت نام سادھ سنگ لَین۔

اب تمام ویرمٹ گئے ہیں اور ہم سب کی چرن دھوڑی ہو گئے ہیں۔ نام امرت سنتوں کی سنگت سے لینا کرتے ہیں۔

سو پرسن بھئے گُو ردیو۔ پُورن ہوئی سیوک کی سیو۔

گورودیو ستگورجی اچھی طرح خوش ہو گئے ہیں۔ اس طرح سیوک کی سیوا مکمل ہوگئی ہے۔

آل جنجال بکارتے رہتے۔ رام نام سُن رسنا کہتے۔

گھر کے دھندوں اور برائیوں سے چھوٹ گئے ہیں۔ رام کا نام سنکر زبان سے کہتے ہیں۔

کر پرساد دئیا پربھ دھاری۔ نانک نِبہی کھیپ ہماری۔۴

مالک نے کرپا کر کے رحم فرمایا ہے۔ جس سے ہماری پونجی سرے چڑھ گئی ہے۔

پربھ کی اُستت کرہو سنت مِیت۔ ساودھان اِکاگر چیت۔

اے دوستو سنت پرشو! پرماتما کی اُستتی کرو۔ ہوشیار اور ایک من ہو کر۔

سُکھمنی سہج گوبِند گن نام۔ جِس من بسے سو ہوت نِدھان۔

یہ سُکھمی بانی گیان دینے والے گنوں کا نام ہے۔ جس کے ہردے میں یہ بس جاتی ہے وہ گنوں کا خزانہ ہو جاتا ہے۔

سرب اِچھا تا کی پُورن ہوئے۔ پردھان پُرکھ پرگٹ سبھ لوئے۔

اس کی تمام خواہشات پوری ہو جاتی ہے اور دنیا میں وہ شرومنی پُرش پرگٹ ہو جاتا ہے۔

سبھ تے اُوچ پائے استھان۔ بہرُ نہ ہووے آون جان۔

وہ سب سے جو اونچا استھان ہے اس کو حاصل کرتا ہے۔ اس کا پھر دوبارہ آنا جانا نہیں ہوتا۔

ہردھن کھاٹ چلے جن سوئے۔ نانک جِسہہ پراپت ہوئے۔۵

ہری نام کی دولت کوؤ ہی پرش کما کے جاتا ہے جس کے بھاگیہ میں ہوتا ہے۔

کھیم سانت رِدھ نوِند ھ۔بُدھ گیان سرب تہہ سِدّ ھ۔

ہمیشہ کا سکھ ردھی اور نوندھی بدھی گیان اور سدھی تمام وہاں آ جاتے ہیں۔

بِدیا تپ جوگ پر بھ دِھیان۔ گیان سریسٹ اُوتم اسنان۔

وِدیا تپ جوگ اور پربھو کا دھیان پرماتما کا سریشٹ گیان اور پوتر تیرتھوں کا اشنان۔

چار پدارتھ کمل پرگاس۔ سبھ کے مدھ سگل تے اُداس۔

چار طرح کے پدارتھ اور ہردے کا کھیڑہ تمام کے بیچ ہوتے ہوئے تمام سے الگ رہنا۔

سُندر رچتر تت کا بیتا۔ سم درسی ایک درِسٹیتا۔

خوبصورت۔ عقل منداور برہم کا جاننے والا سب کو ایک جیسا دیکھنے والا۔

اِہ پھل تِس جن کے مُکھ بھنے۔ گُورنانک نام بچن من سُنے۔

یہ تمام پدارتھ اسی پرُش کو حاصل ہوتے ہیں جو اس کو منہ سے اوچارن کرتا ہے اور ان باتوں کو من لگا کر سنتا ہے۔

اِہ نِدھان جپے من کوئے۔ سبھ جُگ مہہ تا کی گت ہوئے۔

یہ نام کا خزانہ جو کوئی من لگا کر جپنا کرے گا۔تمام جگوں میں اس کی مکتی ہوگی۔

گُن گوبند نام دُھن بانی۔ سِمرت ساستر بید بکھانی۔

گوبند کے گن اور نام کے دھن والی یہ بانی ہے۔جو سمرتی ۔شاستر اور ویدوں نے بیان کی ہے۔

سگل متانت کیول ہرنام۔ گوبند بھگت کے من بسرام۔

تمام کا نتیجہ کیول نام کا جپنا ہے۔جو پربھو کے بھگتوں کے من میں ٹھہرتا ہے۔

کوٹ اپرادھ سادھ سنگ مِٹے ۔سنت ِکر پا تے جم تے چھُٹے ۔
سنتوں کی سنگت سے کروڑوں پاپ مِٹ جاتے ہیں۔سنتوں کی کرپا سے جموں سے چھوٹ جاتا ہے۔
جا کے مستک کرم پر بھ پائے ۔سادھ سرن نا نک تے آئے ۔ ۷
جس کے ماتھے پر پر بھو نے اچھے بھاگیہ پائے ہوں سنتوں کی شرن میں وہ آتا ہے۔
جِس من بسے سُنے لائے پریِت ۔ِتس جن آوے ہر پر بھ چِیت ۔
جس کے من میں یہ بس جاتی ہے اور پریم سے اُس کو سنتا ہے اس پرش کے ہردے میں ہری پر بھو آ بستا ہے۔
جنم مرن تا کا دُوکھ نِوارے ۔دُلبھ دیہہ تت کال اُدھارے ۔
پیدا ہونے اور مرنے کا دُکھ اس کا مٹ جاتا ہے۔ اور اس امولک سریر کا فوراً ہی نستارا کر دیتی ہے۔
نِرمل سوبھا امرت تا کی بانی۔ایک نام من ماہِ سمانی!
اچھا لیش اور اس کی میٹھی بانی ہو جاتی ہے۔جس کے ہردے میں ایک نام سما جاتا ہے۔
دُوکھ روگ بِنسے بھےَ بھرم۔سادھ نام نِرمل تا کے کرم۔
دُکھ روگ اور بھرم (وہم) اس کے ناش ہو جاتے ہیں۔اس کے شدھ بیوہار ہوتے ہیں اور اس کا نام سنت جی پڑ جاتا ہے۔
سبھ تے اُوچ تا کی سوبھا بنی۔نا نک اِہ گُن نام سُکھمنی ۔۸۔۲۴
تمام لوگوں سے اونچی اس کی شوبھا ہو جاتی ہے۔گورو جی فرماتے ہیں یہ گُن ہونے سے اس بانی کا نام سُکھمنی ہے۔

آسا دی وار

(سٹیک)

اِک اونکارست نام کرتا پُرکھ نربھو نرویَر اکال مُورت
اجُونی سیَ بھنگ گُر پرساد۔

آسا محلّہ ا۔ وار سلوکا نال سلوک بھی محلے پہلے کے لکھے۔

ٹُنڈے اسراجے کی دُھنی

اسراج راجہ سارنگ کا لڑکا تھا جس کی سوتیلی ماں نے اُس پر الزام لگا کر اُس کے ہاتھ کٹوا دیئے تھے اور کُنوئیں میں ڈلوا دیا تھا۔ اِس حالت میں اسراج کو کُنوئیں سے ایک بنجاروں کے قافلہ نے نِکال کر ایک دھوبی کو دے دیا۔ کچھ عرصہ بعد اس شہر کا راجہ جہاں وہ دھوبی رہتا تھا لاوارث مر گیا۔ وزیروں نے یہ صلاح ٹھہرائی کہ فلاں دن جس آدمی کے چھُونے سے شہر کے دروازہ کا تالا بغیر چابی کے کھُل جائے وہی شہر کا راجہ بنایا جائے گا۔ پرماتما کی کرنی ایسی ہوئی کہ اسراج جو صبح سویرے بیل اوپر کپڑے لاد کر دھوبی گھاٹ جا رہا تھا اُس کے ہاتھ سے شہر کے دروازہ کا تالا بغیر چابی کے کھُل گیا۔ جب یہ بات ہوئی تو دروازہ پر جو آدمی اِس بات کے دیکھنے کیلئے بیٹھا ہوا تھا وہ اُس کو پکڑ کر وزیروں کے پاس لے گیا۔ جنہوں نے اپنی شرط کے مطابق اسراج کو راج گدّی پر بٹھا دیا۔ اس اسراج نے جس کو لوگ ٹُنڈا کہتے تھے۔ بہت اچھا راج پربندھ کیا۔ جس کو دیکھ کر لوگ اس کی بہت عزت کرنے لگے۔

اِس عرصہ میں ایک دفعہ اسراج کے باپ سارنگ کے مُلک میں بہت قحط پڑ گیا اور جب ٹُنڈے اسراج کو اس بات کا پتہ مِلا تو اس نے بغیر قیمت کے بہت اناج اُونٹوں وغیرہ پر لاد کر سارنگ کو بھیج دیا۔ جب راجہ سارنگ کو اس بات کی خبر ملی تو وہ بہت خوش ہوا اور اپنا راج پاٹ بھی ٹُنڈے اسراج کو دے دیا۔

اِس بات سے ناراض ہو کر اسراج کی سوتیلی ماں کے بیٹوں خان اور سُلطان نے اسراج

سے اپنا راج واپس لینے کیلئے بہت لڑائی کی۔ جس میں اسراج کی فتح ہوئی اور وہ دونوں بھائی ہار کھا کر دوڑ گئے۔ اس پر ڈھاڈیوں نے ایک وار بنائی جو اسراج کی جیت کی خوشی میں تمام ملک میں گائی جانے لگی۔ اُس وار کی طرز پر ہی یہ آسا کی وار گانے کیلئے گورو صاحب جی نے ہدایت لکھی ہوئی ہے۔

اس میں تمام چوبیں پوڑیاں اور زیادہ تر سلوک سری گورو نانک دیو جی کے اُوچارن کئے ہوئے ہیں۔ باقی چودہ سلوک سری گورو انگد صاحب جی کے ہیں۔

سلوک محلّہ۔ ا

بلہاری گُور آپنے دئیو ہاڑی سدوار۔

اپنے گورو سے قربان جاتا ہوں ایک دن میں سو دفعہ۔

جِن مانس تے دیوتے کِئے کرت نہ لاگی وار۔ ا۔

جِس نے پُرشوں سے ہمیں دیوتے کر دیا اور ایسا کرنے میں کچھ دیر نہیں لگی۔

محلّہ۔ ۲

جے سَو چندا اُگو یہہ سُورج چڑھیہ ہزار۔

اگر سَو چاند چڑھ پڑے اور ہزار سُورج چڑھ پڑے۔

ایتے چانن ہوندیاں گُور بِن گھور اندھار۔ ۲۔

اِتنے چانن (روشنی) کے ہوتے ہوئے بھی گورو کے بغیر گھنا اندھیرا رہتا ہے۔

محلّہ۔ ا

نانک گُورو نہ چیتنی من آپنے سُچیت۔

جو گورو کو یاد نہیں کرتے اور اپنے من میں بڑے ہوشیار بنتے ہیں۔

چھُٹے تِل بُو آڑ جیُوں سُنجے اندر کھیت۔

وہ تِلوں کے خالی بُوٹوں کی طرح کھیت میں بغیر حفاظت کے ہی چھوڑ دیئے جاتے ہیں۔

کھیتے اندر چھُٹیا کہونا نک سَونا ہ۔

کھیت کے بیچ میں چھوڑے ہوئے کا سو مالک ہوتا ہے یعنی اُس کا کوئی والی وارث نہیں ہوتا۔

پھلئے پھُلئے بپُڑے بھی تن وِچ سوآ ہ۔۳۔

وہ بیچارے پھلتے پھُولتے تو ہیں لیکن اُن کی ڈوڈی میں راکھ ہی ہوتی ہے۔

پوَڑی

آپینے آپ ساجیو آپینے رچیو ناوَ!

پرماتما نے خود بخود ہی جگت کو پیدا کیا ہے اور آپ ہی اُس کا نام رکھا ہے۔

دُوئی قُدرت ساجیئے کر آسن ڈِٹھو چاوَ۔

دوسری اپنی مایا پیدا کر کے اس میں آپ بیٹھ کر خوشی سے دیکھ رہا ہے۔

داتا کرتا آپ تُوں تُس دیو یہہ کر یہہ پساوَ۔

تُو آپ ہی سب کو دینے والا اور کرنے والا ہیں اور خوش ہو کر داتیں دینا کرتے ہو۔

تُوں جانوئی سبھ سےَ دے لیسہہ جِند کوآ وَ۔

تو سب کے جاننے والا ہیں اور آپ ہی جِند اور جسم کے دینے والا اور لینے والا ہیں۔

کر آسن ڈِٹھو چاوَ۔ا

اس میں بیٹھ کر کے سب کو خوشی سے دیکھ رہے ہو۔

سلوک محلّہ۔ا

سچے تیرے کھنڈ سچے برہمنڈ۔ سچے تیرے لوسچے آکار۔

اے واہگورو آپ کے (بنائے ہوئے) ملک بھی سچے ہیں اور دُنیا بھی سچی ہے۔آپ کے بنائے ہوئے تین لوک بھی سچے ہیں اور اُن کے پاسارے بھی سچے ہیں۔

سچے تیرے کرنے سرب بیچار۔سچا تیراامر سچا دِیبان۔

تیرے تمام بیچار بھی سچے ہیں۔آپ کا راج بھی سچا ہے اور دربار بھی سچا ہے۔

سچا تیرا حُکم سچا فرمان۔سچا تیرا کرم سچا نیسان۔

تیرا حُکم سچا ہے اور فرمان سچا ہے۔تیرا کام بھی سچا ہے اور اس کا نشان بھی سچا ہے۔

سچے تُدھ آکھیہہ لکھ کروڑ۔ سچے سبھ تان سچے سبھ جور۔

اے سچّے پرماتما! مجھے لاکھوں اور کروڑوں کہتے ہیں کہ تمام طاقت بھی تیری (سچّے کی) ہے اور تمام زور بھی تیرا (سچّے کا) ہے۔

سچی تیری صِفت سچی صالاح۔ سچی تیری قُدرت سچے پاتساہ۔

تیری تعریف بھی سچی اور وڈیائی بھی سچّی ہے۔اے سچّے پاتشاہ! تیری قُدرت بھی سچی ہے۔

نانک سچ دھیائن سچ۔جو مرجمے سو کچ نکچ۔ا۔

گورو جی فرماتے ہیں کہ جو سچ کو یاد کرتے ہیں وہ سچ روپ ہیں۔لیکن جو جنم مرن میں پڑے ہوئے ہیں وہ کچوں سے بھی کچے ہیں۔یعنی جو کچّوں کو دھیاتے ہیں وہ کچے جیو جنم اور مرن میں پڑے رہتے ہیں۔موُرتی پوجا۔مڑھی قبر وغیرہ اور دیوی دیوتاؤں کی کچّی پُوجا کہی گئی ہے اور پرماتما سچ سروپ ہے۔

محلّہ۔۱

وڈی وڈیائی جاوڈا ناؤ۔وڈی وڈیائی جاسچ نیاؤ۔

اُس کی بڑائی بڑی ہے کیونکہ اس کا نام بڑا ہے۔اُس کی بڑائی بڑی ہے کیونکہ اُس کا اِنصاف سچا ہے۔

وڈی وڈیائی جانہچل تھاؤ۔وڈی وڈیائی جانے آلاؤ۔

اُس کی بڑائی بڑی ہے کیونکہ اُس کا ٹھکانہ اچل ہے۔اُس کی بڑائی بڑی ہے کیونکہ وہ سب کے بولنے کو جانتا ہے۔

وڈی وڈیائی بُجھے سبھ بھاؤ۔وڈی وڈیائی جا پُچھ نہ دات۔

اُس کی بڑائی بڑی ہے کیونکہ وہ سب کے ارادوں کو جانتا ہے۔اس کی بڑائی بڑی ہے کیونکہ وہ کسی سے پوچھ کر بخشش نہیں کرتا بلکہ جیوؤں کے کرموں کے مطابق دیئے جاتا ہے۔

وڈی وڈیائی جا آپے آپ۔

اُس کی بڑائی بڑی ہے کیونکہ وہ آپ ہی آپ ہے یعنی کوئی دوسرا اُس کے اُوپر نہیں ہے۔

نانک کار نہ کتھنی جائے۔کِیتا کرنا سرب رجائے۔۲۔

گورو جی فرماتے ہیں کہ اُس کے کام بیان نہیں ہو سکتے۔جو کچھ اس نے کیا ہے یا آگے کو کرنا ہے وہ سب اُس کی اپنی مرضی کے مطابق ہے۔

محلّہ۔۲

اِہ جگ سچّے کی ہے کوٹھڑی سچّے کا وِچ واس۔

یہ جگت سچے پرماتما کی رہائش گاہ ہے اِس کے بیچ اُس سچّے کا نواس ہے۔

اِکنا حُکم سمائے لئے اِکنا حُکمے کرے وِناس۔

کئی ایک کو اپنے حُکم میں میل لیتا ہے اور کئی ایک کو حُکم میں برباد کر دیتا ہے۔

اِکناں بھانے کڈھ لے اِکنا مائیا وِچ نِواس

کئی ایک کو اپنے حُکم سے مایا سے نکال لیتا ہے اور کئی ایک کو مائیا میں پھنسا دیتا ہے۔

ایو بھِ آ کھ نہ جاپئی جہ کِسے آ نے راس۔

یہ بات بھی کہہ کر جانی نہیں جاتی کہ کس کو کون سی بات درست آئے گی۔

نانک گُورمکھ جانیئے جا کو آپ کرے پرگاس۔۳۔

گوروجی فرماتے ہیں کہ وہ اچھے پُرش جانے جاتے ہیں جن کو پرماتما آپ ہی اپنا پرکاش کرتا ہے۔

پوڑی

نانک جیئہ اُپائیکے لِکھ ناوے دھرم بہالیا۔

گوروجی فرماتے ہیں کہ جیوؤں کو پیدا کر کے اُن کے کرم پھل لکھنے کیلئے دھرم راج کو قائم کیا ہے۔

اوتھے سچے ہی سچ نبڑے چُن وکھ کڈھے ججمالیا۔

وہاں سچ ہی سچ کا فیصلہ ہوتا ہے۔ گناہی نِکال کر علیحدہ کر دیئے جاتے ہیں۔

تھاؤنہ پائن کُوڑیار مُنہ کالے دوزق چالیا۔

جھوٹے وہاں جگہ نہیں پا سکتے۔ مُنہ کالے (پاپی) ہو کر نرکوں میں چلے جاتے ہیں۔

تیرے نائے رتے سے جِن گئے ہار گئے سے ٹھگن والیا۔

اے پربھو! جو تیرے نام میں پریم کرتے ہیں وہ جیت جاتے ہیں اور جو جھوٹے ٹھگ تھے وہ ہار جاتے ہیں۔

لِکھ ناوے دھرم بہالیا۔۲۔

کرم پھل کے حِساب لِکھنے کیلئے دھرم راج کو قائم کیا ہوا ہے۔

سلوک محلّہ۔ا

وِسماد نا د وِسماد وید۔ وِسماد جیہ وِسماد بھید۔

شبد اسچرج ہے۔ وید گیان اسچرج ہے۔ دُنیا کے جیو اسچرج میں۔ اُن کے بھید اسچرج ہیں۔

وِسماد رُوپ وِسماد رنگ۔ وِسماد نا گے پھر یہہ جنت۔

حیران کرنے والے روپ ہیں۔ حیران کرنے والے رنگ ہیں۔ حیران کرنے والے ہی ننگے پھرنے والے جیو ہیں۔

وِسماد پَون وِسماد پانی۔ وِسماد اگنی کھیڈ یہہ وِڈانی۔

حیران کرنے والی ہوا ہے۔ حیران کرنے والا ہی پانی ہے۔ حیران کرنے والی آگ ہے جو اسچرج کھیلیں کھیلتی ہے۔

وِسماد دھرتی وِسماد کھانی۔ وِسماد سادلگہہ پرانی۔

حیران کرنے والی دھرتی ہے۔ حیران کرنے والی چار کھانی (دُنیا کی پیدائش کے چار راستے) ہیں۔ حیران کرنے والے ذائقہ ہیں۔ جو جیوں کو مزیدار لگتے ہیں۔

وِسماد سنجوگ وِسماد وِجوگ۔ وِسماد بُھکھ وِسماد بھوگ۔

حیران کرنے والا ملاپ ہے۔ حیران کرنے والا بچھوڑا ہے۔ حیران کرنے والی بھوک ہے اور حیران کرنے والے ہی کھانے ہیں۔

وِسماد صِفت وِسماد صالاح۔ وِسماد اُجھڑ وِسماد راہ۔

حیران کرنے والی صِفت ہے۔ حیران کرنے والی شلاگھا ہے۔ حیران کرنے والی اُجاڑ ہے اور حیران کرنے والا ہی راستہ ہے۔

وِسماد نیڑے وِسماد دُور۔ وِسماد دیکھے حاجرا جُور۔

حیران کرنے والا اُس کا نزدیک ہے اور حیران کرنے والا ہی دُور ہے۔ وہ بھی حیران کرنے والا ہے جو اُس کو حاضر حضور دیکھتا ہے۔

ویکھ وِڈان رہیا وِسماد۔ نانک بجھن پورے بھاگ۔۱۔

گورو جی فرماتے ہیں کہ اُس کے کوتکوں کو دیکھ کر میں حیران ہو رہا ہوں۔ اِن کو کوئی پورے بھاگوں والا ہی سمجھ سکتا ہے۔

محلّہ۔۱

قُدرت دِسے قُدرت سُنیئے قُدرت بھَو سُکھ سار۔

اپنی شکتی کر کے دکھائی دے رہا ہے۔ اور شکتی کر کے ہی سُنا جاتا ہے۔ شکتی کر کے ہی ڈر اور سریشٹ سُکھ ہوتے ہیں۔

قُدرت پاتالی آکاسی قُدرت سرب آکار۔

شکتی ہی پاتالوں اور آکاشوں میں ہے اور شکتی کا ہی یہ تمام پسارا ہے۔

قُدرت وید پُران کتیبا قُدرت سرب وِیچار۔

شکتی ہی ویدوں پُرانوں اور کتابوں میں ہے اور شکتی ہی تمام بیچار میں ہے۔

قُدرت کھانا پِینا پَہنن قُدرت سرب پیار۔

اس کی شکتی کھانے۔ پینے اور پہننے میں ہے۔ شکتی ہی تمام پیار ہے۔

قدرت جاتی جِنسی رنگی قُدرت جِیئہ جہان۔

ذاتوں، قِسموں اور رنگوں میں شکتی ہے۔ شکتی ہی جگت کے جیو ہیں۔

قُدرت نیکیاں قُدرت بدیاں قُدرت مان ابھمان۔

شکتی نیکی میں ہے۔ شکتی ہی بُرائی ہے۔ عزت اور بے عزتی میں بھی اُس کی شکتی ہے۔

قُدرت پون پانی بسنتر۔ قُدرت دھرتی خاک۔

ہوا پانی آگ میں اُس کی شکتی ہے۔ پرتھوی کی مٹی میں بھی اُس کی شکتی ہے۔

سبھ تیری قُدرت تو قادر کرتا پاکی نائی پاک۔

اے واہگورو تمام جگت میں تیری شکتی ہے تو اُس شکتی کے کرنے والا ہیں اور آپ شُدھ سے شُدھ ہیں یعنی اس مایا شکتی کا آپ پر کوئی اثر نہیں ہے۔

نانک حُکمے اندر دیکھے ورتے تاکوتاک۔۲۔

گوروجی فرماتے ہیں کہ پرماتما سب کو اپنے حُکم کے اندر دیکھتا ہے اور آپ ایک اکیلا ہی رہتا ہے۔

پوڑی

آپینے بھوگ بھوگ کے ہوئے بھسمڑ بھور سِدھائیا۔

اپنے بھوگوں کو بھوگ کر جیو چلا گیا اور جسم خاک کی ڈھیری ہو گیا۔

وڈاہویا دُنیدار گل سنگل گھت چلائیا۔

جب یہ دُنیادار جیو مر گیا تو اس کے گلے میں سنگل ڈال کر تو رلیا (جموں نے)۔

اگے کرنی کِیرت واچیئے بہہ لیکھا کر سمجھائیا۔

یہاں دُنیا میں کی ہوئی کارروائی آگے درگاہ میں پڑھی جاتی ہے اور بیٹھ کر اس کا حساب کر کے جیو کو بتایا جاتا ہے۔

تھاؤنہ ہووی پوٗدیہی ہُن سُنیئے کیا رُو آیا۔

اُس وقت اِس کو مار پڑتے ہوئے کو جگہ نہیں ملے گی (کہ کہاں چھُپ کر اس مار سے بچ سکے) اب اس کا رونا کیا سُنیں؟ یعنی اُس وقت اس کا رونا سُننا بے فائدہ ہے۔

من اندھے جنم گوائیا۔۳۔

اِس من کے اندھے جیو نے اپنا انسانی جیون فضول گنوا لیا ہے۔

سلوک محلّہ۔۱

بھَے وِچ اگن وہے سدواوٗ۔ بھَے وِچ چلہہ لکھ دریاوٗ۔

پرماتما کے ڈر میں ہی ہمیشہ ہوا چلتی ہے۔ ڈر میں ہی لاکھوں دریا چلتے ہیں۔

بھَے وِچ اگن کڈھے ویگار۔ بھَے وِچ دھرتی دبی بھار۔

ڈر میں ہی آگ کام کرتی ہے۔ ڈر میں ہی پرتھوی بوجھ کے نیچے دبی ہوئی ہے۔

بھَے وِچ اِند پھرے سِر بھار۔ بھَے وِچ راجہ دھرم دوآر۔

ڈر میں ہی بادل سر پر بوجھ اُٹھائے پھرتا ہے۔ ڈر میں ہی دھرم راج دروازے آگے کھڑا ہے۔

بھَے وِچ سُورج بھَے وِچ چند۔ کوہ کروڑی چلت نہ انت۔

ڈر میں سُورج ہے۔ ڈر میں چاند ہے جو کروڑوں کوس چلتے کا شُمار نہیں آتا۔

بھَے وِچ سِدھ بُدھ سُر ناتھ۔ بھَے وِچ آڈانے آکاس۔

ڈر میں سِدھ بُدھ اور اِندر ہیں۔ ڈر میں آکاش تنے ہوئے ہیں۔

بھَے وِچ جودھ مہابل سُور۔ بھَے وِچ آویہہ جاویہہ پُور۔

ڈر میں بہت طاقتور۔ بہادر جودھے ہیں۔ ڈر میں ہی ٹولوں کے ٹولے آتے اور جاتے ہیں۔

سگلیا بھَو لِکھیا سِر لیکھ۔ نانک نِربھَو نِرنکار سچ ایک۔ ا

تمام کے سروں پر ڈر کا لیکھ لِکھا ہوا ہے۔ ایک سچا نِرنکار ہی ڈر کے کے بغیر ہے۔

محلّہ۔ ا

نانک نِربھَو نِرنکار ہور کیتے رام روال۔

گورو جی فرماتے ہیں کہ بے خوف تو ایک نِرنکار ہی ہے۔ اس کے علاوہ دیگر بے شمار رام وغیرہ اس کی چرن دُھوڑی ہیں۔

کیتیا کنھ کہانیاں کیتے بید بیچار۔

بے شمار کاہن کرشن کی کتھا میں ہیں اور کئی ویدوں کا وِیچار کرنے والے ہیں۔

کیتے نچہہ منگتے ۔گڑمڑ پُوریہہ تال۔

بے شمار بھکھاری ناچ رہے ہیں جو چکّر لگا کر تال پُورے کرتے ہیں۔

بازاری بازار مہہ آئے کڈھیہ بازار۔

راس دھاریئے بازار میں سوانگ نکالتے ہیں۔

گاویہہ راجے رانیاں بولیہہ آل پاتال۔

راجے اور رانیوں کے قصے گاتے ہیں اور اوُل جلوُل بولتے ہیں۔

لکھ ٹکیاں کے مُندڑے لکھ ٹکیاں کے ہار۔

لاکھوں روپے کے کانوں میں بُندے۔ ہاتھوں میں مُندریاں اور گلے میں ہار پہنتے ہیں۔

جِت تن پایہہ نانکا سے تن ہوویہہ چھار۔

جس جسم پر یہ پائے جاتے ہیں۔ وہ جسم خاک ہو جائیں گے۔

گیان نہ گلیں ڈھونڈیئے کتھنا کرڑا سار۔

باتوں سے گیان نہیں ملتا۔ اُس کا بیان کرنا لوہے کی مانند سخت مشکل ہے۔

کرم مِلے تا پائیئے ہور حِکمت حُکم خوار۔۲۔

بھاگ ہوویں تو گیان حاصل ہوتا ہے۔ اِس کے علاوہ تمام تدبیریں خراب کرنے والی ہیں۔

پوڑی

ندر کریہہ جے آپنی تا ندری ستگور پائیا۔

پرماتما اگر مہر کی نظر کرے تو اُس کی مہر کی نظر سے ستگورو ملتے ہیں۔

ایہہ جیئو بہتے جنم بھرمیا تا ستگورو سبد سُنائیا۔

یہ جیو جب بہت جنموں میں بھرمن کر چُکا تو ستگورو جی نے اس کو اُپدیش دیا۔

ستگُورے وڈ داتا کونہیں سب سُنہو لوک سبھائیا۔

ستگُورو کے برابر دُوسرا کوئی داتا نہیں ہے۔ اَے تمام لوگو! سب سن لو۔

ستگُور مِلئے سچ پائیا جِن وِچوں آپ گوائیا۔

ستگُورو کے ملنے سے سچ کو حاصل کیا ہے۔ جس ستگورو نے اندر سے ہنکار کو دور کر دیا ہے۔

جِن سچو سچ بُجھائیا۔۴۔

جس ستگورو نے سچ ہی سچ سمجھا دیا ہے۔

سلوک محلّہ۔۱

گھڑیاں سبھے گوپیاں پہر کنھ گوپال۔

دِن رات کی تمام گھڑیاں گوپیاں ہیں اور آٹھ پہر دِن رات کے گوپال کرشن ہیں۔

گہنے پون پانی بیسنتر چندسُورج اوتار۔

ہوا پانی اور آگ زیور ہیں اور چاند سُورج کرشن اور رام کے اوتار ہیں۔

سگلی دھرتی مال دھن ورتن سرب جنجال۔

تمام پرتھوی دھن دولت ہے اور اُس کا استعمال تمام دھندے ہیں۔ یعنی دھن دولت کا استعمال کرنا ہی تمام بندھنوں کا کارن ہے۔

نانک مُسے گیان وِہونی کھائے گئیا جم کال۔۱۔

گورو جی فرماتے ہیں کہ گیان سے خالی سرشٹی ٹھگی جا رہی ہے اور اس کو جم کال کھائے جا رہا ہے۔

محلّہ۔۱۔

وائن چیلے نچن گُور۔ پَیر ہلائن پھیرن سِر۔

چیلے گاتے بجاتے ہیں اور گُورو ناچتے ہیں۔ پاؤں ہلاتے ہیں اور سر گھماتے ہیں۔

اُڈ اُڈ راوا چھاٹے پائے۔ ویکھے لوک ہسے گھر جائے۔

اُن کے اس طرح کرنے سے گرد اُڑ اُڑ کر سر کے بالوں میں پڑتا ہے۔ لوگ دیکھتے ہیں اور گھر جاتے ہوئے ہنستے ہیں۔

روٹیاں کارن پُوریہہ تال۔ آپ پچھاڑیہہ دھرتی نال۔

روٹی کے واسطے یہ کام کرتے ہیں آپ کو زمین کے ساتھ پٹکتے ہیں۔

گاون گوپیاں گاون کاہن۔ گاون سِیتا رام راجے۔

سوانگ دھارن کر کے گوپی گاتی ہیں اور کرشن گاتے ہیں۔ یعنی کسی نے گوپی کا سوانگ بنایا ہوتا اور کسی نے کرشن کا اور جب راس ڈالتے ہیں تو اپنا اپنا پارٹ ادا کرتے ہوئے ایک دوسرے کو مخاطب کر کے گاتے ہیں اور جنہوں نے سِیتا رام کا سوانگ بنایا ہوا ہوتا ہے وہ سیتا اور رام کے نام پر گاتے اور ناچتے ہیں۔

نِربھو نِرنکار سچ نام۔ جا کا کِیا سگل جہان۔

نِرنکار کا سچ نام ہی بے خوف ہے۔ جس کا کیا ہوا تمام جگت ہے۔

سیوک سیو یہہ کرم چڑھاؤ۔ بھِنی رین جِنہا من چاؤ۔

جو سیوک سیوا کرتے ہیں اُن کو بخشش کا رنگ چڑھتا ہے جن کے من میں سیوا کا چاؤ ہوتا ہے اُن کی عمر روپی رات پریم میں بھیگ جاتی ہے۔

سِکھی سِکھیا گور وِیچار۔ ندری کرم لگھائے پار۔

جنہوں نے گورو کی بیچار سے اُپدیش دھارن کیا ہے اُن کو گورو مہر کی نظر کر کے پار لگا دیتا ہے۔

کولہو چرخہ چکی چک۔ تھل وار و لے بہت اننت۔

کولہو۔ چکی۔ چرخہ اور کمہار کا چکر۔ ریت کے تھلوں کے واورولے بے انت اور بیشمار۔

لاٹو مدھانیاں اَن گاہ۔ پنکھی بھوندیاں لَین نہ ساہ۔

لاٹو مدھانیاں اور اناج گاہنے والے پھلے اور پرندوں کی ڈاریں گھومتی ہوئی دم نہیں

لیتیں۔

سُوے چاڑھ بھُوا ایہیہ جنت۔ نانک بھوندیاں گنت نہ انت۔

بینڈے وغیرہ کانٹوں پر ٹانگ کر گھمائے جاتے ہیں۔ گورو جی فرماتے ہیں کہ کسی بھی گھومتے ہوئے کا شمار نہیں ہے۔

بندھن بندھ بھوائے سوئے۔ پئی اے کرت نچے سبھ کوئے۔

کرموں کے بندھنوں میں بندھے ہوئے لوگوں کو وہ پرماتما گھماتا ہے۔ کئے ہوئے کرموں کے پڑنے مطابق سب کوئی ناچتا ہے۔

نچ نچ ہسیہ چلیہہ سے روئے۔ اُڈ نہ جاہی سِدھ نہ ہوہِ۔

جو ناچ ناچ کر ہنستے ہیں وہ روتے جاتے ہیں نہ وہ اُڑ جاتے ہیں اور نہ ہی مکت ہوتے ہیں۔

نچن کدن من کا چاؤ۔ نانک جن من بھو تنا من بھاؤ۔۲۔

ناچنا اور گودنا من کی خوشی کا کام ہے۔ گوروجی فرماتے ہیں کہ جن کے من میں پرماتما کا ڈر ہوتا ہے ان کے من میں ہی پریم ہوتا ہے۔

پوڑی

ناؤ تیرا نرنکار ہے نائے لیئیے نرک نہ جائیے۔

اے پرماتما! تیرا نام نرنکار ہے یعنی تیری شکل وصورت کوئی نہیں ہے تیرا نام لینے سے نرک میں جانا نہیں ہوتا۔

جیئو پنڈ سبھ تِسدا دے کھاجے آکھ گوائیے۔

جان اور جسم سب اُس کا ہے۔ اُس کے نام پر دے کر کھائیں اور پھر کہنا بھول جائیں کہ میں نے کچھ دیا ہے۔

جے لوڑیہہ چنگا آپنا کر پُنہہ نیچ سدائیے۔

اگر تم اپنا بھلا چاہتے ہو تو اچھے کام کر کے بُرا کہلوانا کرو۔

جے جروانا پر ہرے جرویس کرینڈی آئیئے۔

اگر تم زور اور بڑھاپے کو دور کرنا چاہتے ہو لیکن بڑھاپے کی اوستھا تمہارے میں نمودار ہوتی آرہی ہے۔

کور ہے نہ بھریئے پائیئے۔۵۔

کوئی بھی نہیں رہتا جب سواسوں کی گھڑی بھر جاتی ہے یعنی سواسوں کے ختم ہونے پر موت یقینی ہے۔

سلوک محلّہ۔ا۔

مُسلمانا صِفت شریعت پڑھ پڑھ کر یہہ بیچار۔

مُسلمان اپنی مذہبی شرح کی پالنا کرتے ہوئے اُس کو بار بار پڑھ کر بیچار کرتے ہیں۔

بندے سے جہ پوِ یہہ وِچ بندی دیکھن کوَ دِیدار۔

بندے وہ ہیں جو پرماتما کی بندگی میں لگتے ہیں۔اُس کا درشن کرنے کیلئے۔

ہِندُو صالاحی صالاحن درسن رُوپ اپار۔

ہندو لوگ پرماتما کی صِفت کرتے ہیں اُس پار اوار رہت کے درشن کیلئے۔

تِیر تھ ناویہہ ارچا پُو جا اگرواس بہکار۔

تیرتھوں پر اشنان کرتے ہیں اور دھوپ دیپ پھولوں سے پُوجا کرتے ہیں۔

جوگی سُن دھیاون جیتے الکھ نام کرتار۔

تمام جوگی لوگ ساد ھی لگا کر دھیان لگاتے ہیں اور کرتار کا نام الکھ کر کے پکارتے ہیں۔

سُو کھم مُورت نام نرنجن کائیا کا آ کار۔

وہ نرگُن سروپ ہے۔اُس کا نام مایا رہت ہے اور وہی جسم کے سرُوپ والا سرگُن سرُوپ

ہے۔

سِتیا من سنتو کھ اُپجے دینے کےَ وِیچار۔

ست وادیوں کے من میں صبر پیدا ہوتا ہے۔ دان دینے کے خیال سے یعنی دان دینے سے دانیوں کے من میں صبر آتا ہے یعنی وہ خود اپنے لئے بہت کم خرچ کرتے ہیں۔

دے دے منگہہ سہسا گوناسو بھ کرے سنسار۔

دان دیکر ہزاروں گُنا اُس سے زیادہ مانگتے ہیں اور یہ بھی کہ دُنیا اُن کی تعریف کرے۔

چوراں جاراں تےَ کوڑیارا خاراباں ویکار۔

چور۔ دُراچاری۔ جھوٹے بُرے کام کرنے والے اور بیکاری لوگ۔

اِک ہوندا کھائے چلہہ اَپے تھاؤں تِنا بھِ کائی کار۔

ایک وہ جو اپنا پہلا اچھے کرموں کا پھل یہاں ہی بھوگ جاتے ہیں۔ اُن کو بھی کوئی کام باقی ہے یعنی وہ ایسے پُرش تمام اپنے اچھے کرم بھوگ چکے ہیں اب اُن کو کسی اچھے کرم کا پھل بھوگنا باقی نہیں رہتا۔

جل تھل جئیا پُوریا لوآ آکارا آکار۔

پانی اور پرتھوی کے جیو اور پوریوں کے لوگوں کے پیارے در پیارے۔

اوئے جِہ آکھیہہ سوتُو ہے جانہیہ تِنا بھی تیری سار۔

وہ جو کہتے (عرض کرتے) ہیں وہ تم ہی جانتے ہو۔ اُنہوں کی سنبھال بھی تمہیں ہی ہے۔

نانک بھگتاں بھُکھ صالاحن سچ نام آدھار۔

گُوروجی فرماتے ہیں کہ بھگتوں کو تیری صِفت کرنے کی بھوک ہوتی ہے اور اُن کو سچ نام کا آسرا ہوتا ہے۔

سدا انند رہیہ دِن راتی گُن ونتیا پا چھار۔ا۔

ہمیشہ ہی دِن رات (بھگت) خُوش رہتے ہیں اور گُن وانوں کے چرنوں کی دھوڑ ہو کر رہتے ہیں۔

محلّہ ۔ا۔

مِٹی مُسلمان کی پیڑے پئی کُمہار۔

مُسلمان کی (قبر کی) مِٹی کُمہار کے پِن (پنڈ) میں پڑی۔

گھڑ بھانڈے اِٹاں کِیاں جلدی کرے پُکار۔

کمہار نے اس مِٹی کے پِن سے کچھ گھڑے اور لوٹے وغیرہ برتن اور کچھ اینٹیں تیار کیں۔ پھر جب ان برتنوں اور اینٹوں کو پکانے کیلئے آوی میں رکھتا ہے تو جلتی ہوئی مٹی پکار کرنے لگتی ہے۔

جَل جَل رووے بپڑی جھڑ جھڑ پویہہ انگیار۔

آوی کی آگ میں سر سڑ کر بیچاری مٹی روتی ہے اور آگ کے گولے گر گر پڑتے ہیں۔

نانک جِن کرتے کارن کِیا سو جانے کرتار۔۲۔

گورو جی فرماتے ہیں کہ اے بھائی! جس پر ماتما نے یہ دُنیا پیدا کی ہے وہی اس کی اچھی اور بری طاقت کو جانتا ہے۔

پوَڑی

بِن ستگُور کِنے نہ پائیو بِن ستگُور کِنے نہ پائیا۔

ستگورو کے بغیر کسی نے پرماتما کو نہ پیچھے حاصل کیا ہے اور نہ ہی اب ستگورو کے بغیر کسی نے حاصل کیا ہے۔

ستگُور وِچ آپ رکھیون کر پرگٹ آکھ سُنایا۔

ستگورو میں پرماتما نے اپنا آپ رکھا ہوا ہے اور یہ ظاہر کر کے بول کر سُنا دیا ہے۔

ستگُور مِلئے سدا مُکت ہے جِن وِچوں موہ چُکایا۔

ستگورو کے ملنے کر کے جیو ہمیشہ ہی مکت ہے۔ جس نے اندر سے موہ دور کر دیا ہے۔

اُتم اِہ وِیچار ہے جِن سچے سِئوں چت لائیا۔

اُس کی یہی اچھی بیچار ہے جس نے سچے پرماتما کے ساتھ اپنے مَن کو جوڑا ہے۔

جگ جیون داتا پائیا۔۶۔

دُنیا کو زندگی دینے والا داتا اُس نے پالیا ہے۔

سلوک محلّہ۔۱۔

ہَوں وِچ آئیا ہَوں وِچ گئیا۔

یہ جیو ہنکار میں آیا۔ ہنکار میں ہی دُنیا سے گیا۔

ہَوں وِچ جمیّا ہَوں وِچ مُوآ۔

ہنکار میں پیدا ہوا اور ہنکار میں ہی مرا۔

ہَوں وِچ دِتا ہَوں وِچ لیئیا۔

ہنکار میں ہی دیا ہے اور ہنکار میں ہی لیا ہے۔

ہَوں وِچ کھٹیا ہَوں وِچ گئیا۔

ہنکار میں کماتا ہے اور ہنکار میں گنواتا ہے۔

ہَوں وِچ سچیار کُوڑیار۔ ہَوں وِچ پاپ پُن ویچار۔

ہنکار میں سچا اور جھوٹا ہوتا ہے اور ہنکار میں ہی پاپ اور پُن کی بیچار کرتا ہے۔

ہَوں وِچ نرک سُرگ اوتار۔

ہنکار میں ہی نرک سُرگ میں جنم لیتا ہے۔

ہَوں وِچ ہسے ہَوں وِچ رووے۔ ہَوں وِچ بھریئے ہَوں وِچ دھووے۔

ہنکار میں ہنستا ہے۔ ہنکار میں روتا ہے۔ ہنکار میں ہی پاپوں سے بھرتا ہے اور ہنکار میں ہی پاپوں کو دھوتا (دُور کرتا) ہے۔

ہَوں وِچ جاتی جِنسی کھووے۔ ہَوں وِچ مُورکھ ہَوں وِچ سیانا۔

ہنکار میں ذات پات کو ناش کرتا ہے۔ ہنکار میں بے وقوف اور ہنکار میں ہی عقلمند ہوتا ہے۔

موکھ مُکت کی سار نہ جانا۔

اس طرح ہنکار کر کے موکھش اور مُکتی کی خبر نہیں جانتا۔

ہَوں وِچ مایا ہَوں وِچ چھایا ہَومے کر کر جنت اُپایا۔

ہنکار میں ہی مایا ہے اور ہنکار میں ہی اوِدّیا کا اندھیرا ہے۔ ہنکار کر کے ہی جیوں کو پیدا کرنا کیا ہے۔

ہَومے بُوجھے تا در سُوجھے۔ گیان وِہُونا کتھ کتھ لُوجھے۔

اگر ہومے (میں ہوں کا ابھیمان) مِٹ جاوے تو در کی سمجھ آتی ہے۔ گیان کے بغیر بول بول کے جھگڑتا ہے۔

نانک حُکمی لِکھیئے لیکھ۔ جیہا ویکھہہ تیہا ویکھ۔ ا۔

گورو جی فرماتے ہیں کہ پرماتما کے حُکم سے لیکھ لکھے جاتے ہیں جیسا تو آپ کو دیکھتا ہیں ویسا ہی دوسروں کو دیکھا کر۔

محلّہ۔۲۔

ہَومے ایہا جات ہے ہَومے کرم کماہِ۔

ہنکار کی یہی ذات (نشانی) ہے کہ پُرش ہنکار کے کرم کرتے ہیں۔

ہَومے ایہی بندھنا پھِر پھِر جُونی پاہ۔

ہنکار کا یہی پھندا ہے کہ جیو بار بار جونوں میں پڑتے ہیں۔

ہَومے کِتھہُ اُوپجے کِت سنجم اِہ جاہِ۔

سوال ہے کہ ہومے (ہنکار) کہاں سے پیدا ہوتا ہے اور کس طریقہ سے یہ جاتا ہے۔

ہَومے ایہو حُکم ہے پئیئے کِرت پھراہِ۔

ہنکار کا یہی خَتم (پھل) ہے کہ جیو اپنے کرموں کے مطابق جونوں میں چکر کاٹتے پھرتے ہیں۔

ہَومے دِیرگھ روگ ہے دارُو بھی اِس ماہِ۔

ہنکار بڑا بھاری روگ ہے اور اس کا علاج بھی اس کے بیچ ہی ہے۔

کِرپا کرے جے آپنی تا گُور کا سبد کماہِ۔

جواب ہے کہ اگر پرماتما اپنی مہر کرے تو جیو اپنے گورو کا اُپدیش کماتا ہے۔(جس سے ہنکار کا بھاری روگ دور ہو جاتا ہے)۔

نانک کہے سنہُہ جنہُہ اِت سنجم دُکھ جاہِ۔۲۔

گورو جی نے اُوپر کئے گئے سوال کا جواب فرمایا ہے کہ اے بھائی پرشوسُو! اس طریقہ سے یعنی گورو کا اُپدیش کمانے سے ہومے کا روگ چلا جاتا ہے۔

پوڑی

سیو کیتی سنتوکھیں جِنی سچو سچ دِھیایا۔

جِن سنتوکھوانوں نے گورو کی سیوا کی ہے اُنہوں نے سچے کے سچ نام کو سمرا ہے۔

اونی مندے پیَر نہ رکھیئو کر سُکرت دھرم کمایا۔

انہوں نے بُرے راستہ پر قدم نہیں رکھا اور اچھے کام کر کے دھرم کو پورا کیا ہے۔

اونی دُنیا توڑے بندھنا انّ پانی تھوڑا کھائیا۔

اُنہوں نے دُنیا سے تعلق توڑ لئے ہیں اور دانا پانی گذارے موافق تھوڑا ہی کھایا پیا ہے۔

تُوں بخسیسی اگلا نِت دیویہہ چڑھیہہ سوائیا۔

اے واہگورو تو ہمیشہ بخشش کرنے والا ہیں اور ہمیشہ بہت سے بہت بڑھ کر دیتا ہیں۔

وڈیائی وڈا پایئیا۔۷۔

بڑائی کرنے سے ہی بڑا پایا جاتا ہے یعنی بڑے کی بڑائی اُس کے بڑے کاموں سے ہی پائی (معلوم) کی جاتی ہے۔

سلوک محلّہ۔ا۔

پُرکھاں بِرکھاں تیرتھاں تٹاں میگھاں کھیت ہاں۔

پرشوں۔ درختوں۔ تیرتھوں اور تیرتھوں کے کناروں بادلوں اور کھیتوں کی۔

دِیپاں لوآں منڈلاں کھنڈاں ورِبھنڈاں۔

دیپ لوگ دیسوں پردیسوں اور برہمنڈوں کی۔

انڈج جیرج اُت بھُجاں کھانی سیتجاں۔

انڈوں۔ جھلی۔ زمین اور پسینے سے پیدا ہونے والے جیوں کی اور۔

سومِت جانے نانکا سراں میراں جنتاں۔

گورو جی فرماتے ہیں کہ سُمندروں اور پہاڑوں کے جیوں کی وہ پرماتما ہی حالت جانتا ہے۔

نانک جنت اُپائیکے سنبھالے سبھناہ۔

گورو جی فرماتے ہیں کہ جیو پیدا کر کے سب کی دیکھ بھال کرتا ہے۔

جِن کرتے کرنا کِیا چِنتا بھِ کرنی تاہ۔

جِس کرتار نے جگت کِیا ہے اس کی فِکر بھی اس نے کرنی ہے۔

سو کرتا چِنتا کرے جِن اُپائیا جگ۔

وہ پرماتما ہی فِکر کرتا ہے جِس نے جگت پیدا کیا ہے۔

تِس جوہاری سوآست تِس تِس دِیبان ابھگ۔

اُس کو ہاتھ جوڑ کر نمسکار ہے۔ اُس کو آشیرواد ہے کیونکہ اُس کا دربار اٹل (ناش

رہت) ہے۔

نانک سچے نام بِن کیا ٹِکا کیا تگ۔ا۔

گورو جی فرماتے ہیں کہ سچے نام سمرن کے بغیر ماتھے پر ٹیکا لگانا اور گلے میں جنجو پہنا کیا ہے؟ یعنی نام کے بغیر یہ کچھ بھی نہیں ہیں۔

محلّہ۔ا۔

لکھ نیکیاں چنگیائیاں لکھ پُناں پروان۔

لاکھوں نیک کام اور اچھے کام اور لاکھوں منظور شدہ پُن یعنی وہ پُن جو بڑے اُتم مانے ہوئے ہیں۔

لکھ تپ اُپر تیرتھاں سہج جوگ بے بان۔

تیرتھوں اُوپر لاکھوں تپ کرنے اور اُجاڑوں میں سمادھی میں دھیان لگانا۔

لکھ سُورتن سنگرام رن مہہ چھُٹہہ پران!۔

جنگ میں لاکھوں بہادری کے کام کرنے جس کر کے یدھ میں ہی لڑتے وقت پران نکل جائیں۔

لکھ سُرتی لکھ گیان دھیان پڑھیئہ پاٹھ پوران۔

لاکھوں وید پاٹھ لاکھوں گیان دھیان اور پورانوں کے پاٹھ پڑھیئے۔

جِن کرتے کرنا کِیا لِکھیا آون جان۔

جس کرتار نے جگ کیا ہے اس نے اِس میں جیوں کا آنا جانا بھی لِکھا ہے۔

نانک متی مِتھیا کرم سچا نِیسان۔۲۔

گورو جی فرماتے ہیں کہ یہ تمام اوپر بیان کی گئیں عقلیں جھوٹی ہیں۔ ایک اُس کی بخشش کا نشان ہی سچا ہے۔

پوڑی

سچا صاحب ایک توں جن سچو سچ ورتا ئیا۔

ایک تو ہی سچا مالک ہے جس نے سچ ہی سچ پھیلا یا ہوا ہے۔

جس تو دیہہ تس ملے سچ تا تنی سچ کما ئیا۔

جس کوتو بخشش کریں اُس کو سچ ملتا ہے اور پھر اُس نے ہی سچ کو کمایا یعنی عمل کیا ہے۔

ستگوُر ملِئے سچ پا ئیا جن کے ہر دے سچ وسایا۔

اُس نے ستگورو کو ملکر سچ کو حاصل کیا ہے جس کے ہردے میں سچ سروپ واہگورو کا نواس ہے۔

مُورکھ سچ نہ جانی منمکھی جنم گوائیا۔

بے وقوف سچ کو نہیں جانتے۔ ایسے من مکھوں نے اپنا جنم گنوالیا ہے۔

وِچ دُنیا کاہے آیا۔۸۔

وہ دُنیا میں کِس لئے آیا ہے؟ یعنی ایسے منمکھ کا دُنیا میں آنا ہی فضول ہے۔

سلوک محلّہ۔ا۔

پڑھ پڑھ گڈی لدیہہ پڑھ پڑھ بھریئے ساتھ۔

کتابیں پڑھ پڑھ کر اُن کے گڈے بھرلیویں اور بھر مطالعہ کی ہوئی کتابوں کے اُونٹوں کے بورے بھرلیویں۔

پڑھ پڑھ بیڑی پائیئے پڑھ پڑھ گڈیہہ کھات۔

پڑھ پڑھ کے کتابوں کے صندوق بھرلیویں اور پھر پڑھ پڑھ کے گڑھوں میں گاڑ دیویں۔

پڑھیئے جیتے برس برس پڑھیہہ جیتے ماس۔

عُمر کے جِتنے سال ہوں وہ پڑھتے رہیں اور جِتنے مہینے ہو وہ بھی پڑھیں۔

پڑھیئے جیتی آرجا۔ پڑھیہہ جیتے ساس۔

جتنی عُمر ہو وہ تمام پڑھتے رہیں۔ جتنے سانس ہوں وہ بھی پڑھیں۔

نانک لیکھے اِک گل ہور ہو مے جھکھنا جھاکھ۔

گورو جی فرماتے ہیں کہ حساب میں ایک بات ہی پڑتی ہے۔ باقی تمام ہنکار میں ٹکریں مارنی ہوتی ہیں۔

محلّہ۔ا۔

لِکھ لِکھ پڑھیا تیتا کڑھیا۔ بہُہ تیرتھ بھوّیا تیتو لویا۔

جس قدر انسان لِکھ لِکھ کر پڑھتا ہے اُتنا ہی کلپتا ہے۔ جس قدر بہت تیرتھ یاترا کرتا اُتنا ہی کوّے کی طرح کائیں کائیں کرتا ہے۔

بہُہ بھیکھ کیا دیہی دُکھ دیا۔ سہُہ وے جیا اپنا کیا۔

بہت بھیکھ دھارن کر کے جسم کو تکلیف دی۔ اے من! اب تو اپنا کیا آپ ہی برداشت کر۔

انّ نہ کھایا ساد گوائیا۔ بہُہ دُکھ پایا دُوجا بھایا۔

جس نے روٹی وغیرہ نہ کھائی اُس نے کھانے کا مزہ گنوا دیا۔ بھوکے رہ کر بہت دُکھ اُٹھایا۔ اُس کو دویت ہی اچھا لگا ہے۔ یعنی پرماتما کے نام کو چھوڑ دوسری باتوں میں لگنا ہی اُس کو اچھا لگا ہے۔

بستر نہ پہرے اہنس کہرے۔ مون وِگوتا کیوں جاگے گور بِن سُوتا۔

کپڑے نہیں پہنتا اور رات دِن دُکھ پاتا ہے۔ چپ دھارن کر کے خراب ہوا۔ وہ گورو کے بغیر کس طرح سویا ہوا جاگ سکتا ہے۔

پگ اُپے تانا اپنا کیا کمانا۔ المل کھائی سِر چھائی پائی۔

پاؤں سے ننگا رہتا ہے اور اپنا کیا ہوا پاتا ہے یعنی ننگے پاؤں رہ کر دُکھ اٹھاتا ہے۔ گندا مندا کھایا اور سر میں راکھ ڈال لی۔

مُورکھ اندھے پت گوائی۔ وِن ناوے کچھ تھائے نہ پائی۔

ایسے کام کرنے والے بے وقوف نے اپنی عزت گنوالی۔ نام کے بغیر اور کوئی چیز پروان نہیں پڑتی۔

رہے بیابانی مڑھی مسانی۔ اندھ نہ جانے پھر پچھتانی۔

اُجاڑوں میں اور مڑھی مسانوں میں رہتا ہے۔ اندھا پرماتما کو نہیں جانتا اور پھر پیچھے پچھتاتا ہے۔

ستگور بھیٹے سو سُکھ پائے۔ ہر کا نام من وسائے۔

جو ستگورو کو ملتا ہے وہی سُکھ پاتا ہے۔ اور ہری کا نام من میں بساتا ہے۔

نانک ندر کرے سو پائے۔ آس اندیسے
تے نہہ کیول ہومے سبد جلائے۔۲

گورو جی فرماتے ہیں کہ جس پر مہر کی نظر کرتا ہے وہی اُس کو پاتا ہے۔ اُمید اور فکر سے فارغ ہو کر گورو اُپدیش سے ہنکار کو جلا دیتا ہے۔

پوڑی

بھگت تیرے من بھاوندے۔ در سوہن کیرت گاوندے

اے واہگورو! بھگت تیرے من میں اچھے لگتے ہیں جو تیرے دروازہ پر کیرتن کرتے ہوئے سوبھا پاتے ہیں۔

نانک کرما باہرے در ڈھو نہ لہنی دھاوندے۔

گورو جی فرماتے ہیں کہ بغیر بھاگوں کے تیرے دروازہ پر کوئی ڈھو (آسرا) نہیں پاتا۔

اِک مُول نہ بجھن آپنا انہوندا آپ گنائید ے۔

ایک وہ ہیں جو اپنا مُول نہیں پہچانتے (کہ ہم ایک پانی کی بوند سے پیدا ہوئے ہیں) اور بے فائدہ ہی اپنا آپ جتلاتے ہیں۔

ہَوں ڈھاڈی کانِیچ جات ہور اُتم جات سدائند ے۔

میں چھوٹی ذات کا ڈھاڈی ہوں یہ دوسرے تمام اونچی ذات کے کہلاتے ہیں۔

تِن منگا جِہ تجھے دِھیائند ے۔۹۔

میں ان سے مانگتا ہوں جو تُجھے دھیاتے ہیں۔

سلوک محلّہ۔ا

گُوڑ راجہ گُوڑ پرجا گُوڑ سبھ سنسار۔

راجہ جھوٹا ہے۔ پرجا جھوٹی ہے۔ تمام دُنیا جھوٹی ہے۔

گُوڑ منڈپ گُوڑ ماڑی گُوڑ بَیسن ہار!

مندر جھوٹا ہے اونچا محل جھوٹا ہے۔ اُن میں بیٹھنے والا جھوٹا ہے۔ یعنی کسی چیز نے بھی ہمیشہ قائم نہیں رہنا۔ ان کا ہونا نہ ہونے کے برابر ہے۔

گُوڑ سوئنا گُوڑ رُپا گُوڑ پہنن ہار!

سونا جھوٹا ہے۔ چاندی جھوٹی ہے اور ان کو پہننے والا بھی جھوٹا ہے۔

گُوڑ کائیا گُوڑ کپڑ گُوڑ رُوپ اپار۔

سریر جھوٹا ہے۔ کپڑا جھوٹا ہے۔ بہت سُندرتا بھی جھوٹی ہے۔

گُوڑ مِیاں گُوڑ بی بی کھپ ہوئے کھار۔

خاوند جھوٹا ہے۔ عورت جھوٹی ہے جو کھپ کے نا ش ہو رہے ہیں۔

گُوڑ گُوڑے نیہہ لگا وِسریا کرتار۔

جھوٹے کا جھوٹے کیساتھ پیار لگا ہوا ہے۔ جس کر کے ان کو پر ماتما بھولا ہوا ہے۔

کِس نال کیچیئے دوستی سبھ جگ چلنہار۔

دوستی کس کے ساتھ کریں سب جگ تو چلنے والا ہے۔ یعنی کسی نے یہاں نہیں ٹھہرنا۔

کُوڑ مِٹھا گُوڑ ما کھیئو کوُڑ ڈوبے پُور!

جھوٹ میٹھا ہے۔ جھوٹ شہد کی مانند ہے۔ جھوٹ نے پوروں کے پور ڈبو دیئے ہیں۔

نانک وکھانے بینتی تُدھ باجھ کوڑو کوڑ۔ ا

گورو جی عرض کرتے ہیں کہ اے واہگورو! آپ کے بغیر سب جھوٹ ہی جھوٹ ہے۔

محلّہ۔ ا

سچ تا پر جانیئے جا رِدے سچا ہوئے۔

سچ تب ہی یقینی طور پر جانا جاتا ہے اگر ہردے میں بھی سچّا نام ہو۔

کُوڑ کی مَل اُترے تن کرے ہچھا دھوئے۔

جھوٹھ کی میل اتر جاتی ہے۔ نام کا پانی ہردے کو دھو کر صاف کر دیتا ہے۔

سچ تا پر جانیئے جا سچ دھرے پیار۔

سچ تب ہی جانا ہوتا ہے اگر سچ کے ساتھ پیار رکھے۔

ناؤ سُن من رہسے تا پائے موکھ دوآر۔

جب نام کو سُن کر من خوش ہو تو مکتی پاتا ہے۔ یعنی دُنیا کے فکرات سے نجات حاصل کر لیتا ہے۔

سچ تا پر جانیئے جا جُگت جانے جیو۔

سچ تب ہی ٹھیک جانا جاتا ہے اگر جیو پر ماتما میں جڑنے کا طریقہ جان لیوے۔

دھرت کائیا سادھ کے وِچ دے کرتا بیئو۔

بُدھی رُوپی دھرتی کو ٹھیک کرکے اُس میں پرماتما کے نام کا بیج بوئے۔

سچ تاپر جانیئے جا سِکھ سچی لے۔

سچ تب ہی یقینی طور پر جانا جاتا ہے اگر گورو کی سچی سکھیا (اُپدیش) کو دھارن کرے۔

دئیا جانے جی کی کچھ پُن دان کرے۔

جیئوں پر رحم کرنا جانے اور اپنے ہاتھ سے کچھ پُن دان بھی کرے۔

سچ تاپر جانیئے جا آتم تیرتھ کرے نواس۔

سچ تب ہی ٹھیک جانا جاتا ہے جب ہردے روپی تیرتھ اوپر بسنا کرے۔

ستگو رونو پچھُ کے بہہ رہے کرے نواس۔

ستگُورو سے پوچھ کر (آتم تیرتھ اوپر) بیٹھنا کرے۔ وہاں ٹھہرنا کرے۔ یعنی اپنے من کی برتی کو اپنے اندر آتما میں لگاوے۔

سچ سبھنا ہوئے دارُو پاپ کڈھے دھوئے۔

سچ تمام دکھوں کا علاج ہوتا ہے۔ جو پاپوں کو نکال دیتا ہے اور ہردے صاف کردیتا ہے۔

نانک وکھانے بینتی جِن سچ پلّے ہوئے۔۲

گُورو جی فرماتے ہیں کہ جن کے بُدھی روپی گانٹھ میں سچ ہو ان کے آگے عرض کرے (کہ وہ مجھے بھی سچ کا دان دیویں)

پوڑی

دان مہنڈا تلی خاک جے مِلے تا مستک لائیئے۔

اگر مجھے اُن کی چرن دھوڑی کا دان مل جائے تو ماتھے پر لگاؤں۔

کُوڑا لالچ چھڈ ییئے ہوئے اِک من الکھ دھیائیئے۔

جھوٹا لالچ چھوڑ کر کے ایک من ہو کر پرماتما کو یاد کریئے۔

پھل تے ویہو پایئیے جے ویہی کار کمایئیے۔

ویسا ہی پھل ملتا ہے جیسا کام کرنا کریئے۔

جے ہووے پورب لکھیا تا دھوڑ تنادی پایئیے۔

اگر پہلے کرموں کا پھل لکھا ہوا ہو تو ان کی (جو نام جپنے والے مہاتما ہیں) چرن دھوڑی حاصل ہوتی ہے۔

مت تھوڑی سیو گوایئیے۔۱۰

تھوڑی بدھی کر کے جیو مہاتماؤں کی سیوا کرنے کا وقت گنوا لیتا ہے۔(اور پیچھے پچھتاتا ہے)

سلوک محلہ۔۱

سچ کال کوڑ ورتیا کل کالکھ بیتال۔

سچ کا کال پڑ گیا ہے اور جھوٹھ چل رہا ہے۔ کلجگ کا زمانہ بھوتنا ہے۔

بیئو بیج پت لے گئے اب کیوں اگوے دال۔

جنہوں نے ثابت (سالم) دانے کا بیج بویا وہ عزت پا گئے۔ اب دال (دو پھاڑ) دانہ کس طرح پیدا ہو سکتا ہے۔ یعنی ادھورے کرموں کا پھل کچھ نہیں ملتا۔

جے اک ہوئے تا اگوے رُتی ہوں رُت ہوئے۔

اگر ایک بات ہو تو بیج پیدا ہو سکتا ہے۔ وہ یہ کہ بیج بیجنے کا موسم درست ہو۔

نانک یاہے باہرا کورے رنگ نہ سوئے۔

گورو جی فرماتے ہیں کہ لاگ کے بغیر کورے کپڑے کو رنگ نہیں سوبھتا۔ یعنی اچھا نہیں چڑھتا۔

بھے وِچ کھنب چڑھائیئے سرم پاہ تن ہوئے۔

پرماتما کے خوف میں رہ کر اس من روپی کپڑے کو دھونا کریں اور ویراگ کی لاگ لگاویں۔

نانک بھگتی جے رپے کوڑے سوئے نہ کوئے۔۱

پھر اگر ایشور بھگتی میں من رنگا جاوے تو اس کو جھوٹھ کی کوئی کنسو (خبر) نہیں لگتی یعنی جھوٹھ اس کے نزدیک نہیں آتا۔

محلّہ۔۱

لَب پاپ دوئے راجہ مہتا کُوڑ ہوآ سِکدار۔

لالچ اور پاپ دونوں راجہ اور روزیر ہیں اور جھوٹھ تھانیدار ہے۔

کام نیب سد پچھیئے بہہ بہہ کرے بیچار۔

کام چوبدار کو بُلا کر پوچھتے ہیں اور بیٹھ کر آپس میں صلاح کرتے ہیں۔

اندھی رعیت گیان وِہونی بھاہِ بھرے مُردار۔

گیان سے خالی رعیت اندھی ہے اور یہ بھوسے سے بھری ہوئی لاشیں ہیں یعنی ان کے اندر کوئی سچائی نہیں ہے۔

گیانی نچہہ واجے واوہ رُوپ کرے سِیگار۔

گیان وان ناچتے ہیں۔ باجے بجاتے ہیں اور اپنے جسم کو شدگار کرتے ہیں۔

اُوچے کُو کہہ وادا گاویں جودھا کاوِیچار۔

اُونچی آواز سے پکار کر جنگ نامے گاتے ہیں اور بہادروں کا ذکر کرتے ہیں۔

مُورکھ پنڈت حِکمت حُجت (ح ج ت) سنجے کریں پیار۔

بے وقوف پنڈت چالاکیوں اور کئی ناجائز طریقوں سے دولت اکٹھی کرنے سے پیار کرتے ہیں۔

دھرمی دھرم کریں گاواویں منگیہہ موکھ دوآر۔

دھرمی لوگ دھرم کے کام کر کے اُس کا پھل گنوا لیتے ہیں۔ جبکہ وہ مکتی کا دان مانگتے ہیں۔

جتی سداویں جُگلت نہ جانہیں چھڈ بہہ گھربار۔

جولوگ جتی کہلواتے ہیں وہ اس کا طریقہ نہیں جانتے۔ (کہ اصل جت کس طرح کا ہوتا ہے) اور گھر باہر چھوڑ کر بیٹھ جاتے ہیں۔

سبھ کو پُورا آپے ہووے گھٹ نہ کوئی آکھے۔

سب کوئی خود ہی پُورن ہو بیٹھتا ہے۔ آپ کو کوئی بھی کسی سے کم نہیں کہتا۔

پت پروانہ پچھے پائیئے تا نانک تولیا جاپے۔۲

گُورو جی فرماتے ہیں کہ جب کسی کی عزت کا بٹہ ڈال کر دیکھیں تو تب تولنے سے ہی وہ جانا جاتا ہے۔ (کہ وہ پورن ہے یا کم ہے)

محلہ۔ا

ودی سوو جگ نانکا سچا ویکھے سوئے۔

جو بات ہونی ہے وہ پرگٹ ہو کر رہے گی۔ وہ سچا سب کچھ دیکھ رہا ہے۔

سبھنی چھالاں ماریاں کرتا کرے سو ہوئے۔

سب نے کرموں دھرموں کی چھلانگیں لگائی ہیں۔ لیکن جو ایشور کرے گا وہی ہوگا۔

اگے جات نہ جور ہے اگے جِئو نوے۔

آگے درگاہ میں نہ کوئی ذات ہے نہ زور ہے۔ وہاں نئے جیئو ہوتے ہیں۔

جِنکی لیکھے پت پوے چنگے سیئی کے۔۳

پتوں کے حساب میں جن کی عزت پڑے گی وہی کوئی وہاں اچھے ہوں گے۔ یعنی جو برائیوں کے کرنے کر کے بے عزت ہو کر وہاں جائیں گے ان کی اچھی ذات اور زور وہاں

نہیں چلتیں۔

پوڑی

دُھر کرم جِنا کوتُدھ پائیا تا تِنی خصم دھیایا۔

جن کوشروع سے آپ نے کرم پایا ہے تب انہوں نے ہی آپکو سمرا ہے۔

اینا جنتاں کے وس کچھ ناہی تُدھ ویکی جگت اُپائیا۔

اِن جیئوں کے اختیار کچھ نہیں ہے۔آپ نے علیحدہ علیحدہ طرح کا جگت پیدا کیا ہوا ہے۔ یعنی کوئی اچھا اور کوئی بُرا۔

اِکنا نوتُو میل لے اِک آپو تُدھ کھوآئیا۔

کئی ایک جئوں کو آپ اپنے ساتھ میل لیتے ہو اور کئی ایک کو اپنے سے بھلا دیا ہے۔

گُور کِرپا تے جانیا جتھے تُدھ آپ بجھائیا۔

وہاں گوروکی مہر سے آپ کو جانا ہے۔جہاں آپ نے خودی ہی کسی کو سمجھا ہے۔

سہجے ہی سچ سمائیا۔۱۱

ایسا جیئو بغیر کسی تکلیف کے سچ میں سمایا ہے یعنی سچ سُروپ میں یکساں ہوا ہے۔

سلوک محلّہ۔۱

دُکھ دارُو سُکھ روگ بھئیا جا سُکھ تام نہ ہوئی۔

جیئو کے سدھار کے لئے دکھ اس کا علاج ہے اور سکھ بیماری ہوتا ہے کیونکہ جب سُکھ ہوتب اچھا نہیں ہوتی (ایشور کو یاد کرنے کی)

توں کرتا کرنا میں ناہی جا ہو کری نہ ہوئی۔

تو کرتا پرکھ کارج کرنے کے لائق ہیں۔ میں اس قابل نہیں ہوں اگر میں کچھ کروں تو

کچھ نہیں ہوتا۔

بلہاری قُدرت وسیا۔ تیرا انت نہ جائی لکھیا۔۱۔رہاؤ

تو اپنی قدرت میں بس رہا ہیں۔ میں قربان جاؤں تیرا انت نہیں جانا جاتا۔

جات مہہ جوت جوت مہہ جاتا اکل کلا بھرپُور رہیا۔

سرشٹی میں تیری جوتی ہے اور جوتی میں سرشٹی۔ تو (اکل کلا) مکمل شکتی کر کے تمام میں پورن ہیں۔

تُوں سچا صاحب صِفت سوالئیو جِن کیتی سو پار پئیا۔

تو سچا مالک ہیں۔ تیری سندر صفت جس نے کی وہی پار ہو گیا۔

کہو نانک کرتے کِیاں باتاں جو کچھ کرنا سو کرر ہیا۔۲

گورو جی فرماتے ہیں کہ یہ باتیں پرماتما کی ہیں۔ کہ جو کچھ کرنا چاہتا ہے وہ کر رہا ہے یعنی ایسی باتیں اور کوئی نہیں کر سکتا۔

محلّہ۔۲

جوگ سبدنگ گیان سبدنگ بید سبدنگ براہمنہہ۔

جوگیوں کا دھرم گیان (اپنے سرُوپ کو جاننا) ہے۔ اور براہمنوں کا دھرم ویدوں کا بیچار کرنا ہے۔

کھتری سبدنگ سُور سبدنگ سُودر سبدنگ پرا کرتہہ۔

کھتریوں کا دھرم بہادری ہے اور شُودر کا دھرم پرائی کار (دوسروں کی سیوا) کرنی ہے۔

سرب سبدنگ ایک سبدنگ جے کو جانے بھیئو۔

سب کا دھرم ایک دھرم ہے اگر کوئی اس بھید کو جان لیوے یعنی ایک برہم کو جاننا ہی سب کا سانجھا دھرم ہے باقی اپنے اپنے کاموں کے دھرم ہیں۔

نانک تا کا داس ہے سوئی نرنجن دیئو۔۳

نانک اُس کا (جس نے برہم کو جان لیا ہے) داس ہے وہی پرماتما کا روپ ہے۔

محلہ۔۲

ایک کرسنگ سرب دیوا دیودیوات آتما۔

ایک برہم سب دیوتوں کا دیوتا (دیوات آتما) پرکاش رُوپ آتما ہے۔

آتما باس دیوس جے کو جانے بھئیو۔

اور آتما برہم سروپ ہے اگر کوئی اس بھید کو سمجھ لیوے۔ یعنی برہم آتما ہے اور آتما برہم ہے۔

نانک تا کا داس ہے سوئی نرنجن دیئو۔۴

نانک اُس کا سیوک ہے۔ وہی پُرش پرماتما کا سرُوپ ہے۔

محلّہ۔۱

کنُبھے بدھا جل رہے جل بن کنُبھ نہ ہوئے۔

گھڑے کا باندھا ہوا پانی رہتا ہے لیکن پانی کے بغیر گھڑا نہیں بنتا۔

گیان کا بدھا من رہے گُور بن گیان نہ ہوئے۔۵

گیان کا باندھا ہُوا من ٹھہرتا ہے۔ لیکن گُورو کے بغیر گیان نہیں ہوتا۔ یعنی من کو قابو کرنے کے لئے اپنا من ہی گُورو ہوتا ہے۔ جیسا کہ پانی کو قابو کرنے کیلئے پانی ہی گھڑے کو بناتا ہے۔

پوڑی

پڑھیا ہووے گُنہگار تا اومی سادھ نہ ماریئے۔

اگر کوئی پڑھا ہوا گناہی ہو تو اس کی جگہ ان پڑھ بے گناہ کو نہیں مارا جاتا۔

جیہا گھالے گھالنا تے ویہو ناؤ پچاریئے۔

جیسا کوئی کام کرتا ہے ویسا ہی اس کا نام پکارا جاتا ہے۔

ایسی کلا نہ کھیڈ ئیئے جِت در گہ گئیا ہا ر ئیئے۔

ایسی کوئی کھیل نہ کھیلنا کریں جس کر کے درگاہ میں جا کر ہارنا پڑے۔

پڑھیا اتے اومیا وِیچارا گے وِیچا ر ئیئے۔

پڑھے ہوئے اوران پڑھ کی ویچار آگے درگاہ میں بیچاری جائیگی۔

موہِ چلے سوا گے ما ر ئیئے ۔۱۲

جو یہاں دنیا کو دھوکا دے گئے ہیں وہ آگے سزا پائیں گے۔

سلوک محلّہ۔۱

نانک میر سریر کا اِک رتھ اِک رتھواہُ۔

گورو جی فرماتے ہیں کہ جسم کے (میر) سرتاج جیو کا ایک رتھ ہے اور ایک رتھواہی ہے۔

جُگ جُگ پھیر وٹائیہہ گیانی بُجھہ تاہِ۔

جو ہر ایک جگ کے چکر میں بدلتے رہتے ہیں اس کو گیان وان ہی سمجھتے ہیں (رب بتاتے ہیں کِس جُگ میں کون سا رتھ اور تھواہی ہوتا ہے)

سَت جُگ رتھ سنتوکھ کا دھرم اگے رتھواہُ۔

سَت جگ میں رتھ سنتوکھ کا تھا۔ اور اس رتھ کے آگے چلانے والا دھرم تھا۔

ترییتے رتھ جتے کا زور اگے رتھواہُ !

ترییتے جگ میں رتھ جت کا تھا اور اس کے آگے رتھواہی باہو بل تھا۔

دوآپر رتھ تپےَ کا سَت اگے رتھواہُ۔

دواپر جگ میں رتھ تپ کا تھا اور اس کے آگے رتھواہی ستیہ تھا۔

کلجگ رتھ اگن کا کوُڑا گے رتھواہُ ۔۱

کُلجگ میں رتھ آگ کا ہے اور اس کے آگے رتھوا ہی جھوٹ ہے۔

نوٹ:۔ اس سلوک میں سری گورو نانک دیو جی نے جیوؤں کے من کی حالت جو ہر ایک جُگ میں بدلتی رہتی ہے ایک فلسفانہ ڈھنگ سے بیان کی ہے جیسا کہ سَت جُگ میں لوگ سنتوکھی اور دھرمی تھے۔ تریتے جُگ میں لوگ جتی (جت دھاری) اور طاقت ور تھے۔ دواپر جگ میں لوگ تپئے (تپ کرنے والے) اور ستیہ وادی تھے۔ لیکن کلجگ کے لوگ ترشنا وادی اور جھوٹے ہیں۔

محلّہ۔۱

سام کہے سیتمبر سوامی سچ مہہ آچھے ساچ رہے۔ سب کو سچ سماوے۔

سام وید کہتا ہے کہ اس کے جُگ (ستجگ) میں اس کا مالک سیتمبر (ہنسا اوتار) تھا۔ جبکہ لوگ سچ میں رہتے تھے اور سب کوئی سچ میں ہی ملا رہتا تھا۔ نوٹ: اس سے پہلے چار جُگوں کا برتاؤ بیان کیا تھا اور اب اس سلوک میں چار ویدوں کا مُکھ اُپدیش بیان کیا ہے۔

رِگ کہے رہیا بھرپُور۔ رام نام دیوا مہہ سُور۔

رِگ وید کہتا ہے کہ پرماتما کل تمام میں بھرپور ہے اور تمام دیوتوں میں رام کا نام طاقت وَر ہے۔

نائے لے پراچھت جاہِ۔ نانک تَو موکھنتر پاہِ۔

اُس کا نام لینے کر کے پاپ دُور ہو جاتے ہیں اور پھر جیو مُکتی حاصل کر لیتے ہیں۔

جُج مہہ زور چھلی چندراول کاہن کرسن جادم بھئیا۔

جُجر وید (کہتا ہے کہ) دوآپر جُگ میں جس نے اپنے زور سے چندراول گوپی کو چھل لیا تھا وہ یادوں کی کل میں کرشن چندر اوتار ہوا ہے۔

پارجات گوپی لے آیا بندرابن مہہ رنگ کیا۔

وہ کرشن اپنی گوپی کے لئے (سورگ سے) کلپ برچھ لے آیا اور بندرابن میں راس منڈل کر کے خوشی منائی۔

کل مہہ بید اتھر بن ہوُا ناوُ خدائی الہہ بھئیا۔

کلجگ میں اتھرون وید ہوُا اور اس زمانے میں پرماتما کا نام اللہ پڑ گیا۔

نیل بستر لے کپڑے پہرے تُرک پٹھانی عمل کِیا۔

لوگوں نے نیلے رنگ کے کپڑے پہن لئے اور ترکوں اور پٹھانوں کا راج ہو گیا۔

چارے وید ہوئے سچیار۔ پڑھیں گنہہ تن چار وِیچار۔

اس طرح چاروں وید سچے ہو گئے جو ان کو پڑھ کر عمل کرتے ہیں ان کی بیچار سریشٹ ہوتی ہے۔

بھاوُ بھگت کر نیچ سدائے۔ توَ نانک موکھنتر پائے۔۲

جب کوئی پریما بھگتی کر کے اپنے آپ کو نیچ کہلوائے تب وہ مُکتی کو پراپت کرتا ہے۔

پوَڑی

ستگوُر وِٹوں واریا جت مِلئے خصم سمالیا۔

میں ستگوُروُ پر قربان جاؤں جس کے ملنے سے مالک کو سنبھالا (یاد کیا) ہے۔

جِن کر اُپدیس گیان انجن دِیا اِنی نیتری جگت نہالیا۔

جِس گوُرو نے اُپدیش دے کر کے گیان کا سرمہ دیا ہے اُس نے اِن آنکھوں سے جگت کو دِکھا دیا ہے۔

خصم چھوڈ دُوجے لگے ڈُبے سے ونجاریا۔

جو اپنے مالک کو چھوڑ کر دوسروں کے ساتھ لگے ہیں وہ (ونجارے) جئیو ڈُوب گئے ہیں۔

ست گوُروُ ہے بوہتھا وِرلے کِنے ویچاریا۔

ستگوُروجی جہاز ہیں اور یہ کسی وِرلے نے ہی بیچارا ہے۔

کر کِرپا پار اُتاریا۔۱۳

گُورو جی نے کرپا کر کے (اُسکو اس سنسار سمندر سے) پار اُتار دیا ہے۔ (جو ان کو جہاز روپ سمجھ کر اُن کی شرن میں آیا ہے) یعنی ستگورو جی جیو کو اس سنسار سمندر سے پار کرنے کیلئے جہاز ہیں جو اُن کی شرن میں آتا ہے اُس کو وہ کرپا کر کے اِس جگت کے جنم مرن سے مُکت کر دیتے ہیں۔

سلوک محلّہ۔ا

سِمل رُکھ سرائرا ات دِیرگھ ات مُچ۔

سِنبل کا درخت سیدھا۔ بہت بڑا اور بہت پھیلاؤ والا ہوتا ہے۔

اوئے جہ آوہِ آس کر جاہِ نرا سے کِت!

(وہ) پنچھی طوطے وغیرہ جو اُمید کر کے آتے ہیں (کہ پھل پھُل کھائیں گے) وہ نا اُمید ہو کر کیوں جاتے ہیں؟ اس لئے کہ۔

پھل پھِکے پھُل بکبکے کم نہ آویں پت۔

سِنبل کے پھل پھیکے۔ پھُل کڑوے اور پتے کسی کام نہیں آتے۔

مِٹھت نِیویں نانکا گن چنگیائیاں تت۔

گُورو جی فرماتے ہیں کہ میٹھا پن نیواں ہے۔ لیکن یہ اچھے گُنوں کا مُول ہے۔ یعنی اُس بڑے کے مقابلہ میں جو کسی کے کام نہیں آتا۔ وہ چھوٹا اچھا ہے جو سب کو سُکھ آرام دیتا ہے۔

سبھ کو نِوے آپکو پر کو نِوے نہ کوئے۔

سب کوئی اپنے واسطے دوسرے کے آگے جھُکتا ہے۔ دوسرے کو کوئی بھی نہیں جھُکتا۔ یعنی اپنے مطلب کے لئے ہی ہر کوئی ایک دوسرے کے آگے جھُکتا ہے۔

دھر تارازُ و تولئے نِوے سو گوَرا ہوئے۔

تکڑی رکھ کر وزن کریں تو جو پلڑا جھُکتا ہے وہی بھاری ہوتا ہے۔

اپرادھی دُونا نِوے جو ہنتا مر گاہِ۔

گنہگار دو گُنا جھکتا ہے۔ جو ہرن کو مارتا ہے یعنی گنہگار لوگ گُناہ کرنے کیلئے سب سے زیادہ جھکتے ہیں۔

سِیس نِوائیئے کیا تھیئے جارِدے کسُد ھے جاہِ۔ا

سر جھُکانے سے کیا ہوتا ہے جب ہردا کھوٹی طرف جاتا ہو؟ یعنی پرش ہردے سے جھُکا ہوا نمرتا بھاؤ والا ہونا چاہیئے اگر ہردہ میں برائی بھری پڑی ہو تو سر جھُکانے کا کوئی فائدہ نہیں۔

محلّہ۔ا

پڑھ پُستک سندھیا بادنگ۔ سِل پُوجس بگل سمادھنگ۔

پُستکیں پڑھ کر رِت نیم کر اور جھگڑے کرتا ہے۔ پتھر پوجنا اور بگلے کی طرح سمادھی لگاتا ہے۔

مُکھ جھُوٹھ بِبھُوکھن سارنگ۔ ترَے پال تِہال بِچارنگ۔

منہ میں جھوٹ ہی سریشٹ زیور ہے۔ یعنی جھوٹ بولنا ہی اچھا سمجھتا ہے اور تین دفعہ گائیتری کا بیچار کرتا ہے یعنی گائیتری کا پاٹھ کر کے سچ بولنے کی بجائے جھوٹ ہی بولتا ہے۔

گل مالا تِلک لِلاٹنگ۔ دوئے دھوتی بستر کپاٹنگ۔

گل میں مالا ڈالی ہوئی ہے ماتھے پر تلک لگایا ہوا ہے دو عدد دھوتیاں باندھتا ہے اور سر پر کپڑا رکھتا ہے۔

جے جانس برہمنگ کرمنگ۔ سبھ پھوکٹ نِسچو کرمنگ۔

اگر برہم پراپتی کے کرم جانتا ہوتا تو یہ تمام کرم (جو اُوپر بیان کئے ہیں) یقیناً بے فائدہ جانتا۔

کہو نانک نِہو دھیاوے۔ وِن ستگور واٹ نہ پاوے۔۲

گوروجی فرماتے ہیں کہ جو پُرش پختہ ارادے کے ساتھ برہم کو یاد کرتا ہے (وہی اس کو پاتا ہے) یہ راستہ ستگورو کے بغیر نہیں ملتا۔

پوڑی

کپڑ رُوپ سُہاونا چھڈ دُنیا اندر جاونا۔

اچھا کپڑا اور سُندر شکل وصورت آخر کار دنیا میں ہی چھوڑ جانا ہے۔

مندا چنگا آپنا آپے ہی کیتا پاونا۔

جو برا اور اچھا اپنا کرم ہے اس کا پھل آپ کو ہی پانا پڑے گا۔

حُکم کِیئے من بھاودے راہِ بِھیڑے اگے جاونا۔

جس نے یہاں من مرضی کے حُکم کیئے ہیں اُس نے آگے تنگ راستہ سے گذرنا ہوگا۔

ننگا دوزق چالیا تا دِسے کھر اڈراونا۔

آخر کار جب ننگا ہوکر نرکوں کی طرف جاتا ہے تو بہت ڈراونا دکھائی دیتا ہے۔

کر اَوگن پچھوتاونا۔۱۴

گُناہ کر کے پھر پچھتانا پڑتا ہے۔

سلوک محلّہ۔۱

دئیا کپاہ سنتو کھ سُوت جت گنڈھی سَت وٹّ۔

رحم دِلی کی کپاس سے صبر کا سوتر لے کر اس کو جت کی گانٹھیں دو اور ستیہ کا وٹ چڑھاؤ۔

اِہ جنیئو جیئہ کا ہئی تا پانڈے گھت۔

اے پنڈت! اگر جیو کا ساتھ دینے والا تیرے پاس ایسا جنجو ہے تو وہ میرے گلے میں ڈال دو۔

نا اِہ تُٹے نہ مل لگے نا اِہ جلے نہ جائے۔

یہ جنجو نہ ٹوٹے گا نہ اسے میل لگیگی۔ نہ سڑے گا اور نہ ہی کہیں جائے گا۔

دھن سو مانس نانکا جو گل چلے پائے۔

گورو جی فرماتے ہیں کہ اس قسم کا جنجو جو گلے میں ڈال کر چلے جاتے ہیں وہ پُرش دھن ہیں۔

چوکڑ مُل انائیا بہہ چو کے پایا۔

چار کوڑی کا مل منگوا کر کے چونکے میں بیٹھ کر گلے میں ڈال دیا۔

سِکھاں کن چڑھائیاں گُور براہمن تھئیا۔

کان میں سِکشا دی اور براہمن گورو ہو گیا۔

اوہ مُوآ اوہ جھڑ پئیا وے تگا گئیا۔ ا

وہ (پُرش کے گلے میں یہ سوتر کا چار کوڑی کا جنجو ڈالا تھا جب) مر گیا تو وہ (جنجو جو مل خرید کر چونکے میں بیٹھ کر کان میں سکشا دے کر برہمن نے پُرش کے گلے میں ڈالا تھا) گر پڑا اور (پھر اس طرح وہ) پُرش بغیر جنجُو کے ہی (آ گے درگاہ میں) گیا۔

محلّہ۔ ا

لکھ چوریاں لکھ جاریاں لکھ کُوڑیاں لکھ گال۔

لاکھوں چوریاں ۔لاکھوں زناہ کاریاں۔ لاکھوں جھوٹی باتیں اور لاکھوں ہی گالی گلوچ وغیرہ۔

لکھ ٹھگیاں پہنامیاں رات دِنس جِیئہ نال۔

لاکھوں ٹھگی کی وارداتیں اور بے ایمانی کے کام دِن رات جیئو کے ساتھ رہتے ہیں۔

تگ کپاہو کتیئے باہمن وٹے آئے۔

جنجُو کپاس کو کات کر براہمن بٹتا ہے۔

کوہِ بکرا رِن کھائیا سبھ کو آکھے پائے۔

بکرا مار کر پکا کر کھایا اور سب کوئی کہتا ہے کہ جنجُو ڈالا ہے۔

ہوئے پُورانا سٹیئے بھی پھِر پائیئے ہور۔

اس طرح کا ڈالا ہوا۔ جنجو جب پُرانا ہوجاتا ہے تو پھینک دیا جاتا ہے اور پھر دوبارہ اور نیا جنجو ڈالا جاتا ہے۔

نانک تگ نہ تُٹئی جے تگ ہووَے جور۔۲

لیکن گُوروجی فرماتے ہیں کہ اگر جنجو میں طاقت ہوتو پھر وہ ٹُوٹتا نہیں ہے۔

محلّہ۔۱

نائے مینئے پَت اُوپجے صالاحی سچ سُوت۔

نام ماننے سے (پت) کپاس پیدا ہوتی ہے اور صفت کرنے سے سچا سوتر بنتا ہے۔

درگہ اندر پایئے تگ نہ تُوٹس پُوت۔۳

اگر ایسا پوتر جنجو (نام اور صفت کا) گلے میں ڈال لیویں تو وہ درگاہ میں جاکر بھی نہیں ٹوٹتا۔

محلّہ۔۱

تگ نہ اِندری تگ نہ ناری۔ بھلکے تھک پوے نت داڑی۔

جُنجو اِندری کو نہیں ڈالا۔ جنجو استری کو نہیں ڈالا۔ اِس لئے ہر روز مُنہ پر تھوک پڑتی ہے۔

تگ نہ پیَری تگ نہ ہتھی۔ تگ نہ جہبوا تگ نہ اکّھی۔

جُنجو پاؤں کو نہیں ہے۔ جُنجو ہاتھوں کو نہیں ہے۔ جُنجو زبان کو نہیں ہے۔ جنجو آنکھوں کو نہیں ہے۔

وے تگا آپے وتے۔ وٹ دھاگے اورا گھتے۔

آپ براہمن جنجو کے بغیر پھرتا ہے اور دوسروں کو دھاگے بٹ کر ڈال رہا ہے۔

لےَ بھاڑ کرے وی آہُ۔ کڈھ کاگل دسّے راہُ۔

مزدوری لے کر بیاہ کرتا ہے اور پتری نکال کر راستہ (مہورت) بتاتا ہے۔

سُن ویکھو لوکا اِہ وڈان۔ من اندھا ناؤ سُجان۔۴

اے لوگو! سُنو اور دیکھو یہ اسچرج کی بات ہے کہ عقل کے اندھے کا نام (سُجان) عقلمندی

پنڈت ہے۔

پوڑی

صاحب ہوئے دئیال ,کر پا کرے تا سائی کار کرائیسی۔

اگر مالک دئیاوان ہوکر مہربانی کرے تو وہی کار کرائے گا جو اُس کو منظور ہوگی۔

سو سیوک سیوا کرے ,جسنو حُکم منا یسئی۔

وہ سیوک سیوا کرتا ہے۔ جس کو مالک اپنا حُکم منواتا ہے۔

حُکم منیئے ہووے پروان تا خصمے کا محل پائیسی۔

حُکم ماننے سے سیوک منظور نظر ہو جائے گا اور پھر مالک کا محل پالیوے گا۔

خصمے بھاوے سو کرے منہہ چند یا سو پھل پائیسی۔

جو مالک کو منظور ہو اگر سیوک وہی کرے تو من اِچھت پھل (مراد) پائے گا۔

تا درگہ پیدھا جائیسی۔ ۱۵

تب پھر درگاہ میں عزت کے ساتھ جائے گا۔

سلوک محلّہ۔ ۱

گئو براہمن کو کرلاوہ گو برترن نہ جائی۔

گائے اور برہمن کو تو محصول لگاتے ہو۔ گو ہے (کے لیپن) سے پار اُتارا نہیں ہوگا۔

دھوتی ٹِکا تے جپ مالی دھان ملیچھاں کھائی۔

کمر میں دھوتی۔ ماتھے پر ٹیکا اور گلے میں مالا ہے۔ لیکن اناج نیچوں کا کھاتا ہے یعنی اوپر سے پہراوہ تو پنڈتوں والا ہے لیکن کھانا وہ کھاتا ہے جو نیچ آدمی کھاتا ہے۔

انتر پوُجا پڑھیں کتیبا سنجم ترکاں بھائی۔

اندر بیٹھ کر ٹھاکر کو پوجا کرتے ہیں۔ لیکن باہر دکھاوے کے لئے مسلمان کی کتابیں پڑھتا

ہے اور مسلمانوں والا ہی رہن سہن کا طریقہ اختیار ہے۔

چھوڈی لے پاکھنڈا۔ نام لیئے جاہِ ترندہ۔

پاکھنڈ کرنا چھوڑ دو۔ نام لینے سے ہی پار اُتارا ہوتا ہے۔ (اس لئے پاکھنڈ کو چھوڑ کر نام سمرن کرو)

محلّہ۔ا

مانس کھانے کریہہ نواز۔ چھُری وگائن تن گل تاگ۔

آدمیوں کا خون چوسنے والے نماز پڑھتے ہیں اور جو چھری چلاتے (ظلم کرتے) ہیں ان کے گلے میں جنجو ہیں۔ یعنی قاضی رشوت لیتے ہیں اور کھتری بے گناہوں کو اپنی چھری روپ قلم سے سزا دلواتے ہیں۔

تِن گھر برہمن پورہ ناد۔ اُنا بھِ آوہِ اوئی ساد۔

ایسے کھتریوں کے گھر میں جو برہمن سنکھ بجاتے ہیں ان کو بھی وہی ظالمانہ سواد ہی آتا ہے۔

کوُڑی راس کوُڑا واپار۔ کوُڑ بول کریہہ آہار۔

پونجی جھوٹی ہے اور بیوپار بھی جھوٹا ہے جھوٹ بول کر ہی کھانا کھاتے ہیں۔

سرم دھرم کا ڈیرا دُور۔ نانک کوُڑ رہیا بھرپوُر۔

شرم اور دھرم کا ڈیرا دور ہے۔ گورو جی فرماتے ہیں کہ جھوٹ ہی تمام پھیل رہا ہے۔ یعنی شرم دھرم کہیں نظر نہیں آتا۔ اور جھوٹ ہی ہر جگہ پردھان ہے۔

متھے ٹِکا تیڑ دھوتی ککھائی۔ ہتھ چھُری جگت قصائی۔

ماتھے اوپر ٹیکا ہے اور نیچے بھگوے رنگ کی دھوتی باندھی ہوئی ہے۔ لیکن ہاتھ میں بے انصافی کی چھری لے کر جگت کا قاتل بنا ہوا ہے۔

نِیل وستر پہر ہوویں پروان۔۔ ملیچھ دھان لے پوُجہ پوران۔

نیلے کپڑے پہن کر (مسلمان حاکموں کے) منظور نظر ہوتے ہو اور نیچ لوگوں کا (دھان)

دانا پانی لے کر پورانوں کی پوجا کرتے ہو۔

ابھاکھیا کا کُٹھا بکرا کھانا۔ چوکے اُوپر کِسے نہ جانا۔

کلمہ پڑھ کر بکرا مار اہنو اکھانا اور پھر کہنا کہ رسوئی میں کوئی نہ جائے۔

دے کے چوکا کڈھی کار۔ اُوپر آئے بیٹھے کوڑیار۔

لیپن دیکر اس کے چوگرد لکیر کھینچی اور اس چوکے میں جھوٹے لوگ آئے بیٹھے اور کہنے لگے کہ:۔

مت بھِٹّے وے مت بھِٹّے۔ اِہ اَن اساڈا پھِٹّے۔

اے بھائی! یہ چوکا کہیں بھٹ نہ جائے اور ہمارا اس میں تیار کیا ہوا بھوجن خراب نہ ہو جائے۔

تن پھِٹّے پھیڑ کرین۔ من جُوٹھے چُلی بھرین۔

جسم کر کے خراب ہوئے ہوئے خرابیاں کرتے ہیں۔ اندر سے من کر کے جوٹھے ہیں اور باہر سے سچے بننے کیلئے منہ سے پانی کی چلیاں کرتے ہیں۔

کہونانک سچ دھیائیے۔ سچُ ہووے تا سچ پائیے ۔۲

گورو جی فرماتے ہیں کہ سچ رُوپ پرماتما کو یاد کریئے کیونکہ اگر اندر من میں صفائی ہو تو اس سچ کو پایا جاتا ہے۔

پوڑی

چِتّے اندر سبھ کو ویکھ ندری ہیٹھ چلائیدا۔

سب کچھ پرماتما کے چِت (یادداشت) میں ہے۔ اور وہ سب کو دیکھ کر اپنی نگاہ بانی میں چلا رہا ہے۔

آپے دے وڈیائیاں آپے ہی کرم کرائیدا۔

آپ ہی عزت دیتا اور اپنے ہی اچھے کام کراتا ہے۔

وڈہ وڈا وڈ میدنی سِر سِر دھندے لائیدا۔

بڑوں سے بڑا ہے اور اس کی سرشٹی بھی بڑی ہے۔ سب کو الگ الگ اپنے کاموں میں لگائے رکھتا ہے۔

ندرا اُپٹھی جے کرے سُلطاناں گھاہ کرائیدا۔

اگر پرماتما اپنی مہر کی نظر الٹی کر لیوے تو بادشاہوں کو گھسیارہ (گھاس کھودنے والا) کر دیتا ہے۔

دَر منگن بھِکھ نہ پائیدا۔۱۶

اور دروازہ پر مانگتے ہوئے کو بھیکھ بھی کوئی نہیں پاتا۔

سلوک محلّہ۔۱

جے موہا کا گھر موہے گھر موہِ پِتری دے۔

اگر چور کسی کا گھر لوٹ لیوے اور وہ چرایا ہوا گھر اپنے پتروں کو دان کر دیوے۔

اگے وَست سنجانیئے پِتری چور کرے۔

آگے درگاہ میں وہ چرائی ہوئی چیز پہنچانی جائے گی اور اس طرح اپنے پتروں کو بھی چور بنا دے گا۔ کیونکہ جن کی چیز چرائی گئی ہے ان کے پتر بھی تو وہاں ہی ہوں گے۔ جہاں یہ چوری کا مال اپنے پتروں کو پہنچانا چاہتا ہے۔ اس لئے اپنے پتروں کا ادھار کرنے کی بجائے ان کو بندھنوں میں ڈال دے گا۔

وڈھیہہ ہتھ دلال کے مُصفی اِہ کرے۔

دھرم راج یہ انصاف کرے گا کہ اس دلال (پنڈت) کے ہاتھ کاٹ دے گا۔ جس نے یہ چوری کا مال لے کر کسی غیر آدمی کو دیا ہے۔

نانک اگے سو مِلے جِہ کھٹے گھالے دے۔۱

گورو جی فرماتے ہیں کہ آگے درگاہ میں جیو کو وہ ملتا ہے جو اپنی نیک کمائی سے کمایا ہوا دان پُن میں دیوے۔

محلّہ ۔ ا

جُو جورُ وِسر ناونی آوے وارووار۔

جِس طرح عورت کو ماہواری رِتُو باری باری آتی ہے (تو وہ اسوقت ناپاک ہوتی ہے)

جُوٹھے جُوٹھا مُکھ وَسےّ نِت نِت ہوئے خوار۔

لیکن وُہ جُوٹھے جِن کے ہردے میں جھوٹ ہی رہتا ہے وہ ہرقت ہی خراب رہتے ہیں۔

سُوچے اِہ نہ آکھیئے بہِن جِہ پِنڈا دھوئے۔

جوسریرکو پانی سے دھوکر بیٹھ جاتے ہیں وہ سُوچے نہیں کہے جاتے۔

سُوچے سیئی نانکا جِن من وسّیا سوئے۔۲

گُوروجی فرماتے ہیں کہ سوچے وہی ہیں جِن کے من میں وہ پرماتما بسا ہے۔

نوٹ:۔اس سلوک میں سجھاؤ یہ ہے کہ عورت کو جب مہینہ بعد ماہواری رتو آتی ہے تو اس کو ناپاک (اپوتّر) کہا جاتا ہے۔اوران دنوں اس کے ساتھ چھوہنا اوراس کے ہاتھ کا چھوہا ہوا کھانا بھی مناسب نہیں سمجھا جاتا۔لیکن وہ جو جھوٹ بولتے اور جھوٹے کام ہی کرتے ہیں وہ ہمیشہ ہی ناپاک (اپوتّر) رہتے ہیں۔ان کے ساتھ چھوہنا۔ان کے ہاتھ کا کھانا کیسے جائز ہوسکتا ہے؟ پانی سے جسم دھوکر ہی انسان پوتر نہیں ہوتا۔بلکہ جو ہردے میں پرماتما کا نام یاد رکھتا ہے اور نیک کام کرتا ہے وہ پوتر ہوتا ہے۔

پوَڑی

تُرے پلانے پوَن ویگ ہر رنگی حرم سواریا۔

کاٹھیوں سے شنگارے ہوئے (تُرے) گھوڑے ہوا کی مانند تیز چلنے والے اور ہر طرح سے شنگاری ہوئی (حرم) عورتیں رکھتے ہیں۔

کوٹھے منڈپ ماڑیاں لائے بیٹھے کرپاساریا۔

گھر۔کوٹھیاں اوراونچے محلوں میں سازوسامان لگائے کر بیٹھے ہیں۔

پچ کرن من بھاودے ہر بجھن ناہی ہاریا!

من مرضی کے موج میلے کرتے ہیں۔لیکن پر ماتما کو نہ جاننے کر کے جنم ہار دیتے ہیں۔

کر فُرمائس کھایا ویکھ مہلت مرن وِساریا۔

حُکم کر کے کھایا اور اپنے ساز و سامان کو دیکھ کر موت کو بھلا دیتے ہیں۔

جَر آئی جوبن ہاریا۔۱۷

بُڑھاپا آ گیا اور جوانی ہار گئی۔یعنی جب بڑھاپا آ گیا تو جوانی کے وقت کے عیش و عشرت ختم ہو گئے۔

سلوک محلّہ۔ا

جیکر سوُتک مینئے سَبھ تےَ سُوتک ہوئے۔

اگر اشُدھی جیو کے جنم اور مرن سے ہونی مانی جائے تو ہر ایک کام میں سُوتک (اشُدھی) ہوتی ہے۔

گوہے اتے لکڑی اندر کیڑا ہوئے۔

جیسا گوبر اور لکڑی میں کیڑے ہوتے ہیں۔(جو مرتے اور پیدا ہوتے رہتے ہیں)

جیتے دانے اَنّ کے جیئیا باجھ نہ کوئے۔

اناج کے جتنے بھی دانے ہوتے ہیں وہ کوئی بھی جیو کے بغیر نہیں ہوتا۔(جو صبح شام پیس گوندھ اور پکا کر کھانے سے ہزاروں جیو مرتے ہیں)۔

پہلا پانی جیو ہے جِت ہریا سبھ کوئے۔

سب سے پہلے جیو پانی ہے۔جس سے سب کوئی ہرا ہوتا ہے۔(جس میں ہزاروں جیو ہر گھڑی مرتے اور پیدا ہوتے رہتے ہیں)

سُوتک کیونکر رکھیے سُوتک پوے رسوئے۔

سوتک سے کس طرح بچ کر رہیں۔ سُوتک تو ہماری رسوئی میں بھی پڑ رہا ہے (جس میں گوبر۔لکڑی۔اناج اور پانی استعمال کرنے سے ہزاروں جیئو مرتے ہیں)

نانک سُوتک ایونہ اُترے گیان اُتارے دھوئے۔۱

گُوروجی فرماتے ہیں کہ یہ سُوتک (جنم اور مرنے کر کے جو گھر میں اشُدھی مانی جاتی ہے) اس طرح دور نہیں ہوتا بلکہ اس کو گیان ہی دھو کر شُدھ کرتا ہے۔

یعنی جیو کے جنم اور مرن سے اگر اشدھی مانی جائے تو جیو کا مرنا بھرنا تو ہر بات میں ہوتا رہتا ہے۔اس لئے یہ اشُدھی بھرم کرنے سے دور نہیں ہوتی بلکہ گیان درشٹی کر کے بھرم دُور کرنے سے۔

محلّہ۔۱

من کا سُوتک لوبھ ہے جھوا سُوتک کُوڑ۔

من کو لوبھ کا سُوتک پڑا ہوا ہے اور زبان کو جھوٹ بولنے کا۔

اکھّیں سُوتک ویکھنا پر تریہہ پر دھن رُوپ۔

آنکھوں کو سُوتک دُوسرے کی استری کو۔دوسروں کی دولت کو اور خوبصورتی کو بُری نظر سے دیکھنے کا ہے۔

کنّی سُوتک کّن پے لا اِعتیاری کھاہِ۔

کانوں کو دوُسرے کی نِندا اور چغلی سُننے کا سُوتک ہے۔

نانک ہنسا آدمی بدھے جم پُور جاہِ۔۲

گُوروجی فرماتے ہیں کہ ان سُوتکوں کی وجہ سے ہنسوں کی طرح خوبصورت آدمی زنجیروں میں باندھے ہوئے نرکوں کو جاتے ہیں۔

یعنی پنڈت کا بتایا ہوا جنم مرن سے کا سُوتک تو کیول بھرم سے ہی تعلق رکھتا ہے۔لیکن یہ جو آدمی کے علٰیحدہ علٰیحدہ اندریوں کو بُرائیوں کا سُوتک لگا ہوا ہے یہ اس کو نرکوں میں ڈال دیتا ہے۔

اپنے جسم کے اِن انگوں سے سُوتک نکالنا چاہئے۔

محلّہ ۔ ا

سبھو سُوتک بھرم ہے دُوجے لگے جائے۔

سُوتک تمام بھرم ہی ہے جس کر کے پُرش دوسری باتوں میں لگ رہا ہے۔

جمن مرنا حُکم ہے بھانے آوے جائے۔

پیدا ہونا اور مرنا یہ پرماتما کے حُکم کی بات ہے۔ اس کے حکم میں ہی جیو آتا اور جاتا ہے۔

کھانا پِینا پوِترّ ہے دِتون رِزق سنبا ہے۔

کھانا اور پینا تمام شُدھ ہے۔ جو پرماتما نے رِزق پہنچایا ہے۔

نانک جِنی گُورمُکھ بُجھیا تِنا سُوتک ناہِ ۔۳

گُوروجی فرماتے ہیں کہ جِن گورمکھوں نے یہ بات سمجھ لی ہے ان کو کوئی سُوتک نہیں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ پرماتما نے جو کچھ کھانے پینے کو بخشش کیا ہے اس کے کھانے پینے میں کوئی بھرم اور وہم نہیں ہونا چاہئے۔ اس کی بخشش سمجھ کے کھا پی لینا چاہئے۔

پوَڑی

ستگُو روڈا کر صلاحیئے جِس وِچ وڈیاں وڈیائیاں۔

ستگُورو کو بڑا کر کے استتی کریئے۔ جس میں بڑی بڑائیاں ہیں۔ یعنی ستگوروجی میں بہت بڑائیاں ہیں۔ اس لئے اس کی بہت عزت اور شردھا پریم کیساتھ استتی کریں۔

سہہ میلے تاندری آئیاں جاں تِس بھاناتاں من وسائیاں۔

اگر مالک گُورو کا ملاپ کر دیوے تو یہ بڑائیاں نظر آتی ہیں اور جب اُس کو منظور ہو تو بڑائیاں ہردے میں بستی ہیں۔

کر حُکم مستک ہتھ دھر وِچوں مار کڈّھیاں بُرائیاں۔

گورُو جی نے اپنا حکم روپی ہاتھ ماتھے پر رکھ کر ہردے سے برائیوں کو مار کر نکال دیا ہے۔

سہہ تُٹھے نَو نِدھ پائیاں۔۱۸

مالک کے خوش ہونے سے نوندھیاں حاصل ہوتی ہیں۔

سلوک محلّہ۔۱

پہلا سُچا آپ ہوئے سُچے بیٹھا آئے۔

پہلے آپ نہادھو کر کے شُدھ ہوتا ہے اور پھر لیپن وغیرہ دے کر سُچے کئے ہوئے چونکے میں آبیٹھتا ہے۔

سُچے اگے رکھیوَن کوے نہ بِھٹو جائے۔

سُچے بھوجن کو کھانے کیلئے آگے رکھ دیا اور کوئی جگہ (چیز) بھی بھٹی (اپوت) نہ رہی۔

سُچا ہوئیکے جیو یا لگا پڑھن سلوک۔

ہر طرح سے پوتر ہو کر بھوجن کھایا اور پھر پرماتما کے شکرانے کے طور پر ویدوں کے شلوک پڑھے۔

کو ہتھی جائے سٹیا کِس اِہ لگا دوکھ۔

اس طرح کے کھائے ہوئے پوتر بھوجن کو گندی جگہ میں پھینک دیا۔ یہ پاپ (ایک پاک پوتر چیز کو گندی جگہ پھینکنے کا) کِس کو لگا؟ اس کا جواب آگے بتاتے ہیں۔

اَنّ دیوتا پانی دیوتا بیسنتر دیوتا لوُن پنجواں پایا گھر ت۔

بھوجن میں ان (اناج) پانی اور آگ تینوں دیوتے تھے۔ پھر ان میں نمک اور پانچواں گھی ڈالا۔

تا ہوا پاک پوت۔

تب یہ بھوجن شُدھ پوتر ہوا۔ (پھر یہ گندی جگہ کیوں پھینکا گیا؟)

پاپی سِوتن گڈّ یا تھُکاپئیاں تِت۔

ایسا پوتر بھوجن جب پاپی جسم کے ساتھ ملاتو اس اُوپر تھوکیں پڑیں۔

جِت مُکھ نام نہ اُوچرہ بِن ناوے رس کھاہِ۔

جِس مُنہ سے پرماتما کا نام نہیں نکلتا اور بغیر نام لینے کے ہی بھوجن کھاتا ہے۔

نانک ایوے جانیئے تِت مُکھ تھُکا پاہِ۔۱

گُوروجی فرماتے ہیں کہ اس بات کواس طرح سمجھو کہ یہ تھوکیں اس منہ پر (جو پرماتما کا نام لئے بغیر ہی کھاتا ہے) پڑتی ہیں۔

محلّہ۔۱

بھنڈ جمیئے بھنڈ نِمیئے بھنڈ منگن وِیاہُ!

استری سے پیدائش ہوتی ہے اور استری سے ہی بچے کا انگور نکلتا ہے۔ اِستری کے ساتھ ہی سگائی اور بیاہ ہوتا ہے۔

بھنڈہُ ہووے دوستی بھنڈہُ چلے راہُ۔

اِستری سے ہی پیار ہوتا ہے اور اِستری سے ہی دنیاداری کا راستہ چلتا ہے۔

بھنڈ مُوآ بھنڈ بھالیئے بھنڈ ہووے بندھان۔

اِستری مرجائے تو دوسری استری تلاش کیجاتی ہے۔ اِستری سے ہی دُنیا کی مریادہ ہوتی ہے۔

سو کیئوں مندا آکھیئے جِت جمیہہ راجان۔

اُس کو برا کیوں کہیئے جس سے راجے مہاراجے پیدا ہوتے ہیں۔

بھنڈ ہو بھنڈ اُوپجے بھنڈے باجھ نہ کوئے۔

اِستری سے ہی اِستری پیدا ہوتی ہے اور اِستری کے بغیر کوئی پیدا نہیں ہوتا۔

نانک بھنڈے باہرا ایکو سچا سوئے۔

گوروجی فرماتے ہیں کہ استری سے پیدائش کے بغیر ایک سچا پرماتما ہی ہے۔

جِت مُکھ سدا صالاحیئے بھاگاں رتی چار۔

جس منہ سے ہمیشہ پرماتما کی صِفت نکلتی ہے وہ اچھے بھاگوں کی لالی والا ہوتا ہے۔

نانک تے مُکھ اُوجلے تِت سچے دربار۔۲

گوروجی فرماتے ہیں کہ وہی منہُ اُس سچے دربار میں اوجل ہوتے ہیں۔

پوَڑی

سبھ کو آکھے آپنا جِس ناہی سو چُن کڈھیئے۔

سب کوئی پرماتما کو اپنا کہتا ہے۔جس کا وہ نہیں اس کو چُن کر باہر نکالو۔

کِیتا آپو آپنا آپے ہی لیکھا سنڈھیئے۔

اپنے اپنے کیئے ہوئے کاموں کے مطابق آپ ہی اس کا حساب پورا کرنا پڑتا ہے۔

جا رہنا ناہی ایت جگ تا کائت گارب ہنڈھیئے۔

جب اس دنیا میں رہنا ہی نہیں ہے تو پھر اکڑ پھوں کِس واسطے کرنی ہوئی۔

مندا کِسے نہ آکھیئے پڑھ اکھر ایہو بُجھیئے!

بلکہ کسی کو بھی برا نہیں کہنا چاہیئے۔اور تعلیم پڑھ کر کے یہی بات نسچے کرنی چاہیئے۔

مُورکھے نال نہ لُجھیئے۔۱۹

کِسی بیوقوف کے ساتھ جھگڑا نہیں کرنا چاہیئے (کیونکہ اس نے جو بات کرنی ہے وہ جھگڑے والی بیوقوفی کی ہی کرنی ہے)

سلوک محلّہ۔۱

نانک پھِکے بولیئے تن من پھِکا ہوئے۔

گوُرو جی فرماتے ہیں کہ پھیکا بولنے سے تن اور من دونوں پھیکے ہو جاتے ہیں۔

پھِکو پھِکا سد یئے پھِکے پھِکی سوئے۔

برا بولنے والے کو برا کہا جاتا ہے اور اس پھیکے کی شوبھا بھی پھیکی پڑ جاتی ہے۔

پھِکا درگہ سٹیئے موہ تھُکا پھِکے پائے۔

پھیکا بولنے والا درگاہ میں پھینک دیا جاتا ہے اور اس پھیکے کے منہ پر تھوکیں پڑتی ہیں۔

پھِکا موُرکھ آکھیئے پانھا لہے سجائے۔ا

پھِکے کو بیوقوف کہا جاتا ہے اور وہ جوتوں کی سزا پاتا ہے۔

نوٹ:۔ یہاں پھیکے کے معنی برا بولنے والا اور پھیکا کے معنی برا بولنا ہے۔

محلّہ۔ا

اندرہُ جھُوٹے پیَج باہر دُنیا اندر پھَیل۔

اندر سے جھوٹے ہیں۔ لیکن باہر دینا میں اپنی اپنی ناموری (عزت شہرت) کا پھیلاؤ کرتے ہیں۔

اٹھ سٹھ تیرتھ جے ناوہِ اُترے ناہی مَیل۔

ایسے جھوٹے اور برے پُرش اگر اٹھا سٹھ تیرتھوں کا اشنان بھی کر لیویں تو ان کے من سے جھوٹ کی میل دور نہیں ہوتی۔

جِن پٹ اندر باہر گُدڑ تے بھلے سنسار۔

جِن کے اندر ریشم ہے اور باہر پھٹے پورانے کپڑے ہیں وہ دنیا میں اچھے ہیں۔

تِن نیہو لگا ربّ سیتی دیکھنے وِیچار!

اُن کا پرماتما کے ساتھ پریم لگا ہوا ہے۔ اس کے درشن کرنے کے خیال سے۔

رنگ ہسیہہ رنگ روو ہِ چُپ بھی کر جاہِ۔

وہ پریم میں ہنستے ہیں اور پریم میں روتے ہیں اور چُپ (خاموش) بھی ہو جاتے ہیں۔

پرواہ ناہی کِسے کیری باجھ سچے ناہ!

اُن کو سچے مالک کے بغیر کسی کی پرواہ نہیں ہوتی۔

درواٹ اُوپر خرچ منگا جبے دیہہ تا کھاہِ۔

وہ اس کے در پر کھڑے خرچ مانگتے ہیں۔ جب وہ دیتا ہے تو کھاتے ہیں۔

دِیبان ایکو قلم ایکا ہما تُما میل۔

انصاف کرنے والا حاکم پرماتما ایک ہے۔ اور اس کے حُکم کی قلم بھی ایک ہے۔ جہاں ہم تم سب کا میل ہوگا۔

در لئے لیکھا پیڑ چھُٹے نانکا جیوں تیل۔۲

درگاہ میں جب لیکھا لِیا جائے گا تو تلوں کے تیل کی طرح جِسم سے درد نکلے گی (جنہوں نے بُرے کرم کئے ہیں)

پوڑی

آپے ہی کرنا کِیو کل آپے ہی تے دھاریئے۔

اے پرماتما! تم نے آپ ہی یہ جگت پیدا کیا ہے اور آپ ہی اس میں اپنی شکتی رکھی ہوئی ہے۔

دیکھہہ کِیتا آپنا دھر کچّی پکّی ساریئے۔

اے پرماتما! تو اپنا کیا ہوا جگت دیکھتا ہیں۔ اس میں بُرے اور اچھے جیو روپ نردوں کو رکھ کرکے۔

جو آیا سو چلسی سبھ کوئی آئی واریئے۔

جو بھی جگت میں آیا ہے وہ چلا ئے جائے گا۔ سب کِسی کی باری آئی ہے۔

جِس کے جیئہ پران ہَیہہ ِکیوں صاحب منو وِسار یئے۔

جس کے دیئے ہوئے جِند اور سواس ہیں اس مالک کو من سے کیوں بھلایئے؟

آپن ہتھی آپنا آپے ہی کاج سوار یئے۔۲۰

آپنے ہاتھوں سے اپنا کام سنوارنا کریئے۔

سلوک محلّہ۔۲

اِہ کِنیہی عاشقی دُوجے لگے جائے۔

یہ کیسی پریت ہے جو دُوسروں کے ساتھ لگ جائے۔

نانک عاشق کانڈھیئے سد ہی رہے سمائے۔

گُورو جی فرماتے ہیں کہ پریمی وہ کہا جاتا ہے جو ہمیشہ ہی اپنے پریتم میں سمایا رہے۔

چنگے چنگا کر منّے مندے مندا ہوئے۔

جو پریمی کے اچھے کو اچھا کر کے مانتا ہے اور برے کو برا کہتا ہے۔

عاشق اِہ نہ آکھیئے جے لیکھے ورتے سوئے۔۱

وہ پریمی نہیں کہا جاتا اگر وہ اپنے پریتم کے ساتھ گنتی منتی کرتا ہے۔

محلّہ۔۲

سلام جباب دووِیں کرے مُنڈھہُہ گُھتھا جائے۔

کیونکہ اگر کوئی مالک کو نمسکار بھی کرتا ہے اور اس کے آگے جواب سوال بھی کرتا ہے تو یہ دونوں باتیں کرنے والا شروع سے ہی بھولا جا رہا ہے۔

نانک دووِیں کُوڑیاں تھائے نہ کائی پائے۔۲

گُورو جی فرما۔تے ہیں کہ یہ دونوں باتیں اس کی جھوٹی ہیں اور اس لئے دونوں میں سے کوئی بھی قبول نہیں ہوتی۔

پوڑی

جِت سیویئے سُکھ پایئے سو صاحب سدا سما لیئے۔

جس کے سمرن کرنے سے سکھ حاصل ہوتا ہے وہ مالک ہمیشہ ہی یاد رکھئے۔

جِت کِیتا پایئے آپنا سا گھال بُری کیوں گھالیئے۔

جس کئے ہوئے کام کا نتیجہ آپ کو ہی پانا پڑے وہ بری کمائی کس واسطے کمائیے۔

مندا مُول نہ کیچئی دے لمی ندر نہالیئے۔

بُرا کام ہرگز نہ کرنا چاہئے اس کے نتیجے کو دور اندیشی سے دیکھنا چاہئے۔

جِئوں صاحب نال نہ ہاریئے تے ویہا پاسا ڈھالیئے۔

جس سے مالک کے آگے شرمندہ نہ ہونا پڑے وہی کام کرنا چاہئے۔

کچھ لاہے اُوپر گھالیئے۔۲۱

اپنی کمائی کو کچھ نفع مند طرف لگانا چاہئے۔

سلوک محلہ۔۲

چاکر لگے چاکری نالے گارب واد۔

نوکر ہوکر جو اُس مالک کی نوکری کرتا ہے اور اُس کے ساتھ جھگڑا بھی کرتا ہے۔

گلاں کرِے گھنیریاں خصم نہ پائے ساد۔

اور بہت باتیں کرتا ہے وہ مالک کی خوشی حاصل نہیں کرسکتا۔

آپ گوائے سیوا کرے تا کچھ پائے مان۔

اگر اپنا آپ بھول کر مالک کی خدمت کرے تو پھر کچھ عزت حاصل کرتا ہے۔

نانک جِس نو لگا تِس ملے لگا سو پروان۔۱

گورو جی فرماتے ہیں کہ جس کام کو لاگے اُس کا روپ ہی ہوجاوے۔تو پھر وہ منظور

ہوتا ہے یعنی وہی سیوا پروان ہوتی ہے جو تن من سے کی جاوے۔

محلّہ۔۲

جو جیئہ ہوئے سوا گوئے مہُہ کا کہیا واؤ۔

جو بات دِل میں ہو وہی ظاہر ہوتی ہے۔ منہ کا بولا ہوا ہوا کی پھونک ہوتی ہے۔

بیجے بِکھ منگے امرت ویکھہئہ اِہ نیاؤ۔۲

جو زہر بو کر امرت پھل مانگتا ہے۔ یہ اس کا انصاف دیکھو (یعنی یہ بے انصافی ہے)

محلّہ۔۲

نال ایانے دوستی کدے نہ آوے راس۔

نیانے بچے کے ساتھ دوستی کبھی راس نہیں بیٹھتی۔

جیہا جانے تیہو ورتے ویکھو کو نِر جاس۔

کیونکہ جیسا وہ کوئی بھلا کام جانتا ہے ویسا ہی کرتا ہے یہ بات نرنا کر کے دیکھ لو۔

وستو اندر وست سماوے دُوجی ہووے پاس۔

ایک چیز (گھڑے وغیرہ) دوسری چیز (پانی وغیرہ) میں تب ہی ٹھہر سکتا ہے جب اُس گھڑے میں بھری ہوئی مٹی گھڑے کے (پاس) باہر ہو جائے۔

صاحب سیتی حُکم نہ چلے کہی بنے ارداس۔

مالک کے ساتھ حکم نہیں چل سکتا۔ اس کے آگے تو عرض کرنی ہی بن آتی ہے۔

کُوڑ کمانے کُوڑو ہووے نانک صِفت وِگاس۔۳

جھوٹے کام کرنے سے آدمی جھوٹا ہوتا ہے اور پرماتما کی صفت کرنے سے ہردے میں سچ کا پرکاش ہوتا ہے۔

محلّہ ۔ ۲

نال ایانے دوستی وڈا روِسوں نہیو !

ننھے بچے کے ساتھ دوستی اور بہت بوڑھے کے ساتھ پریم (اس کا بے فائدہ ہوتا ہے)

پانی اندر لیک جِوں تِسدا تھاؤنہ تھیہو ۔۴

جِس طرح پانی میں لکیر کھینچی ہوئی کا کوئی نام ونشان نہیں ہوتا۔

محلّہ ۔ ۲

ہوئے ایانا کرے کم آن نہ سکے راس۔

اگر کوئی انجان ہو کر کسی کام کو کرے گا تو وہ اس کو درست نہیں کر سکیگا۔

جے اِک اَدھ چنگی کرے دُوجی بھی ویراس ۔۵

اگر وہ انجان ایک آدھ بات اچھی بھی کر لیوے گا تو دوسری بگاڑ دے گا۔

پوَڑی

چاکر لگے چاکری جے چلے خصمے بھائے۔

نوکر نوکری پر لگ کر اگر مالک کی مرضی مطابق چلے۔

حُرمت تِسنو اگلی اوہ وجہ بھی دُونا کھائے۔

تو اس کو بہت عزت ملتی ہے اور وہ بخشیش بھی دوگنی کھاتا ہے۔

خصمے کرے برابری پھِر غیرت اندر پائے۔

جو نوکر مالک کی برابری کرتا ہے اور من میں نفرت رکھتا ہے۔

وجہُہ گوائے اگلا موہے موہِ پانا کھائے۔

وہ پہلا روزینہ بھی گنوا لیتا ہے اور مُنہ پر بار بار جوتیاں کھاتا ہے۔

جِس دادِتا کھاونا تِس کہیئے ساباس۔

جس کا دیا ہوا کھانا کھایا جاتا ہے اس کو شاباش کہنا چاہئے یعنی اس کا شکریہ ادا کرنا چاہئے۔

نانک حُکم نہ چلئی نال خصم چلے ارداس۔۲۲

گورو جی فرماتے ہیں کہ مالک کے آگے حُکم کی بات نہیں چل سکتی اس کے آگے تو عرض کرنی ہی چلتی ہے یعنی مالک سے جو کچھ لینا ہے وہ عرض کر کے مل سکتا ہے حکم کرنے سے کچھ نہیں ملتا۔

سلوک محلّہ۔۲

اِہ کِنیہی دات آپس تے جو پایئے۔!

یہ بخش کیسی ہے جو اپنے سے حاصل کی جاوے۔

نانک ساکرامات صاحب تُٹھے جو مِلے۔۱

گورو جی فرماتے ہیں کہ (کرامات) بخشش وُہ ہے جو مالک کے خُوش ہونے سے حاصل ہووے۔

محلّہ۔۲

اِہیہ کِنیہی چاکری جِت بھَو خصم نہ جائے۔

یہ سیواداری کیسی ہے جس سے مالک کا ڈر نہ ہووے؟

نانک سیوک کاڈھیئے جہ سیتی خصم سمائے۔۲

گورو جی فرماتے ہیں کہ سیوک وہ کہا جاتا ہے جو مالک کے ساتھ ایک ہوجاوے۔

پوڑی

نانک انت نہ جاپنی ہرتا کے پاراوار۔

گُروجی فرماتے ہیں کہ پرماتما کے پاراوار کے انت نہیں پائے جاتے۔

آپ کرائے ساختی پھر آپ کرائے مار۔

وہ آپ ہی سختی کراتا ہے اور آپ ہی مار کراتا ہے۔

اِکنا گلی جنجیریاں اِک تُری چڑھیں بِسیار۔

کئی ایک کے گلوں میں زنجیریں پڑی ہوئی ہیں اور ایک عمدہ تیز رفتار گھوڑوں پر سوار ہوتے ہیں۔

آپ کرائے کرے آپ ہَوں کیئسو کری پُکار۔

آپ ہی کرتا ہے اور آپ ہی کراتا ہے۔ میں کس کے آگے فریاد کروں۔

نانک کرنا جِن کیا پھِر تِس ہی کرنی سار۔۲۳

گوروجی فرماتے ہیں کہ جس نے جگت پیدا کیا اس نے ہی پھر اس کی سنبھال کرنی ہے۔

سلوک محلّہ۔ا

آپے بھانڈے ساجئین آپے پُورن دے۔

پرماتما آپ ہی برتن بناتا ہے اور آپ ہی ان کو بھرتا ہے۔

اِکنی دُدھ سمائیے اِک چُلھے رہن چڑھے۔

کئی ایک میں دودھ رکھا جاتا ہے اور کئی ایک چولہے اوپر ہی چڑھے رہتے ہیں۔

اِک نہالی پے سون اِک اُوپر رَہن کھڑے۔

اسی طرح کئی ایک پُرش تلائیاں اُوپر پڑ کر سوتے ہیں اور کئی ایک اُن کے اُوپر سیوا کرنے کے لئے کھڑے رہتے ہیں۔

تِنا سوارے نانکا جِن کو ندر کرے۔ا

(ایشور) اُن کو سنوارتا ہے۔ گوروجی فرماتے ہیں۔ جنھوں پر وہ کرپا درشٹی کرتا ہے۔

محلّہ۔۲

آپے ساجے کرے آپ جائی بھِ رکھے آپ۔

واہگورو آپ ہی سرشٹی کو رچتا ہے۔ آپ ہی اس میں اپنی شکتی پیدا کرتا ہے اور آپ ہی اس کو اپنی اپنی جگہ رکھتا ہے۔

تِس وِچ جنت اُپائیکے دیکھے تھاپ اُتھاپ۔

اُس سرشٹی میں جنوں کو پیدا کر کے انکی اُتپتی اور ناش کر کے دیکھتا ہے۔

کِسنو کہیئے نانکا سبھ کِچھ آپے آپ۔۲

گورو جی فرماتے ہیں کہ وہ کس کو کہیں وہ سب کچھ آپ ہے یعنی اس کے مقابلے میں دوسری کوئی ہستی یا شکتی نہیں ہے۔ وہ ایک اکیلا آپ ہی ایسا ہے۔

پوڑی

وڈے کِیاں وڈیآئیاں کِچھ کہنا کہن نہ جائے۔

اُس بڑے کی مہماں کا کچھ بیان کرنا نہیں ہو سکتا۔ یعنی اُس کی مہماں کا تھوڑا کچھ بیان کرنا بھی ناممکن ہے۔

سو کرتا قادر کریم دے جِئیاں رِزق سنبا ہے۔

وہ پرماتما سمرتھ اور داتار ہے تمام جیئوں کو رزق پہنچاتا ہے۔

سائی کار کماونی دُھر چھوڑی تِنے پائے۔

وہی کام جیئو نے کرنا ہوتا ہے جو اُس پرماتما نے شروع سے ہی ان کے بھاگوں میں ڈال دیا ہے۔

نانک ایکی باہری ہور دُوجی ناہی جائے۔

ایک پرماتما کے بغیر دوسری اور کوئی ایسی شکتی والی جگہ نہیں ہے۔

سو کرے جِہ تِسے رضائے۔۲۴۔۱۔سُدھ

وہی کرتا ہے جو اُس کی مرضی ہوتی ہے۔ شدھ ہے۔

اِک اونکار ستگوُر پرساد

سلوک محلّہ ۹

یہ سلوک سری گورو تیغ بہادر جی نے اورنگ زیب کی قید میں اپنی شہیدی سے کچھ دن پہلے دہلی میں اوچارن کئے تھے۔ یہ گوروصاحب ۵ بیساکھ ۱۶۷۸ کو امرتسر میں ماتا نانکی جی کے پیٹ سے شری گورو ہرگوبند جی کے گھر پیدا ہوئے تھے اور ۲۴ چیت ۱۷۲۲ موضع بکالہ میں گورو پرگٹ ہوئے۔

گُورو جی نے ہندو دھرم کی خاطر مگھر شدی ۵ ۱۷۳۲ کو دہلی میں گوردوارہ سیس گنج کے مقام پر اورنگ زیب کے حکم سے اپنا بلیدان دیا۔

اِس واقع کو گورو گوبند سنگھ جی نے اپنی بانی میں اس طرح بیان کیا ہے۔

دوہرا

ٹھِیکر پھور دِلیس ہِسر پر بھ پُور کِیئو پیان۔
تیغ بہادرسی کِریا کری نہ کنہُو آن!

یہ سلوک سری گورو گرنتھ صاحب جی کے آخر میں درج ہیں اور ہر خوشی اور غمی کے موقعہ پر جب شری گورو گرنتھ صاحب جی کے پاٹھ کا بھوگ ڈالا جاتا ہے تو بڑے اتساہ سے پڑھے جاتے ہیں۔ اگر خوشی کے موقعہ پر پڑھے جائیں تو اس جگت کے پدارتھ اور سنبدھی ناشمان نسچے کر کے اپنی خوشی کو ضبط میں رکھنے کا اپدیش دیتے ہیں اور اگر کِسی غمی کے موقعہ پر پڑھے جائیں تو جگت فانی (فناہ کا مقام) ہے۔ نِشچے کر کے اپنی غمی کو برداشت کرنے کا اُپدیش دیتے ہیں۔

گُن گوبِند گائیو نہیں جنم اکارتھ کِین۔

اے جِنیو! تُم نے پرماتما کے گُن نہیں گائے اپنا جنم نسپھل کر لیا ہے۔

کہو نانک ہر بھج منا جہہ بدھ جل کو مین ۔۱

گورو جی فرماتے ہیں کہ اے میرے من! ہری کا سمرن اس طرح کر جس طرح پانی کو مچھلی نہیں بھولتی۔

بکھئن سئوں کا ہے رچیئو نمکھ نہ ہو ہِ اُداس۔

برے کاموں سے کس لئے مل رہا ہیں۔ ادھر سے تو پل بھر بھی دور نہیں ہوتا۔

کہو نانک بھج ہر منا پرے نہ جم کی پھاس۔۲

اے میرے من! ہری کا سمرن کرتا کہ تجھے جموں کی پھاہی نہ پڑے۔

ترنا پو ائیو ہی گئیو لیئو جرا تن جیت۔

جوانی فضول ہی چلی گئی اور بڑھاپے نے جسم کو زیر کر لیا ہے۔

کہو نانک بھج ہر منا اودھ جات ہے بیت۔۳

اے میرے من! ہری کا سمرن کر عمر گذرتی جا رہی ہے۔

بردھ بھیئو سُوجھے نہیں کال پہو چیو آن۔

بوڑھا ہو گیا ہے۔ کچھ سوجھتا نہیں ہے اور موت سر پر آ پہنچی ہے۔

کہو نانک نر باورے کیوں نہ بھجے بھگوان۔۴

گورو جی فرماتے ہیں کہ اے باورے پُرش! تو بھگوان کو کیوں نہیں سمرتا؟

دھن دارا سنپت سگل جن اپنی کر مان۔

دولت۔ استری اور تمام جائیداد جس کو تو اپنی کر کے مان رہا ہیں۔

ان میں کچھ سنگی نہیں نانک ساچی جان۔۵

ان میں کوئی بھی تیرا ساتھی نہیں ہے۔ یہ بات سچی کر کے سمجھ۔

پتت اُدھارن بھے ہرن ہر انا تھ کے ناتھ۔

پاپئیوں کو پار کرنے والا۔ جموں کا ڈر دور کرنے والا پرماتما اناتھوں کا مالک ہے۔

کھونا نک تِہہ جانیئے سدا بست تُم ساتھ ۔۶

اُس کو ایسا کر کے سمجھو کہ وہ ہمیشہ ہی تمہارے ساتھ رہتا ہے۔

تن دھن جہہ تو کو دیئو تاسیوں نیہو نہ کین۔

جسم اور دولت جس نے تجھے دیئے ہیں اس کے ساتھ تم نے پریم نہیں کیا ہے۔

کھونا نک نر باورے اب کیوں ڈولت دِین ۔۷

گوروجی فرماتے ہیں کہ اَے کملے پرش! اب کیوں پاگلوں کی طرح جھورتا پھرتا ہے۔

تن دھن سنپے سُکھ دِیئو ار جہہ نیکے دھام۔

جسم۔ دولت۔ مال۔ سُکھ اور جس نے سُندر گھر دیئے ہیں۔

کھونا نک سُن رے منا سِمرت کاہے نہ رام۔۸

اے میرے من! اُسن تو رام کا سمرن کیوں نہیں کرتا؟

سبھ سُکھ داتا رام ہے دُوسر ناہِن کوئے۔

تمام سُکھوں کا دینے والا پرماتما ہے۔ دوسرا اور کوئی نہیں ہے۔

کھونا نک سُن رے منا تِہہ سِمرت گت ہوئے۔۹

اے من! تو سن۔ اس کے سمرن کرنے سے مکتی ہوتی ہے۔

جِہہ سِمرت گت پائیئے تِہہ بھج رے تے مِیت۔

جس کے سمرن کرنے سے مُکتی ملتی ہے اے دوست تو اُس کا سمرن کر۔

کھونا نک سُن رے منا اَودھ گھٹت ہے نِیت۔۱۰

گوروجی فرماتے ہیں اے من تو سُن! عمر دن بہ دِن کم ہو رہی ہے۔

پانچ تت کو تن رچیو جانہہ چتر سُجان۔

اے علقمند داناؤ! یہ جسم پانچ تت (مٹی ۔ پون ۔ پانی ۔اگنی اورآ کاش) کا بنا ہوا ہے۔

جِہہ تے اُپجیو نانکا لِین تاہِ میں مان۔۱۱

جن تتوں سے یہ پیدا ہوا تھا انہوں میں ہی یہ مل جاتا ہے۔

گھٹ گھٹ میں ہرجو بسے سنتن کہیو پُکار۔

ہرایک جسم میں پرماتما بسا ہے۔یہ بات سنتوں نے اونچی آواز سے بتائی ہے۔

کہو نانک تہہ بھج منا بھَو نِدھ اُترہ پار۔۱۲

گورو جی کہتے ہیں اے من! تو اس کا سمرن کرتا کہ سنسار سمندر سے پار اتر جائیں۔

سُکھ دُکھ جہہ پرسے نہیں لوبھ موہ ابھیمان۔

جس کو دُنیا کے دُکھ سُکھ ۔اور لالچ ۔محبت (پدارتھوں کی) اور ہنکار نہیں چھوتے۔

کہو نانک سُن رے منا سومُورت بھگوان۔۱۳

گورو جی کہتے ہیں اے من سُن !وہ ایشور کا روپ ہے۔

اُستت نِندیا ناہِ جہہ کنچن لوہ سمان۔

جس کو تعریف اور نندا کچھ نہیں ہے۔اور سونا اور لوہا ایک برابر ہیں۔

کہو نانک سُن رے منا مُکت تاہِ تے جان۔۱۴

گورو جی کہتے ہیں اے من! تو اس کو مکت ہوا سمجھ۔

ہرکھ سوگ جا کے نہیں بیری مِیت سمان۔

جس کو خوشی اور غمی نہیں ہے دُشمن اور دوست ایک برابر ہے۔

کہو نانک سُن رے منا مُکت تاہِ تے جان۔۱۵

گورو جی فرماتے ہیں کہ اے من سن! تو اس کو مُکت ہوا سمجھ۔

بھے کاہُو کو دیت نہہ نہہ بھے مانت آن۔

نہ کسی کوڈر دیتے ہیں اور نہ کسی کا ڈر مانتے ہیں۔

کہو نانک سُن رے منا گیانی تاہِ بکھان۔۱۶

گُوروجی فرماتے ہیں اے من سُن اس کو گیانی کہتے ہیں۔ یعنی گیانی پرش کی یہ نشانی ہوتی ہے۔

جِہہ بکھیا سگلی تجی لیو بھیکھ بیراگ۔

جس نے تمام مادی مایا کو تیاگ کر کے ویراگ (تیاگی کا) بھیکھ دھارن کر لیا ہے۔

کہو نانک سُن رے منا تہہ نر ماتھے بھاگ۔۱۷

گُوروجی کہتے ہیں اے من تو سُن! اس پرش کے ماتھے کے اچھے بھاگیہ ہیں۔

جِہہ مایا ممتا تجی سبھ تے بھیو اُداس۔

جس نے مایا کا موہ تیاگ دیا اور تمام پدارتھوں سے تیاگی ہو گیا ہے۔

کہو نانک سُن رے منا تِہہ گھٹ برہم نواس۔۱۸

گُوروجی فرماتے ہیں اے من سُن! اس کے ہردے میں برہم کا ٹھکانا ہوتا ہے۔

جِہہ پرانی ہَومے تجی کرتا رام پچھان۔

جس پُرش نے میں میری کو چھوڑ کر پر ماتما کو جان لیا ہے۔

کہو نانک وہ مُکت نراہ من ساچی مان۔۱۹

گُوروجی فرماتے ہیں کہ وہ پُرش مُکت ہے۔ یہ بات من میں سچی سمجھ۔

بھے ناسن دُرمت ہرن کل مہہ ہر کو نام۔

جموں کا ڈر دور کرنے کو اور کھوٹی بُدھی کو ناس کرنے کو کلجگ میں ہری کا نام ہے۔

نِسدِن جو نانک بھجے سپھل ہووِ تہہ کام۔۲۰

رات دن جو ایسے نام کو جپتا ہے اس کے کارج پورن ہوتے ہیں۔

جِہبا گُن گوبِند بھجُہہ کرن سُنو ہر نام۔

زبان سے گوبند کے گُن گاؤ اور کانوں سے ہری کا نام سنو۔

کہو نانک سُن رے منا پرہِ نہ جم کے دھام۔۲۱

گوروجی کہتے ہیں اے من! ایسا کرنے سے تو جموں کے گھر (جم پوری) میں نہیں پڑے گا۔

جو پرانی ممتا تجَے لوبھ موہ اہنکار۔

جو پُرش میں میری اور لالچ موہ اور ہنکار کو چھوڑ دیوے۔

کہو نانک آپن ترَے اَورن لیت اُدھار۔۲۲

وہ آپ تر جاتا ہے اور دوسروں کو پار کر لیتا ہے۔

جِئو سُپنا ار پیکھنا ایسے جگ کوَ جان۔

جیسے سُپنا اور تماشہ ہوتے ہیں ایسے ہی اس جگ کو جانو۔

اِن میں کچھ ساچو نہیں نانک بِن بھگوان۔۲۳

اِن میں کچھ بھی سچّا نہیں ہے۔ ایشور نام کے بغیر یعنی ایشور کا نام ہی سچا ہے۔ باقی تمام چیزیں جھوٹی ہیں۔ ہمیشہ رہنے والی نہیں ہیں۔

نِسدِن مایا کارنے پرانی ڈولت نِیت۔

رات دِن دولت کے واسطے پُرش دوڑا پھرتا ہے۔

کوٹن میں نانک کوؤ نارائن جِہہ چیت۔۲۴

کروڑوں میں کوئی ایک ہے۔ جس کے من میں پرماتما کا سمرن ہے۔

جیسے جَل تے بُدبُدا اُپجے بِنسے نِیت!

جِس طرح پانی سے بُلبلا ہمیشہ پیدا ہوتا اور ناش ہوتا رہتا ہے۔

جگ رچنا تَیسے رچی کہو نا نک سُن مِیت ۔۲۵

اُسی طرح پرماتما نے جگ کی رچنا بنائی ہے۔ گوروجی کہتے ہیں اے دوست سنو۔

پرانی کچھُو نہ چیتئی مدَ مایا کے اندھ۔

پرانی کچھ نہیں یاد کرتا۔ دولت کے نشے میں اندھا ہئوا ہئوا۔

کہو نانک بِن ہر بھجن پرت تاہِ جم پھند۔ ۲۶

گُوروجی کہتے ہیں کہ ہری سمرن کے بغیر اُن کو جموں کی پھاہی پڑتی ہے۔

جو سُکھ کو چاہے سدا سرن رام کی لیہہ۔

اگر ہمیشہ سُکھ کو چاہتا ہیں تو پرماتما کی شرن پکڑو۔

کہو نانک سُن رے منا دُرلبھ مانُکھ دیہہ۔ ۲۷

گُوروجی کہتے ہیں کہ اے من سن! یہ انسانی جامہ امولک ہے۔

مایا کارن دھاوہی مُورکھ لوگ اجان۔

دولت کے لئے بیوقوف انجان لوگ دوڑے پھرتے ہیں۔

کہو نانک بِن ہر بھجن بِرتھا جنم سِران۔ ۲۸

گُوروجی فرماتے ہیں کہ ایشور سمرن کے بغیر جنم فضول ہی گذار لیتے ہیں۔

جو پرانی نِسدِن بھجے رُوپ رام تہہ جان۔

جو پُرش رات دِن سمرن کرتا ہے اُس کو ایشور کا روپ ہی سمجھو۔

ہر جَن ہر انتر نہیں نانک ساچی مان۔ ۲۹

ہری کے سیوک اور ہری میں فرق نہیں ہوتا۔ یہ بات گوروجی کہتے ہیں۔ سچی مانو۔

من مایا میں پھدرہئیو بِسرئیو گوبِند نام۔

من مایا میں پھنس رہا ہے اور پرماتما کا نام بھولا ہوا ہے۔

کہونا نک بِن ہر بھجن جیون کوَ نے کام۔۳۰

گوروجی فرماتے ہیں کہ ہری سمرن کے بغیر زندگی کس کام کی ہے۔

پرانی رام نہ چیتئی مدمایا کے اندھ۔

پُرش پرماتما کو یادنہیں کرتا۔دولت کے نشہ میں اندھاہُوا ہُوا۔

کہونا نک ہر بھجن بِن پرت تاہِ جم پھند۔۳۱

گوروجی فرماتے ہیں کہ پرماتما کے سمرن کے بغیراس کو جموں کا پھنداپڑتا ہے۔

سُکھ میں بہُہ سنگی بھیئے دُکھ میں سنگ نہ کوئے۔

سُکھ کے وقت بہت ساتھی بن جاتے ہیں لیکن دُکھ کے وقت کوئی ساتھی نہیں ہوتا۔

کہونا نک ہر بھجمنا انت سہائی ہوئے۔۳۲

گوروجی فرماتے ہیں کہ اے من ! ہری کا سمرن کر جوآخیر کے وقت تیرا مدد گار ہووے۔

جنم جنم بھرمت پھِریئو مٹِیو نہ جم کو تراس۔

کئی جنموں میں بھرمتا پھرتا رہا۔لیکن جموں کا ڈر دور نہ ہوا۔

کہونا نک ہر بھجمنا نر بھئے پاوہِ باس۔۳۳

گوروجی فرماتے ہیں کہ اے من ! ہری کا سمرن کرتا کہ تو بے خوف پرماتما میں واساپاویں۔

جتن بہت میں کرر ہیوٗ مٹِیوٗ نہ من کو مان۔

میں بہت اُپائے اختیار کرچکا ہوں۔لیکن کسی طرح بھی میرے من کا ہنکار دورنہیں ہوا۔

دُرمت سِیوٗ نانک پھدیئورا کھ لیہو بھگوان۔۳۴

من کھوٹی بدھی میں پھنسا ہوا ہے۔اے ایشور آپ بچالیوں۔

بال جوانی ار بردھ پھُن تین اوستھا جان۔

بچپن۔ جوانی اور بڑھاپا یہ جسم کی تین حالتیں جان لو۔

کہونا نک ہر بھجن بِن برتھا سبھ ہی مان۔ ۳۵

گُورو جی فرماتے ہیں کہ ہری کے سمرن کے بغیر یہ تمام ہی نشپھل مانو۔

کرنو ہتو سونہ کِیو پریو لوبھ کے پھند۔

جو کرنا تھا وہ تو کیا نہیں اور لالچ کی پھاہی میں پھنس گیا۔

نانک سمئو رم گئو اب کیوں رووت اندھ۔ ۳۶

گُورو جی فرماتے ہیں کہ جب وقت گذر گیا ہے تو اے اندھے اب کیوں رو رہا ہے۔

من مایا میں رم رہئیو نِکست ناہن میت۔

من مایا میں مِل رہا ہے اس سے اے دوست یہ نکلتا نہیں ہے۔

نانک مُورت چِتر جئیو چھاڈت ناہن بھیت۔ ۳۷

گُورو جی فرماتے ہیں کہ جس طرح پتھر میں اُکری ہوئی تصویر دیوار کو نہیں چھوڑتی (اسی طرح یہ من مایا میں مِل کر اس سے نِکل نہیں سکتا)

نر چاہت کچھ اور اَورے کی اَورے بھئی۔

پُرش چاہتا کچھ اور ہے لیکن اُس کے برعکس کچھ اور ہی ہو جاتا ہے۔

چِتوت رہئیو ٹھگور نانک پھاسی گل پری۔ ۳۸

یہ من میں ٹھگیوں کا ہی خیال کرتا رہا۔ لیکن اُدھر اس کے گلے میں جموں کی پھاہی پڑ گئی۔

جتن بہت سُکھ کے کئے دُکھ کو کِیو نہ کوے۔

سُکھ کے واسطے بہت طریقے استعمال کیئے اور دکھ کے لئے کوئی طریقہ نہ کیا۔

کہونا نک سُن رے منا ہر بھاوے سو ہوئے۔ ۳۹

گوروجی فرماتے ہیں کہ اے من تو سُن! ہوتا وہی ہے جو پرماتما کو منظور ہوتا ہے۔

جگت بِھکھاری پھِرت ہے سبھ کو داتا رام۔

جگت منگتے کی طرح پھر رہا ہے سب کا دینے والا پرماتما ہے۔

کہو نانک من سمِر تِہہ پُورن ہووہ کام۔۴۰

گوروجی فرماتے ہیں کہ اے من! تو اس کو یاد کر تیرے کام پورے ہو جاویں گے۔

جھُوٹھے مان کہا کریں جگ سُپنے جِیُوں جان۔

جھوٹھے جگت کا کیا مان کر رہا ہیں۔ اس کو سپنے کی مانند سمجھ۔

اِن میں کچھ تیرو نہیں نانک کہیُو بکھان۔۴۱

جگت کے اِن پدارتھوں میں تیرا کچھ بھی نہیں ہے۔ گورو جی نے تجھے بیان کر کے بتا دیا ہے۔

گرب کرت ہے دیہہ کو بِنسے چھِن میں مِیت۔

جس سریر کا تو ہنکار (مان) کرتا ہیں یہ پل بھر میں اے دوست! ناش ہو جائیگا۔

جِہہ پرانی ہر جس کہیُو نانک تِہہ جگ جِیت۔۴۲

جس پُرش نے ہری کا یش اوچارن کیا ہے گوروجی کہتے ہیں کہ اسی نے جگت کو جیتا ہے۔

جِہہ گھٹ سِمرن رام کو سو نر مُکتا جان۔

جس کے ہردے میں ایشور کا سمرن ہے اس پُرش کو مُکت ہوا سمجھو۔

تِہہ نر ہر انتر نہیں نانک ساچی مان۔۴۳

اُس پُرش اور ایشور میں کوئی بھید نہیں ہے۔ اس بات کو سچی مانو۔

ایک بھگت بھگوان جِہہ پرانی کے ناہِ من۔

ایک بھگوان کی بھگتی جس پُرش کے من میں نہیں ہے۔

جیسے سُو کر سوآن نانک مانو تاہِ تن ۔ ۴۴

سُور اور کُتے کی جُون جیسا اس کا جسم (جنم) سمجھو۔ یعنی ایسے پُرش کی پیدائش سُور اور کتے کی جون جیسی سمجھو۔

سوامی کو گِرہ جیئو سدا سوآن تجت نہیں نِت ۔

مالک کے گھر کو جس طرح کتا بھی نہیں چھوڑتا۔ (خواہ اُس کو کتنی تکلیف ہو)

نانک اِہ بِدھ ہر بھجو اِک من ہوئے اِک چت ۔ ۴۵

گُورو جی فرماتے ہیں کہ اِسی طرح تُم بھی اِکاگر من کر کے ہری کا سمرن کرو۔

تِیرتھ برت ارداَن کر من میں دھرے گُمان ۔

تیرتھ اشنان کر کے۔ برت رکھ کر کے اور دان کر کے جو من میں ہنکار کرتا ہے۔

نانک نِہپھل جات تِہہ جیُو کُنچر اِسنان ۔ ۴۶

گُورو جی کہتے ہیں کہ اُس کے یہ کام تمام بے فائدہ جاتے ہیں۔ جس طرح کہ ہاتھی کا اشنان کیا ہوا برتھا جاتا ہے۔ (جبکہ وہ اشنان کر کے اپنے اُوپر مٹی ڈال لیتا ہے)

سِر کنپیو پگ ڈگ مگے نَین جوت تے ہِین ۔

سر کانپنے لگ پڑا۔ پاؤں ڈولنے لگے اور آنکھیں روشنی سے خالی ہو گئیں۔

کہو نانک اِہ بِدھ بھئی تئو نہ ہر رس لِین ۔ ۴۷

گُورو جی فرماتے ہیں کہ پُرش کی یہ حالت آ گئی لیکن پھر بھی اس نے ہری نام کا رس نہیں لیا۔

نجکر دیکھیو جگت میں کو کاہُو کو ناہِ !

میں نے جگت کو اپنا کر کے دیکھا ہے لیکن کوئی بھی کسی کا نہیں۔

نانک تھِر ہر بھگت ہے تِہہ راکھو من ماہِ ۔ ۴۸

ایک ہری کی بھگتی ہی ہمیشہ رہنے والی ہے۔ گُورو جی فرماتے ہیں کہ اُس کو من میں بساؤ۔

جگ رچنا سبھ جھُوٹھ ہے جان لیھو رے میت۔

جگت کی رچنا سب جھوٹ ہے اے دوست ! یہ نشچے کر لیجو۔

کہے نانک تھِر نہ رہے جِئو بالُو کی بھِیت۔۴۹

یہ ٹھہر نہیں سکتی۔ جس طرح کہ ریت کی دیوار (نہیں ٹھہرتی)

رام گئیو راون گئیو جا کو بہو پروار۔

رام بھگوان چلے گئے۔ راون لنکا پتی چلا گیا جس کا بہت بڑا پریوار تھا۔

کہو نانک تھِر کچھ نہیں سُپنے جِیئوں سنسار۔۵۰

گورو جی فرماتے ہیں کہ کوئی چیز بھی ٹھہرنے والی نہیں ہے۔ یہ جگت سپنے کی مانند ہے۔

چِنتا تا کی کیجئے جو انہونی ہوئے۔

چِنتا اس بات کی کرنی چاہیے جو آگے کبھی نہ ہوئی ہو۔

اِہ مارگ سنسار کو نانک تھِر نہیں کوئے۔۵۱

گورو جی فرماتے ہیں کہ دنیا کا یہی رستہ ہے کہ یہاں ٹھہرتا کوئی نہیں۔

جو اُپجیو سو بنس ہے پرو آج کے کال۔

جو پیدا ہوا ہے۔ وہ آج کل یا پرسوں ضرور ناش ہو جائے گا۔

نانک ہر گن گائے لے چھاڈ سگل جنجال۔۵۲

گورو جی فرماتے ہیں کہ اے پُرش ! دوسرے دھندے چھوڑ کر کے ہری کے گن گائن کر لے۔

دوہرا

بل چھُٹکیئو بندھن پرے کچھُو نہ ہوت اُپائے۔

طاقت ختم ہو گئی ہے۔ بندھن پڑ گئے ہیں۔ اب کچھ اُپائے نہیں ہو سکتا۔

کہونا نک اب اوٹ ہر گج جِنو ہوہِ سہائے۔۵۳

اب تو ایک پر ماتما کا ہی آسرا ہے۔ اے ایشور! جس طرح آپ نے ہاتھی کو ٹندوے سے چھڑا کر اس کی مدد کی تھی اسی طرح میرے بھی مددگیر ہوویں۔

نوٹ: ہاتھی کو بھی تندوے نے اس کے پاؤں میں اپنی تاروں کے بندھن ڈالے ہوئے تھے اور ہاتھی کی طاقت ختم ہوگئی تھی۔ آخر لاچار ہو کر جب اس نے پربھو آگے عرض کی تو پربھو نے سدرشن چکر سے تندوے کی تاریں کاٹ کر ہاتھی کے بندھن توڑے تھے۔

یہ دوہرا گورو تیغ بہادر جی نے اورنگ زیب کی قید سے دہلی سے لکھ کر اپنے صاحبزادے شری گورو گوبند سنگھ جی کو آنند پور صاحب ایک سکھ کے ہاتھ بھیجا تھا۔

بل ہوٗ آ بندھن چھُٹے سبھ کچھ ہوت اُپائے۔

یہ اُوپر کے دوہرا کا جواب ہے۔

اے پتا جی! آپ میں طاقت بھی ہے۔ بندھن بھی چھٹے ہوئے ہیں یعنی آپ سمرتھ ہیں۔ اور آپکو کوئی بندھنوں میں رکھنے والا نہیں ہے اور سب اُپاؤ بھی ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ۔

نانک سبھ کچھ تُمرے ہاتھ میں تُم ہی ہوت سہائے۔۵۴

سب کچھ آپ کے ہی اختیار میں ہے اور آپ ہی اپنے سیوکوں کے مددگیر ہوتے ہیں۔

سَنگ سخا سبھ تج گئے کوؤ نہ نبھو ساتھ۔

ساتھی اور دوست تمام چھوڑ گئے ہیں۔ کوئی بھی آخیر تک نہیں رہا۔

کہونا نک اِہ بپت میں ٹیک ایک رگھناتھ۔۵۵

گُورو جی فرماتے ہیں کہ اِس مصیبت کے وقت ایک پرماتما کا ہی آسرا ہے۔

نام رہیو سادُھو رہیو رہیو گُور گوبند۔

آخر کار پرماتما کا نام ساتھ رہتا ہے۔ سریشٹ پُرش رہتا ہے۔ اور گُورو پرماتما رہتا ہے۔ یعنی پرماتما۔ پرماتما کا نام اور مہاں پُرش ہی آخر کار مددگار ہوتے ہیں اور کوئی نہیں ہوتا۔

کہونا نک اِہ جگت میں کن جپیو گورمنت۔۵۶

گوروجی فرماتے ہیں کہ اس جگت میں گورواُپدیش کو کسی بر لے نے ہی سمرن کیا ہے۔

رام نام اُر میں گہئیو جا کے سم نہیں کوئے۔

رام کا نام ہردے میں دھارن کیا ہے۔ جس کے برابر کا دوسرا کوئی نہیں ہے۔

جہہ سِمرت سنکٹ مِٹے درس تُہارو ہوئے۔۵۷۔۱

جس رام نام کے سمرن کرنے سے کشٹ دور ہو جاتے ہیں اور پرماتما کا حاضر حضور درشن ہوتا ہے۔
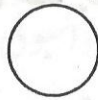
سماپت شُبھم
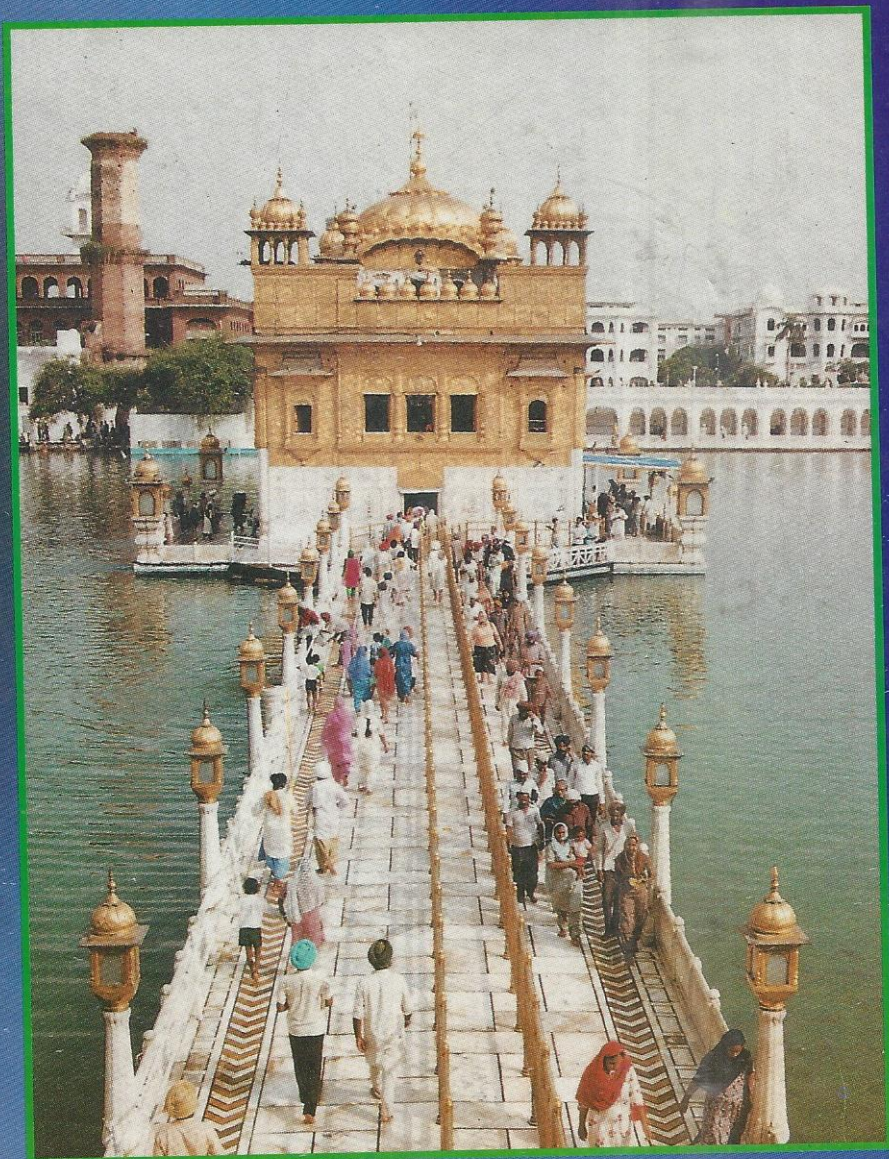
ਸ੍ਰੀ ਹਰਮੰਦਿਰ ਸਾਹਿਬ ਅੰਮ੍ਰਿਤਸਰ

بھائی جواہر سنگھ کرپال سنگھ اینڈ کمپنی

باغ رامانند گلی نمبر 8 - امرتسر

R.K.Computers Jal.